اعزاز و شکرانۂ اعزاز

زاز (۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلی کامیابی پر خداوند کریم کا شکرگزار ہون اور
بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت
ضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے پیر
ے ہوے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون
پ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈی کیشن
پ کے نام نامی سے کرون۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشانی ۲۵۵
رخہ ۲۴ جون سنہ ۱۹۰۹ع مجھکو اطلاع دیتے ہین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ
ا کرتے ہین کہ آپ نے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف مین اُن کی یادگار قائم
ے کا موقع دیا۔

اعانت (۳) مین ہز اکسلنسی ویسرائے موصوف کا دل سے شکرگزار ہون کہ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے پان پان سو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جائے۔

(۴) مین اپنے آقائے ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن حضور پر نور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہون کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا کی جائے۔

(۵) حیدرآباد کے امرائے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامّہ کی علم دوستی کا بھی شکرگزار ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے۔

شکریۂ عملی (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخون کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر للعہ سکۂ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے مین نے جملہ نسخہائے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز مدارس اور بعض شائقین و معاونین زبان فارسی کے لئے

وقف کر دیا ہے معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۸۲ جلد کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھہ سال بھر میں ایک اور کبھی دو جلدین شائع ہوتی ہین اور بظاہر مجھکو صرف خداوندکریم سے توقع ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر مین کرسکون۔ وہو علی کل شیٍ قدیر۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز۔ نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

(آقای ولی نعمت خود دام اقبالہم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

للہ الحمد کہ نوبت بہ یازدہمی جلد این کتاب رسید و حلیۂ انطباع در بر کشید۔ بہ دیرین روزہا با این کار سترگ چون متحمل بار ملازمت صرفخاص شاہی نشدیم و بحضور استعفای ملازمت پیش کشیدیم۔ الحمد للہ علی احسانہ کہ بار خاطر عاطر نشد و بخوشنجی ما مقبول بارگاہ گردید تا بشکرانۂ آن یک ہزار جلد تالیفات خود را کہ در فنون مختلفہ بود از برای شائقینش وقف کردیم و بر اعلان ما ہفتۂ نگذشت کہ عالمیان از نخل مراد ما برخوردند و دست بدستش بردند۔ حالا از برای اوقات عزیز ما ہمین یک کار باقی ماند از ینجاست کہ سعی بلیغ ما این را با سرع آوان باختتام رساند۔

ملتمس

عزیز جنگ مؤلف

سر کرنا۔ ذمہ ڈالنا۔ گلے منڈھنا۔ بلا مرضی
بلا خواہش کوئی چیز کسی کے سر چپنا (۲)
مناکحت کرنا۔ عقد کرنا۔ گٹھ جوڑا لگانا۔

برگردن گرفتن | مصدر اصطلاحی۔
بقول بہار مرادف (برگردن افگندن)
(صائب ؎) می کند از خون خود شیرین
دہان تیشہ اش * ہر کہ چون فرہاد کار
عشق برگردن گرفت * مؤلف عرض
کند کہ ما ہمدر انجا صراحت کافی کردہ ایم
(اردو) دیکھو برگردن افگندن۔

برگردن ماندن خون | مصدر اصطلاحی
مواخذۂ خون قائم بودن بر کسی (ظہوری
؎) ساقی ارباب ورع مرد غرور تو نیند *
خون بس توبہ کہ برگردن مینای تو ماند *
(اردو) گردن پر خون رہنا۔

برگردن نہادن | مصدر اصطلاحی بقول بہار
مرادف (برگردن افگندن) کہ گذشت مؤلف
عرض کند کہ صراحت کافی ہمدر انجا کردہ ایم (طالب
آملی ؎) ای غم چہ شود ز تو کم خون دل بریزی و ننگہ کنی
گردن بخت سیاہ نہی * (اردو) دیکھو برگردن افگندن

برگردیدن | بقول موارد بمعنی (۱) از طرفی بطرف دیگر شدن چنانکہ (برگردیدن روی)
کہ می آید صاحب نوادر بہ حروف قانع۔ صاحب بحر این را بمعنی معکوس شدن
گفتہ و فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این (برگردد) مؤلف عرض کند
کہ مزید علیہ (گردیدن) بہ زیادت کلمۂ بر است و ماخذ (گردیدن) گرد است کہ
بمعنی عکس می آید پس معنی لفظی این معکوس شدن است یعنی از یک سو بسوی دیگر شدن
(اردو) پھر جانا۔ بقول آصفیہ۔ پلٹ جانا۔
(۲) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی برگشتہ شدن چنانکہ (برگشتن و شمشیر) کہ بجایش

می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) پھر جانا۔ بقول آصفیہ بگڑ جانا۔ موچ آنا۔ مڑ جانا۔ جیسے دھار مڑ جانا۔ ہاتھ مڑ جانا۔

(۳) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی دور شدن چنانکہ (برگردیدن زنگار) کہ بجایش می آید۔ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و دفع شدن ہم داخل ہمین۔ (اردو) دور ہونا۔ دفع ہونا۔

(۴) برگردیدن۔ بقول موارد۔ انحراف ورزیدن و مخالف شدن چنانکہ (برگردیدن چیزے و کسے) کہ بجایش می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) (پھر جانا) بقول آصفیہ۔ منحرف ہونا۔

(۵) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی باز آمدن و واپس شدن و بقول بحر مراجعت نمودن چنانکہ (برگردیدن کسی) کہ بجایش می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) پھرنا بقول آصفیہ۔ لوٹنا۔ واپس ہونا۔ مراجعت کرنا۔

(۶) برگردیدن۔ بقول موارد و بہار استفراغ کردن (شانی تکلو ؎) ہر خون دلی کہ بی تو خوردم؛ چون بادۂ ناگوار برگشت؛ مؤلف عرض کند کہ استفراغ شدن است نہ کردن محققین بالا غور نہ کردہ اند و متعلق است بمعنی پنجم بر سبیل مجاز مخفی مباد کہ سند بالا متعلق است بہ (برگشتن) کہ مرادف این می آید و درست نباشد کہ این را بسند (برگردیدن) گیریم۔ (اردو) الٹنا۔ بقول آصفیہ۔ قی کرنا اور ہمارے معنون کے لحاظ سے قے ہونا۔ الٹی ہونا۔

(۷) برگردیدن ـ بقول موارد و بهار و وارسته و بحر خراب و ضائع شدن یعنی از حالت اصلی خود گردیدن چنانکه (برگردیدن میوه) مؤلف عرض کند که مجاز معنی اول باشد (اردو) خراب ہونا ـ ضائع ہونا ـ بگڑ جانا ـ

(۸) برگردیدن ـ بمعنی سر بزیر افتادن ـ صاحب روزنامه مجد السفر نامه ناصر الدین شاه قاجار بر مصارع این (برگردد) می نویسد که ای سر بزیر افتد ـ مؤلف عرض کند که معنی معکوس شدن که صاحب بحر بذیل معنی اول نوشته متعلق است باین و این هم قریب بمعنی اول و داخل آنست و فرق نازکی دارد (اردو) الٹنا یعنی نیچے اوپر ہوجانا ـ

(۹) برگردیدن ـ بتحقیق ما مرادف (برشدن) که گذشت (اردو) دیکھو برشدن ـ

برگردیدن آئینه | مصدر اصطلاحی ـ ضائع و خراب و بی کار شدن آئینه باشد متعلق بمعنی هفتم برگردیدن (ظهوری) چه خوش باشد که از تاریک جانی سینه برگردد ؛ تبا چون صورت معشوقیم آئینه برگردد (اردو) آئینه بے کار ہونا ـ

برگردیدن از عهد وقرار | مصدر اصطلاحی نقض پیمان کردن و دریجا برگردیدن متعلق بمعنی اول است (ظهوری) اگر تو خوب بگردد دلبر دیگر بگردم

ز عهد وقرار برگردی کو عجیب که یار ز عهد و قرار برگردد (اردو) قول و قرار سے پلٹ جانا ـ عهد کو توڑ نا ـ

برگردیدن از کسی | مصدر اصطلاحی بمعنی منحرف شدن از کسی متعلق بمعنی چهارم برگردیدن (برگردیدن چمن از بهار) که می آید متعلق از همین مصدر عام است (انوری) برانم از تو دیگر بگردم (اردو) اسی

منحرف ہونا۔ پلٹ جانا۔ انحراف کرنا۔

برگردیدن چمن از بہار مصدر اصطلاحی۔ منحرف شدن چمن از بہار باشد متعلق بمعنی چہارم برگردیدن (ظہوری ؒ) بباغ رو کہ چمن از بہار برگردد ؎ زبس کہ خار شود گل بخار برگردد ؎ (اردو) چمن کا بہار سے منحرف ہونا۔ پلٹ جانا۔ بہار سے کچھ کام نہ رکھنا۔ روگردان ہوجانا

برگردیدن چیزی از چیزی مصدر اصطلاحی۔ مصدر عام است بمعنی جدا شدن چیزی از چیزی چنانکہ (برگردیدن خار از خاصیت) کہ بجایش می آید واین متعلق بمعنی سوم برگردیدن است۔ (اردو) کسی چیز کا کسی چیز سے جدا ہونا

برگردیدن خار از خاصیت مصدر اصطلاحی۔ جدا شدن خار از خاصیت یعنی خاصیت درو باقی نماندن متعلق بمعنی سوم (برگردیدن) (صائب ؒ) اگر گل صائب آب روی خود دریای او ریزد ؎ محالست این کہ از خاصیت خود خار برگردد ؎ (اردو) خار کا اپنی خاصیت سے جدا ہونا کانٹے کی خاصیت زائل ہونا۔

برگردیدن خرقۂ پشمینہ مصدر اصطلاحی۔ واپس شدن خرقۂ پشمینہ متعلق بمعنی پنجم برگردیدن بر سبیل مجاز (ظہوری ؒ) نگردم گرد شرح نازکیہای خشن پوشان ؎ رود دیبا بگرد و از خرقۂ پشمینہ برگردد ؎ (اردو) خرقۂ پشمینہ کا واپس ہونا۔

برگردیدن دم شمشیر مصدر اصطلاحی۔ برگشتہ شدن لب شمشیر و دم شمشیر متعلق بہ معنی دوم برگردیدن (عالی ؒ) دم شمشیر چو بر سنگ رسد برگردد ؎ سخن تند بہ ناسنگدلان نادانی است ؎ (اردو)

در ہار ہر جانا۔ دیکھو (برگردیدن) کے دوسرے
معنوں میں آصفیہ کا قول۔

برگردیدن روی | مصدر اصطلاحی (۱)
از یک سو بسوی دیگر شدن روی و (۲)
کنایہ از مخالف شدن و واقع شدن امر خلاف
لازم (برگردانیدن روی) کہ بذیل برگردانیدن
گذشت متعلق بمعنی اول (برگردیدن) ([illegible])
نمی بیند دگر برکس کند و زنار برگردد ٭ بیاد آن
روز کز من روی زلف یار برگردد ٭۔
(اردو) منہ پھرنا۔ بقول آصفیہ (۱) منہ
پلٹ جانا۔ (۲) التفات نہ رہنا۔ اور طرف
خیال ہو جانا۔ (ظفر سے) حب دنیا نے جہاں
مارا طمانچہ حرص کا ٭ حق کی جانب سے وہیں
آدم کا منہ پھر جائیگا ٭ بے رخ ہو جانا۔
(ظفر ع) تو اگر پھیریگا منہ عالم کا منہ پھر جائیگا

برگردیدن زنگار | مصدر اصطلاحی۔
بمعنی دور شدن و دفع شدن زنگار
از آئینہ و آہن و امثال آن متعلق بمعنی
سوم (برگردیدن) (صائب سے)
بہل از من سپہر نیلگون آزردہ دل باشد
٭ چہ زیبن بہتر کہ از آئینہ ام زنگار برگردد
٭ (اردو) زنگ دور ہونا۔

برگردیدن زہر | مصدر اصطلاحی۔
دور شدن و جدا شدن و بی اثر شدن
زہر باشد متعلق بمعنی سوم برگردیدن۔
(ظہوری سے) چہا گردید شکر بر کام تلخی چشی
گیران ٭ معاذ اللہ اگر زہر تو از لوزینہ
برگردد ٭ (اردو) زہر کا بے اثر ہونا۔

برگردیدن زبان | مصدر اصطلاحی۔
رجوع شدن نقصان کنایہ از رسیدن
نقصان متعلق بمعنی پنجم برگردیدن بر سبیل
مجاز (ظہوری سے) ز سودای محبت سود
ارباب محبت را ٭ زیان کینہ ہم آخر باہل
کینہ برگردد ٭ (اردو) نقصان پہنچنا۔

(۳۱۶۲) **برگردیدن زینہ** مصدر اصطلاحی۔
بلند شدن زینہ باشد و (برگردیدن)
درینجا بمعنی بلند شدن است متعلق بمعنی
نہم برگردیدن (ظہوری ؎) بتعریف
بلندیہای پستان خطبہ خوانم ؎ اگر از منبر
گردون گردان زینہ برگردد ؎ شاعر گوید
کہ پستان او از آسمان ہم بلند است و خطبہ
تعریفش در انحال تو انیم خواند کہ زینہ
منبر فلک از منبر ہم بلند شود تا بوسیلۂ آن
بر پستان برسیم و عوض گردون۔ پستان را
منبر قرار دہیم (اردو) زینہ کا بلند ہونا

(۳۱۶۳) **برگردیدن سخن** مصدر اصطلاحی بر آمدن
آواز پیچیدن کہ در ممدوده گذشت (صائب
؎) ہر کہ میداند کہ برگردد سخن در کوہسار
با کسے بحرف سخت بگشاید دہن در کوہسار
(اردو) آواز گونجنا۔ دیکھو آواز پیچیدن

(۳۱۶۴) **برگردیدن سیل** مصدر اصطلاحی۔
بمعنی (۱) واپس آمدن سیل باشد و (۲)
کنایہ از ناممکن بودن کارے متعلق بمعنی پنجم
برگردیدن۔ (صائب ؎) سیل دریا دیدہ
ہرگز نمی گردد بہ جوی ؎ نیست ممکن ہر کہ
مجنون شد دگر عاقل شود ؎ (اردو)
(۱) سیل کا واپس آنا (۲) کسی کام کا ناممکن ہونا

(۳۱۶۵) **برگردیدن سینہ** مصدر اصطلاحی (۱)
دور شدن سینہ از جای خود متعلق بہ معنی
سوم برگردیدن و (۲) کنایہ از مردن
سند این از ظہوری بہ (برگردیدن آئینہ)
گذشت (اردو) (۱) سینہ اپنی جگہ پہ
نہ رہنا۔ ہٹا دیا جانا (۲) مرنا۔

(۳۱۶۶) **برگردیدن شب** مصدر اصطلاحی
واپس آمدن شب گذشتہ متعلق بمعنی پنجم
برگردیدن۔ مخفی مباد کہ محض ادعای
شاعری و آرزوی محال است (ظہوری
؎) کند پیر صبح شنبہ سال و ماہ می پریشان را

؎ به خنکیهای ساقی گر شب آدینه برگردد
؎ (اردو) گذری ہوئی رات واپس ہونا
آرزوی محال ہے۔

(١٤٧) **برگردیدن غذا** مصدر اصطلاحی۔ خراب و ضائع شدن آن متعلق بمعنی ششم برگردیدن و برای ہر قسم غذا استعمال این توان کرد (سلیم ؎) سوی سفره چو سایه گسترگشت ؎ خشک شد خشکه و شله برگشت ؎ مخفی مباد که شله بضم اوّل و فتح ثانی و تشدید لام لغت فرس است نوعی از طعام (کذا فی البرہان) فارسیان استعمالش به تخفیف ہم کنند (اردو) غذا کا بگڑ جانا یعنی خشک ہونا یا سڑ جانا۔

(١٤٨) **برگردیدن غم** مصدر اصطلاحی۔ واپس شدن غم باشد یعنی باز آمدن غم متعلق بمعنی پنجم برگردیدن (ظہوری ؎) ظہوری در طریق کامرانی نعل وارون زن ؎ تازه افتی گر غم دیرینه برگردد ؎ (اردو) غم کا واپس آنا۔ تازه ہونا۔

(١٤٩) **برگردیدن کسی** مصدر اصطلاحی۔ (١) منحرف شدن و انحراف ورزیدن کسی متعلق به معنی چہارم (برگردیدن) (گلستان سعدی) که با اندک تغییر حال از مخدوم قدیم برگردد (٢) بمعنی واپس آمدن کسی متعلق بمعنی پنجم (برگردیدن) (صائب ؎) دران کشور که حسن من فشاند گرد راه خود ؎ غبار آلوده خجلت یوسف از بازار برگردد ؎ (اردو) (١) کسی کا پلٹ جانا منحرف ہونا (٢) واپس آنا۔

(١٥٠) **برگردیدن گریه** مصدر اصطلاحی۔ دور شدن گریه کنایه از بند شدنش متعلق بمعنی سوم برگردیدن۔ (ظہوری ؎) ہمیشه جلوه گہت برگشت منفعلم ؎ چگونه گریهٔ بی اختیار برگردد ؎ (اردو) گریه و زاری کا بند ہونا

(١٥١) **برگردیدن گل بخار** مصدر اصطلاحی۔ تبدیل یافتن گل بخار یعنی گل از ضعف غم

مثل خاری شدن ـ سند این از ظہوری
بر (برگردیدن چمن از بہار) گذشت
(اردو) پھول کا سوکھ کر کانٹا بن جانا ۔

برگردیدن گنجینہ مصدر اصطلاحی کنایہ
از ظاہر شدن خزینۂ مدفونہ متعلق بمعنی
پنجم برگردیدن (ظہوری ۵) بزیور ہای
فقر باطنی ظاہر بیارایم کہ بہ آبادی کنند ویرانہ
گنجینہ برگردد کہ (اردو) خزانہ نکلنا ۔
برآمد ہونا ۔

برگردیدن میوہ مصدر اصطلاحی بقول
موارد بمعنی خراب و ضائع شدن میوہ ۔
متعلق بمعنی ہشتم برگردیدن (قدسی ۵)
غمش در خاطر از بس ماند و ترسم خزی گردد
کہ چون بر شاخ ماند میوۂ بسیار برگردد کہ
مؤلف عرض کند کہ چون میوۂ بسیار
بر شاخی پیدا شود عادت است کہ شاداب
نمی گردد و انکی پرورش می ریزد یا قد
او کوتاہ و ذائقۂ او خراب می شود (اردو)
میوے کا بگڑ جانا ۔ خراب ہو جانا ۔

برگردیدہ اصطلاح ۔ بقول بحر بذیل
(برگشتن) بمعنی استفراغ ۔ مؤلف عرض
کند کہ نظر بمعنی ششم (برگردیدن) موافق
قیاس است کہ مفعول آنست ولیکن مجرد
قیاس کفایت نمی کند ۔ مشتاق سند استعمال
می باشیم ۔ صاحب بحر (برگشتہ) را ہم مرادف
این گرداند کہ بجایش می آید (اردو)
استفراغ ۔ بقول امیر عربی ۔ مذکر ۔ قے
(فقرۂ امیر) حلق سے چیز آتری اور استفراغ ہو گیا ۔

برگردیدہ بخت اصطلاح ۔ بقول بہار
کنایہ از بدبخت (میرزا رضی دانش ۵)
دل برگردیدہ بخت از تیغ ہم سودی نمی بیند
کہ بیک پہلو دل افتادست در سودای
گیسوئی کہ صاحب انند نقل نگارش مؤلف
عرض کند کہ نظر بمعنی ششم برگردیدن موافق

قیاس است واز ہمین اصطلاح (برگردیدن بخت) ہم پیدا می شود کہ بمعنی بد شدن طالع باشد (اردو) بدبخت۔ دیکھو بداختر۔

برگرفتن بقول موارد و بہار (۱) بمعنی برداشتن چنانکہ (برگرفتن پردہ ونقاب) و (برگرفتن دل از کسی) و (برگرفتن نقش) صاحب بحر ذکر این معنی کردہ فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این برگیرد۔ مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ (گرفتن) است بزیادت کلمہ بر بران وہم بر بمعنی بلند با مصدر گرفتن مرکب شدہ ومعنی لفظی این بلند کردن گشتن کہ در (برداشتن چیزی) بلندی آن چیز داخل است۔ (اردو) اٹھانا۔ بلند کرنا۔ ہونا۔

(۲) برگرفتن۔ بقول موارد بمعنی گرفتن چون (برگرفتن چاشنی) صاحب ضمیمۂ برہان این را قبول کردن گوید۔ صاحب مؤید ہمزبانش۔ صاحب بحر بمعنی قبول کردن واختیار نمودن نوشتہ مؤلف گوید کہ مجاز معنی اوّل است وکلمۂ بر دریںجا زائد (اردو) پکڑنا۔ لینا۔ قبول کرنا۔ اختیار کرنا۔

(۳) برگرفتن۔ بقول موارد بمعنی منتقل کردن یعنی نقل نوشتن از قبالہ وحکم و جز آن چنانکہ (برگرفتن سواد) مؤلف عرض کند کہ ما بمعنی منتقل کردن اتفاق نداریم۔ کہ طرز تعریف خوب نیست از (برگرفتن سواد) ہمین قدر معلوم می شود کہ حاصل کردن نقل وسواد است و جز دیگر گرفتن را دریںجا بمعنی نوشتن یا حاصل کردن گیریم باقی حال مجاز معنی اوّل است (اردو) لکھنا۔ حاصل کرنا۔

(۴) برگرفتن۔ بقول موارد بمعنی معاف کردن چنانکہ (برگرفتن درہم) کہ می آید مؤلف

عرض کند که مجاز معنی اوّل باشد (اردو)
معاف کرنا ۔

(۵) برگرفتن ۔ بقول سوارد بمعنی خوردن
چنانکه (برگرفتن زخم) که بجایش می آید ۔
مؤلف عرض کند که بحالت اضافت به
زخم و امثال آن ۔ حاصل کردن زخم و بصورت
اضافت بسوی اطعمه نوش کردن آن چنانکه
(برگرفتن جام) و امثال آن بهر دو صورت
مجاز معنی اوّل است (اردو) کهانا جیسے
زخم کهانا ۔ پینا ۔

(۶) برگرفتن ۔ بقول سروری در ملحقات
کنایه از بهل کردن و بخیره نمودن مؤلف
عرض کند که سند این بر (برگرفتن کسی را)
می آید و درینجا همین قدر کافی است که با تحقیق
محقق اهل زبان این معنی را تسلیم کنیم و مجاز
معنی اول دانیم اگرچه قدری دور از قیاس
است و لیکن محاورهٔ زبان باشد و حقیقت

سند همدر انجا عرض کنیم (اردو) دل لگی
کرنا ۔ ٹهٹول کرنا ۔

(۷) برگرفتن ۔ بقول بهار بمعنی حاصل کردن
بار ۔ یعنی بارور شدن درخت و حیوان
مؤلف عرض کند که بر درینجا بمعنی بار
است و گرفتن بمعنی حاصل کردن چنانکه
بر (برگرفتن بروح) می آید (اردو)
باردار ہونا ۔

(۸) برگرفتن ۔ بقول بهار بمعنی نواختن و
پروردن چنانکه (برگرفتن بروح) مؤلف
عرض کند که با بر مصدر مرکب خیال خود ظاهر
کنیم و درینجا همین قدر کافی است که سند
این بر (برگرفتن از خاک) می آید (اردو)
نوازنا ۔ سرفراز کرنا ۔ پالنا ۔ پرورش کرنا ۔

(۹) برگرفتن ۔ بقول بهار ۔ دور کردن
مؤلف عرض کند که ترک کردن هم درین
داخل است چنانکه (برگرفتن شمار) و این

متعلق بمعنی اول است بر سبیل مجاز که از برداشتن چیزی آن چیز دور می شود از جای خودش (اردو) دور کرنا ترک کرنا

(۱۰) برگرفتن - بتحقیق ما بمعنی منسوب کردن چنانکه (برگرفتن بکسی) که می آید و کلمهٔ بر درینجا زائد باشد (اردو) منسوب کرنا

(۱۱) برگرفتن - بتحقیق ما بمعنی پیدا کردن و قائم کردن چنانکه (برگرفتن دربان) که می آید این هم مجاز معنی اول باشد - (اردو) پیدا کرنا - قائم کرنا -

(۱۲) برگرفتن - بتحقیق ما بمعنی تحمل کردن و این هم مجاز معنی اول است چنانکه - (برگرفتن زر) که می آید (اردو) متحمل ہونا - تحمل کرنا -

(۱۳) برگرفتن - بتحقیق ما بمعنی کشیدن و بیرون آوردن چنانکه (برگرفتن دست از جیب) که می آید - مجاز معنی اول است و بس (اردو) کھینچنا - باہر لانا -

برگرفتن از خاک مصدر اصطلاحی - بمعنی نواختن و بمرتبهٔ بلند رسانیدن متعلق بمعنی هشتم برگرفتن (صائب ره) مردم هموار را از خاک بر باید گرفت * رشتهٔ بی گره را در گهر باید گرفت * مخفی مباد که (از خاک برگرفتن کسی را) بجای خودش گذشت (اردو) نوازنا - سرفراز کرنا -

برگرفتن اعتبار مصدر اصطلاحی - بمعنی حاصل کردن اعتبار متعلق بمعنی هم برگرفتن (ظهوری ره) شوق از من اعتباری برگرفت * چشم دریا شد تماشا گری برگرفت * مخفی مباد که (اعتبار برگرفتن) بجایش گذشت (اردو) اعتبار حاصل کرنا

برگرفتن بار مصدر اصطلاحی - ... برگردن بار باشد متعلق بمعنی هم برگرفتن (خواجهٔ شیراز ره) بار غمی که خاطر ما خسته کرده بود

(۱۸۴/۳) (۱۸۵/۳) (۱۸۶/۳) (۱۸۷/۳) (۱۸۸/۳)

ہو عیسی دمی خدا بفرستاد و برگرفت ہو۔
(اردو) بار کا دور کرنا۔

برگرفتن بہ پیکان | مصدر اصطلاحی۔
قبول کردن و استعمال کردن بجای پیکان
متعلق بمعنی دوم برگرفتن (ظہوری ؒ)
چون گل سوفار در خواہش و ہم باز ماند
ہو تا خدنگت غنچۂ دل را بہ پیکان برگرفت
ہو (اردو) پیکان کے لئے قبول کرنا۔
بجاے پیکان استعمال کرنا پیکان بنانا۔

برگرفتن بتاری | مصدر اصطلاحی۔
بمعنی برداشتن بتاری و مقصود از برگرفتن
است بآسانی بمجاز و متعلق بمعنی اول برگرفتن
(ظہوری ؒ) اشک صد تا تار ریزم از
مفلس بکو زلف۔ آہم را بتاری برگرفت
ہو (بتاری برگرفتن) بجائش گذشت (اردو)
ایک تار پر اٹھا لینا کھینچنا۔ دیکھو بتار برگرفتن

برگرفتن بچیزی | مصدر اصطلاحی۔ قبول
کردن بچیزی و گرفتن بمعاوضۂ چیزی یعنی خریدن
متعلق بمعنی دوم برگرفتن (انوری ؒ)
دادم دو جہان بباد در عشقش ہو مارا بدو
حبّہ بر نمی گیرد ہو (اردو) کسی چیز کے
عوض میں قبول کرنا۔ خرید کرنا۔

برگرفتن بروح | مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن بار و بارور شدن بروح (سلمان ؒ)
ز یک نسیم کہ در آستین غنچہ بکر ہو
دید شمال چو مریم بروح برگیرد ہو مؤلف
عرض کند کہ متعلق بمعنی ہفتم برگرفتن فتأمل
(اردو) روح سے پھل حاصل کرنا۔
روح سے حاملہ ہونا۔ باردار ہونا۔

برگرفتن بہ کسی | مصدر اصطلاحی۔ منسوب
کردن بہ کسی (انوری ؒ) خطائی کہ کردم
بمن برنگیر ہو جفائی کہ گفتم زمن در گذار ہو
(اردو) کسی سے منسوب کرنا۔

برگرفتن بہ دو نرخ | مصدر اصطلاحی

بمعنی برداشتن و دور کردن نقاب باشد متعلق بمعنی اوّل و نہم برگرفتن (خواجۂ شیراز سے) ساقی بیا کہ یار ز رخ پردہ برگرفت ٭ کار چراغ خلوتیان باز درگرفت ٭ (اردو) منہ پر سے پردہ اٹھانا۔

(۳۱۹۴) **برگرفتن پردہ از روی کار** | مصدر اصطلاحی ظاہر کردن حقیقت کاری (انوری سے) پردۂ ما دریدہ کرد ہنوز ٭ پردہ از روی کار ما نگرفت ٭ (اردو) کسی کام پر سے پردہ اٹھانا حقیقت ظاہر کر دینا۔

(۳۱۹۵) **برگرفتن تہمت** | مصدر اصطلاحی۔ دور کردن تہمت باشد متعلق بمعنی نہم برگرفتن (ظہوری سے) گریہ می کوشد ہمان در شست و شوی دامنم ٭ گرچہ دریا تہمت پاکی ز دامان برگرفت ٭ (اردو) تہمت دور کرنا۔

(۳۱۹۶) **برگرفتن جام** | مصدر اصطلاحی برداشتن جام کنایہ از خوردن می۔ متعلق بمعنی اوّل و پنجم برگرفتن (ظہوری سے) پیریم و جام مرد فگن برگرفتہ ایم ٭ وز جیب دست توبہ شکن برگرفتہ ایم ٭ (اردو) ساغر اٹھانا شراب پینا۔

(۳۱۹۷) **برگرفتن چاشنی** | مصدر اصطلاحی بمعنی چاشنی گرفتن و ذوق حاصل کردن (نظامی سے) نخست از ہمہ چاشنی برگرفت ٭ دران چاشنی ماند خسرو شگفت ٭ مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی سوم برگرفتن۔ (اردو) چاشنی حاصل کرنا۔ ذوق پانا۔

(۳۱۹۸) **برگرفتن چاک** | مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن چاک و زخم است متعلق بمعنی دوم برگرفتن (ظہوری سے) آرزو دارم کہ بردارد دل از تیغ غمت ٭ آنقدر چاکی کہ از شفقت گریبان برگرفت ٭ (اردو) چاک حاصل کرنا۔ زخم حاصل کرنا۔

(۳۱۹۹) **برگرفتن دامان** | مصدر اصطلاحی۔ دامن

گرفتن و بہ دخواستن متعلق بمعنی دوم برگرفتن (ظہوری سہ) دیدہ تاب وطاقت خود را قیاسی کردہ بود ٭ در تماشایت چرا دامان مژگان برگرفت ٭ (اردو) دامن پکڑنا۔ بقول آصفیہ پناہ لینا۔ حمایت میں آنا۔

(۶۰۰۴) **برگرفتن دربان** | مصدر اصطلاحی بقیاس قائم برگرفتن کردن دربان را متعلق بمعنی یازدہم برگرفتن (ظہوری سہ) وصل برو بیم دری خواہد گشودن یافتم ٭ اینچنین سالی کہ خاک پای دربان برگرفت ٭ (اردو) دربان قائم کرنا۔

(۶۰۰۵) **برگرفتن درم** | مصدر اصطلاحی بقول مؤلف (ذیل) معنی چہارم برگرفتن بمعنی معاف کردن درم ہم تشبیہاً بصلہ از (نظامی سہ) ز دیوان دہقان قلم برگرفت ٭ ز بیچارگان نیم درم برگرفت ٭ (اردو) درم کو معاف کرنا۔ یعنی رعایا کو محصول مالگذاری کی معافی دینا۔

(۶۰۰۶) **برگرفتن دست از جیب** | مصدر اصطلاحی کشیدن و بیرون آوردنش متعلق بمعنی سیزدہم برگرفتن سند این از ظہوری بر (برگرفتن جام) گذشت (اردو) جیب سے ہاتھ نکالنا۔

(۶۰۰۷) **برگرفتن دشت** | مصدر اصطلاحی بمعنی بلند و پیدا شدن دشت متعلق بمعنی اول برگرفتن است (ظہوری سہ) سند منعی پیش راہ آہ نیست ٭ از دلم دشت غباری برگرفت ٭ (اردو) جنگل روبرو ہونا۔

(۶۰۰۸) **برگرفتن دل از چیزی وکسی** | مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن دل از چیزی وکسی باشد متعلق بمعنی اول برگرفتن (قاسم مشہدی سہ) بدریا قطرہ چون گردید واصل ٭ ترک سر گیرد ٭ کسی چون با تو بنشیند چسان دل از تو برگیرد ٭ (انوری سہ) در نہاد ز راہ سینہ [illegible] ٭ اول از راہ سینہ برگرفت ٭ (اردو) دیکھو برداشتن دل۔

(۳۰۵) **برگرفتن دیدہ** | مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن چشم و ترک نظر کردن متعلق بمعنی اوّل و نہم برگرفتن (صائب ؎) نیست ممکن برگرفتن دیدہ از رویش مرا ٭ ارّہ گر بر سر گذارد تیغ ابرویش مرا ٭ (اردو) دیکھو برداشتن چشم از کسی۔

(۳۰۶) **برگرفتن راہ** | مصدر اصطلاحی بمعنی قبول کردن راہ باشد متعلق بمعنی دوم برگرفتن (انوری ؎) دل راہ صلاح بر نمی گیرد ٭ یکدم ہمہ حیلہ در نمی گیرد ٭ (اردو) راہ قبول کرنا۔ راستہ اختیار کرنا۔

(۳۰۷) **برگرفتن زاد راہ** | مصدر اصطلاحی بمعنی حاصل کردن زاد راہ باشد متعلق بمعنی سوم برگرفتن (ظہوری ؎) تر زبان گردیدہ خضر از العطش گویان لست ٭ زاد راہ تفتہ جانی آب حیوان برگرفت ٭ (اردو) زاد راہ۔ توشۂ سفر کا حاصل کرنا۔

(۳۰۸) **برگرفتن زخم** | مصدر اصطلاحی بمعنی خوردن زخم (سنجر کاشی ؎) ز تیغ شاہ یکی زخم برگرفت بکف ٭ ز شست شاہ بسی تیر خورد در صف جنگ ٭ مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی پنجم برگرفتن و من وجہٍ متعلق بمعنی دوم ہم (اردو) زخم کھانا۔ دیکھو برداشتن زخم۔

(۳۰۹) **برگرفتن زور** | مصدر اصطلاحی۔ متحمل زور شدن متعلق بمعنی دوازدہم برگرفتن است (ظہوری ؎) خوش سبک گردیدہ ام در وصل حرمان غالب است ٭ سینہ ام بر ہجر زوری گرچہ نتوان برگرفت ٭ (اردو) زور کا تحمل کرنا۔ متحمل ہونا۔

(۳۱۰) **برگرفتن سواد** | مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل معنی سوم برگرفتن) بمعنی منتقل کردن و نقل نوشتن (عرفی ؎)

زمانہ غیر الم نامہ نیست تصنیفش ٭ دظم
زصفحۂ فہرست برگرفت سواد ٭ مؤلف
عرض کند کہ نقل گرفتن و حاصل کردن
نقل و معلومات (اردو) نقل لینا۔
سواد حاصل کرنا۔

(۳۲۱۱) **برگرفتن شمار** مصدر اصطلاحی بمعنی
ترک کردن شمار و حساب نکردن و
بحساب نیاوردن متعلق بمعنی نہم برگرفتن
(انوری ؎) برگرفتم شمار عشق آن بہ ٭
کہ ترا از شمار نشمارد ٭ (ظہوری ؎)
دل جفاہای تو بر من می شمرد ٭ از وفای
خود شماری برگرفت (اردو) شمار
ترک کرنا۔ حساب نہ کرنا۔ شمار میں نہ لانا

(۳۲۱۲) **برگرفتن طعنہ** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن طعنہ و مورد طعن و طنز شدن۔
متعلق بمعنی سوم برگرفتن (ظہوری ؎)
دعوی لذت بزہرت کردنا دانستہ کرد ٭
طعنۂ تلخ جہانی شکرستان برگرفت ٭۔
(اردو) طعنہ حاصل کرنا مورد طعن و
طنز ہونا۔

(۳۲۱۳) **برگرفتن عمان** مصدر اصطلاحی۔ پیدا
کردن عمان باشد متعلق بمعنی یازدہم برگرفتن
(ظہوری ؎) کوہ را سیلی زنان خواہد
بدریا سیل برد ٭ ابر قدر گاہم بجای قطرہ
عمان برگرفت ٭ (اردو) دریا پیدا کرنا

(۳۲۱۴) **برگرفتن فال** مصدر اصطلاحی بمعنی
گرفتن و حاصل کردن فال است متعلق
بمعنی دوم و سوم برگرفتن (ظہوری ؎)
نیست در کوی تو ہرگز سرخ رویان را
نجات ٭ عید اگر فال شگون از خون قربان
برگرفت ٭ (اردو) فال لینا۔ بقول
آصفیہ فال نکالنا۔

(۳۲۱۵) **برگرفتن فشار** مصدر اصطلاحی بمعنی
پیدا کردن ریزش متعلق بہ معنی یازدہم

برگرفتن مخفف مباد که فشار بقول برہان بمعنی ریزش (ظہوری سه) در تخیّل زیر دندان ہوس ہا گو ؛ شکرین لعلش فشاری برگرفت ؛ (اردو) ریزش پیدا کرنا۔

(۳۲۱۳)

برگرفتن قدم | مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن قدم متعلق بمعنی اوّل برگرفتن (ظہوری سه) در غریبی فتاده ظہوری بہر قدم ؛ گرد رخیال راه وطن برگرفته ایم ؛ (اردو) قدم اٹھانا۔

(۳۲۱۴)

برگرفتن کسی | مصدر اصطلاحی۔ (۱) دور کردن کسی را متعلق بمعنی نہم برگرفتن (ظہوری سه) نیست در گمناهی از من نامورتر دیگری ؛ کو بی نشان گردیده ام از نامه عنوان برگرفت ؛ و (۲) نواختن کسی را متعلق بمعنی ہشتم برگرفتن (وله سه) نخل ماتم گشت و از گل گریه بر خاکم فشاند ؛ خوش بخاک افتاده خود را بسامان برگرفت ؛ (اردو) (۱) کسی کو دور کرنا (۲) کسی کو سرفراز کرنا۔

(۳۲۱۵)

برگرفتن کسی را | مصدر اصطلاحی بقول سروری که بذیل معنی ششم برگرفتن گذشت ہزل کردن با کسی (شیخ فرید الدین عطار سه) دیگری را آن یکی می گفت سخت ؛ برگرفتی تو مرا ای شوربخت ؛ گفت مجنونیش چون ہستی تو خر ؛ گر بتیزی ریشت بگیر و مخور ؛ مؤلف عرض کند که درین شعر برگرفتن بمعنی گرفتن و گرفتار کردن و منسوب کردن به خطائی متعلق بمعنی دوم برگرفتن است و برای معنی اوّل الذکر طالب سند دیگری باشیم و قول سروری را نظر بر اعتبار که صاحب زبانست بدون سند هم تسلیم کنیم (اردو) کسی کی ساتھ ہزل کرنا ٹھٹھا کرنا۔ تمسخر کرنا۔

(۳۲۱۶)

برگرفتن کوه | مصدر اصطلاحی برداشتن و دور کردن کوه باشد متعلق بمعنی اول

ونهم برگرفتن (ظهوری ؎) از گرانجانان
ظهوری خوش سبک گردیده بود ☆ از
دلش این کوه غم را ز ورنسیان برگرفت
☆ (اردو) پہاڑ کو ہٹانا۔ دور کرنا۔

(۴۴۴۱) **برگرفتن گرد** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن گرد و غبار متعلق بمعنی سوم برگرفتن
(ظهوری ؎) تو تنیا سرمایه چندان نداشت
☆ گرد خاک رهگذاری برگرفت ☆ (اردو)
گرد و غبار حاصل کرنا۔

(۴۴۴۲) **برگرفتن گونه** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن رنگ باشد متعلق بمعنی سوم برگرفتن
واین مخصوص با گونه نباشد بلکه با رنگ و
لون و مرادفات آن هم استعمال توان کرد
وسند این از ظهوری بر (برگرفتن نکهت)
می آید (اردو) رنگ حاصل کرنا۔ رنگ اڑانا

(۴۴۴۳) **برگرفتن نثار** مصدر اصطلاحی۔ اختیار
کردن نثار متعلق بمعنی دوهم برگرفتن است
سند این از ظهوری بر (برگرفتن اعتبار)
گذشت (اردو) نثار اختیار کرنا۔
صدقه بننا۔ وارے جانا۔

(۴۴۴۴) **برگرفتن نسخه** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن نسخه متعلق به معنی سوم برگرفتن۔
(ظهوری ؎) از خیالش خاطر صورت نگار
☆ نسخهٔ باغ و بهاری برگرفت ☆ (ولی ؎)
در ازل قانون حکمت چون قضای زد رقم
☆ نسخهٔ از درد جان بخش تو درمان برگرفت
☆ (اردو) نسخه حاصل کرنا۔ پانا۔

(۴۴۴۵) **برگرفتن نشتر بکار** مصدر اصطلاحی۔
و برداشتن نشتر برای فصد باشد متعلق
بمعنی اوّل برگرفتن (ظهوری ؎) هردم
از شادی رگ دل می پرد ☆ غمزه اش
نشتر بکاری برگرفت ☆ (اردو) فصد
کے لئے نشتر اٹھانا۔

(۴۴۴۶) **برگرفتن نقاب** مصدر اصطلاحی۔

بمعنی برداشتن و دور کردن نقاب باشد متعلق بمعنی اوّل و نهم برگرفتن (انوری ے) گرچه اقبال او که دائم باد ٭ از رخ ملک برگرفته نقاب ٭ (طالب آملی ے) چسان نقاب ز رخسار دوست برگیرم ٭ که حسن سرکش و من مو بموی محجوبم ٭ (اردو) نقاب اٹھانا۔

برگرفتن نقش (۳۲۲۴) مصدر اصطلاحی۔ برداشتن و دور کردن نقش است متعلق بمعنی اوّل و نهم برگرفتن (میر خسرو ے) نقش خود از راه فنا برگرفت ٭ نور بقا دید و شاد گشت ٭ (اردو) نقش مٹانا۔

برگرفتن نکهت (۳۲۲۵) مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن نکهت است متعلق بمعنی سوم برگرفتن (ظهوری ے) نکهتی از سنبل زلف گلستان برگرفت ٭ گوئه از لعل نگینت بدخشان برگرفت ٭ (اردو) نکهت حاصل کرنا۔

برگرفتن هجران (۳۲۲۶) مصدر اصطلاحی متحمل شدن هجران را متعلق بمعنی دوازدهم برگرفتن (ظهوری ے) ما باین تاب و توان بر خود چه مشکل کرده ایم ٭ غیر با اینها ضعف هجران را چه آسان برگرفت ٭ (اردو) هجران کا متحمل ہونا۔

برگرفتن یادگار (۳۲۲۷) مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن نشانی متعلق بمعنی سوم برگرفتن است (ظهوری ے) دست اگر بر شاخ گل دستی نیافت ٭ یادگار زخم خاری برگرفت ٭ (اردو) نشان حاصل کرنا۔

برگرفته اصطلاح۔ بقول بحر بذیل برگرفتن بمعنی نواخته و پرورده مرادف (از خاک برگرفته) صاحب اند فرماید که اسناد و معانی این بر (برگرفتن) گذشت مؤلف عرض کند که اسم مفعول برگرفتن است شامل بر همه معانیش خصوصیت بیک معنی ندارد

(اردو) دیکھو برگرفتن یہ اُس کا اسم مفعول ہے

برگری | اصطلاح - بقول ضمیمهٔ برهان بکسر ثالث مخفف برگیری بمعنی بستانی - صاحبان هفت و مؤید هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که محققین اہل زبان ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند طالب سند استعمال می باشیم - مخفی مباد که این موافق قیاس است که تحتانی چهارم از (برگیری) حذف شد و آن صیغهٔ واحد مخاطب از مضارع معروف است شامل بر همه معانی مصدر برگرفتن که گذشت خصوصیت ستاندن نباشد (اردو) تو لیوے -

(الف) **برگ ریز** | اصطلاح - بقول سروری بمعنی پاییز (عمادی ے) برگ ریز است شاخ دانش را ہا این خزان را بهار تا بستی ہو صاحب جهانگیری گوید که فصل خزان را گویند صاحبان رشیدی و بحر و بهار و مؤید هم ذکر این کرده اند (صائب ے) از ریزشی که کرد در ایام نوبهار ہا در برگ ریز شاخ بوصل ثمر رسد ہو خان آرزو در سراج برگ ریز بمعنی بالا فرماید که این مجاز است چه در اصل ریز بمعنی ریختن است چنانکه (خون ریز) بمعنی خون ریختن مؤلف عرض کند که مجرد ریز امر حاضر ریختن و ریزش حاصل بالمصدر رش پس خان آرزو غلط کند که درینجا ریز را بمعنی ریختن داند و (خون ریز) را بمعنی خون ریختن گیرد (خون ریز) اسم فاعل ترکیبی است و آنچه حاصل بالمصدر خون ریختن است متعلق به دیگ ریز نباشد پس (برگ ریز) هم اسم فاعل ترکیبی است بمعنی ریزانندهٔ برگ و کنایه از موسم خزان که برگ را می ریزاند قائل (صائب ے) صائب ز برگ ریز برد فیض نوبهار ہو چون غنچه هر که سر بگریبان کشیده است ہو و بتحقیق ما

برگ ریز آمدن | بمعنی (۱) ریختن برگ ها
و (۲) ضعیف شدن انسان (مولوی معنوی
ے) شکایت با همین کردی که بهمن برگ ریز
آمد * کنون برخیز و گلشن بین که بهمن برگ ریز
آمد * (اردو) (الف) خزان - اسم مؤنث
دیکھو پاریز (ب) (۱) پتے گرانا (۲) انسان
کا بڈھا ہونا -

برگ ریزان | اصطلاح - بقول برہان (۱)
بمعنی خزان و فرماید که بودن آفتاب در برج
میزان که فصل پاییز باشد و (۲) کنایه از
ایام پیری و آخرهای عمر هم - صاحبان جامع
و ناصری همزبانش - بهار این را مرادف
(برگ ریز) گفته بمعنی اوّل قانع - خان آرزو
در سراج بذیل (برگ ریز) فرماید که بزیادت
الف و نون منسوب به برگ ریختن بمعنی
(برگ ریز) فرماید که بعضی این را جواز نوشته
و غافل از حقیقت کار بوده اند مؤلف عرض کند
که (سه) بمعنی حقیقی اسم حال است یعنی برگ
ریزنده و جا دارد که الف و نون آخره را
زائد گیریم اندرین صورت مزید علیه (برگ ریز)
باشد و اصلا بمعنی منسوب به برگ ریختن نیست
و بمعنی اوّل و دوم لاریب مجاز معنی حقیقی
است زیرا که معنی حقیقی این ریزنده برگ
است و بس پس غافل از حقیقت خان آرزو
باشد که حقیقت را ظاهر نکرد (نظامی ے)
شہرها است که فصل برگ ریزان * خون نه به
شود ز برگ ریزان * (انوری ے) برگ ریزان
بہمہ حال فرو باید ریخت * بقدح آنچه از و
برگ و نوای طرب است * (اردو) (۱)
خزان دیکھو برگ ریز (۲) پیری ضعیفی بوڑھاپے
کا آخری حصہ - بڑھاپا - مذکر - پتے گرانے والا

برگ زر | اصطلاح - بقول مؤید و هفت
بمعنی برگ زرد مؤلف عرض کند که مرکب
اضافی و کنایه باشد - اگرچه خلاف قیاس نیست

ولیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ صاحبان عجم و محققین فرس ازین اصطلاح ساکت (اردو) پیلا پتا۔ مذکر۔

برگزیدگان استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مقبولان و پسندیدگان مؤلف عرض کند کہ برگزیدن کہ می آید اسم مفعولش (برگزیدہ) و الف و نون جمع در آخرش زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) برگزیدہ لوگ۔ مقبولان بارگاہ۔

(الف) برگزیدن بقول بحر بضم کاف فارسی (۱) برچیدن و انتخاب کردن و پسندیدن و قبول کردن (۲) مقبول شدن (۱) کامل التصریف و مضارع این برگزیند۔ صاحب جہانگیری بر معنی دوم قانع و آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر ہر دو معنی کردہ مؤلف عرض کند کہ فرہنگ علیحدہ برگزیدن بضم اول باشد کہ بجای خود ش آید حیف است کہ صاحبان موارد و نوادر کہ محققین مصادر نام دارند ازین مصدر دست کشیدہ اند معاصرین عجم بر زبان دارند و متقدمین فرس استعمال این کردہ اند فدائی کہ از معاصرین عجم بود ذکر مفعول ہمین مصدر یعنی ------

(ب) برگزیدہ کردہ فرماید کہ بمعنی منتخب و ممتاز است و (برگزیدگان) کہ گذشت جمع ہمین (انوری الف ع) گر زکیتی برگزید ستند تا پادشاہ جہان و صدر انام ہا (ظہوری ع) بہ پیش رشک زمین نیست برگزیدہ تری ہا کہ یار راست بہر روز شوخ دیدہ تری ہا۔

(اردو) الف (۱) انتخاب کرنا۔ بقول امیر چھانٹنا۔ چننا جیسے (فقرہ) بہت سے موتی میں آپ انتخاب کر لیجیے (۲) قبول کرنا بقول آصفیہ منظور کرنا۔ پسند کرنا۔ (۲) مقبول ہونا بقول آصفیہ قبول ہونا منظور ہونا۔ مقرون باجابت ہونا۔ پسند ہونا۔ منظور نظر ہونا۔ (ب) برگزیدہ۔ دیکھو انتخاب آوردہ

برکس بقول برہان با کاف فارسی بر وزن اطلس ترجمۂ معاذ اللہ و نعوذ باللہ۔ صاحب رشیدی حاشا و مبادا راہم داخل تعریف کند و فرماید کہ (برگست) ہم بہمین معنی آمدہ و سندی کہ از رودکی پیش کردہ است باختلاف بعض الفاظ ہمان است کہ بر (برکس بکاف عربی) گذشت مؤلف عرض کند کہ اصل این ہمانست کہ بکاف عربی گذشت و باعتبار صاحب جامع توانیم گفت کہ این مبدل آنست چنانکہ گند و گند۔ صراحت ماخذ ہم در انجا کردہ ایم۔ بی غوری صاحبان تحقیق است کہ یک سند را در ہر دو جا آوردہ اند (اردو) دیکھو برکس۔

برگ سبز اصطلاح۔ بقول وارستہ و بہار (۱) کنایہ از چیز بسیار کم مقدار (صائب ـه) بی نوایان را بہ برگ سبز گاہی یاد کن ؎ چون زنیرنگ جہان خرج خزان خواہی شدن ؎ (ولہ ـه) انصاف نیست کز چمنت بعد صد بہار ؎ بی برگ سبز رو بدر آسمان نہم ؎ (ظہوری ـه) برگ سبز اگر تحفہ حاجتم افتد ؎ میبرم نشود رنگی از بہار مدام ؎ مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی است (ولہ ـه) بود ز وسمہ دو ابروی آن بہشتی روی ؎ دو برگ سبز کہ خون در دل بہار کند ؎ (ولہ ـه) ہر برگ سبز او کف افسوس می شود ؎ نخلی کہ میوۂ نفشاند بپای خویش ؎ مخفی مباد کہ (برگ سبز است تحفۂ درویش) مثلی است کہ می آید شامل بر ہر دو معنی بالا (اردو) (۱) برگ سبز۔ مذکر۔ اردو مین کم مایت تحفہ کو کہہ سکتے ہین۔ نہایت کم مالیت چیز مؤنث (۲) برگ سبز۔ سبز پتا۔ مذکر۔

برگ سبز است تحفۂ درویش مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت ؎ مؤلف

عرض کند کہ فارسیان این مثل را در سوغات وارمغان بہ سبیل کسر نفسی می زنند (اردو) یہی مثل دکن میں مستعمل ہے یعنی جب کوئی شخص کسی کے پاس کوئی تحفہ بیجتا ہے تو بطور کسر نفسی اس مصرع کو پڑہتا ہے۔

برگ سبز سائل اصطلاح۔ وارستہ فرماید کہ این ہمانست کہ گدایان بتوقع ریزشی برگ سبز پیش اغنیا گذارند (محسن تاثیر) بوسہ می دارند خوبان در بہار خط طمع خط سبز گل عذاران برگ سبز سائل است بحر وبہار وارستہ را نقل نگار مؤلف عرض کند کہ رسم عجم است کہ ہر سائل کہ پیش کسی رود اعم ازینکہ گدا باشد یا حاجتمند کاری وچیزی برگ سبز با خود برد واین رسمی است کہ اغنیا پسندش کنند تا عطای شان بدل آن باشد وبار احسان بگردن سائل نیاید ہمانا این اخلاقی است حسنہ پس این را مخصوص گدایان بتوقع ریزش کردن از نازک خیالی دور است (اردو) سائل کا حقیر تحفہ۔ مذکر۔

برگ سبز فرستادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وبحر وبہار (۱) مرادف گل فرستادن (طغرا۔ نثر) نثر پردازان از فقرۂ تازہ برگ سبز ہمکاری بجانب طوطیان چمن روانہ نمودہ اند" مؤلف عرض کند کہ (۲) رسم است کہ کسانی کہ باظہار احتیاج خود خود پیش کسی نمی روند وکسی را از طرف خود می فرستند تحفۂ برگ سبزی روانہ می کنند پس (برگ سبز فرستادن) کنایہ باشد از اظہار حاجت بالواسطہ کردن واین موافق قیاس است نظر بر رسم عجم ولیکن سند طغرا برای مصدر (برگ سبز روانہ نمودن) است محققین بالا رعایت لفظی را ترک کردہ اند (اردو) (۱) دیکہو گل فرستادن (۲) کسی کے واسطہ اور توسط سے اظہار حاجت کرنا۔

برگ سبز ہم چشمی | **برگ سبز ہم کاری** اصطلاح ۔ بقول بحر و غیاث و انند ۔ برگ پان یا سبزۂ دیگر کہ کشتی گیران بجہت مقرر کردن کشتی بخانۂ حریف خود فرستند مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فرس ساکت و ہر سہ محققین بالا ہند نژاد بند ۔ طالب سند استعمال می باشیم (اردو) وہ پان یا کوئی سبزی جو کشتی گیر اپنے حریف کے پاس اسلئے بھیجتے ہیں کہ وہ مقابلہ کا ایک دن مقرر کرے گویا یہ بلاوا ہے ۔

برگست بقول برہان و رشیدی و جامع و جہانگیری و سراج و ناصری ہمان برکست کہ بکاف عربی بجایش گذشت مؤلف عرض کند کہ بکاف عربی اصل است و صراحت ما خذ ہم در انجا گذشت و این مبدل آن چنانکہ کند و گند (اردو) دیکھو برکست بکاف عربی کے ساتھ ۔

(الف) برگستان | **(ب) برگستوان** اصطلاح ۔ (الف) بضم سوم بقول سروری مخفف برگستوان ۔ صاحب جہانگیری نسبت ہر دو فرماید کہ مرادف یکدیگر پوششی ہست کہ در روز جنگ پوشند و بر اسپ اندازند تا از زخم ایمن باشند و آن را کجیم و کجین ہم گویند ۔ صاحب برہان ذکر ہر دو کردہ گوید کہ (الف) مخفف (ب) (امیر خسرو الف سے) صف از پشم چو سیمین ہفت شنا ۂ سوار آب برگستان باخت ۂ (شیخ مظہر سے) دریدہ جوشن و خفتان بریدہ برگستان ۂ گریخت آن سپہ از پیش عاجز و مضطر ۂ (شرف شفروہ ب سے) مریخ را زہیبت این سخت واقعہ ۂ از دست و دوش خنجر و برگستوان فتاد ۂ (کمال اسمعیل سے) از تیغ مہر و ناوک انجم خلاص یافت ۂ این ابلق زمانہ ز برگستوان برف ۂ صاحب ناصری

بذکر بمعنی بالا فرماید که آن جامه ایست که بجای پنبه دران پیله و ابریشم فرو مایه که پیچ و گژ نام دارد می گذاشته و می دوخته اند۔ صاحب جامع هم ذکر برد و کرده۔ صاحب غیاث بر (ب) صراحت می‌کند که این را در هند پاگر نام است صاحب فدائی فرماید که زرهیست سراپا و زرهی که بالای اسپ افگنند۔ خان آرزو در سراج گوید که بفتح و ضم کاف فارسی (الف) مخفف (ب) فا[ب] که ماخوذ است از برگست که بمعنی پناه دران داخل است و (وان) کلمهٔ نسبت و بهر صورت بفتح کاف باشد۔ مؤلف عرض کند که محقق ما در معنی پناه را در لغت برگست از کجا داخل می‌کند جز این نیست که برگست کلمه ایست که در محل تردید گویند و بجای (پناه بخدا) و (حاشا) استعمال کنند چنانکه گذشت و ماخذش هم بجد را اینجا ذکور پس (پناه بخدا) را در ماخذ (برگستوان) داخل کردن چه مایه تلاش است یکی از صاحبان عجم درست گوید که این لباس کلفتی است که کاه برغست را بجای پنبه داخل کرده درست کنند و شمشیر در وا اثر نمی‌کند و چون واو نسبت برو داخل شد (برغستو) شد از قبیل هندو و معنی لفظی آن منسوب به برغست و برغستوان بزیادت الف و نون۔ مزید علیه آن۔ پس غین معجمه بدل شده به کاف فارسی چنانکه غلوله و گلوله اند بهر صورت ضرورت نیست که کلمهٔ (وان) را برای نسبت گیریم چراکه بان و وان هردو بمعنی شبیه و نظیر و نگهبان آمده چنانکه نگهبان و فیلوان پس ترکیب اقل الذکر بهتر می‌نماید از آخر الذکر و لباس پر از ابریشم و زره را بمجاز برگستوان گفته اند (اردو) الف و ب۔ ایک لباس ہے جس میں ایک خاص قسم کی گھانس بھر کر بناتے ہیں جو لڑائی میں

پہنتے ہیں اور گھوڑوں پہ ڈالتے ہیں جس پر تلوار کی کاٹ کا اثر نہیں ہوتا جیسے گھوڑے کے لئے پاکھر۔ دیکھو اسپ نمد جس پر پاکھر کا ذکر گزرا ہے۔

برگستوان بر اسپ افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر کنایہ از آراستن اسپ بہ برگستوان (ملا عبداللہ ہاتفی ؎) شدند آہنین جامہ پیروجوان ٭ فگندند بر اسپ برگستوان ٭ مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و بجای افگندن انداختن و مرادف آن ہم استعمال توان کرد (اردو) گھوڑے پر پاکھر ڈالنا۔

برگستوان ور اصطلاح۔ بہار و آنند بذکر این از تعریف ساکت و کلام فردوسی را بسند گیرند (؎) ہمانا ز ایرانیان صد ہزار ٭ فزون است برگستوان ور سوار ٭ مؤلف عرض کند کہ ور بہ فتح واو مخفف آور است بمعنی صاحب وخداوند و دارندہ پس این بمعنی صاحب برگستوان و برگستوان پوش است و بس (اردو) برگستوان رکھنے والا۔ برگستوان پہنا ہوا۔

برگسر اصطلاح۔ بقول شمس بفتح با و کاف فارسی و سین مہملہ بمعنی پوشیدہ و پنہان (حکیم سوزنی ؎) ذی لبی کس ز نشاہ مدرسہ خواست ٭ ظاہر است آن نہان و برگسر است ٭ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و ہمین لغت بہ ہای مختفی در آخر عوض رای مہملہ می آید و ہمین سند سوزنی بہ تغیر الفاظ در انجاہم پس خبر نیست کہ برباد کنندگان لغات فرس عوض تحقیق تصحیف در لغت و سند ہر دو کردہ اند حالا در ینجا ہمین قدر کافی است کہ تصرف صاحب شمس است

وبس (اردو) دیکھو برگسہ۔

(الف) برگ سفر | اصطلاح
(ب) برگ سفر ساز کردن | مصدر
اصطلاحی۔ (الف) بقول بحر سامان سفر (ب) بقول شمس تهیهٔ اسباب سفر کردن مؤلف عرض کند که بمعنی دوم برگ سند این از صائب گذشت (صائب ؎) قطع پیوند ازین سبز چمن مشکل بود بی تجملت لی سفری برگ سفر دادم را که (اردو) (الف) سامان سفر (ب) سامان سفر کرنا

برگسه | بقول جهانگیری با اول مفتوح وثانی زده وکاف عجمی مفتوح وسین واخفای ها بمعنی پوشیده وپنهان (حکیم سوزنی ؎) دی بسی کس زشاه مدرسه خواست بظاهر است این پنهان وبرگسه نیست بصاحبان برهان وجامع وناصری ورشیدی وسراج هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که این همان لغت است که صاحب شمس به رای مهمله آخر عوض های مختفی آورده که بجایش گذشت وهمین سند را بتصرف الفاظ نقل کرده که اشارهٔ این بهر را انجا کرده ایم وجز این نیست که مرکب است با برگ وسا۔ برگ بمعنی حقیقی اوست وسا امر حاضر سائیدن که بمعنی لمس کردن وسودن می آید پس (برگسا) اسم مفعول ترکیبی است بمعنی (سودهٔ برگ) ومجازاً بمعنی مخفی وپنهان که شاخ از برگ پنهان شود واین کنایه باشد وبس۔ الف آخر بدل شده به های هوز چنانکه یاسا ویاسه والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) مخفی۔ دیکھو اشت۔

برگشت کرد جهان روزگار | مقوله۔
بقول مؤید یعنی کار جهان تغیر پذیرفت وصاحب هفت نقل نگارش مؤلف عرض کند که (برگشتن روزگار) مصدریست مرکب

که بجایش می آید و تعریف آن مصدر را انجا مذکور
شود. وای برمؤید و نقل نگار او که چه خوش
مقوله پیدا کرده است همانا خوش تائیدی
است برای فضلا. اگر مؤید جهلا گوییم جا دارد
محققین زبان دان ازین ساکت و معاصرین
عجم ریشخندی کنند (اردو) دیکھو برگشتن روزگار

برگشتگی | اصطلاح. بقول فدائی خمیدگی
مؤلف عرض کند که نظر با اعتبار فدائی
که از علمای معاصرین فارس بود این معنی
خاص را جا داده ایم ولیکن حق آنست که
حاصل بالمصدر (برگشتن) است که معنی آن
و شامل باشد بر همه معانی آن (اردو) خم
بقول آصفیہ جھکاؤ۔ ہماری رای میں خمیدگی
کا استعمال بھی اردو میں ہو سکتا ہے۔
(ناسخ سے) ہر کسی کا حال ہے وضع مصاحب
سے عیاں ہے ڈال حیدر کی تواضع پر ہے خم
تلوار کا ہے۔ دیکھو برگشتن یہ اس کا حاصل بالمصدر
ہے اور اس کے تمام معنون پر شامل۔

برگشتن | بقول موارد و نوادر و بهار و بحر. مرادف برگردیدن. شامل بر همه معانی
آن صاحب بحر گوید که کامل التصریف است و مضارع این برگردد. مؤلف عرض
کند که سالم التصریف که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول یعنی برگشت و خواهد برگشت و
برگشته نیاید آنانکه برگردد را مضارع این دانسته اند سکندری خورده اند و پی بحقیقت
نبرده اند. که آن مضارع برگردیدن است (اردو) دیکھو برگردیدن کے تمام معنی

برگشتن اختر | مصدر اصطلاحی. بقول بحر
بمعنی نامساعدت طالع چنانکه (ع) خال
شبرنگ ترا اختر دولت برگشت ٭ مؤلف
عرض کند که (اختر برگشتن) در [illegible]
گذشت و این مرادف (برگشتن بخت)
است که می آید و کنایه باشد خصوصیت اختر

وبخت نیست با مرادفات این ہم استعمال توان کرد چنانکہ برگشتن طالع وقسمت و تقدیر متعلق بمعنی چہارم برگردیدن و(برگشتن ایام) مماثل این (اردو) قسمت الٹنا۔ دیکھو اختر برگشتن (تقدیر پلٹنا) لقول آصفیہ بخت کا برگشتہ ہونا۔ بداقبالی ہونا۔ ادبار ہونا۔ مقسوم بگڑنا۔

برگشتن از راہ | استعمال بمعنی واپس **برگشتن از وطن** | شدن از راہ ووطن باشد متعلق بمعنی پنجم (برگردیدن) (ظہوری ؎) ہمچو رنگ باختہ از راہ مدعی برگشتہ است امن دل بی خطری بالیست ہم (ولہ ؎) مصدر ست خجلت ظہوری بس ہم خوش خبر یا نہ از وطن برگشت ہم (اردو) راستہ یا وطن سے پلٹ آنا۔ واپس آنا۔

برگشتن ایام | مصدر اصطلاحی مرادف (برگشتن اختر) وسند این بہ (برگشتہ ایام) می آید (اردو) دیکھو برگشتن اختر۔

(۳۳۴۲) **برگشتن باختن** | مصدر اصطلاحی بمعنی برگشتن بازی است عام باشد برای غلبہ وشکست ہر دو متعلق بمعنی ہفتم برگردیدن (ظہوری ؎) آخری ہست پاک بازان را بازی بردل از ماست باختن برگشت ہم (اردو) بازی پلٹ جانا۔ یہہ عام ہے یعنی ہار جیت دونوں سے متعلق اور دکن میں مستعمل ہے۔ صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ بازی کا رنگ بدل جانا بھی کہہ سکتے ہیں یہہ بھی ہار جیت دونوں سے متعلق ہے۔ (کھیل بگڑ جانا) لقول آصفیہ۔ بنے ہوے کام کا بگڑ جانا۔ (کھیل بنا) لقولہ کام بننا۔

(۳۳۴۳) **برگشتن بخت** | مصدر اصطلاحی۔ اشارہ این بہ (بخت برگشتہ) گذشت مرادف (برگشتن اختر) صاحب فرہنگ فدائی ذیل (برگشتگی) ذکر این کردہ گوید کہ (برگشتن بخت

و دولت بمعنی افتادن از بزرگی است مؤلف عرض کند کہ متعلق باشد بمعنی ہفتم برگردیدن (اردو) دیکھو برگشتن اختر۔

برگشتن بوسہ مصدر اصطلاحی۔ بمعنی باقی نماندن بوسہ و دور شدن آن متعلق بمعنی سوم برگردیدن (ظہوری ے) دریغم بوسہ گشت حیرت بیز ہا کہ بہ نیرنگ آن دہن برگشت ہو (اردو) بوسہ کا لب سے جدا ہونا باقی نہ رہنا۔ حالت بوسہ باقی نہ رہنا

(الف) **برگشتن جان از تن** مصدر اصطلاحی

(ب) **برگشتن جان بلب** (الف) بمعنی مخالف و منحرف شدن جان با تن کنایہ از مردن متعلق بمعنی چہارم برگردیدن و (ب) واپس آمدن جان بلب و حرکت پیدا کردن لب و زندہ شدن متعلق بمعنی پنجم برگردیدن (ظہوری الف ے) یار چون صبر من ز من برگشت ہو زیستن رفت و جان ز تن برگشت ہو (صائب ب ے) برگشت ز تن جان بلب خستہ دگر بار ہو تا روی تو آئینہ صفت پیش نظر داشت ہو (اردو) (الف) جان جانا۔ مرنا۔ (ب) جان آنا۔ زندہ ہونا۔

برگشتن خم زلف از شکن مصدر اصطلاحی بمعنی باقی نماندن و دور شدن شکن از زلف متعلق بمعنی سوم برگردیدن (ظہوری ے) من و شوخی و دشت پیمائی ہو کہ خم زلفش از شکن برگشت ہو (اردو) زلف میں خم باقی نہ رہنا۔ شکن باقی نہ رہنا۔

برگشتن روزگار مصدر اصطلاحی بمعنی مخالف شدن اہل روزگار با کسی قریب بمعنی برگشتن اختر و بخت کہ گذشت متعلق بمعنی چہارم برگردیدن (انوری ے) برگشتی چو روزگار از من ہو گر نہ با روزگار یار ستی ہو (ظہوری ے) دل در رہ امید چنان پیش می دوید ہو برگشت روزگار و چنین در قفا فتاد ہو (اردو)

زمانہ پھر جانا۔ بقول آصفیہ لوگون کا کسی کے خلاف اور اُس کا دشمن ہوجانا (نواب احمد ؎) اپنے بیگانے ہوے سب لطف ساقی دیکھ کر ٭ پھر گیا ہم سے زمانہ گردش ساغر کے ساتھ ٭

برگشتن صبر مصدر اصطلاحی۔ دور شدن صبر و باقی نماندن صبر۔ متعلق بمعنی سوم برگشتن بگذشتن سنداین از ظہوری ہے (برگشتن جان از تن) گذشت (اردو) صبر نہ رہنا۔ صبر جاتا رہنا

برگشتن طالع مصدر اصطلاحی۔ مرادف (برگشتن اختر) کہ گذشت و سند این از صائب بر (برگشته طالع) می آید (اردو) دیکھو برگشتن اختر

برگشتن عادت مصدر اصطلاحی بمعنی دور شدن عادت و باقی نماندن عادت متعلق بمعنی سوم برگردیدن (ظہوری ؎) نشنید پند عادت تو ہیچ برنگشت ٭ ہرچند مدعای ظہوری اعادہ شد ٭ (اردو) عادت دفع ہونا۔ عادت جانا۔ عادت پلٹنا۔

برگشتن غذا مصدر اصطلاحی۔ بمعنی رد شدن غذا و ہر چیزی کہ خورند و نوشند خصوصیت غذا ندارد۔ سند سلیم بر معنی ششم برگردیدن گذشت (اردو) دیکھو برگردیدن کے چھٹے معنے۔

برگشتن قمار استعمال۔ بقول بہار وانند بمراد نہ نشستن قمار فرماید کہ این از اہل زبان بتحقیق پیوستہ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف برگشتن باختن و متعلق بمعنی ہفتم برگردیدن (صائب ؎) کار کی بمرادم نشد از نقش مواقف ٭ امروز کہ برگشتہ قمارم چہ توان کرد ٭ (اردو) قمار کا بگڑ جانا۔ پلٹ جانا۔ دلخواہ نہ ہونا۔

برگشتن کسی مصدر اصطلاحی۔ بمعنی تباہ شدن کسی و سر بزیر افتادن و سرنگون شدن متعلق بمعنی ہشتم برگشتن (ظہوری ؎) فلک فارغ نگرداند ز بدبرگشتن اسیرت را ٭ ہنوز این غیر پرور را نباید وقت برگشتن ٭ (اردو)

سرنگون ہونا۔ تباہ ہونا۔

برگشتن مژگان مصدر اصطلاحی۔ منعکس شدن مژگان کہ نوکش در دیدہ داخل می شود و این مرضی است کہ دائما آب از چشم می ریزد۔ سند این بر (برگشتہ مژگان) می آید (اردو) پلکوں کا پلٹ جانا۔ آنکھ میں داخل ہو جانا۔ یہ ایک مرض ہے۔

برگشتن نسیم از ہواداری مصدر اصطلاحی۔ مخالف شدن نسیم باشد متعلق بمعنی چہارم برگشتن (ظہوری ؎) کردہ خوش جا نسیم در کویش ہا از ہواداری چین برگشت ہا۔ (اردو) نسیم کا پلٹ جانا۔ مخالف ہونا۔

برگشتہ اصطلاح۔ بقول وارستہ و (ذیل برگشتن) مرادف برگردیدہ بمعنی انحراف وسندی کہ از شانی تکلو پیش شد ہمان است کہ بمعنی ششم (برگردیدن) مذکور شد کہ از ان (برگشت) بمعنی استفراغ شد۔ پیداست۔ وہم او گوید کہ بمعنی خراب و تباہ ہم آمدہ و فرماید کہ ازینجاست کہ قمار بازی را کہ نقش برادنہ نشیند برگشتہ قمار گویند (بابی سمرقندی ؎) برکندہ باد دیدہ و برگشتہ باد روی دگر چشم برگہر بود و روی بر ز رم ہا و سند دیگر از صاحب بر (برگشتن قمار) گذشت بہا نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول برگشتن است شامل بہمہ معانیش نمی دانیم کہ محققین بالاچہ این را بطور اسم جامد جا دادہ اند۔ (اردو) دیکھو برگشتن یہ اس کا اسم مفعول ہے۔ تمام معنوں کے ساتھ۔

برگشتہ اختر اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بدطالع و بداختر مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول است از مصدر مرکب (برگشتن اختر) کہ بجایش گذشت (اردو) قسمت کا ہیٹا بقول آصفیہ۔ بدنصیب۔ بدبخت۔

برگشتہ ایام | اصطلاح۔ بقول بہار و
انند۔ مرادف برگشتہ بخت کنایہ از بدبخت
(باقر کاشی ؎) چون کند عرض نیاز از وی
بگردان روی خود ٭ این سزای باقر برگشتہ
ایام است وبس ٭ مؤلف عرض کند
کہ متعلق است بمعنی چہارم برگردیدن
واسم مفعول (برگشتن ایام) کہ بجایش گذشت
و مرادف (برگشتن اختر) (اردو) دیکھو برگشتہ اختر

برگشتہ باد | اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت آسمان
زیروزبر باد ٭ مؤلف عرض کند کہ محقق بانام
نشان برای تائید فضلا ذکر این کردہ باشند
شاید فضلا نمی دانند کہ برگشتن مرادف برگردیدن
شامل است برچند تا معانی۔ و برگشتہ اسم
مفعول آنست و مرکب است باکلمہ باد
(اردو) برگشتہ ہو۔ تہ و بالا ہو۔ پلٹ جائے
الٹ جائے۔

(الف) برگشتہ بخت | اصطلاح۔ بقول بہار

(ب) برگشتہ دولت | و انندش نقل نگار
یعنی بدبخت (شیخ شیراز ؎) نہ تنہا منت
گفتم ای شہریار ٭ کہ برگشتہ بختی و بدروزگار
٭ چو برگشتہ دولت ملامت شنید ٭ سر انگشت
حسرت بدندان گزید ٭ مؤلف عرض کند کہ
(بخت برگشتہ) بجایش گذشت و ہر دو مرادف
(برگشتہ اختر) است کہ بجایش مذکور شد
اسم مفعول (برگشتن بخت و دولت) (اردو)
دیکھو برگشتہ اختر۔

برگشتہ سر | اصطلاح۔ بقول بہار و انندش
نقل نگار مرادف (برگشتہ اختر) اسیری لاہیجی
در مثنوی اسرار الشہود در حکایت سلطان محمود
؎) تو زحال زار این برگشتہ سر ٭ ہر زمان
بہر چہ آزادہ تر ٭ مؤلف عرض کند کہ بمعنی
خودسر است و بمجاز معنی بدقسمت پیدا می شود
کہ خودسری ہم برگشتن بخت است (اردو)
سرپھرا۔ دکن میں خودسر کو کہتے ہیں جو کسی کی

بات نہ مانے۔ صاحب آصفیہ نے (سر پھرنا)
پر فرمایا ہے۔ شامت آنا۔ کم بختی آنا۔ پس
(سر پھرا) بدقسمت کو کہہ سکتے ہیں۔

برگشتہ شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و ضمیمۂ برہان بمعنی زیر و زبر شدن۔
مؤلف عرض کند کہ مصدر مجہول برگشتن
است و بس (اردو) برگشتہ ہونا۔

برگشتہ طالع اصطلاح۔ بقول بہار و
انندش نقل نگار مرادف برگشتہ اختر (بابا
فغانی ع) در لعل آبدار ز برگشتہ طالعی پیداشد ؎
ہمان چو نقش نگین خشک جوی من ؎ مؤلف
عرض کند کہ (برگشتن طالع) بجای خودش
گذشت و این متعلق است بہ ہمان یعنی
اسم مفعولش و از سند پیش شدہ حاصل
بالمصدر پیداست (اردو) بدقسمت۔

برگشتہ قمار اصطلاح۔ بقول بحر کسی کہ
نقش او بمراد نہ نشیند مؤلف عرض کند کہ
اسم مفعول (برگشتن قمار) کہ بجایش گذشت
و سند این از صائب ہم در انجا مذکور
(اردو) بازی بگڑا ہوا یعنی وہ شخص
جسکی بازی بگڑی ہوئی ہو۔

برگشتہ مژگان اصطلاح۔ بہار و انندش
نقل نگار از تعریف این ساکت۔ مؤلف
عرض کند کہ (۱) دیدۂ خمار آلودہ را
گویند کہ مژگانش ہم باثر خمار بلندی شود
پس اسم مفعول مصدر (برگشتن مژگان)
است کہ بمعنی حقیقی گذشت و این کنایہ باشد
از شوق و (۲) کسی کہ بمرض مژگان معکوس
مبتلا باشد کہ نوکش در دیدہ رود (صائب
ع) گرچہ امید ظفر با لشکر برگشتہ نیست ؎
می کند صید دل آن برگشتہ مژگان بیشتر ؎
(ابو طالب کلیم ع) چشم مستت را غم
برگشتہ مژگان تو نیست ؎ کہ ہمچو او صد عاشق
رو بر قفا را دیدہ است ؎ (اردو)

(۱) مخمور آنکھیں رکھنے والا معشوق۔ بتذکیر
(۲) وہ شخص جسکو پلکون کا مرض ہو جسکی
نوکین دیدے کی جانب پھر گئی ہون جس سے آنکھ
دن آنکھین لال اور پانی بہتا ہے۔ بہت
برا مرض ہے۔

بر گفتن | مزید علیہ گفتن است بزیادت
کلمۂ بر بران (انوری ؒ) ماجرائی از آن
حکایت کرد باہندہ برگویدت چنانکہ شنید
(اردو) کہنا۔

برگ فشاندن | مصدر اصطلاحی بمعنی
حقیقی (۱) برگ ریزی درخت و (۲) کنایہ
از نفع رسانیدن (صائب ؒ) تا درین
باغی بشکر انکہ داری برگ و بار برگ
می باید فشاند و باری باید کشید (اردو)
(۱) پتے جھڑانا۔ (۲) نفع پہنچانا۔

برگ کازرونی | اصطلاح۔ بقول
برہان دوائی است کہ او را بشیرازی
(آہو دوستک) و بعربی حزآ گویند بکسر حای
بی نقطہ و زای نقطہ دار صاحب محیط بر
حزآ افزاید کہ بقول شیخ زوفر و بقول شارح
کازرونی گوید کہ بفارسی (دینار رویہ)
و بشیرازی (برگ کازرونی) و کوخر گرم
و خشک در اول و دوم مسخن و قابض
و محلل و منضج و ہاضم طعام و مدر بول و
حیض و کاسر ریاح و دافع آروغ ترش
و منافع بی شمار دارد۔ صاحب مخزن الادویہ
ہم ذکر حزآ کردہ گوید کہ دینار رویہ فارسی
است (اردو) برگ کازرونی ایک
دوا کا نام ہے جسکو عربی مین حزآ کہتے ہین
اور فارسیون نے (دینار رویہ) کہا ہے۔ بتذکیر

برگ کردن | مصدر اصطلاحی بمعنی نغمہ
و آہنگ کردن متعلق بمعنی ہفتم برگ و سند
این از مولوی معنوی بمد را نجا مذکور شد۔
(اردو) نغمہ سرا ہونا۔ گانا۔

برگ گاہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بدون اضافت بمعنی (۱) ساق درخت و (۲) شاخ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است قلب اضافت یعنی لفظی آن جای برگ کنایہ از شاخ (اردو) (۱) تنہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ دیکھو برز کے تیسرے معنے (۲) شاخ۔ مؤنث۔ دیکھو برزدہ

برگ گل اصطلاح۔ بقول وارستہ و بحر و بہار (۱) مرادف برگ بغرا و سند این از سلیم ہمدرانجا گذشت **مؤلف** عرض کند کہ استعارہ باشد و (۲) بمعنی حقیقی یعنی ورق گل (ظہوری ؎) از دل ریش کہ از برگ گل آزردہ شود ٭ نوک خار از گل بیجا رکشیدیم عبث ٭ (اردو) (۱) دیکھو برگ بغرا (۲) پنکھڑی۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ پھول کی پتی۔ برگ گل۔ ورق گل (میر تقی ؎) نازکی اُس کے لب کی مت پوچھو ٭ پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے ٭

برگ گلاب استعمال۔ بقول بہار و انند۔ برگ گل سرخ کہ آن را بتازی ورد خوانند (میر خسرو ؎) پس از شستن شخص خورشید تاب ٭ کشید ندبر روی چو برگ گلاب ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی و مرادف برگ گل کہ گلاب بمعنی گل آمدہ (اردو) دیکھو برگ گل۔

برگ گنجفہ اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی ورق گنجفہ و فرماید کہ در اشعار میرزا طاہر وحید آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست و برگ بمعنی ورق بجای خودش گذشت ولیکن این چہ قسم استناد است کہ اشارۂ کلام شاعری کند و تعلقش ندارد۔ وای برین طرز تحقیق معاصرین عجم ورق گنجفہ را برزبان دارند صاحبان بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند (اردو) گنجفہ کے پتے۔ مذکر۔

برگل آن مہره زن | مقوله - بقول شمس - اے بر زمین زن - مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت - معاصرین عجم بر زبان ندارند - و سند استعمال پیش نہ - خلاف قیاس - لفظ و معنی مخالف یکدیگر کہ از امر حاضر معنی ماضی مطلق پیدا کند اعتبار را نشاید (اردو) ناقابل ترجمہ -

برگ لاجورد | اصطلاح - بقول جہانگیری در ملحقات کنایہ از آسمان - دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد - معاصرین عجم بر زبان ندارند - مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و توصیفی است اگرچہ خلاف قیاس نیست ولیکن طالب سند استعمال ہماشیم (اردو) دیکھو آسمان - ہم نے اس کی تشبیہات میں - خم لاجورد - خیمۂ لاجورد - سقف لاجوردی - مہرۂ لاجورد کا ذکر فرمایا ہے -

برگلو بستن | مصدر اصطلاحی - بقول بہار و انند بمعنی بر گردن بستن - مؤلف عرض کند کہ ما از معاصرین عجم استعمال این بالکل در نشنیده ایم حیف است کہ بہار و نقل نگارش سند استعمال این پیش نہ کرد (اردو) گلے میں باندھنا - گردن پر باندھنا -

برگلو پا فشردن | مصدر اصطلاحی - بر گلوی چاروای مذبوح پا می نہند تا از جا نرود و پس بمعنی حقیقی است (ظہوری ع) پنجۂ قصاب ما با دشمن لالہ گون کو برگلوے آرزو خوش ہوسی پا فشردیکو (اردو) گلے پر پاؤں رکھنا - ہلنے نہ دینا -

برگلو خنجر مالیدن

برگلو کارد و مانند آن مالیدن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر بمعنی ذبح کردن و گلو بریدن - بہار و انندش نقل نگار ذکر (برگلو مالیدن خنجر و کارد و مانند آن) کرده - مؤلف عرض

کند که درین اصطلاح گلو را هم تخصیص نباشد و بجای آن حلق و گردن و امثال آن هم می توان استعمال کرد. مرادف (کارد بر حلق مالیدن) که بجایش می آید (اردو) گلے پر چھری پھیرنا۔

بر گماشتن بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ نصب نمودن بر کاری و بقول فدائی مقرر کردن کسی است بر کاری مؤلف عرض کند که فرید جلیه گماشتن باشد بزیادت کلمهٔ بر بران که بمعنی موقوف داشتن شخصی بر سر چیزی و کاری و شخصی می آید و فی الحقیقت مقرر کردن و سپردن و تحویل کسی دادن است و بحث کامل همه را انجا کنیم (انوری ے) یا غلام چند را از روی چشش برگمار تا شبیخون آورند و دفع این ملعون کنند (اردو) سونپنا بقول آصفیه سپرد کرنا حوالے کرنا تحویل کرنا (کسی کو کسی کام پر مقرر کرنا)۔

برگناه گوش زدن مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالهٔ فرهنگ سکندرنامه مراد از تنبیه کردن مؤلف عرض کند که وای بر وی که نقل شعر نکرد و آن تنبیه عفو می کرد... فرس ساکت. معاصرین عجم هم بزبان ندارند و مجرد گوش زدن بمعنی مالیدن گوش نیامده (اردو) تنبیه کرنا. سزا دینا چشم نمائی کرنا۔

برکند بقول سروری به رای مهمله و کاف فارسی بوزن فرزند بمعنی رشوت باشد و فرهنگ که (بدکند) هم بهمین معنی آمده (شمس فخری ے) تا ببیند یک نظر رخسار شان با رو قدسی جان ببرکند آورید ها مؤلف عرض کند که وای بر محققین که همین شعر را به سند (بدکند) آورده اند و تصرف در لغت کرده اند و با صراحت ماخذ (بدکند) همه را انجا کرده و نمی دانیم که شمس فخری در کلام خود (بدکند) به دال مهملهٔ دوم آورده یا (برکند) به رای

مهمله دوم - بای حالی برکند بهمین معنی بکاف تازی بمعنی شورش گذشت و بخیال ما بدین معنی بکاف فارسی است واصل این گنده باشد که بمعنی بدبو دارنده می آید و گند بدون های آخره مخفف آن هم می آید و کلمهٔ بر در اوّل این زائد و این کنایه باشد از رشوت که ناپاک است (اردو) دیکھو برکند کے تیسرے معنے -

برگنه | بقول انند بفتح اوّل وسوم و نون و سکون ثانی بمعنی درهم کوفته شده هر چیز را گویند و بتخصیص عطریات را اکبر اوّل هم [illegible] اند مؤلف عرض کند که همین لغت بهمین معنی بکاف تازی هم بجایش گذشت و صراحت ماخذش همدر انجا کرده ایم و این مبدل آن باشد یا مبدل گنده گند (اردو) دیکھو برکنه

برگستوان | [illegible] - بقول وارسته (۱) [illegible] بمعنی [illegible] سرو [illegible] شیرین است چون شکر [illegible] بیا بای قبای برگ سبز [illegible] و فرماید که (۲) قسمی از خربزه (تاثیر ۵) هنگام نیک بشکرستان به برگ نی او شود نواخوان که

صاحب بحر عوض معنی اوّل گوید که (۳) قماش سبز رنگ را گویند و بمعنی دوم متّفق با وارسته - خان آرزو در چراغ هدایت بمعنی دوم قانع - بهار بهر دو معنی متّفق با وارسته مؤلف عرض کند که سند سیفی تائید معنی سوم می کند نه معنی اوّل پس قول بحر درست است نسبت معنی دوم عرض می شود که موجد این معنی بسند کلام تاثیر همین محققین سند نشاده اند و دیگر کسی از محققین اهل زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و از کلام تاثیر هم معنی خربزه پیدا نمی شود شاعر گوید که چون انگور شاداب می رود یعنی در نیشکر زار - پس عرض نیشکر برگ نیشکر هم ثناخوان او می شود و این

مبالغہ شاعری است ومن وجہ درست
ہم باشد کہ تجربہ ما ست یعنی از برگ نیشکر
ہم در ہوا آوازی می آید چون آواز قماش
ابریشم بافتہ کہ صوتش (سر سر) است پس
برگ نے در شعر تاثیر بمعنی حقیقی است کہ برگ
نیشکر است و در سبزکشت زار نیشکر خرخرہ
را آوردن و بدون استعمال اہل زبان
خلاف قیاس این معنی را پیدا کردن کار
محققین ہندنژاد نیست (اردو) (۱) دہانی
رنگ۔ سبز رنگ جیسے نیشکر کے پتون کا رنگ
۔ مذکر (۲) خرخرہ۔ مذکر۔ دیکھو اربوجبیا۔
(۳) ایک خاص قسم کا سبز کپڑا۔ مذکر۔

برگ نیل | اصطلاح بقول سروری وارد فرہنگ
کہ بتازی وسمہ خوانند بعضی گویند کہ گیاہی
است کہ ثمان آن را بہ ہندی ماہ و بر ابروان
نہند و بعربی وسمہ نام دارد صاحبان ناصری
و برہان و مؤید و ہفت ہم ذکر این کردہ اند

صاحب محیط بر نیل فرماید کہ اسم ہندی است
و بعربی نیلج و حنای مجنون و گویند کہ نیل
اسم فارسی حشیشہ معروف و عصارۂ آن
نیلج و برگ آن را ہسپانی ورد و قلیا او
نیلا و قلیا طس و بعربی وسمہ کہ در خضاب سیاہ
مو استعمال می کنند بقول شیخ الرئیس گرم
کہ طبع وسمہ حار در آخر اول و خشک در
دوم۔ ترمی آن در تنجیہ نبات و حرارت شدید
و قابض و منع سیلان قطع الفتح رخون و
حیض نماید و بستانی آن تخفیف کند و لہذا
نافع طحال و منافع بسیار دارد (انتہیٰ) مؤلف
عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو)
نیل کا پتا۔ وسمہ۔ مذکر۔

(الف) برگ و بار | اصطلاح بقول انند
بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی اوراق و
اثمار درختان مؤلف عرض کند کہ بکنایہ اسم
شادابی و (۲) بمعنی سازو سامان ظہوری

لہ) ز باغ سینۂ ظہوری بکن نہال فریب ☆ کہ برگ و بار ہمہ بیخودی و بی تابیست ☆ ولہ سے) برگ و بارش را نباید در نظر مختصر ☆ چون شود عقل و دل و دین ۔ دین و دنیا رخصت است ☆ از ہمین است ------

(۳۲۴۸)
(ب) برگ و بار بر آوردن | بمعنی حاصل کردن برگ و ثمر و شاداب شدن متعلق بمعنی اوّل برگ و بار۔ (ظہوری سے) آبی زجوی گریۂ ظہوری گر آورد ☆ از نخل خندہ برگ و باری بر آورم ☆ و ہمچنین است ------

(۳۲۴۹)
(ج) برگ و بار کردن | بمعنی پیدا کردن برگ و ثمر و شاداب شدن متعلق بمعنی اوّل برگ و بار (صائب سے) دران چمن کہ ندارند بار بی برگان ☆ نہال ما بچہ امید برگ و بار کند ☆ (اردو) (الف) (۱) برگ و بار۔ کہہ سکتے ہیں مذکر (۲) شادابی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ تر و تازہ سرسبزی۔ (۳) سازو سامان۔ مذکر (ب) و (ج) پھل حاصل کرنا۔ باردار ہونا۔ بار لانا شاداب ہونا۔

(۳۲۵۰) (۳۲۵۱) (۳۲۵۲)
(الف) برگ و بر | اصطلاح۔ (الف)
(ب) برگ و بر داشتن | مرادف معنی اوّل
(ج) برگ و بر یافتن | برگ و بار کہ

گذشت و (ب) و (ج) حاصل کردن و داشتن بار و کنایہ از شاداب شدن مرادف (برگ و بار بر آوردن و کردن) (انوری سے) ناصر الدین کہ شاخ دولت و دین ☆ از معالیش برگ و بر دارد ☆ (ولہ سے) شاخ ہای دوحۂ ایمان و راعوام تو ☆ از نمای فضل تو ہم برگ و ہم بر یافتہ ☆ (اردو) (الف) دیکھو برگ و بار کے پہلے معنے (ب و ج) دیکھو برگ و بار بر آوردن و کردن۔

برگ و ساز | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان و بحر و مؤید و ہفت کنایہ از سر و سامان و زر و پول مؤلف عرض کند کہ سند این بر

(بر قفس افتادن) گذشت (اردو) سازو سامان۔ مذکر۔ دیکھو بار و بند۔

برگوش خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر واننددا) شنیدن و (۲) شنیدن حرفی کہ بر طبیعت گران آید (فطرت ؎) دو شیم از گلبانگ بلبل این نوا برگوش خورد، کجا می جستیم در گنجینۂ دل بودہ است، (طالب آملی ؎) برگوش خورد نام وصالی ولی چہ سود، کز صاحبان دیدہ بخوابش کسی ندید، مؤلف عرض کند کہ بسماعت رسیدن است مطلقاً یعنی شنیدہ شدن و ہمین معنی پیدا می شود از کلام فطرت و طالب۔ فارسیان نمی گویند کہ "فلان این خبر را بگوش خورد" بلکہ گویند کہ "این خبر بگوش ما خورد" پس ہر دو معانی بیان کردۂ محققین بالا درست نباشد (اردو) کان مین پڑنا۔ بقول آصفیہ گوش زد ہونا۔ سننے مین آنا۔ انھین معنون مین (کان پڑنا) بھی کہا جاتا ہے۔

برگوش خوردن حرف مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار شنیدن حرف و شنیدن حرفی کہ بر طبیعت گران آید۔ مؤلف عرض کند کہ خصوصیت حرف نباشد و نسبت معنی خیال خود را بر (برگوش خوردن) ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو برگوش خوردن۔

(الف) برگوش رسانیدن مصدر اصطلاحی

(ب) برگوش زدن

بقول بحر ہر دو بمعنی شنوانیدن بہار بر ذکر (ب) قانع و فرماید کہ مرادف (برگوش کشیدن) یعنی شنوانیدن (محمد قلی سلیم ؎) از نکہت تو باد رہ ہوش می زند، گل را حدیث حسن تو برگوش می زند، مؤلف عرض کند کہ معنی بالا برای الف درست باشد ولیکن (ب) در محاورۂ عجم بمعنی آگاہ و تنبیہ کردن است نہ رسانیدن بہ سماعت

پس محققین بالا بر کلام محمد قلی سلیم غور نفرموده اند

(اردو) کان میں ڈالنا۔ ڈالدینا بقول آصفیہ (الف) سنا دینا۔ کانون تک پہنچا دینا۔ گوش گزار کر دینا (داغ ؎) بتائین لفظ تمنا کے تم کو سمجھ گیا ہو تمہارے کان میں باب لفظ ہم نے ڈالدیا ہو (ب) آگاہ کر دینا۔

برگوش کشیدن | مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند۔ مرادف (برگوش زدن) یعنی شنوانیدن (محمد قلی سلیم ؎) بزم حسن سخن او کنایہ خوبی ہو بباہ گوید و برگوش آفتاب کشد ہو وارستہ و محققین را (برگوش کشیدن) نوشتہ اند یعنی مذکور مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) کان میں ڈالنا۔ دیکھو برگوش رسانیدن۔

برگوگ | بقول ضمیمہ برہان بہر دو کاف فارسی بر وزن مفلوک عمارت را گویند و فرماید کہ بابای فارسی ہم آمدہ صاحب انند ہم بحوالہ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ گوید کہ عمارت و قصر باشد مؤلف عرض کند کہ گوگ بہر دو کاف فارسی بقول کنز اللغات ترکی در ترکی زبان بمعنی سما یعنی آسمان است پس فارسیان کلمہ بر بمعنی بلند در اوّلش زیادہ کردہ برای قصر و عمارت بلند نام کردہ باشند کہ آسمان بلند عمارت عالی را گفتند پس در معنی این صفت بلندی را داخل کردن ضرور است ولیکن مجرد قول محققین بالا کفایت نمی کند سند استعمال باید کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان سکوت ورزیدہ اند۔ صاحب برہان ہمین لغت را بہ بای فارسی بجای خود بمعنی عمارت عالی آوردہ کہ می آید و ازان تائید خیال ما می شود و نسبت آن ہمین قدر گوئیم کہ مبدل این است کہ موحدہ بدل شدہ بہ بای فارسی چنانکہ تب و تپ

(اردو) بلند عمارت۔ مؤنث۔

برگ و نوا اصطلاح۔ بقول ضمیمهٔ برہان کنایه از ساز و سامان و زر و پول بهار بر ساز و سامان قانع صاحب مؤید بحواله رسالهٔ علمی فرماید که آنکه کسی را روزگاری باشد چنانکه گوئی "فلان برگ و نوائی دارد" یعنی روزگاری دارد و فرماید که در فرہنگی بمعنی سرانجام آمده۔ صاحب بحر گوید که مرادف برگ و ساز است صاحب ہفت فرماید که بمعنی سامان و سرانجام۔ مؤلف عرض کند که بمعنی ہشتم برگ اشارهٔ این گذشت (انوری ؎) زمانه کالای کز کلک و خامتش در ملک ۔ ہزار بند گشاده ہزار برگ و نواست ۔ (وله ؎) ای دو قرن از کرمت برده جهان برگ و نوا ۔ ای توچه دانی که جهان بی تو چه بی برگ و نواست ۔ (وله ؎) چند بی برگ و نوا صبر کنی شرم بنه ۔ کو خداوند مرا برگ و نوائی

فرمائے ۔ (اردو) دیکھو برگ و ساز۔

(الف) برگ و نوا آوردن	مصدر
(ب) برگ و نوا بردن	اصطلاحی
(ج) برگ و نوا فزودن	(الف)

حاصل کردن ساز و سامان است (انوری ؎) بوستان آستان عرش سای خسرو است ۔ چون همه برگ و نوا زین آستان آورده ام ۔ و (ب) مرادف الف و (ج) عطا کردن ساز و سامان۔ سند استعمال (ب و ج) بر برگ و نوا گذشت (اردو) (الف و ب) ساز و سامان حاصل کرنا (ج) ساز و سامان عطا کرنا۔

برگ و یراق اصطلاح۔ بقول بہار چال سامان سواری اسپ یعنی زین و غیره۔ مؤلف عرض کند که برگ زبان معاصرین عجم است و یراق بقول لغات ترکی بمعنی سلاح آمده و بقول غیاث اسلحهٔ سپاه و بمعنی مطلق سامان و اسباب

ومصالح ہر چیز (اردو) گھوڑے کا	سازوسامان۔ مذکر۔

برگه بقول وارسته وبهار چیزی که از مال دزد پیش دزد شناسند وبدست آویز آن مطالبهٔ مابقی کنند (منصور فکرت ع) شعر رنگین مرا کس نتواند بردن ٭ برگهٔ دزد حنا زود بکف می آید ٭ (میرزا عزت ناصح ع) عارف چو بفکر بدر روید دهٔ خویشیا ٭ نشناسد زاورنده آوردهٔ خویش ٭ هرکس ز وجود خویشتن برگه گرفت ٭ گو گذارش که یافت گم کردهٔ خویش ٭ مؤلف عرض کند که برگ بمعنی ساز وسامان بجای خودش گذشت فارسیان های هوز تسمیه بر آخرش زیاده کرده برای قسم خاص سامان اسم جامد قرار داده اند چنانکه دندانه (اردو) مال مسروقہ سے چور کے پاس برآمد کی ہوئی چیز۔ مؤنث۔

برگه گرفتن مصدر اصطلاحی۔ گرفتن کردن چیزی از مال مسروقه پیش دزد دیدن این از میرزا عزت ناصح بر (برگه) گذشت (اردو) مال مسروقہ سے کسی چیز کو چور کے پاس پکڑنا۔ برآمد کرنا۔

برگه لاجورد اصطلاح۔ بقول مؤید آسمان را گویند مؤلف عرض کند که همین اصطلاح بکاف عربی به همین معنی گذشت وصراحت ماخذ همدر آنجا کرده ایم وبرای ماخذ این توانیم گفت که های هوز در آخر لفظ برگ زائد و معنی لفظی این ورق لاجورد است وکنایه از آسمان (اردو) امیر نے تشبیہات آسمان میں ورق لاجورد کا ذکر فرمایا ہے۔ دیکھو آسمان

برگی لفتعین بقول سروری بحوالهٔ ساقی کلاه دراز که زنها بر سر گیرند وبتازیش برنس گویند۔ اشارهٔ سند این از کلام سعدی برا [illegible]

عربی) گذشت. مؤلف عرض کند که ما صراحتاً ماخذ این بر معنی سوم (برک) کرده ایم و در تحقیق همین قدر کافی است که این را مبدّل آن دانیم که کاف عربی با فارسی بدل شود چنانکه کند و گند (اردو) دیکھو برکی۔

برلب انگشت زدن | مصدر اصطلاحی

همان (انگشت برلب زدن) است که در مقصوره گذشت (اردو) دیکھو انگشت برلب زدن۔

برلب خاک مالیدن | مصدر اصطلاحی

صاحب بحر ذکر (خاک برلب مالیدن) کرده گوید که (۱) در مقام حاشا مستعمل است یعنی در محل انکار امری (صائب ؎) گرچه بی‌باک برلب چشم او از سرمه خاک پاشد بدو هم حقیقت خونریزی او آشکار ۔(۲) بتحقیق ما بمعنی خاموش شدن (صائب ؎) بهم من زین نایاب چون اکسیر شد صائب بزبس خون خوردم و برلب زغیرت خاک مالیدم۔ مؤلف عرض کند که رسم عجم است و اهل قصبات دکن هم که چون از چیزی انکار دارند مشت خاک را از زمین برداشته قریب دهن کنند و گویند که ما این کار را هرگز نکرده ایم و مقصود شان ازین طرز عمل آنست که اگر کرده باشیم خاک عوض رزق در دهان ما افتد. از همین عادت این مصدر اصطلاحی قائم شد بمعنی انکار کردن و نسبت معنی دوم عرض می شود که چون لب سبو را بخاک بند کنند چیزی از وی بیرون نیاید و دائما این عمل برای سبوی شراب و روغن جاری است و از همین عمل معنی دوم قائم شد (اردو) (۱) انکار کرنا (۲) خاموش ہونا۔ ساکت ہونا۔

(الف) **برلب نهادن** | مصدر اصطلاحی۔

بقول بهار تجرّع نمودن۔ صاحب بحر فرماید که جرعه جرعه خوردن (طالب آملی ؎) بیا که برلب دل آتشین ایاغ نهیم بنوالهای جگر

(۳۷۵۵)

در دهان داغ نهیم ؀ مؤلّف عرض کند که (انگشت بر لب نهادن) بجای خودش در مقصوره گذشت و آن هم داخل همین بصد اصطلاحی عام باشد و (مهر بر لب نهادن) بمعنی ساکت کردن می آید و آن هم داخل همین تعمیم است و از کلام طالب آملی ...

(ب) بر لب نهادن ایاغ | پیداست که بمعنی پیاله و جام می بر لب نهادن است یعنی خوردن شراب پس تجرّع از کجا پیدا شد و هر دو محققین هند نژاد این معنی را ازین سند که ام قرینه پیدا کردند فتامّل پس بخیال ما مجرد (الف) چیزی نیست و (ب) بمعنی می خوردن است و پس (اردو) (الف) پینا (ب) شراب پینا۔

(الف) بر لنگ | (۱) الفا بقول هفت بفتح

(ب) بر لنگ زدن | اوّل و فتح لام کنایه از گریختن باشد بقول سروری و جهانگیری در (ملحقات) و بقول رشیدی و برهان و واسع و بجر (۱) کنایه از گریختن (سراج الدین راجی ؀) سر خویش از غصّه بر سنگ زد و از خجلت پس آنگاه بر لنگ زد ؀ (ظهوری رباعی ؀) بر لنگ زدم تا نخورم حسرت لنگ ؀ با تشنه لبی تلنگ از غلغل تنگ ؀ پیش که برم شکایت دست و زبان ؀ گیرائی شل خواهم و گویائی گنگ ؀ خان آرزو در سراج بنقل سند ظهوری گوید که ازین بیت هیچ معلوم نمی شود که بضم لام است یا غیر آن و نیز معنی گریختن درینجا مناسبت ندارد بلکه هیچ معنی ازین بیت مستفاد نمی شود و رآله بردار تش بهار گوید که از دو جهت درین تامّل است یکی آنکه ضبط حرکت نکرده اند دوم آنکه این بیت بر معنی مذکور دلالت نمی کند و ظهوری بر لنگ [illegible] زده است پس (۲) بمعنی قطع کردن شده

چراکه زدن بمعنی بریدن و دور کردن آمده
مؤلف عرض کند که استاد و شاگرد هر دو بیخبر
اند که کلام ظهوری رباعی است نه بیت و
اگر محققین فرس صراحت اعراب لفظ نکرده
باشند کار ما و شماست که تحقیقش کنیم و صاحب
هفت اگرچه بر الف قناعت کرده است و سکندری
خورده که (زدن) را ترک کرد ولیکن صراحت
فتح اول و دوم کرده است عجبی نیست که بر
قافیه کلام سراج الدین راجی غور نموده و معنی
هر دو استاد بالا برای گریختن درست می شود
نمیدانیم که هر دو محققین آخر الذکر چرا سند ظهوری
را غیر متعلق ازین معنی قرار داده اند و خان
آرزو چرا کلام ظهوری را بی معنی پندارد ظهوری
گوید که گر بگریختم تا حسرت تهبند خود نکشم یعنی دشمنان
غالب در هیجا لنگ را هم نگذارند و بحالت گریز
از تشنه لبی و غلغل تنگ تنگ بود هم (دو معنی
شعر دوم صراحت نمی خواهد که واضح است.

مخفی مباد که در قافیه کلام ظهوری لنگ بالضم
بمعنی تهبند است و لنگ بالضم کوزهٔ تنگ
و گنگ بالضم بمعنی لال (کذا فی البرهان) و در
مصرع اولش در مصدر (بر لنگ زدن) لفظ
لنگ بالفتح باشد چنانکه در قافیه سراج الدین
راجی گذشت و لنگ بقول برهان بالفتح بمعنی
آله تناسل آمده نه بالکسر چنانکه بهار ذکرش
کرده پس معنی لفظی (بر لنگ زدن) را بریدن
آله تناسل و نامرد شدن (و) کنایه باشد از
گریختن در کارزار پس چه خطا شد که محققین
فارسی که سروری هم دران داخل است
این را بمعنی گریختن نوشتند. بما کنایه است
لطیف و موافق قیاس و معاصرین عجم نیز تحقیق
این می کنند. خان آرزو و تلمیذش اگر
تحقیق می کشید تحقیق اعراب لغت هم می شد
و معنی کلام ظهوری هم بدست می آمد از
تحقیق نبرداشتن و بر کلام استادان سخن

حرف نهادن کار محققین سخن دان نیست	بچیڑا بنتا۔ آلۂ تناسل قطع کرنا۔ نامرد ہونا
(اردو) (الف) ناقابل ترجمہ (ب) (۱)	(۲) بہاگنا

بر لیان بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار۔ چیزی کہ تابان است۔ صاحب بولیچال صراحتی خوب کند کہ مخصوص است برای الماس کہ آن را تراشیدہ باشند و این مفرس است از لغت انگلیسی (بریلیانٹ) معاصرین عجم این را بکسر اول وسوم خوانند وتحتانی دوم وچہارم وتای ہندی آخرہ حذف شد دیگر ہیچ۔ صاحب روزنامہ ذکر (بر لیان کردہ) می کند ومی فرماید کہ بمعنی جلا دادہ تسامح اوست کہ تراشیدہ را جلا کردہ نوشت وجلا لازمۂ تراش است کہ الماس از تراش بسیار مجلامی شود ومی تابد۔ (اردو) تراشا ہوا ہیرا۔ مذکر۔

برم بقول سروری ورشیدی وناصری وسراج۔ بہ رای مہملہ بوزن شرم (۱) کوی بزرگ کہ آب دران جمع شود وآن را برغ نیز گویند (شہید بلخی ؎) چون تن خود بہ برم پاک بہ شست کو ازمسامش تمام لولو رست کو نرم نرمک ز برم بیرون شد کو بہر تن از آنچہ بود افزون شد کو صاحب جہانگیری این را بمعنی چشمۂ آب گوید واشارہ بکوی بزرگ ہم کند و فرماید کہ آن را تالاب و برخ ہم گویند وبقول برہان وجامع تالاب واستخر وچشمۂ آب مؤلف عرض کند کہ برغ بہ غین معجمہ کہ گذشت مرادف این است وہمین معنی بر معنی دوم برخ بہ خای معجمہ ہم مذکور وصراحت ماخذ ہر دو بجایش کردہ ایم پس این مبدل برغ باشد کہ غین معجمہ بہ میم بدل شد چنانکہ غلغلیچ وغلیلیچ وجادارد کہ

برخ را هم مبدل برغ گیریم که غین معجمه به خای منقوطه هم بدل شود چنانکه چرغ و چرخ

(اردو) دیکھو برغ۔

(۲) برم۔ بقول سروری و رشیدی و جامع و ناصری و جهانگیری بر وزن و رم چیزی باشد که تاک و بته کدو و خیار و امثال آن بران بر اندازند صاحب برهان فرماید که این چوب بندی باشد۔ بقول خان آرزو در سراج دار بستی که تاک و بیارۀ کدو وغیره را بران اندازند مؤلف عرض کند که میم تخصیص بر کلمۀ بر زیاده کرده اند و معنی لفظی این چیزی که مخصوص است برای بلندی و مراد از سایه بانی که برای بیاره از چوب درست کنند (اردو) منڈھا بقول آصفیه۔ منڈپ یا سائبان یا شامیانه جو هندوؤں میں شادی کے روز بطور رسم تانا جاتا ہے۔ اسے منڈوا بھی کہتے ہیں مؤلف عرض کرتا ہے کہ اسی قسم کے منڈوے پر انگور یا کدو وغیرہ کی بیل چڑھائی جاتی ہے جسکو دکن میں منڈوا کہتے ہیں۔ اسم مذکر۔ افسوس ہے کہ صاحب آصفیہ نے ان معنوں کو ترک فرمایا ہے اور (انگور کا منڈوا) بعض اہل زبان کی بول چال میں سنا گیا۔ امیر نے اسکو (انگور کی ٹٹی) فرمایا ہے۔

(۳) برم۔ بقول سروری بر وزن درم (الف) نام سبزۀ که آن را مرغ گویند و بقول جامع و ناصری بر وزن نرم۔ صاحب جهانگیری فرماید که این را فرز و فرزد نیز نامند۔ و بقول برهان سبزۀ کنار جوی۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا فرماید که این تصحیف است۔ صاحب محیط فرماید که بالفتح و بفتحتین (ب) اسم گل درختی است

خاردار۔ قریب القوہ بابید مشک۔ مائل بحرارت و مقوی دماغ و مانع سیلان و منافع بسیار دارد (الخ) صراحت نمی کند که بدین معنی لغت کدام زبان است و بر صریح گوید که اسم دوب است و برد وب فرماید که لغت ہندی است بفارسی مرغ بفتح میم و ہندیان آنرا (دربھاکشلوہ) بمعنی نرم و ملائم گویند بالجملہ این علفی است خود رو که بر زمین بسیار نمناک می روید و برای اسپ بہترین علف۔ تر و خشک ہر دو گرہ دار د و نزد ہر گرہ ریشہ می کند و طبع آن مائل بسردی و باعتدال اقرب جہت دفع قی و ہیضہ نافع و رفع سمیت مارگزیدہ کند و منافع بی شمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که ہمین سبزۂ اول الذکر یعنی (الف) را فارسیان برم نام دہند و وجہ تسمیہ بجزین نباشد که میم تخصیص بر لفظ بر زیادہ کردہ اند که بر بمعنی لفظی مختص بہ ہمش بمعنی ہر چہ بالای درخت پیدا می شود یعنی ثمر و برگ و گل گذشت پس معنی این برگ مخصوص و مراد از سبزۂ مذکور و اگر (ب) را ہم لغت فارسی گیریم بمعنی آن گل مخصوص باشد آنچہ خان آرزو این را لقب تصحیف می دہد۔ کمی معلومات اوست که خلاف ہر سہ محققین اہل زبان بدون دلیل و برہان می رود (اردو) (الف) ہریالی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث (گنوار) سبزی۔ ہریاول۔ سبزہ۔ دوب۔ اور یہ ایک قسم کی عمدہ اور باریک گھانس ہے۔ (ب) ایک خاردار درخت کا پھول۔ مذکر۔ جس کا مشہور نام معلوم نہو سکا۔

(۴) برم۔ بقول سروری بروزن ورم بمعنی انتظار که آنرا بر تو بیز گویند۔ صاحبان

جهانگیری و برهان و جامع بر وزن نرم گویند۔ خان آرزو در سراج فرماید که این تصحیف باشد و آنچه بمعنی انتظار است برمراست که می آید (الخ) مؤلف عرض کند که سهم او بر لغت (برمرا) و (برمو) می فرماید که اگر برای برم سند بهم رسد مخفف برمر خواهد بود و ما می گوئیم که از برای لغت فارسی زبان قول سروری و جامع که از محققین اہل زبانند سند است پس چرا سند را می جوید و چرا تصحیف می گوید و چرا مخصوص کند بالجمله ما براعتبار سروری و جامع می گوئیم که اسم جامد فارسی زبان است که بر بمعنی حفظ و یاد گذشت و میم تخصیص در آخرش زیاده کردند پس معنی لفظی این یاد مخصوص و مراد از انتظار که انتظار ہم من وجه یاد است و بس و آنچه به رای مهمله و واو آخر می آید مزید علیہ ہمین باشد که رای مهمله و واو در آخر لغات زیاده میکنند چنانکه شتا و شتار و خا و خاو این است حقیقت این لغت که خان آرزو حق تحقیق ادا کرده است (اردو) انتظار۔ دیکھو انتظار۔

(۵) برم۔ بقول جهانگیری و جامع و ناصری با اول مفتوح و ثانی زده بمعنی حفظ که از بر هم گفته می شود (انوری ؎) ای مرکب بیدادتو پس چو دل تست ہا آن را چو لب خویش چرا نرم نداری ہا از دفتر تندی و درشتی نه همانا ہا یک سوره بر آید که تو آن برم نداری ہا صاحب رشیدی فرماید که بدین معنی (از بر هم) باشد نه برم تنها۔ و به نقل کلام انوری مصرع چهارم را باختلاف خفیف می نویسد یعنی (یک سوره بر آید که تو از بر هم نداری) و بقول برهان و مؤید حفظ و از بر کردن و بیاد نگاه داشتن۔ خان آرزو در سراج

بذکر قول رشیدی گوید که غالب که قول جهانگیری صحیح باشد چه از بر لفظ قرار داده است
بمعنی حفظ زیاده شده میم در ان حساب ندارد و احتمال دارد که برجم تنها به آن معنی آمده
باشد و آنکه قول جهانگیری است الخ ۔ مؤلف عرض کند که چه خوش تحقیقی است که
این میم را حساب ندارد چرا نفرماید که برم بمعنی حفظ لغت معلوم است که بمعنی یاد هم
گذشت و میم آخر زائد باشد چنانکه صاحب قواعد جامع سند این قسم زیادت
از انجم و چراغم می دهد که درین هر دو میم آخر زائد است و امی ... ان و مؤید
که بمعنی مصدری از پن اسم جامد پیدا می کند بجا لیتی که این حاصل بالمصدر هم نیست زیرا
که (رسیدن) بمعنی حفظ کردن نیاید و پس بجای آنکه در معنی این حفظ و یاد را ذکر کنند
(حفظ و از بر کردن و بیاد نگاه داشتن) را چرا نوشت این است تحقیق ... این با اهم
نشان (اردو) دیکھو بر کے گیا رھویں معنے ۔

برماس | بقول برهان و جامع و ناصری و هفت ... الماس بمعنی لمس و التمس
و دست کشیدن و سودن عضوی باشد بر عضو دیگر ۔ خان آرزو در سراج گوید که
این مبدل و مغیر برمالیج است که مخفف آن برمچ باشد و تبدیل جیم فارسی بسین آمده ۔
مؤلف عرض کند که خان آرزو غور نکرد و این مزید علیه مس باشد که لغت عرب است
و بقول منتخب بالفتح و تشدید بمعنی سودن و حاصل بالمصدر این و استعمال فارسی بمان
مس بمعنی لمس و مچ مبدل آن بهمان معنی که سین مهمله بجیم فارسی بدل شود چنانکه خروس
و خروچ حیف است که صاحبان فرهنگ مچ را بجای خودش بدین معنی جا نداده اند و

برمس بزیادت کلمهٔ بر بران مزید علیه آن وبرماس بزیادت الف بعد رای مهمله مزید
علیهش چنانکه مهار و مار و برمچ که می آید مبدل همان برمس که ذکرش بالا گذشت
پس آنچه خان آرزو برماچ را اصل قرار میدهد وبرمچ را مخفف آن وماس را مبدلش
می گیرد. غلطی می کند. (اردو) لمس. اسم مذکر. دیکھو پسودان۔

برماسیدن بقول مجر (۱) لامسه کردن که برماس که گذشت اسم این مصدر است
ودست مالیدن وسودن عضوی بر عضوی که فارسیان بقاعدهٔ خود یای معروف وعلامت
فرماید که (سالم التصریف) یعنی غیر از ماضی مصدر ردن بر وی زیاده کرده مصدری ساختند که
ومستقبل واسم مفعول نیاید. صاحب کامل التصریف است واستعمال مضارع
موارد ذکر این کرده گوید که مضارع این این در کلام فارسیان یافته نمیشود و به
برماسد وبرماس که گذشت حاصل بالمصدر تحقیق ما (۲) دانستن و دریافت کردن
این. صاحب سفرنگ فقرهٔ چهل وسوم بمعنی اول باشد (حکیم سنائی ره)
(نامهٔ سوم شت شای کلیو) البد این آنکه از نفس خویش نشناسد بنفس دیگری چه
آورده (مهوبا) یا نیوبدین وپیوستن چه برماسد کو (اردو) (۱) چھونا۔ بقول
وسودن وبرماسیدن کا خان آرزو ور آصفیہ ہتھیلی مس کرنا۔ ہاتھ لگانا۔ (۲)
سراج هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند جاننا۔ معلوم کرنا۔

برمال بقول برهان وناصری بر وزن ابدال (۱) سینه و (۲) سر بالای کوه وپشته
و (۳) گریز و (۴) امر بگریختن. خان آرزو و سراج بر گریز وگریختن قانع. مؤلف

عرض کند که (بر مالیدن) مصدریست که بمعنی نوردیدن و بالا کردن آستین و پارچهٔ تنبان و گریختن و بشتاب رفتن می آید. صاحب غیاث بر لغت (مال) می فرماید که معروف و مرادش از مال و دولت است) و گوید که این را مال از آن گفتند که طبع انسان مائل بسوی آن می باشد و بقول منتخب مآل بمعنی زر و خواسته و مرد بسیار مال و صاحب اسند مآل را لغت عربی و بمعنی مطلق خواسته آورده و آنچه در ملک کسی باشد و اموال جمع آن (الخ) پس برمال بمعنی اوّل قلب اضافت (مال بر) بمعنی مال بلند و کنایه باشد از سینه و معنی دوم مجازش نظر به بلندی کوه و پشته حالا عرض می شود و نسبت معنی سوم که این مرکب است از لفظ بر که بمعنی سینه بجایش گذشت و مال امر حاضر مالیدن که بجایش می آید پس (برمال) اسم مفعول ترکیبی بمعنی لفظی کسی که سینهٔ او مالیده شده و کنایه از گریخته و اسم جامد قرار یافت برای گریز و معنی چهارم موافق قیاس است که مصدر (برمالیدن) بمعنی گریختن می آید و بتحقیق ما اسم مصدر (برمالیدن) هم نظر بمعنی سوم گریز است. خان آرزو غلط کرد که در معنی این مصدر گریختن را جا داد (اردو) (۱) سینه. مذکر (۲) پہاڑ اور پشتہ کی بلندی. مونث (۳) گریز. بقول آصفیہ. فارسی اسم مونث. بھاگڑ. فرار (۴) برمالیدن کا امر حاضر۔

(الف) برمال زدن	مصدر اصطلاحی	قانع و صاحب جهانگیری در ملحقات خود برب
(ب) برمال کردن	هر دو بقول برهان	اکتفا کرده و سندی که از حکیم نزاری پیش کرده
و بحر کنایه از گریختن صاحب جامع بر الف		برای مصدر (برمالیدن) است که مصدر انجا

مذکور شود و صاحب سروری در ملحقات خود هم همزبانش. مؤلف عرض کند که برمال آن بمعنی گریز بر معنی سوش گذشت پس این هردو مصدر مرکب است ازان دیگر هیچ (اردو) (الف و ب) بهاگنا۔

برمالیدن بقول موارد و برهان و جامع و ناصری و وارسته و بحر و بهار و اسروری در ملحقات) (۱) مرادف (برمال کردن) که گذشت (نزاری قهستانی ے) چو حزم از دست داد نداز پی مال تو زما گفت هر هنر را که برمال تو (ظهوری ے) شب وصال که پروانه خواست برمالد تو بسوخت حسرت اینش که بال و پر تنگ است تو بهار گوید که گریختن بمجاز است و شتاب رفتن اصل صاحب بحر هم ذکر بشتاب رفتن کرده فرماید که (کامل التصریف) و مضارع این برمالد. خان آرزو در سراج بذیل برمال ذکر این کرده. مؤلف عرض کند که نظر بر معنی سوم برمال که گذشت معنی گریختن اصل است و بشتاب رفتن را اگر سند استعمالش پیش شود مجاز دانیم پس خیال ما برخلاف بهار است. و این مرکب است از اسم مصدر (برمال) و یای معروف و علامت مصدر (دن) و باصول ما که بر (اسم مصدر) بیان کرده ایم مصدر اصلی است که اسمش مال فارسی زبان است و بقول محققین فرس مصدر جعلی (اردو) بهاگنا چلے جانا۔

(۲) برمالیدن بقول موارد و نوادر بمعنی بالا زدن و برچیدن و نوردیدن چنانکه (برمالیدن آستین و پاچهٔ تنبان و ساعد و دست و ساق و تیر و کمان). صاحبان برهان و جامع برمالا کردن و نوردیدن آستین و پاچهٔ تنبان وا نمود. صاحب ناصری فرماید که این مصدر مستعمل است. بهار گوید که بالا زدن آستین و پاچهٔ

تبان از جهت ساختن کاری. وارسته هم
ذکر این کرده و خان آرزو هم ذیل برمال
این را آورده مؤلف عرض کند که (برمالیدن
دست و ساعد و ساق و کمان) در ملحقات
این می آید و تعریف هر یکی بجایش کنیم و دربنجا
همین قدر کافی است که این را با اسم مصدر
برمال هیچ تعلق نیست و کلمهٔ بر بمعنی بلند و
بالا دربنجا مرکب است با مصدر (مالیدن)
و من وجه فرید علیه مالیدن هم بزیادت کلمهٔ بر
بران. صراحت کامل در ملحقات کنیم (اردو)
چڑھانا۔ اٹھانا۔ دیکھو مالیدن۔

برمالیدن دست | مصدر اصطلاحی۔
بمعنی دست مالیدن و شکستن است متعلق
بمعنی دوم برمالیدن و فرید علیه (مالیدن
دست) و کلمهٔ بر دربنجا زائد است (سنجر
کاشی ع) چون آدمی بدیر گناه کبیره کن بگو
برمال دست و ساعد و انگور شیره کن بگو
(اردو) ہاتھ موڑنا۔ توڑنا۔

برمالیدن ساعد | مصدر اصطلاحی (۱)
مرادف برمالیدن دست است که گذشت
و سند این از سنجر کاشی همدرانجا مذکور (۲)
بمعنی آماده شدن که عالمیان در حالت آمادگی
بکاری دست بر ساعد می مالند و آستین
را بلند کنند و در بلند کردن آستین هم دست
بر ساعد مالیده می شود و متعلق بمعنی دوم
برمالیدن (آصف خان جعفر ع) چو شمشیر بپیشش
از بخت ساعد شده ساقی و برمالیده ساعد
بگو (اردو) (۱) دیکھو برمالیدن دست
(۲) آمادہ ہونا۔

برمالیدن ساق | مصدر اصطلاحی۔
مرادف معنی دوم (برمالیدن ساعد) است
که گذشت و متعلق بمعنی دوم برمالیدن۔
(صائب ع) چرا آزاده در وحشت سرایی
لنگر اندازد که سرو از خاک بیرون ساق

بر مالیده می آید ۔ (اردو) دیکھو (برمالیدن
ساعد) کے دوسرے معنے ۔
برمالیدن کمان | مصدر اصطلاحی ۔ کنایہ
باشد از آماده شدن به تیراندازی وخم
دادن کمان را وبدست گرفتن کمان متعلق

به معنی دوم (برمالیدن) (فرخی ـــ)
پیلی چو در پوشی زره شیری چو برمالی کمان
۔ ابری چو به گیری قدح بحری چو در بار تحلہ
بزین ۔ (اردو) کمان ہاتھ میں لینا ۔
تیراندازی پر آمادہ ہونا ۔ کمان کھینچنا ۔

برماه | اصطلاح ۔ بقول سروری تیشه درودگران که متہ و ماہہ نیز گویند و فرماید
که به بای فارسی هم آمده (رضی الدین در مذمت اسپ ــ) ورمه اتره ہی ازبہر
رفتن برسرش ۔ او قدمها دوخته برجای چون برمه بود ۔ صاحبان برہان و جامع
فرمایند که افزاری است درودگران را که بدان چوب و تخته را سوراخ کنند ہمہ
صاحب ناصری بذکر این گوید که برماہہ هم بہمین معنی آمده ۔ مؤلف عرض کند که بقول
ساطع برما بدون ہای آخرہ بالفتح لغت ہندی است و به تحقیق ما از معاصرین سنسکرت وان
لغت سنسکرت ۔ پس خبری نیست که فارسیان الف آخر را به ہای ہوز بدل کرده
برمہ کردند چنانکه پاسا و پاسہ و پس از الف زائد بعد میم آوردند چنانکه جمہا
وماہارہ و آنچه به بای فارسی می آید مبدل این است چنانکه تب وتپ و ہای ہوز
دوم در آخر برماہہ ہم زائد باشد ۔ (اردو) برما ۔ دیکھو اسکنک و اسکنہ ۔

(الف) برماه مشک انداختن | مصادر | (الف) بقول ملحقات برہان و انند و بقول
(ب) برماه مشک داشتن | اصطلاحی | بحر ہر دو کنایہ از خط سیاه بر رخساره

صاحبان مؤید و انند و هفت ذکر دبر ما
شک واسی) کرده گویند که ای خط سیاه
بر عذار داری۔ مؤلف عرض کند که
کنایه ایست موافق قیاس ولیکن مشتاق
سند استعمال می باشیم که معاصرین عجم برزبان
ندارند و محققین اہل زبان ساکت۔

(اردو) (الف و ب) عارض پہ
خط ہونا۔

برماہہ | اصطلاح۔ ہمان برماہ است
که گذشت اشاره این ہم ہمدرانجا کرده ایم
وصراحت ماخذ ہم۔ صاحبان جامع و برہان
وہفت و انند ذکر این کرده اند (اردو) دیکھو برماہ۔

(الف) برمایون | (ب) برمایه | اصطلاح۔ بالکسر بقول جہانگیری نام ماده گاوی که فریدون را
شیر میداد۔ و بقول بعض بپرورش فریدون بر شیر آن می شد
صاحبان رشیدی و جامع و سراج و هفت و مؤید ہم ذکر این کرده اند (استاد دقیقی (الف))
جهان آمد جشن ملک افریدونا۔ آن کجا گاو نکو بودش برمایونا۔ (حکیم فردوسی (ب))
چو آن گاو کش نام برمایه بود۔ ز گاوان خود برترین پایه بود۔ صاحب برہان بذکر
مرادفه (ب) گوید که بفتح نیز و بجای حرف ثانی زای نقطه دار ہم آمده۔ صاحب ناصری
بذکر مرادفه گوید که بای فارسی ہم و فرماید که بخیال ما بالضم درست باشد یعنی (پُر پایه) که
شیر بسیار داشته۔ صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که ظاهر اخیال ناصری نسبت
ماخذ (ب) درست معلوم می شود پس اندرین صورت واو در الف مبدل های هوز باشد
و نون آخر زائد چنانکه اوسه و اوسو و گذارش و گذارشن و آنچه به زای هوز عوض رای
مهمله می آید مبدل اینست چنانکه برغ و بزغ (اردو) (الف و ب) اس گائے کا نام جس نے

دودھ پر فریدون کی پرورش ہوئی تھی - مؤنث -

برسج | اصطلاح - بقول سروری به راء مهمله وسین و جیم بر وزن فرج الاسم باشد. مؤلف عرض کند که مبدل (برسج - بجیم فارسی) که ذکرش در (برپاس) گذشت. چنانکه چوچه و جوجه و چیره و جیره - صراحت مأخذ این مبدل انجا کرده ایم (اردو) دیکھو (برپاس)

برمجنون | اصطلاح - بقول تحقیق الاصطلاح صحرائی است و بیابانی به یزد (راقم مشهدی ره) شور سودا بسکه ای دل ناله بیرون میدهد ٭ کوه اسم پیوسته یاد از برمجنون می دهد ٭ بهار گوید که بالفتح و تشدید نام همان دشت است که مسکن مجنون بود (میرنجات ره) بهر تعمیر خراب آباد ما بیچارگان ٭ میرسد از برمجنون خوش لباسان گردباد ٭ زدیم (رباعی) فرهاد به بی ستون چو من شنید است ٭ گو بالیلی شیرین سخنم سودائیست ٭ در بحر خیال شوق برمجنون ٭ شوری دارم که آن شهرش پیدائیست ٭ مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و بر به فتح اول و تشدید راء مهمله لغت عرب است و بقول منتخب بیابان (اردو) برمجنون - اس جنگل کا نام ہے جو مجنون کا مسکن تھا - مذکر -

برمجیدن | بقول سروری به راء و دال مهملتین و جیم تازی بر وزن پروریدن بمعنی لمس کردن و دست مالیدن (لطیفی ره) تو دلفریب جهانی بشیوهٔ خوبی ٭ برمجیدن یوسف بوی یعقوبی ٭ مؤلف عرض کند که همین مصدر بجیم فارسی می آید و بعض محققین همین سند را بتحریف بندآن آورده اند درینجا همین قدر کافی است که این مبدل آن است که جیم عربی بفارسی بدل شود.

چنانکه کاچ و کاج و صراحت ماخذ بر (بر پایان) گذشت (اردو) دیکھو برماسیدن ـ

برمجیده بقول شمس بفتح یکم و سوم فرزند عاق و بفرمان و فرماید که (برفنجیده) بنون دوم مثله مؤلف عرض کند که معاصرین عجم و محققین فرس ازین ساکت و (برفنجیده) باین معنی نیامده و (برمخیده) به خای معجمه عوض جیم فارسی به همین معنی می آید پس خبرین نیست که محقق بی تحقیق به تبدیل حروف تصحیف کرد و این را با مصدر گذشته تعلق مفعولی است و هیچ نسبت در معنی ندارد (اردو) دیکھو برمخیده ـ

(الف) برمچ (الف) بقول برهان
(ب) برمچیدن بفتح اوّل و ثالث و سکون ثانی و جیم فارسی بمعنی لمس و لامسه و دست کشی و (ب) بقولش با جیم فارسی لامسه کردن و دست مالیدن و سودن مخصوص صاحبان نوادر و جامع و ناصری و سراج هم ذکر (ب) بضمن الف کرده اند ـ صاحب بحر (ب) را مرادف برماسیدن و سالم التصریف نوشته و صاحب نوادر رهمان سند لطیفی را برای (ب) آورده که بر (برجمیدن به جیم عربی) گذشت مؤلف عرض کند که ما حقیقت ماخذ این بر (برماس و برماسیدن) بیان کرده ایم (اردو) (الف) دیکھو برماس (ب) دیکھو برماسیدن ـ

بر محک زدن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بهار و انند عیار گرفتن و فرماید که اطلاق آن بر طلا شائع و به مجاز بر نقره و غیره نیز آمده
(میر طاهر وحید ـه) رقیب روسیه پنهان چو گیرد از لبش بوسی ٭ چو خط نقره بر سنگ محک پنهان نمی ماند ٭ (خواجه حسین ثنائی ـه) سرشک نیست مرا بر سواد دیده مقیم ٭ که دست عشق پی صبر بر محک زده سیم ٭

(صائب ؎) تا بر محک زدم می شیرین و تلخ را ٭ دارم ز بوسه رغبت دشنام بیشتر ٭

(واله ؎) نیست بیکار درین مرحله یک نشتر خار ٭ همه را بر محک دیدهٔ بینا زده ایم ٭

(میر خسرو ؎) هرچه دیدم ز تو بدانائی ٭ بزدم بر محک بینائی ٭ **مؤلف** عرض کند که معنی حقیقی این (۱) امتحان طلا و نقره بر محک کردن است و (۲) مجازاً بمعنی مطلق امتحان کردن اگرچه ذریعهٔ محک نباشد تحقیق ز بالا در تعریف این از غور کار گرفته اند (اردو) (۱) کسوٹی پر رکھنا۔ کسنا یا لگانا۔ دیکھو بر سنگ زدن (۲) امتحان کرنا۔ جانچنا۔ دیکھو امتحان کردن۔ جس پر تعریف کامل ہے۔

برمخ بقول برہان بر وزن سرشخ (۱) مخالفت و خود رائی و (۲) عاق و عاصی صاحب جامع بر مخالفت و عاصی قانع صاحب ناصری فرماید که مخالفت و خود رائی و نافرمانی با پدر و مادر و گوید که برمخیدن مصدر این است **مؤلف** عرض کند که اسم مصدر۔ آنست و مخ بفتح اول و سکون ثانی بمعنی آتش می آید و مجازاً بمعنی نافرمان از ینجاست که مصدر (مخیدن) بمعنی نافرمانی والدین کردن بجای خودش می آید و درینجا همین قدر کافی است که مزید علیه آنست بزیادتی کلمهٔ بر صاحب برهان که این را بمعنی عاق گوید بهترین تعریف این است و کسانی که خود رائی و مخالفت و نافرمانی گفته اند بمعنی حاصل بالمصدر باشد چنانکه صاحب موارد (بذیل برمخیدن) ذکرش می کند (اردو) (۱) مخالفت۔ خود رائی۔ نافرمانی۔ مؤنث۔ (۲) عاق بقول آصفیہ۔ ماں باپ سے سرکش۔ والدین کے خلاف۔ وہ شخص جو ماں باپ کی فرمانبرداری

نہ کرے۔ نافرمان۔ باغی۔ سرکش۔ متمرد۔

برمخیدن بقول سروری بر وزن
برکشیدن بمعنی (۱) عاق والدین شدن
صاحبان برہان وبحر ذکر معنی بالا گویند
کہ (۲) مخالفت ونافرمانی پدر و مادر کردن
صاحب بحر صراحت فرید کند کہ سالم التصریف
است کہ غیر ماضی ومستقبل واسم مفعول نیامدہ
وصاحب موارد بذکر ہر دو معنی بالا گوید
کہ برمخ حاصل بالمصدر است و برمخیدن
بمعنی خود رای و نیاوردن وعاصی شدن مولف
عرض کند کہ فارسیان بر (برمخ) یا نون مصدری
وعلامت مصدر (دن) زیادہ کردہ بقاعدہ
خود مصدری ساختہ اند کہ باصول شان
جعلی است و باصول ما اصلی نہ اسم این
مصدر مال فارسی زبان است (صراحت
اصلی وجعلی بر (اسم مصدر) گذشت پس
معنی اول حقیقی است ومعنی دوم مجاز آن

(اردو) (۱) عاق ہونا۔ بقول آصفیہ۔ ارث
سے محروم کیا جانا۔ قطع تعلق ہونا۔ کچھ واسطہ
نہ رہنا۔ خارج ہونا۔ نکالا جانا۔ مردود ہونا
(ناسخ) یہ تیرے لئے ہم نے جو غیروں
سے بگاڑی ہے اس ذلت وخواری سے
کبھی عاق نہ ہوئیو (۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنا

برمخیدہ بقول سروری و برہان بمیم و
خای معجمہ بوزن برکشیدہ (۱) فرزند عاق
و (۲) مخالف وخود رای (ابوشکور)
مر اورا یکی برمخیدہ پسر ٭ زمعمر جہان
بیندور ٭ (شمس فخری) پیش از ظہور
عدل شہنشاہ تاج بخش ٭ گرچہ فلک
زجہان برمخیدہ بود ٭ وفرماید کہ در فرہنگ
بہ بای فارسی ہم آمدہ مولف عرض کند کہ
آنچہ بہ بای فارسی می آید مبدل اینست چنانکہ
تب وتپ واین اسم مفعول مصدر (برمخیدن)
است کہ گذشت ومعنی دوم مجاز معنی اول

است (اردو) (۱) عاق کیا ہوا (۲) مخالف وخودرای۔

است متعلق به معنی پنجم برهم که بجایش گذشت وسند این از انوری همه در انجا مذکور۔

برهم داشتن استعمال۔ بمعنی یاد داشتن (اردو) یاد رکھنا۔

برهم اصطلاح۔ بقول جهانگیری و رشیدی و برهان و ناصری و جامع با اول مفتوح و ثانی زده و میم مفتوح مرادف (برهو) که می آید بمعنی انتظار و فرماید که بپای فارسی نیز آمده (مختاری ــه) جان اعدا بر دو کلک چنانکه بچو نعوذ بیش مرگ برهم تیغ چو خان ان آرزو در سراج ذکر این کرده و مابحث این بر معنی چهارم برهم کرده ایم که این مزید علیه آنست و انچه به بای فارسی می آید آن را ابدال این دانیم چنانکه اسپ و اسب و اگر (پرهم) را به بای فارسی مضموم و میم مضموم گیریم بمعنی آن اپرا از تلخ و پچیانه تلخی باشد که در لغت عرب است بالضم و تشدید و بقول منتخب بمعنی تلخی این فارسیان بتخفیف گرفتند و با کلمه چه مرکب کرده کنایه قرار دادند برای انتظار که تلخی او مسلم است تبدیل ضمه اول و سوم تصرف عجم و بر پیش نیست اند بر صورت این همه آن باشد که به بای فارسی می آید (اردو) دیکھو برهم کے چوتھے معنے۔

(۲) برهم۔ بقول جهانگیری و رشیدی و جامع بمعنی امید (مختاری ــه) هنوز هست فلک را چشم گشتن روی بکو زیست سخن را قوی شدن برهم کو و بقول برهان و ناصری امید وار شدن مؤلف عرض کند که معنی اول است که انتظار در امید مسلم و طرز تعریف برهان و ناصری امید واری را ظاهر کند و این خلاف

قیاس و سند مختاری ہم خلاف ایشان است۔ فقائل (اردو) امید۔ دیکھو امید
صاحب آصفیہ نے بَر پر لکھا ہے ہندی۔ اسم مؤنث۔ مراد۔ تمنا جیسے (بر مانگنا)
بمعنی مراد چاہنا۔ تمنا کرنا۔ (بر دینا) مراد پوری کرنا۔

(۳۳) بر مر۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع بمعنی مگس عسل و فرماید کہ این اصطلاح مگس داران است مؤلف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم معلوم می شود کہ بدین معنی فتح موحدہ و ضم میم دارد کہ مرکب توصیفی است و بفک اضافت مستعمل و معنی لفظی این زنبور تلخ و کنایہ از زنبور عسل کہ زہر دار ہم باشد پس بَر را بالفتح لغت سنسکرت گیریم بمعنی زنبور و مُر را لغت عرب بمعنی تلخ و مرکب ہر دو را مفرس دانیم تصرف در اعراب از محاورۂ زبان واقع شد و جا دارد کہ این را مبدل (پر مر) گیریم کہ معنی لفظی این پر از تلخ و بمجاز پر از تلخی۔ بای فارسی بدل شد بموحدہ۔ چنانکہ تپ و تب واللہ اعلم و تصرف در اعراب نتیجۂ لب و لہجہ و محاورہ (اردو) بھڑ۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ زنبور۔ تتیا۔ بر لی۔ ایک زرد رنگ کے پردار کیڑے کا نام جسکی ڈنک میں زہر ہوتا ہے صاحب ساطع نے بر کا ذکر فرمایا ہے بمعنی زنبور۔

برمراد | اصطلاح۔ بقول اننددراج بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و ضم میم بحسب مراد و مقصود
(صائب ؎) دشمن از صحبت ما کامروا می خیزد کہ برمراد دگران سیر کند اختر ما ۔
(ظہوری ؎) صد چشم وا مکن نتوان دید سر غیب با چشمی بپوش از ہمہ و برمراد بین

(اردو) دلخواہ۔ دیکھو (برحسب دلخواہ)

برمردمان تنیدن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و انند مردمان را بدام خود آوردن مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فرس ساکت طالب سندی باشیم کہ ہر سہ محققین بالا سند نداداند (اردو) لوگون کو اپنے دام مین لانا۔

برمزاج گفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و انند بروفق مزاج مخاطب حرف زدن مؤلف عرض کند کہ در مصدر لفظاً۔ مخاطب یا کسی را داخل نکردن و در معنی راہ دادن خلاف احتیاط باشد پس باید کہ (برمزاج مخاطب و مستمع گفتن) قائم کنیم۔ (شیخ شیراز سہ) حکایت برمزاج مستمع گوی ؎ اگر دانی کہ دارد با تو میلی ؎ ہر آن عاقل کہ با مجنون نشیند ؎ نگوید جز حدیث روی لیلی ؎ معنی مبادا کہ از سند بالا مصدر (برمزاج مستمع حکایت گفتن) پیداست (اردو) مخاطب کے موافق طبیعت بات کرنا۔

(الف) **برمژگان دویدن** مصدر اصطلاحی بقول بحر و انند و غیاث چیزی در نظر آمدن (طالب آملی سہ) چو بر مژگان دوید این جادہ گاہم ؎ چو گل بشگفت اجزای نگاہم ؎ وارستہ این را (برمژگان دویدن چیزی) قائم کردہ و بسند این ہمین شعر آملی را آوردہ مؤلف عرض کند کہ اگر این مصدر مخصوص را بتعمیم چیزی قائم کنیم

(ب) **برمژگان دویدن اشک** را چگونہ درین معنی داخل کنیم پس (ب) بمعنی جاری شدن اشک از چشم باشد

و بوثیقۂ سند بالا ــــــــــــ

(ج) بر مژگان دویدن جلوہ بمعنی در نظر آمدن۔ قائل (اردو) (الف) نظر آنا (ب) آشکار ہونا (ج) نظر آنا۔ بقول آصفیہ۔ دکھائی دینا (ذوق سہ) اس بلندی پہ دیا عشق نے پہنچا مجکو فلک آیا نظر اک خال سے چھوٹا مجکو

بر مسائل گشتن مصدر اصطلاحی۔ فان ارادہ سراج گوید کہ بمعنی مطالعۂ کتب و دریافت مسائل آن (عبد الرزاق فیاض سہ) گشتیم بر مسائل عالم تمام بود ہم نارسا دلائل و ہم ناتمام کتب وتلمیذ رشیدش بہار گوید کہ این کنایہ باشد مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این دور کردن بر مسائل و مصدر حاصل کردن بر مسائل است و ہیچ تخصیص با کتاب ندارد و مقصود از دریافت و تحقیق مسائل است (اردو) مطالعۂ کتب سے مسائل دریافت کرنا۔ مسائل کی دریافت و تحقیق کرنا۔ مسائل سے واقف ہونا

(الف) برشام افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (برشام زدن) بمعنی (۱) بدماغ رسیدن و رسانیدن (ظہیر فاریابی سہ) غبار موکب شاہ است یا نسیم بہشت ۔۔۔ کہ بوی امن و امان برشام جان افگند صاحب آنند فرماید کہ (۲) بدماغ کردن در سنجانیدن و فرماید کہ (بدل خوردن) و (بر دماغ خوردن) و (بر طبع خوردن) مثلہ کہ بمحل آن گذشت مؤلف عرض کند کہ با معنی متعدی اول اتفاق داریم کہ افگندن لازم نیاید و انچہ ۔۔۔

(ب) برشام افگندن بواقم گفتیم و معنی دوم را غلط محض دانیم و صراحت معنی ہر یک مصدر متذکرہ بالا بجایش کردہ ایم

(اردو) (الف) (۱) دماغ مین پہنچنا پہنچانا (۲) بیدماغ کرنا۔ رنجیدہ کرنا۔ رنج دینا۔
(ب) دماغ مین بو پہنچانا۔

برمشام زدن | مصدر اصطلاحی بقول انند بحر واند مرادف (برمشام افگندن) مؤلف عرض کند که بمعنی اول آن باشد۔ لازم و متعدی ہردو موافق قیاس۔ معاصرین عجم بزبان دارند۔ مشتاق سند استعمال می باشیم
(اردو) دیکھو برمشام افگندن کے پہلے معنے۔

برمشیدن | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ بالفتح وکسر شین معجمہ بمعنی (۱) خریدن و (۲) ربودن و (۳) کشیدن مؤلف عرض کند که مشیدن در مصادر مرکبہ نیامدہ که این را مزید علیہ آن دانیم و محققین مصادر فرس و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد که مرکب است با کلمۂ بر که ہیچ معنی ندارد) و لفظ (مشی که لغت عرب است بقول منتخب بالفتح بمعنی رفتن) و علامت مصدر (دن) پس معنی لفظی این مشی کردن است و مجازاً بہر سہ معنی بالا (اردو) (۱) آہستہ داخل ہونا۔ دیکھو خریدن (۲) اُچک لیجانا (۳) کھینچنا۔

(الف) **برمغاز** | بقول جہانگیری۔ ہردو با اول مفتوح و بثانی زدہ و بسیم مفتوح بمعنی
(ب) **برمغازہ** | شاگردانہ و آن زری باشد که استاد بشاگرد دہد عوض خدمتی که شاگرد دلخواہ استاد خود کند صاحب برہان گوید که شاگردانہ زریست اندک که بعد از اجرت۔ استاد برسم انعام بہ شاگرد دہد۔ صاحب رشیدی فرماید که این را لبغیانہ نیز گویند و صاحب ناصری بضمن الف ذکر ب ہم کردہ۔ صاحب جامع نسبت ہردو

بر شاگردانہ قانع. خان آرزو در سراج نقل نگار قول بعض محققین و صاحب شمس (بر معانزد بہ دال مہملہ عوض ہای ہوز) را بہ ہمین معنی آوردہ مؤلف عرض کند کہ معانزہ بلغت عربی زبان است و بقول انند بہ ضم اوّل و تشدید زای معجمہ و بفتوح معنی شتابی کردن پس آنچہ بخیال ما می آید ہمین قدر است کہ استادان بعد از انکہ زر تنخواہ خود حاصل کنند چیزی قلیل بہ شاگردان خود مید ہند تا بذوق آن شاگردان زر تنخواہ را از والدین خود زود حاصل کردہ پیش کنند و تاخیر راہ بنیا بد پس معنی لفظی این ثمرۂ شتابی است کہ بر معنی ثمر گذشت اندرین صورت مرکب اضافی است بہ فک اضافت و (الف) مخفف (ب) (اردو) (الف و ب) وہ خفیف سا انعام جو استاد اپنی تنخواہ پانے کے بعد شاگردون کو عطا کرتا ہے۔ مذکر۔

برمک بقول سروری بحوالہ نسخۂ میرزا بہ رای مہملہ و میم بروزن مردک (۱) نام ولایتی صاحبان برہان و ناصری و جامع و رشیدی ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤید فرماید کہ نام مقامی و نام ولایتی مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیہ این تحقیق نشد۔ (اردو) برمک ایک ولایت کا نام ہے۔ مؤنث۔

(۲) برمک۔ بقول مؤید در کمبایہ نام رودی۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و نمیدانیم کہ کمبایہ چہ چیز است ملکی باشد۔ ترک این معنی بر اجمال بیان تعوق داشت (اردو) برمک ایک ندی کا نام ہے جو کمبایہ مین واقع ہے۔ مؤنث۔

(۳) برمک۔ بقول سروری نام مردی کہ در انشای فضل و کرم و شعر ضرب المثل بود

وجعفر نام اصلی اوست وخالد پسر او بوده فرماید که در تواریخ مسطور است که وجه
تسمیه (جعفر برمک) آنست که او بشام که در آن حین دار السلطنت حکام بنی امیه بود
آمده خواست که سلیمان بن عبد الملک را ببیند چون در مجلس او بار یافت سلیمان فرمود
که او را از مجلس بیرون کردند بعد از آن حضار پرسیدند که چه وجه اخراج او بود
سلیمان فرمود که این مرد زهر همراه داشت گفتند چون دانستی گفت دو مهره بر
بازوی من بسته که هرگاه زهر یا طعام مسموم حاضر شود در مجلس این مهره حرکت می کند
وچون این مرد داخل مجلس شد این مهرها حرکت عنیفی کردند بعد از آن بجهت ایضاح
این امر از جعفر پرسیدند گفت قدری زهر در زیر نگین انگشتری من هست تا در
هنگام شدائد بکار برم پس او و اولادش ملقب به برمک شدند. صاحب رشیدی بحواله
حبیب السیر آورده که نسب جعفر که پدر خالد است و برمک عبارت از وست بملوک
فرس می پیوندد و او در اوائل مجوسی بود و در نوبهار بلخ بعبادت آتش قیام می نمود
ناگاه بنابر سابقهٔ عنایت ازلی جمال حالش بحلیهٔ ایمان و نور اسلام زینت پذیرفت
. باعیال و اطفال بجانب دمشق که دار الملک حکام بنی امیه بود توجه نمود و بحوالهٔ
مروج الذهب مسعودی گوید که هر کس متولی سدانیه که از موقوفات نوبهار بلخ است
. می بود او را برمک می گفتند و چون پدر خالد متولی سدانیه بود و بآن نسبت او را
برمک گفتند و اولاد او را منسوب باین اسم داشتند (انتهی) صاحبان ناصری و
جامع هم ذکر این کرده اند. خان آرزو در سراج به اشارهٔ واقعات بالا گوید

که احتمال دارد که لقب جعفر یا قوم او برمک بود و اتفاقاً لفظ آن کلمه نیز در مجلس
سلیمان بن عبد الملک افتاده والعلم عند الله تعالی - صاحب غیاث گوید که شخصے
بود آتش پرست در آخر مسلمان شده با عیال بدمشق رفت خالد نام پسرش در دولت
عباسیه وزیر شد و بعد از خالد پسرش که یحیی نام داشت بدولت رسید و بعد از و فضل
بن یحیی و بعد از فضل برادرش جعفر بمرتبهٔ اعلی رسید و دولت برامکه بر جعفر تمام
شد مؤلف عرض کند که لقب خاندان جعفر برمکی است و لغت عرب معلوم می شود
که صاحب منتخب ذکر این کرده و جمع این برامکه آمده (اردو) برمک - خاندان جعفر برمکی
کا خطاب ہے - مذکر -

برسکان بقول سروری بحوالهٔ نسخهٔ حسین وفائی - بدون صراحت کاف بر وزن
برسگان ارمغان موی زهار - صاحب ناصری هم بدون صراحت کاف ذکر
این کرده گوید که این را (رسکان) و (رم) هم نیز گویند - صاحب برهان این را بکاف
فارسی آورده فرماید که بر وزن قلمدان است که این را بعربی عانه گویند - صاحب
جامع هم بکاف فارسی آورده ولیکن بر وزن پهلوان نوشته خان آرزو در سراج
بذکر قول برهان گوید که این غلط است چه آنچه بمعنی موی زهار است (رسکان) باشد
و فرماید که قوسی موحده را زائد گرفته - مؤلف عرض کند که خود برهان رسم را بالضم
بمعنی موی زهار نوشته و رسکان بر وزن انبان را بمعنی مذکور آورده پس نسبت
اعراب قول سروری و جامع را معتبر دانیم که محقق اهل زبانند حیف است که سند کلامی

پیش نشد تا اعراب این ورا ستعمال شعرا ہم متحقق می شد پس متحقق است کہ بای اوّل زائد
است و رَتَم بمعنی موی زہار اسم جامد فارسی زبان دگان علامت جمع خلاف قیاس
کہ ضرورت کاف فارسی نبود ولیکن حقیقت این چنین نباشد کہ فارسیان رَتَم را بزیادت
ہای زائدہ در آخر رتمہ استعمال کردند و باز بقاعدۂ خود برای جمع آن ہا را بہ کاف فارسی
بدل کردہ الف و نون جمع در آخرش آوردند چنانکہ بچہ و بچگان و آنچہ برای غیر ذوی روح
برخلاف قاعدہ استعمال الف و نون کردہ اند داخل مستثنیات است چنانکہ (درختان)
بالجملہ تحقیق آنست کہ رَتَم واحد است و رتگان و برتگان جمع آن پس محققین بالابہ
ناواقفیت از ماخذ این را موی زہار گفتند و در حقیقت موہای زہار است و شک نیست
کہ بکاف فارسی است۔ خان آرزو کہ حکم غلط می دہد غلطی اوست مخفی مباد کہ رَتَم بظاہر
اسم جامد می نماید ولیکن معلوم می شود کہ فارسیان از لغت عرب رَتَم کہ بقول منتخب بالکسر
و میم مشدد بمعنی خاشاک ریزہ آمدہ استعارۃً مفرس کردہ برای موی زہار استعمال
کردند و استعمال رَتَم کہ بقول برہان بالضم است تصرف محاورہ باشد کہ تصفیہ این بجایش
شود (اردو) جھانٹ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ موی زہار۔ موی زیر ناف۔
(الخ) اسکی جمع جھانٹیں۔ جھانٹوں۔

(الف) برملا | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث بمعنی آشکارا
و ظاہر و ہویدا و

(ب) برملا افتادن | بقولش فاش و ظاہر شدن مؤلف عرض کند کہ ملا بقول

منتخب بفتحتین و مد همزه بمعنی صحرا و آشکار الغت عرب است پس فارسیان کلمهٔ بر
در اوّل این زیاده کرده استعمال کرده اند که مفرس باشد ۔ (ظهوری ع) راز
پنهان ظهوری چون نهفتند برملا ٭ شوق در خلوت سرای طاقت ما محرم است ٭ (وله
ع) شوریده صبر و راز نهان برملا فتاد ٭ خاطر درین خیال وصال از کجا فتاد ٭
(وله ع) بحمد اللّٰه که در گفتن نمی گنجد حدیث من ٭ ازین اندیشه آزادم که راز هم
برملا افتد ٭ (اردو) (الف) برملا بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ علانیه ۔ کهلم کهلا کهلے خزانے
سب کے سامنے ۔ ببانگِ دہل ۔ آشکارا و آشکارا ۔ بقول امیر ظاهر ۔ فاش (ب) ظاهر ہونا

برمن مگیر مقوله ۔ بقول مؤید (۱) اے برمن اضافه مکن و (۲) خطا مگیر ۔ بقول بهفت خطای من مگیر و بقول شمس (۳) برمن تنبیه مکن ۔ مؤلف عرض کند که (گرفتن برکسی) مصدریست اصطلاحی بمعنی خطا بکسی گرفتن و او را خطا مند قرار دادن و الزام نهادن برکسی و (برکسی گرفتن) بهمین معنی گذشت و سندش هم همدر انجا مذکور پس محقق با ام وشان تائید فضلا میکند که مصدر عام را مخصوص کرده بطور مقوله پیش می سازد و معنی اوّل و سوم هیچ است و هیچ (اردو) مجهپر الزام نه رکهو ۔ دیکهو برکسی گرفتن ۔

برمنه بقول مؤید نوعی از آلت درود گران ۔ مؤلف عرض کند که محقق مرحوم سهو مطبع نولکشور است که برمه را برمنه طبع کرد (اردو) دیکهو برمه ۔

برهو بقول سروری به رای مهمله بر وزن بدخو بمعنی انتظار باشد (شاعر ع)
هست آسان رفتنم بر سوی سر ٭ نزد من بسیار از برسوی وصل ٭ صاحبان رشیدی

وبرہان ومؤید وجامع وجہانگیری وہفت وسراج ہم ذکر این کردہ اند وما حقیقت
این را بمعنی چہارم برہم ظاہر کردہ ایم خان آرزو در سراج فرماید کہ بعضی گویند کہ
برہم بمعنی انتظار ثابت نشدہ مؤلف عرض کند کہ از قول سروری وجامع کہ از
اہل زبانند ثبوت بہم رسیدہ پس جزین نباشد کہ فرہنگ علیہ برہم بمعنی چہارم اوست
(اردو) دیکھو برہم کے چوتھے معنے ۔

بر وبستن | مصدر اصطلاحی ۔ گرفتار
کردن بآسانی (ظہوری ع) دلم را لبست
برو در گشادش کوششی دارم کہ ظہوری
بی کشش ہرگز گرہ محکم نمی گردد بکو (اردو)
آسانی کے ساتھ گرفتار کرنا ۔

(الف) برسوتہ | (الف) بقول سفرنگ وبہ
(ب) برسودہ | بقول برہان وناصری و
جامع بروزن فرسودہ بمعنی چیز کہ ترجمہ آن
عربی شیء باشد ۔ صاحب سفرنگ نوشتہ دربیان
فقرہ نامہ شت ساسان نخست ذکر (الف)
کردہ گوید کہ بمعنی چیز باشد (وہو ہذا) پس
جدا شناس ایشان از یکدیگر بیابانچی برسوتہ
بیرون از گوہر ایشان بود ۔ مؤلف عرض
کند کہ ہمین دو لغت با بای فارسی عوض موحدہ
بہمین معنی می آید و چنین ثبت کہ یکی از اینہا
اسم جامد نباشد و پاسند است و نظر بہ زبان
فرس اصلیت این بہ بای فارسی یافتہ می شود
و دیگر مبدلش کہ تبدیل موحدہ بہ بای فارسی
و عکس آن و تبدیل فوقانی بہ دال مہملہ و عکس
آن آمدہ چنانکہ تب و تپ و آسب و اسپ
و زرتشت و زردشت و خاد و خات ۔
(اردو) چیز بقول آصفیہ ۔ فارسی اسم
مؤنث شے ۔ اسباب جنس جیسے یہ چیز
اچھی اور چیدہ ون گالی دے گا

برموز بقول جهانگیری و رشیدی و برهان
و ناصری و جامع و مؤید. مؤلف سروری بحوالهٔ
نسخهٔ میرزا ابراهیم (برموز) (۱) علف دوا
و فرماید که بیای فارسی هم آمده. مؤلف
عرض کند که اصل این (چرموز) بمعنی
چرا از حلاوت که موز بقول برهان بمعنی
حلوا آمده پس بای فارسی درینجا بدل شد
به موحده چنانکه تپ و تب و های موز
[illegible] شد بعمل تخفیف یعنی سیاه
[illegible] است که دواب از کاه و دانه خود کرد
حلاوت بسیاری گیرند پس عجبی نیست که
بمعنی [illegible] باشد ماخذ این و اگر ازین ماخذ قطع
نظر [illegible] فارسی قدیم و اینهم حالا
[illegible] عجم زبان ندارند و طرز لغت ترکی
می‌نماید ولیکن [illegible] است که محققین ترکی زبان
ازین ساکت. صاحب آنند صراحت فرماید
کند که لغت فارسی است (اردو) چهارپایوں
کا دانه چارا. مذکر.

(۳) برموز. بقول جهانگیری و رشیدی و برهان
و جامع مرادف (برمر) که بمعنی انتظار گذشت
صاحب ناصری فرماید که آنچه برمو که بهمین معنی
گذشت مخفف این باشد خان آرزو در سراج
باتفاق خیال ناصری فرماید که درین صورت
برمو تصحیف نیست. مؤلف عرض کند که
بخیال ما اصل این (برمز) است مرکب با
لفظ بر بمعنی خورش و مز بمعنی ترش و شیرین
که لغت عربست و معنی این چرا از شیرینی ترش
که انتظار حلاوت ترشی دارد [illegible] بیان
بای فارسی را به موحده بدل کردند چنانکه پیپ
و تب و زا را به زا بدل کرده برای اظهار شمه
موز کردند و واو زائد هم می‌آید چنانکه [illegible]
و بر و مند دیگر هیچ (اردو) دیکھو برمو کے
چوتھے معنے.

(۴) برموز. بقول برهان و ناصری و جامع

بمعنی زنبور عسل - خان آرزو در سراج فرماید
که بدین معنی برمز است - مؤلف عرض کند
که برمز به زای ہوز آخرہ نیامدہ معلوم می شود
که مقصودش از (برمر) باشد که برای مہملہ
آخر بمعنی سوسش گذشت - ما می گوییم که اصل
این (برمز) بود فارسیان واو زائد در لغت
مز آوردند چنانکه تن مند و تنومند و جا دارد
که واو برای اظہار ضمۂ میم آوردہ باشند
و بر مبدل پر که بای فارسی بموحدہ بدل
شد چنانکه تپ و تب پس معنی لفظی این
پر حلاوت ترش چنانکه در ماخذ معنی
سوم گذشت و جا دارد که موتد را فرماید
علیہ مز گیریم و مز را مبدل مر که رای مہملہ به زای
ہوز بدل شود چنانکه برغ و بزغ و معنی لفظی
این پر از تلخ و تلخ رامجازاً بمعنی تلخی توان گرفت
پس چیزی که مملو از تلخی است زنبور عسل
است که زہر دارد والله اعلم بتحقیقہ الحال
(اردو) دیکھو برمر کے تیسرے معنے -

برموزہ | بقول سروری پسر ساوہ شاہ و فرماید که در مؤید بپای فارسی آمدہ (فردوسی) برموزہ ساوہ شاہ آن رسید که کس در جہان این شگفتی ندید که صاحب برہان صراحت فرماید که بروزن چلغوزہ خویش کاموس کشانی باشد و ہم او بر (پرموزہ بپای فارسی) گوید که بمعنی بالا و نیز مرادف برموزہ و رینجا بیک معنی قناعت کرد و صاحب ناصری گوید که بدین معنی (برمودہ - بدال مہملہ عوض زای ہوز) اصح است مؤلف عرض کند که ہم او بر برمودہ ذکر این معنی کردہ و درینجا صراحت و وجہ تسمیہ ہم نفرمودہ و ما را وجہ تسمیہ این متحقق نشد پس توان گفت که این مبدل آن است که دال مہملہ به زای ہوز بدل شود چنانکه سرخ مرد و سرخ مرز (اردو) برموزہ و برمودہ - ساوہ شاہ کے

بیٹے کا نام ہے۔ مذکّر۔

بَرْمُوم اصطلاح۔ صاحب محیط بذیل عکبر گوید کہ بفتح عین و سکون کاف و فتح موحّدہ و سکون رای مہملہ بفارسی برموم نام دارد و آن چیزیست شبیہ بہ موم با اندک عسل آمیختہ و بغیر آن (ہردور) است مجتمع می گردد در خانۂ زنبور سرخ عسل و در سالہای خشک کہ گیاہ کم روید بیشتر بہم می رسد و بحوالۂ بغدادی گوید کہ کسانی کہ آن را (وسخ الکوائر) دانستہ اند غلط کردہ اند جہت آنکہ (وسخ الکوائر) چیزیست کہ بہ دیوار خانۂ آن کہ کور نامند یافتہ می شود و آن چیزیست کہ اوّلاً زنبور عسل آن را بمنزلۂ اساس بنیاد می کند پس بران از موم خانہ ہا ساختہ عسل دران جمع می نماید۔ (انتہی) و صاحب محیط گوید کہ بخیال ما۔ (برموم) چیزی است کہ در میان عسل بود کہ بشیرازی آن را (دارو) خوانند و مگس عسل آن را برای خورش خویش و بچگان خود می آرد از مجموع گلہا و آن الوان می باشد زرد و سرخ و سفید و کبود و بغایت تلخ بود۔ گرم و خشک در آخر دوم بسبب کمال حرارت خوردن را نشاید و ضماد آن جہت قوبا و جذب خار و پیکان مفید و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلّف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این از معنی تحقیقی ظاہر است کہ ثمر موم یا حاصل موم است (فک اضافت) (اردو) برموم اُس مادّہ کا نام ہے جو شہد میں شریک ہوتا ہے جسکو بھڑین اپنے اور اپنے بچّون کی خوراک کے لئے پھولون سے جمع کرتی ہین جسکو شیرازین (دارو) کہتے ہین۔ مذکّر۔

بَرْمَہ بقول سروری و برہان و جامع و ناصری و سراج ہمان (برماہ) کہ بہ الف آخر

عوض ہای ہوز گذشت و بہ بای فارسی ہم
می آید و با صراحت ماخذ و اشارۂ این بر
(برماه) کرده ایم سند رضی الدین در تہمت
اسپ بمعنی برماه گذشت (اردو) دیکھو
اسکنہ -

(۶۴۶۵) **برمہتاب سینہ زدن** مصدر اصطلاحی
بمعنی مقابل و روبروی مہتاب بودن و
تماشای مہتاب کردن - مخفی مباد کہ (سینہ
زدن بر چیزی) بجای خودش می آید - پس
تخصیص با مہتاب نباشند (صائب
ره) شمع من امشب کجا بودی کہ برباد
رفت ✽ تا سحر پروانۂ من سینہ بر مہتاب
زد ✽ (اردو) مہتاب کے مقابل ہونا
- روبرو ہونا - مہتاب کا تماشا دیکھنا -

(۶۴۶۶) **برمیان کمر بستن** مصدر اصطلاحی کمربند
برکمر بستن کہ کمر بمعنی کمربند آمده (انوری ره)
سبب خدمت تو از دل پاک ✽ جان من بستہ بر میان
کمر است ✽ (اردو) کمر پر کمربند باندھنا -

(الف) **برن** بقول سروری بضم با و رای مہملہ و بقول رشیدی بکسر اول (۱) مخفف
برون (میر خسرو ره) شمع و چراغیکہ بود و شب فروز ✽ گشتہ شود گر برن آید بروز ✽
و بقول برہان و ناصری و انند و ہفت (۲) برن نام قصبہ ایست در ہندوستان
مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول موافق قیاس است بحذف واو چنانکہ خاموش و خمش
و از کلام میر خسرو مصدر - - - - - - - - - -

(ب) **برن آمدن** بمعنی بیرون آمدن پیداست و معنی دوم در خور بیان نبود در اہمام
محققین نفرین کند بتحقیق (اردو) (الف) (۱) باہر دیکھو برون (۲) برن - ہندوستان
مین ایک موضع کا نام ہے - جس کا بیان اس اجمال کے ساتھ فضول ہے - مذکر - (ب) باہر آنا

برنا بقول جهانگیری و رشیدی و جامع و غیاث با اوّل مفتوح ۔ مرادف برناک و برناه (۱) بمعنی جوان (حکیم سنائی ے) هرکجا دولت است و برنائی * تو بدان کس مپیچ که برنائی تو (شاه کبود ے) عشق و پیری سر بسر زشتی و رسوائی بود * ره بده بردی اگر باری دلم برناستی * صاحب برهان گوید که جوان و نوچه اوّل عمر ۔ صاحب ناصری باتفاق برهان فرماید که گویند بر بمعنی بالاست و نای بمعنی حلقوم و چون جوانان بالغ شوند استخوان نای ایشان قدری برآید لهذا ایشان را برنای گویند و فرماید که برنای و برناک و برناه مرادف یکدیگر است مؤلف عرض کند که ما بر (ابرناک) از ماخذ این بحث کرده ایم و آنچه صاحب ناصری گفته من وجه درست است و حقیقت برناک و برناه بجایش عرض کنیم (اردو) دیکھو ابرناک ۔

(۲) برنا ۔ بالفتح بقول جهانگیری و جامع بمعنی حنا ۔ صاحب برهان فرماید که بضم اوّل هم آمده صاحب ناصری گوید که بقول جهانگیری بمعنی حنا است و آن غلط است چرا که حنا عربی است نه پارسی و بعضی گویند که حنی معرب است ۔ خان آرزو در سراج گوید که بدین معنی (بیرنا به تحتانی اول) لغت عرب است (کما فی تحفة المؤمنین و بحر الجواهر) و فرماید که بضم هم آمده ۔ مؤلف عرض کند که قول ناصری بدان ماند که ما چه می گوئیم و تنبوره چه می سراید ۔ اینقدر واضح است که او معنی حنا را درین لفظ غلط داند و برای تردیدش قول جامع که از اهل زبانست کافی است ولیکن توجیهی که برای غلطی قول جهانگیری می کند معنی ندارد و درینجا از تحقیق لفظ حنا بحثی نیست و آنچه خان آرزو

(بیرنا بہ تحتانی اوّل) را بدین معنی لغت عرب گوید صاحب برہان آنرا بجای خودش در لغات فارسی آوردہ باقی حالِ تحقیقش ہمدر انجا شود و درینجا ہمین قدر کافی است کہ اگر (بیرنا) را بہ تحتانی اوّل بمعنی حنا لغت عرب ہم گیریم می توانیم کہ برنا را مبدلش دانیم و مقرر است کہ تحتانی بموحدہ بدل شود چنانکہ بالیوس و بالبوس و ضرورت این توجیہ ہم نباشد کہ براعتماد قول جامع اسم چایدتوانیم گرفت مخفی مباد کہ بر ارقان طبیعت و خاصیت حنا را بیان کردہ ایم و بر اثران ہم ذکر این گذشت (اردو) مہندی۔ دیکھو اثران و ارقان جس پر کامل صراحت موجود ہے۔

(۲) برنا۔ بالفتح بقول برہان و سراج بمعنی ظریف مؤلف عرض کند کہ ماخذ این بدین معنی ہیچ متحقق نمی شود جز این کہ مجاز معنی اوّل دانیم کہ ظرافت در جوانان بیشتر می باشد (اردو) ظریف۔ بقول آصفیہ عربی۔ مذکر۔ خوش طبع۔ دل لگی باز۔ بذلہ سنج۔ لطیفہ گو۔ ٹھٹھول۔ ٹھٹھے باز۔ ہنسی باز۔

(۳) برنا۔ بالفتح بقول برہان و جامع و سراج بمعنی خوب و نیک مؤلف عرض کند کہ این را ہم مجاز معنی اوّل دانیم کہ جوانی خوب و نیک باشد (اردو) خوب۔ نیک۔ اچھا

برناچہ اصطلاح۔ بقول بہار و انند مصغر برنا مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است بترکیب کلمہ چہ بر برنا کہ افادۂ معنی تصغیر کند چنانکہ باغ و باغچہ و طاق و طاقچہ (سیفی صاحب بدایع و صنائع) ہیچو فی با ہر کہ شد سیفی زمانی ہم نفس با وصف آن برناچۂ رعنای خوش قد می کند ع (اردو) چھوٹا سا جوان۔ مذکر

بر ناخن استادن وایستادن | مصدر اصطلاحی بقول برہان و بحر و بہار و رشیدی و جہانگیری (۱) کنایہ از اطاعت کردن و (۲) با ادب ایستادن۔ خان آرزو در سراج فرماید که باادب ایستادن است و بمعنی اطاعت کردن ہم گفته اند و این خالی از رکاکت و ضعف نیست مؤلف عرض کند که حیف است که سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم ہم زبان ندارند و کنایۂ خوشی ہم نیست که استادن بر ناخن خیال فرضی است و ہیچ تعلق قیاسی با اطاعت و ادب ندارد۔ محققین زبان دان ازین مصدر ساکت پس قول محققین ہند نژاد را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم مخفی مباد که ایستادن بزیادت تحتانی مزید علیہ استادن آمده چنانکه نبست و نیست (اردو) (۱) اطاعت کرنا (۲) ادب سے کھڑا رہنا۔

بر ناس | بقول سروری بوزن الماس (۱) بمعنی غافل و نادان (ناصر خسرو ؎)
تا سرہا پیش تو ہمی آید ٭ ہم زبیدار دل ہم از برناس ٭ و فرماید که فرناس ہم بہمین معنی آمده صاحب رشیدی بذکر معنی بالا فرماید که بمعنی غافل و خواب آلوده و (۲) بمعنی غفلت و خواب آلودگی۔ صاحب برہان باتفاق معنی اول سروری نسبت معنی دوم فرماید که غافلی و نادانی باشد صاحب جامع ہمزبانش۔ صاحب ناصری بر معنی اول تابع خان آرزو در سراج تصدیق ہر دو معنی کند مؤلف عرض کند که ناس لغت سنسکرت است بقول ساطع بمعنی عدم و نیستی و ویرانی خیال ما ہمین قدر که فارسیان بزیادت کلمۂ بر بر آن اسم جامدی وضع کردند بمعنی ثمرۂ ویرانی و معدومی و بر سبیل تفریس

بمعنی دوم گرفتند و معنی اوّل مجاز آنست واللہ اعلم۔ طبع آزمائی است وبس وآنچہ بہ فا عوض موحّدہ می آید مبدّل این است چنانکہ زبان و زفان و اگر فرناس را اصل گیریم و این را مبدّلش معنی لفظی آن ہستی شان وشوکت کہ نتیجۂ غفلت و نادانی است معاصرین عجم بہ زبان ندارند (اردو) (۱) غافل۔ نادان۔ خواب آلودہ (۲) غفلت۔ نادانی۔ خواب آلودگی۔ مؤنث۔

برناک بقول جہانگیری و رشیدی مرادف معنی اوّل و دوم برنا۔ صاحب برہان باتّفاقش گوید کہ بفتح اوّل ہم آمدہ۔ صاحب جامع این را مرادف معنی اوّل و دوم و چہارم گیرد خان آرزو بذیل برنا فرماید کہ برناک نیز بدین معنی آمدہ کہ دران کاف برای تصغیر است لیکن لفظی کہ الف در آخر آنست کاف تصغیر دران دیدہ نشد مؤلّف عرض کند کہ ما بر ابرناک کہ در مقصورہ گذشت از ماخذ این بحث کردہ ایم۔ آنچہ خان آرزو برای کاف تصغیر کلیّہ قائم می کند۔ محقّقین فرس ازان ساکت وبخیال ما درین لغت کاف تصغیر نیست بلکہ زائد است کہ در آخر کلمات می آید چنانکہ زلو و زلوک و پرستو و پرستوک (اردو) دیکھو برنا کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے معنے۔

برناج اصطلاح۔ بقول بول چال بہ زبان معاصرین عجم بمعنی فہرست۔ صاحب سواد السبیل فرماید کہ فارسیان فہرست را (برنامہ) گویند و عربان بہ تبدیل ہای ہوّز آخرہ باجیم عربی معرب کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ برنامہ بجای خودش می آید و درینجا ہمین قدر کافی است کہ معاصرین عجم ہمان معرّب را در روزمرّہ خود داخل کردہ اند و این مرادف معنی دوم (برنامہ) باشد (اردو) فہرست۔ بقول آصفیہ

فارسی، اسم مؤنث چیزوں کی تفصیل جیسے (فہرست
کاغذات۔ فہرست مضامین وغیرہ)

برنام کسی زر زدن | مصدر اصطلاحی
سکّہ زدن (انوری ؎) تو شاہ خوبانی
و من تا روزنیہ رخسار خود کہ ہر شب بدار الضرب
غم بر نام تو زر می زنم ۔ (اردو) سکّہ
مارنا۔ بقول آصفیہ نقود پر ضرب لگانا۔
ٹھپّا چھاپنا (سکّہ زدن) کا ترجمہ۔

برنامہ | اصطلاح۔ بقول سروری و
رشیدی بوزن و معنی (۱) سرنامہ یعنی
آنچہ بر سرنامہ نویسند و آن را بعربی عنوان
گویند۔ صاحب برہان فرماید کہ ترجمہ این
در عربی القاب و عنوان است صاحب
ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی فہرست
کتاب از ابواب و مباحث و فصول
و آن را (پہرست) نیز گویند و (فہرست)
معرّب آنست و (برنامج) و (برنامجہ)
معرّب برنامہ۔ خان آرزو در سراج
گوید کہ برنامہ بمعنی سرنامہ است ولیں
صاحب مؤید ہمزبانش مؤلف عرض کند
کہ معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجاز
آن کہ فہرست کتب ہم در اوّل کتاب
می باشد۔ صاحب ناصری در معنی دوم
خویش تعریفی نکرد مقصودش جز این نباشد
کہ در اوّل کتاب فہرستی کہ بر تفصیل فصول
و ابواب و غیر آن شامل باشد ہمان است
برنامہ (اردو) (۱) سرنامہ۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مذکر۔ لفافہ کی عبارت مکتوب الیہ
کا نام و نشان۔ آداب و القاب وغیرہ آپ
ہی نے عنوان پر فرمایا ہے۔ سرنامہ پیشانی
سرخی۔ ہیڈنگ۔ فصل۔ باب۔ (۲) دیکھو فہرست
برنامج۔

برنانہ | اصطلاح بقول ملحقات برہان
بروزن دیوانہ بمعنی خانۂ گلین۔ صاحب

مؤید بحوالۂ لسان الشعرا ذکر این کردہ صاحبان
اسند و بہفت ہم ذکر این کردہ اند و محققین
زبان دان و معاصرین عجم ساکت۔ مؤلف
عرض کند کہ تا در لغت سنسکرت است
بقول ساطع بسکون سوم بمعنی تابہ گلین و
ماخذ این خبر تحقیق نمی شود کہ فارسیان
این را مرکب کردند با کلمۂ بر کہ بمعنی بلند
بجایش گذشت و دال مہملہ را بہ ہای ہوز
بدل کردند چنانکہ تبرزد و تبرزہ یا حذف
کردہ در آخرش ہای نسبت زیادہ کردند
معنی لفظی این چیزی کہ بلند است منسوب
بہ تابۂ گلی و مراد از خانۂ گلین۔ وجادارد
کہ این لغت را بلالحاظ ماخذ اسم جامد فارسی
قدیم گیریم و لیکن صورت لغت مقتضی
آنست کہ مرکب باشد۔ واللہ اعلم (اردو)
مٹی کا مکان۔ مذکر۔

برتاہ | بقول سروری و رشیدی و جہانگیری
و جامع و ناصری و برہان مرادف برتا کہ گذشت
خان آرزو در سراج بذیل برتا گوید کہ این
ضابطۂ فارسیان است کہ ہا در آخر کلمہ کہ
الف در آخرش باشد زیادہ کنند چون شنا و
شناہ و گیا و گیاہ و بعضی ازینہا مخصوص
نظم است و بعضی عام چون لفظ شناہ و
می تواند کہ کلمۂ کہ دران ہا نباشد مخفف کلمہ
باشد کہ دران ہا بود۔ مؤلف عرض کند کہ
درین لغت خاص این قسم اشکال بیان
کردن تحصیل حاصل است درینجا ہمین قدر
کافی است کہ ہای ہوز آخرہ زائد و در لفظ
شناہ ہای اصلی است و این مزید علیہ ہمان
برتا باشد کہ بجای خودش گذشت فارسیان
ہای ہوز در آخر کلماتی ہم زیادہ کنند کہ الف
در آخرش نباشد چنانکہ خونخوار و خونخوارہ
و ستمگار و ستمگارہ نمی دانیم کہ خان آرزو
چرا این قسم تخصیص قائم کند (اردو) دیکھو برتا

برنای | بقول شمس بالفتح جوانی و فرماید
که از شیخ واحدی بالضم صحیح مؤلف عرض
کند که برنا بمعنی جوان بجایش گذشت و
نظر بر قواعد فارسی زبان برنائی به دو یای
آخره را بمعنی جوانی می توان گرفت که بجایش
می آید و برنای بیک تحتانی غیر ازین نباشد
که مزید علیه برناست بزیادت تحتانی در آخرش
چنانکه پا و پای - محقق بی تحقیق غور نکرد و
در صراحت اعراب بر برنا گذشت (اردو)
دیکھو - برنائی - برنا -

برنایشتی | اصطلاح - بقول برهان و
سراج بکسر یای حطی و سکون شین قرشت
و فوقانی بتحتانی رسیده بمعنی پشتی و تعصب
باشد چه (برنایشتی کردن) بمعنی پشتی و تعصب
کردن آمده و بقول صاحب جامع بمعنی
تعصب و پشتی و حمیت صاحب ناصری
گوید که بمعنی پشتی کردن است که بعربی تعصب
گویند صاحبان انند و موارد و هفت و مؤید
هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که
نظر بر قول صاحبان جامع و ناصری که از اہل زبان اند
توانیم عرض کرد که ما این را مرکب از برنا
و ایشتی دانیم مخفی مباد که ایشت بمعنی قسم آمده
پس معنی لغوی این بمعنی قسمی از جوانی و کنایه
از پشتی و تعصب (اردو) پشتی بقول آصفیه
فارسی - اسم مؤنث - تائید - مدد - حمایت -

برنائی | بقول لطائف برهان و مؤید و انند
و غیاث بمعنی جوانی مؤلف عرض کند که
تحتانی آخره مصدری است که بر لفظ
(برنای) که مزید علیه برناست زیاده
کرده اند از قبیل رعنائی و قاعده فارسیان
است که چون خواهند که بر لفظی که در آخرش
الف است یای مصدری زیاده کنند و
قبل آن تحتانی زائد بیفزایند ظهوری
ع) جوانی می تراود از در و بامم به جهان

پیر برنائی رساند ہو (اردو) جوانی ۔ مؤنث ۔ نماید من وجہ مجاز آنست (ف) ای جانِ تو می کنی چرا برنائی ہا نیکو سفرو کاریست تو درمی پائی ہو (اردو) (۱) جوانی ظاہر کرنا (۲) اعانت کرنا ۔

(۱۷۷۸) برنائی کردن استعمال ۔ بمعنی حقیقی (۱) جوانی ظاہر کردن واگر در کلام انوری کہ بذیل می آید بمعنی (۲) اعانت کردن بہتر

برنبور ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثانی و سکون نون و ضم موحدہ بازیچہ طفلان ۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی قدیم است بظاہر لغت ترکی می نماید ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت (اردو) بازیچۂ طفلان ۔ بچوں کا کھیل ۔ مذکر ۔

برنتابد استعمال ۔ بقول مؤید بمعنی (۱) طاقت نیارد و تحمل نکند و فرماید کہ در اداتِ بجای تحمل ۔ احتمال است صاحبان ہفت و شمس ذکر این کردہ اند صاحب انند بذکر معنی بالا فرماید کہ (۲) گردانیدن کہ مضارع تافتن است و بر زائد باشد مؤلف عرض کند کہ (برتابیدن) بمعنی تاب و طاقت داشتن و تحمل کردن و گردانیدن گذشت و این مضارع منفی آنست پس ضرورت نداشت کہ این را بطور مقولہ بیان کنند کلم النفاقی محققین است و لیس سیّما لی غوری صاحب انند کہ معنی دوم را در اثبات بیان می کند و از نفی لغت غافل (اردو) دیکھو برتافتن ۔ یہ اُس کا مضارع منفی ہے ۔

برنج بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و (مؤید بحوالہ زفانگویا) با اوّل و ثانی مضموم آن باشد کہ بواسطۂ کوری یا بسبب تاریکی کسی دست خود را بدیوار یا جای

ببالد تا برگذرد. بیاید خان آرزو در سراج بذکر این معنی گوید که ظاهراً همان برنج ـ میم بجای
نون باشد یعنی قوت لایموت که به تحریف چنین خوانده اند و لهذا سند این در میان
نیست مؤلف عرض کند که چرا تحریف می گوید و چرا استبدال نمی فرماید که میم به نون بدل
می شود چنانکه کجیم و کجین و قول صاحبان زبان یعنی ناصری و جامع سندی را ماند پس
این لغت مسلمه را تحریف گفتن و تبدیل را تحریف نام نهادن کار خان آرزو است
محقق حقیقت جو (اردو) دیکھو برنج. فارسیون نے ہاتون کی اس تلاش کو برنج
کہا ہے جو بینا اندھیرے مین یا اندہا دن اور رات مین اسلئے کرتا ہے کہ کہین گر نہ پڑے
(۳) برنج ـ بکسر اول و فتح ثانی بقول فدائی که از معاصرین عجم بود دانه ایست خوردنی
که از ان پلاو و چلاو و آشهای دیگر می پزند صاحب مؤید بحواله شرفنامه گوید که ارزن
باشد. صاحب رہنما بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر این کرده مؤلف
عرض کند که صاحب منتخب برارز عربی گوید که برنج باشد پس متحقق شد که برنج اسم جامد
فارسی زبان است برای ارز و قول فدائی و رہنما مؤید خیال ماست و ترک دیگر
محققین فارسی زبان تسامح شان. صاحب محیط بر چاول گوید که اسم برنج است
در هندی تندلی و تاندل نیز گویند و طعام برنج کهنه از شالی یکساله با دو کف و تپ دور
نماید و منافع بسیار دارد (الخ) و برارز گوید که معرب آدریز یونانی است که برنج
است و هم او به برنج فرماید که لغت فارسی است که به تورانی گرنج و بعربی ثمن و ارز
و بسریانی ورزی و به ترکی دوگی و در انگریزی رائس و بهندی چاول گویند و آن

از حبوب ماکولۂ شریفۂ معروفہ و نبات آن مانند جو و گندم۔ گرم در اوّل و گویند در دوم و بقول بعض سرد در اوّل و خشک در دوم و صحیح آنست کہ معتدل در حرارت جیّد الغذا۔ موافق معتدل مزاجان۔ تسخین و ترطیب می نماید۔ سیّد الحبوب و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) چاول۔ مذکر۔ دیکھو برنج۔

(۳) برنج بقول فدائی چیزی کہ از ان آوندہا می سازند چنانکہ از مس۔ جز آنکہ رنگ این زرد باشد و رنگ مس سرخ است۔ صاحب غیاث فرماید کہ معرب پرنگ است کہ بہندی پیتل گویند و آن مس و جست ممزوج باشد۔ صاحبان روزنامہ و رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط بہ برنج گوید کہ بکسر اوّل و فتح ثانی اسم پیتل است و بہ پیتل فرماید کہ اسم ہندی قسمی از مس کہ آنرا در بنگلہ رتیکا نامند و از جملۂ فلزات معروفہ و نزد ہندیان سرد و خشک۔ دافع بلغم و صفرا و کف است و گویند معتدل در گرمی و سردی و دافع فساد بلغم و یرقان (الخ) مؤلف عرض کند کہ بہ اعتبار فدائی کہ از معاصرین عجم بود می گوئیم کہ لغت فارسی زبان است (اردو) پیتل بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ برنج۔ صُفر۔ ایک قسم کی زرد دھات مرکب دھات جو جست اور تانبا ملا کر بنائی جاتی ہے۔

(۴) برنج۔ بقول مؤید الفضلا بکسرتین بمعنی رو آوردن مؤلف عرض کند کہ طرز بیانش پردہ می اندازد بر چشم محققین و ہمین است تائید فضلا و این ہمان معنی اوّل باشد غالباً و ما از (رو آوردن) نتوانیم فہمید و این مصدری نیست کہ معنی مصدری دارد

فتامل و عجبی نیست که این تصرف مطبع نولکشور باشد که در بعضی نسخ قلمی صراحت معنی اول موجود است۔ (اردو) دیکھو برنج کے پہلے معنے۔

(۵) برنج۔ بقول مؤید بکسرتین بمعنی قصعه که ہندش کاسه گویند مؤلف عرض کند که این تصرف و تصحیف مطبع نولکشور معلوم می‌شود که خدایش ببخشد و در دیگر نسخ مؤید بجوالۂ شرفنامه مذکور است که بمعنی ارزیز ترجمۂ سیسه که ہندش کانسه گویند صاحب محیط برسیسه گوید که اسم ہندی اسرب و ناگ نیز گویند و در سنسکرت ناگا در درہ‌های کوه سیاه رنگ می‌شود نزد ہندیان در خواص مثل ارزیز است باد و بلغم و بواسیر را دفع نماید و چون در نقره انداز ند نقره را پاک کند و سختی شکم را دور نماید کشتۂ او را ناگ بهسم گویند و آن بسیار گرم و چرب و تلخ و ہاضم است (الخ) مؤلف عرض کند که بتحقیق ما این معنی نتیجۂ تصرف کاتبین می‌نماید و آنچه ارزیز است تعریفش بر معنی دوم گذشت و ارزیز را ترجمۂ سیسه گفتن غلط محض و برنج در فارسی زبان بمعنی سیسه اصلا نیامده و کانسه در محیط متروک و کاسه و قصعه به قاف و صاد و عین مہمله را بدین لفظ تعلقی نیست۔ اینقدر جگر کاوی ما برای آنست که تحقیق طلبان در غلط نیفتند که در نسخهٔ قلمی مؤید نه قصعه است و نه کاسه (اردو) ناقابل ترجمہ۔

(۶) برنج۔ بقول مؤید (در نسخهٔ قلمی بحوالۂ قنیه) بفتحتین بمعنی برنگ و آن دارو‌ئی است صاحب برہان بر (برنگ) فرماید که بکسر اول و ثانی برنج کابلی و آن تخمیست دوائی که بیشتر از کابل آورند مؤلف عرض کند که بر (باد برنگ) ذکر این گذشت (اردو) بادبڑنگ

بقول جامع الادویہ۔ برنگ کابلی ایک پھل ہے گول شکل سیاہ مرچ کے۔ غیر سمّی دوا۔
(دیکھو بادبرنگ)

برنجار اصطلاح۔ بقول (جہانگیری ور
ملحقات) بکسر تین بمعنی برنج زار باشد
و آن را شالی پایہ و گرنجار نیز خوانند صاحبان
برہان و ناصری بر وزن گرفتار آوردہ اند
و صاحب جامع فرماید کہ محل زراعت
برنج را نام است **مؤلف** عرض کند
کہ مخفف (برنج زار) گیریم بحذف زای
ہوز زوجا دارد کہ اصل این (برنج آر)
باشد۔ اسم فاعل ترکیبی کہ در محاورہ محدود
بمقصورہ بدل شد و آنچہ بکاف فارسی
گرنجار۔ می آید مبدل این است کہ موحدہ
بکاف فارسی بدل شود چنانکہ باز و گالہ
(اردو) چاول کا کھیت۔ مذکر۔

(الف) **برنجاسب** اصطلاح۔ الف بقول
(ب) **برنجاسپ** جہانگیری بکسر تین گیاہ زرد
کہ آن را (بوی مادران) گویند و بیونانی
(ارطیمیا) نام دارد صاحب جامع بذیل
(الف) ذکر (ب) ہم کردہ۔ صاحب ناصری
فرماید کہ (برنجاسف) معرب این۔ صاحب
برہان برنجاسپ و برنجاسف را ذکر کردہ
و بعضی برنجاسف ذکر (الف) ہم کردہ۔
خان آرزو در سراج بر ذکر (ب) قانع
مؤلف عرض کند کہ ما قول محیط را نسبت
این دارد و بر (ارطمیا) ذکر کردہ ایم۔ و
(بلنجاسف) ہم بہمین معنی می آید و آنچہ
(حبق الراعی) نام دارد و ہمین است خیال
ما نسبت ماخذ جزین نیست کہ (بلنجاسپ)
اصل است کہ بجای خودش می آید مرکب
از بلنج و اسپ بلنج بالکسر بقول برہان بمعنی
حد و اندازہ و مقدار و اسپ بمعنی حقیقی او

پس گیاہی کہ در قد بقدر اسپ است آن را
فارسیان (بلنجاسپ) نام کردند و باقی ہمہ
لغات مبدل این کہ لام بہ رای مہملہ بدل
شود چنانکہ آلوند و آروند و بای فارسی بہ
بای موحدہ تبدیل یابد چنانکہ اسپ و اسب
و بای فارسی بہ فا چنانکہ سپید و سفید (اردو)
دیکھو ارطمیا۔

برنجاست بقول شمس بافوقانی آخرہ
سبزہ ایست بغایت تلخ صاحب سروری
بحوالہ نسخہ میرزا گوید کہ ہمان برنجاسپ
کہ گذشت و (بلنجاست) بہ لام عوض رای
مہملہ ہم آمدہ و فرماید کہ آنچہ آخر او با بود
اصح است مؤلف عرض کند کہ این مبدل
(برنجاسپ) باشد کہ موحدہ بفوقانی بدل
شود چنانکہ تنکوب و تنکوت کہ بجایش گذشت
و (بلنجاست) مبدل این کہ رای مہملہ بہ
لام تبدیل یابد چنانکہ اروند و الوند۔
(اردو) دیکھو ارطمیا۔

برنجاسف ہمان کہ ذکرش بضمن برنجاسپ
کردہ ایم (اردو) دیکھو ارطمیا۔

برنج زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس
بالفتح بمعنی ناپدید و معدوم گردانیدن۔
مؤلف عرض کند کہ بای موحدہ بمعنی در
باشد و معنی لفظی این زدن کسی را در رنج
و ما این کنایہ غیر لطیف را بدون سند اہل زبان
تسلیم نکنیم۔ معاصرین عجم و محققین فارسی
زبان ساکت و قول مجرد شمس اعتبار را
نشاید (اردو) معدوم کرنا۔

برنج زرد اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان
و بحر و مؤید برنجی کہ با زعفران و زردچوبہ
آلودہ بہ پزند۔ بہار گوید کہ برنج مزعفر را
گویند و آنند ہم باشد و مزعفر بقول غیاث
نوعی از پلاو شیرین کہ برنج آن بزعفران و عجم
رنگ کنند مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی

است وکنایہ از طعام برنج کہ برنج را با
زعفران وقند وشکر آمیختہ می پزند (اردو)
مزعفر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک
قسم کا میٹھا پلاو جس مین زعفران پڑتی ہے
اور نہایت زرد ہوتا ہے۔

برنج زندہ اصطلاح۔ بقول وارستہ
برنجی کہ طبخ تمام نیافتہ باشد و فرماید کہ از
اہل ایران شنیدہ شد کہ زندہ بمعنی نیم خام
خصوصیت با برنج ندارد و ہر چیز نیم خام
را زندہ گویند (محسن تاثیرہ) ہست از
برنج زندہ لبی ناگوار تر ہا از واعظان
مردہ دل اظہار زندگی ہا صاحب بحر بحوالہ
وارستہ ذکر این کردہ و بہار نقل عبارت
را مال خود گردانیدہ و صاحب انند نقل نگا
بہار مؤلف عرض کند کہ این ایجاد وارستہ
کہ چون در کتب لغات این را نیافت از
کلام محسن تاثیر معنی دلخواہ خود خلاف قیاس
پیدا کرد و برای آن حوالہ قول معاصرین
عجم داد ما از معاصرین عجم دریافتہ ایم کہ
زندہ بر زبان شان بمعنی نیم خام اصلا
نیست پس (برنج زندہ) مرکب توصیفی
است بمعنی برنج ناپختہ مقابل (برنج مردہ)
کہ برنج پختہ باشد یعنی چون برنج بحالت
خود است زندگی او دانند و چون آن
را بپزند۔ مردہ می شود و بحالت خود نشست
باقی نماند و ظاہر است کہ مخلوق را برنج
پختہ گوارہ تر است بخلاف برنج زندہ
کہ بدون پختن بکار غذا نمی خورد پس معنی شعر
از ہمین خیال درست می شود ضرورت ندارد
کہ معنی نیم خام بر خلاف قیاس پیدا کنیم کہ
معنی حقیقی زندہ بہ ترکیبش با برنج نیم خام
را پیدا نمی کند و نیم خامی عیب اوست کہ
از لفظ زندہ پیدا نتوان کرد۔ قائل (اردو)
نیم خام چاول۔ ہمارے معنون کے لحاظ سے

کچے چاول ۔ مذکر ۔

برنج شماله اصطلاح ۔ بقول برهان بفتح
شین نقطه دار و میم بالف کشیده و لام
مفتوح بمعنی مزعفر است و آن طعامی باشد
معروف ۔ فرماید که در شیراز طباخی بود که پیوسته
شبها بر سر راهی نشستی و زرده پلاوی یا برنج
دو شستی پختی و در پیش خود فانوسی داشتی و
گاهی دو مشعل افروختی و فریاد کردی که
به برنج شماله و این بیت خواندی (سع)
این شمع ها که در دل بسحاق برفروخته
از رهگذار نور برنج شماله بود و صاحب
ناصری فرماید که قسمی است از برنج که در
شیراز مشهور است و ازان مزعفر پلاو
می پزند و ذکر داستان بعینه برهان هم کرده
صاحب جامع بر طعام مزعفر قانع صاحبان
بحر و سراج گویند که مزعفر و آن طعامی است
معروف صاحب مؤید نقل برهان کرده
و صاحب غیاث بر پلاو زرد اکتفا کرده بهار
گوید که برنج مزعفر باشد مؤلف عرض کند
که شماله بقول ناصری لغت فارسی است بمعنی
شمع و قسمی از برنج و بقول برهان بمعنی مطلق
شمع خواه از موم خواه از پیه و نوعی از برنج
خوردنی ۔ پس بسحاق در کلام خود مزعفر را
که با قند و زعفران مرکب کرده می پزند ۔
(برنج شماله) گفت و معنی لفظی این برنجی که
مثل شمع روشن است و کنایه از مزعفر و
برنج خاص را شماله ازین نام کردند که ازو
مزعفر درست می کنند پس مزعفر را برنج شماله
گفتن کنایه ایست روشن و دیگر هیچ (اردو)
دیکھو برنج زرد ۔

برنج کابلی استعمال ۔ بقول برهان و ناصری
تخمی است دوائی و آن کوچک و بزرگ
می باشد و کوچک آن بهتر است و رنگ آن
مائل بسرخی و طبیعت آن گرم و خشک بمفاصل

را نافع صاحب جامع ہم ذکر این کردہ و بقول محیط معرب (برنگ کابلی) مؤلف عرض کند کہ آن ہمانست کہ ذکرش بہ معنی ششم برنج گذشت کہ ہندی آن بڑنگ است (اردو) دیکھو برنج کے چھٹے معنے۔

برنج مشک اصطلاح۔ بقول برہان بر وزن و معنی علنجشک کہ بالنگوی خوشبو باشد بو اسیر را نافع صاحب ناصری گوید کہ (فرنج مشک) ہم مرادف این و این را پلنگمشک نیز گویند صاحب جامع ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ صراحت کامل بر (افرنجمشک) کردہ ایم مخفی مباد کہ اصل ہمہ ہمین است کہ این نباتی است بشکل برنج سیاہ و (ابرنجمشک) کہ اشارہ آن بر (افرنجمشک) کردہ ایم مزید علیہ آن و باقی ہمہ مبدل این کہ رای مہملہ بہ لام بدل شود چنانکہ اروند و الوند و موحدہ بہ بای فارسی ہم چنانکہ تب و تپ و موحدہ بہ فا ہم چنانکہ زبان و زفان و جیم عربی بکاف فارسی نیز چنانکہ آخشیج و آخشیگ۔ (اردو) دیکھو افرنجمشک۔

برنج مطلا استعمال۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار برنجی کہ ملمع طلا بر او کردہ باشند و برنج در ینجا بمعنی ... اوست صاحب بوبجال ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی ... (اردو) سونے کا ملمع کیا ہوا پیتل ...

برنجن ہمان ابرنجن است کہ ... گذشت صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع ذکر این کردہ ... و ورنجن و ورنجین مبدل این است خان آرزو در سراج غلط کردہ کہ این را مخفف ابرنجن نوشت این مخفف ابرنجین است کہ می آید و ابرنجن مزید علیہ نیز باشد

الف وصل و (اورنجن) مبدلش و (ورنجن)
مبدل برنجن باشد که الف با واو بدل شود
چنانکه آب و آو و آنانکه مطلق برنجن را زیور
دست و پا گفته اند سکندری خورده اند۔
صراحت کامل بر (ابرنجن) کرده ایم۔
(اردو) دیکھو ابرنجن۔

(الف) برنج نوشتن مصدر اصطلاحی۔
(ب) برنج نویس صاحب شمس گوید
که (الف) بمعنی بیهوده و ضائع کردن کاری
چنانکه بر آب نوشتن و برنج زدن و (ب)
بیهوده و بی فائده مؤلف عرض کند که
همه محققین فارسی زبان ازین ساکت وجرینا
نیست که محقق بی تحقیق (برنج نوشتن) را که
بتحتانی سوم و خای چهارم می آید تصحیف
کرده ای بیهوده رسم بر لغات فارسی زبان
(اردو) دیکھو برنج نوشتن۔

برنج و عسل روزی خداداد است مقوله۔
صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این
کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف
عرض کند که این مقوله ایست که فارسیان
بحق برنج دشتی و عسل می زنند که بغیر کاشتن
هم حاصل می شود نه مثل (اردو) جنگلی
چاول اور شہد خداداد نعمت ہے یہ صرف
ترجمہ ہے ہند میں کوئی خاص مقولہ یا مثل
اس کا مماثل نہیں ہے۔

برنجیده آورده اصطلاح۔ بقول شمس
بمعنی پریشان آمده مؤلف عرض کند که
محقق بی تحقیق کار از عقل و قیاس هم نگرفت
و سند استعمال پیش نکند معاصرین عجم و محققین
فارسی زبان ساکت اعتبار را نشاید۔
(اردو) پریشان۔

برنجین صاحبان برهان و جهانگیری و جامع
و رشیدی و سراج ذکر این کرده اند و این
همانست که در مقصوره بر (ابرنجین) گذشت

وحقیقت این بر (ابرنجن) مذکور که اصل است (اردو) دیکھو ابرنجن۔

برنجار | بقول خان آرزو در سراج به نون وجیم فارسی بر وزن گرفتار مخفف برنج زار **مؤلف** عرض کند که بر (برنجار) بجیم عربی گذشت نمی دانیم که بکدام وجه جیم عربی را بفارسی بدل کرد سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم و محققین زبان فارسی ازین ساکت بدون سند اعتبار را نشاید. تسامح محقق با نام و نشان است (اردو) دیکھو برنجار۔

برند | بقول جهانگیری در ملحقات باوّل و ثانی مفتوح (۱) نام قصبه ایست در هندوستان **مؤلف** عرض کند که برین اجمال بیان. ترکش تفوق داشت (اردو) برند۔ هندوستان مین ایک موضع کا نام۔ ایسے ابهام بیان سے کچھ فائدہ نہیں۔

(۲) برند. بقول برهان وجامع بضم اوّل بر وزن خجند و بفتح اوّل بر وزن سمند هر دو بمعنی تیغ و شمشیر تیز و آبدار و هر دو فرماید که باین معنی با بای فارسی هم آمده صاحب ناصری بر وزن خجند قانع. خان آرزو در سراج گوید که درین معنی بر وزن خجند شبهه نیست زیراکه اسم فاعل برین وزن می آید و آنکه بفتح و بای فارسی نوشته محض تصحیف است و این قسم تصحیفات در برهان بیرون از حد. **مؤلف** عرض کند که برنده بالضم اسم فاعل بریدن است و برند بدین معنی بضم موحده و کسر رای مهمله مخفف و همین قدر موافق قیاس است ولیکن بنظر بر اعتماد صاحب جامع که از اهل زبان است بفتح اوّل را محاورهٔ لب و لهجهٔ فارسیان دانیم و همچون خان آرزو تصحیفش نخوانیم پس معنی این قطع کننده باشد چنانکه بمعنی چهارم ذکر این می آید و

فارسیان بمجاز تیغ و شمشیر آبدار و جوهردار را هم گفته اند و آنچه بابای فارسی به همین معنی
می آید بدین وجه درست است یعنی پر و از کننده و کنایه از تیغ و شمشیر بسبیل مجاز
نمی دانیم که خان آرزو برخلاف محاورهٔ زبان چرا می رود و با وجودیکه خود شیرازی
چرا دخل بمعقولات زبان می دهد و برهان قاطع را بدون برهان پر از تصحیفات چرا
می گوید و حق آنست که خود او حقیقت را نمی جوید (اردو) تیز تلوار آبدار تلوار جوہردار
(۳) پرند بقول برهان و ناصری و جامع بفتح اوّل بمعنی پرند باشد که حریر ساده را
گویند مؤلف عرض کند که نظر بر اعتماد ناصری و جامع که از اہل زبانند این را هم
جائز فارسی زبان دانیم و معلوم می شود که (پرند) که بابای فارسی می آید اصل است
و این ابدال آن که بای فارسی به موحده بدل میشود چنانکه تپ و تب و آنچه حریر ساده
را پرند گفته بخیال ما استعاره باشد که همچون پرنده نازک و نرم می باشد والله
اعلم (اردو) ساده حریر جس پر نقش نگار نہ ہو۔ مذکر۔
(۴) برند بقول بهار بالضم بمعنی گواره و با ضم بسبیل مجاز چون (آب برنده)
(طاهر وحید) ره تنگ عشق است پست و بلند بود ولی چون دم اژده باشد
برند ۰ خان آرزو در چراغ باستناد همین شعر این را بمعنی حقیقی برنده گوید و
مقصودش جز این نیست که مخفف آنست بحذف هاى هوز آخره مؤلف عرض کند
که همین است معنی حقیقی این که اشارهٔ این بر معنی دوم گذشت مخفف اسم فاعل
مصدر بریدن و آنچه بهار این را بمعنی گواره با ضم آورده بدون سند استعمال

تسلیم نکنیم و آنچہ بہار از کلام طاہر وحید معنی گوارا و ہاضم پیدا می کند درست نباشد البتہ بمعنی پنجم برندہ ذکر ہمین معنی می آید و جا دارد کہ این را مخفف آن دانیم ولیکن تسلیم استعمال این منحصر بر سند است (اردو) گوارا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ زود ہضم اور بلحاظ معنی حقیقی کاٹنے والا۔

برنداد اصطلاح بقول شمس با اوّل و ثانی مفتوح تیغ و شمشیر گوہردار (حکیم اسدی ۔ ز خون برانداد آن پشت پیل * چو شکر بیاشید بر تل نیل) مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین ساکت اگر در سند بالاتحریفی راہ نیافتہ باشد توانیم عرض کرد کہ (تبرنداد) بالضم مبدّل و مزید علیہ (تبرندہ) باشد کہ معنی حقیقی قطع کنندہ اسم فاعل مصدر بریدن و بمجاز شمشیر را گویند۔ ہای ہوز آخرہ بدل شد بالف چنانکہ ہمیان و امیان و دال مہملہ آخرہ زائد باشد چنانکہ بیدا و بیداد و شفتالو و شفتالود (اردو) دیکھو برند کے دوسرے معنے۔

برنداف اصطلاح۔ بقول جہانگیری با اوّل و ثانی مفتوح بنون زدہ (۱) بمعنی دو لک (مختاری ۔ اگشد تیر تو از بر شیر پی * کو در د تیغ تو بر تن پیل خام * کو از ابر آگہ می زین و زان بایدت * بر برنداف و زین و عنان و لگام * کو ۔ (۲) رودہ گوسفند باشد۔ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید کہ ظاہرا این لفظ (برنداق) است بیای حطّی و قاف و لغت ترکی است نہ فارسی۔ صاحب برہان بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ رودہ ہا را گویند اعم از انکہ رودۂ انسان یا حیوان۔ صاحب

ناصری ذکر هر دو معنی کرده گوید که به قاف است و لغت ترکی۔ صاحب جامع این را
هر دو معنی لغت فارسی گفته فرماید که برای معنی اوّل در ترکی زبان لغت قپیش است
خان آرزو در سراج ذکر هر دو معنی گوید که همین لغت بزیادت الف بعد رای مهمله گذشت
و بقول بعض بیای حطّی و قاف لغت ترکی است۔ مؤلّف عرض کند که بمعنی دوم
همان (برانداف) است که گذشت پس درینجا الف سوم را محذوف دانیم و معنی
اوّل مجاز معنی دوم و صراحت ماخذ هم همدرانجا گذشت۔ حیف است که (بیرناق)
بتحتانی اوّل و قاف آخر در لغات ترکی نیافتیم و اگر متحقق شود توانیم عرض کرد که
این مبدّل آنست که تحتانی بموحده بدل شود چنانکه پائیوس و پابوس و قاف به کاف
تبدیل می یابد چنانکه برچاق و برچاف۔ اندرین صورت این را مفرّس دانیم
(اردو) (۱) دوال۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنّث۔ تسمه۔ رکاب کا تسمه۔
(۲) آنت۔ بقول امیر۔ هندی۔ آنتر۔ روده۔ انتڑی۔

برندک بقول سروری و برهان۔ بفتح با و را و دال مهملتین و سکون نون و کاف
بمعنی پشته و کوه خورد۔ صاحب برهان صراحت فرماید که پشتهٔ کوچک که درمیان
صحرا باشد۔ صاحب مؤیّد بحواله لسان الشعرا گوید که قید دشت نباشد۔ صاحب ناصری
فرماید که بقول بعض (بردنک) و (بردک) اصح است زیرا که برد بمعنی سنگ است
۔ صاحب جامع با برهان متفق۔ خان آرزو در سراج نقل عبارت محققین کرده
مؤلّف عرض کند که معنی لفظی این (اندک بلند) که بر بمعنی بلند و بلندی آمده و

این واضح تر از ماخذ ناصری است که پی بسوی سنگ برده سکندری خورده است
و بردک بدین معنی نیامده و (بردنگ) که بکاف فارسی بدین معنی گذشت آن را با
این هیچ تعلقی نیست و اگر تعلقی پیدا کنیم همین قدر که آن قلب بعض و مبدل این باشد
که دال مهمله قبل نون واقع شد چنانکه استخر و استرخ و کاف عربی بفارسی بدل شده
است چنانکه کند و گند (اردو) دیکهو بردنگ۔

برنگ کاهم اصطلاح۔ بقول جهانگیری و(گاو چشم) و ذکو ها او (کرباکیه) و برهان و
رشیدی و جامع و برهان و سراج با او لکه سر بجل (?) گویند۔ اقحوان نزد عرب بابونه
مکسور دوائیست که آن را (بابونه گاو) گویند است و ازهری گفته که آن قراص است
صاحب ناصری فرماید که بجل که میم به واو نزد عرب و بابونه نزد فرس۔ بالجمله گردم و
تبدیل شد صاحب محیط بر (بابونه گاو) فرماید تلخ است در دوم و سفید این مستقل مسخن
که (بابونه گاو چشم) اسم اقحوان است و قوی و محلل و مقطع و ملطف و منضج و مفتح
بر (اقحوان) فرماید که در عربی عین البقر هم سده و افواه عروق و منافع بسیار دارد
گویند و بمصر کاکش و بمغرب شجرة مریم و مؤلف عرض کند که بحث اقحوان و بابونه
بوصل شجرة الکافور و بافریقیه کافوریه و گاو بجایش گذشت و بقول محیط اشاره بابونه
(رجل الدجاجه) و بیونانی آباتیس و اوبیانشنیس (?) گاو هم بر اقحوان مذکور۔ پریشان بیانی
و بسریانی قرابیون و بلغت اهل دیلم گاو بانج محققین مفردات طب هیچ تصفیه و تسکین
و بفارسی (بابونه گاو چشم) و بهار و (گل حقیقت جریان نمی کند باقی حال هیچ ماخذ نیا

متحقق نشد که از (بابونه گاو) چگونه (برندگام) شد تبدیل واو بمیم چنانکه خیال ناصری است موافق قیاس است چنانکه سویز و ممیز ولیکن نمی کشایم که لفظ بابونه چگونه بابرند بدل شد جزین که بهند بقول برهان بمعنی شمشیر گذشت و فارسیان استعارهٔ چشم را شمشیر گویند پس (برندگام) را بمعنی چشم گاو گیریم و مراد از (بابونهٔ گاو چشم) که بابونه حذف شد و گاو چشم اشارهٔ آن باقی ماند . والله اعلم بحقیقة الحال . شک نیست که لغت مرکب است (اردو) دیکهو . بابونهٔ گاو او ر اقحوان .

برندوش بقول شمس مرادف (پراندوش) که بمعنی شب گذشته و پیوسته می آید مؤلف عرض کند که بر سبیل تبدیل بای فارسی را بموحده مبدل توان گرفت چنانکه تپ و تب و الف را محذوف چنانکه بارد و برد ولیکن تا آنکه سند استعمال این پیش نشود مجرد قول شمس اعتبار را نشاید که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) گذری هوئی رات . مؤنث .

برنده بقول سروری و برهان و جامع و سراج بفتح با و را و دال مهملتین (۱) معروف مؤلف عرض کند که مقصود شان جزین نباشد که از مصدر (بریدن) اسم فاعل اوست بالفتح و ضرورت نداشت که لحقات مصدر را همچون اسم جامد جا دهند (اردو) کاٹنے والا . (۲) برنده . بفتحتین بقول سروری بحوالهٔ مؤید بقول جامع پروانهٔ چراغ را گویند بمناسبت برهان صراحت مزید کند که جانوری که شبها خود را بشعلهٔ شمع و چراغ زند صاحب ناصری فرماید که بباء پارسی نیز آمده خان آرزو در سراج

بذکر قول برہان سندی خواہد و فرماید کہ احتمال
بای فارسی ہم **مؤلف** عرض کند کہ قول
سروری و جامع و ناصری کہ از اہل زبانند
سند اوست و تبدیل بای فارسی بموحدہ
موافق قیاس چنانکہ تپ و تب و حقیقت
ماخذ پروانہ بجای خودش بیان کنیم دریجا
ہمین قدر کافی است کہ این مبدل آنست
(اردو) پروانہ ۔ مذکر ۔ دیکھو بارپرہ ۔
(۳) برندہ ۔ بقول ناصری بر وزن درندہ
بمعنی دلیل و رہنما **مؤلف** عرض کند کہ
نظر بر اعتبار صاحب ناصری کہ از اہل زبانست
این معنی را کہ مجاز معنی حقیقی است تسلیم
کنیم و حقیقۃً دریجا ہم اسم فاعل بردن است
و کسی کہ قافلہ را با خود می برد شک نیست
کہ رہنمای اوست (اردو) رہنما بقول
آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ ہادی ۔ رہبر
اگوا ۔ راستہ دکھلانے والا ۔

(۴) برندہ ۔ بقول ناصری بر وزن درندہ
بمعنی کشش کہ بعربی جذبہ باشد چہ بردہ
بمعنی مجذوب آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ
دریجا ہم بمعنی حقیقی اسم فاعل بردن است
و مجازاً بمعنی کشش مستعمل کہ چیزی کہ دل انسان
را می برد ہمان جذب و کشش است نظر
بر اعتما و تحقیق اہل زبان ازین معنی انکار
نتوانیم کرد معاصرین عجم بر زبان ندارند
(اردو) کشش ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی
اسم مؤنث ۔ کھنچاو ۔ جذب ۔

(۵) برندہ ۔ بقول خان آرزو در چراغ
ہدایت بمعنی آب گوارہ و با ضم و فرماید کہ
این معنی از اہل زبان بہ ثبوت رسیدہ
و رنہ بر دارش بہار ہم ہمزبانش **مؤلف**
عرض کند کہ معاصرین عجم این معنی را بر زبان
دارند و سند این بر (برندہ آب) از سعید
اشرف در ملحقات می آید دیگر محققین فارسی زبان

ازین ساکت و سہا سکوت محققین اہل زبان
یعنی منصوری و ناصری و جامع قابل نظر است
و نظیر برنده سعید اشرف که در ملحقات می آید
این معنی را تسلیم کنیم و حقیقت ماخذ این
بہ مصدر بریدن (بریدن آب) بیان کنیم که می آید
بہار بہ معنی چہارم برنده که محقق ہمین است
مطلق گوارا بہ طاہر وحید آورده ماہم را
خیال خود ظاہر کرده ایم (اردو) دیکھو
برندے کے چوتھے معنے ۔
(۴۹) برنده ۔ بقول بہار بالضم قطع کننده
از عالم گشنده مؤلف عرض کند که اسم
فاعل مصدر بریدن است که بمعنی قطع کردن
می آید دیگر ہیچ ضرورت نداشت که این را
برنگ اسم جامد جابجا بہ (اردو) کاٹنے
والا ۔ قطع کرنے والا ۔

برنده آب | اصطلاح ۔ بقول نوادر
آب زلال مصدر بریدن آورده بہ معنی
آب پاشیدن و خوشگوار (سعید اشرف
ے) از آرزو بجا زخم و سہا ہم
دارد بہ گوید آب تیغ برنده است اگر
چہ فہم دارد مؤلف عرض کند که
(بریدن آب) ہمچانیش می آید و صراحت
ماخذ ہم در آنجا کنیم ۔ درین جا ہمین قدر
کافی است که این قلب اضافت مرکب
توصیفی است یعنی (آب برنده) و لیکن
سندی که پیش شد از ان (آب برنده)
پیدا می شود و (آب برنده) در محاوره باستثنا
ہمین سند گذشت (اردو) دیکھو آب برنده

برنس | بقول رہنما جو از سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ظروفی که باختلاط فلزات
متعدده سازند مؤلف عرض کند که از معاصرین عجم تلافی مافات رہنما می شود
که بکسر اول و دوم و سکون سوم و چہارم است و بہ مجدی که از قیاس کاسی گر

سبدل برنج معلوم می شود که بمعنی سوم گذشت معاصرین عجم جیم را به زای معجمه بدل
کرده معرب کرده اند چنانکه چوچه و چوزه و برای معنی بالاخصوص (اردو) وه
ظروف جو متعدد دو ہاتون کو ملا کر بنائے جاتے ہین ۔ مذکر ۔

برنس بقول وارسته بضم موحده و رای مهمله ساکن و نون مضموم و سین مهمله
(۱) جامه که از پشم سیاه بافته و نادر از سفید هم باشد و آن لباس ترسایان و
نصاری است ۔ خاصته و بحواله صاحب کشف گوید که در صحاح (۲) بمعنی کلاه
دراز آورده و محشی وارسته گوید که در قاموس بمعنی کلاه دراز و هر جامه که
سر آن جامه از آن جامه باشد اعم از آنکه پیراهن بی آستین زنان باشد یا جبه
مردان یا غیر آن (مرزا جلال طباطبا در توحید ـ نظم) رشته برنس راهب و طیلسان
زاهد را یک چرخ رشته ٭ صاحب برهان فرماید که جامه و کلاه پشمین کنده نصرانیان
و بقول بعض نام کلاه نصرانیان ۔ و فرماید که بکسر ثالث بر وزن مفلس هم آمده و
بقول بعض گوید که بمعنی کلاه لغت عرب است صاحب مؤید در نسخه
فرماید که لغت فارسی است و (۳) نوعی از گلیم ترسایان و بحواله صحاح ذکر کلاه
هم کرده و بحواله دستور گوید که (۴) روی پوش را گویند و در نسخه دیگرش که قلمی است
بمعنی سوم قانع ۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که این لغت عرب است صاحب
جامع با برهان متفق ۔ بهار نقل نگار وارسته (ابو نصر نصیرائی بدخشانی [illegible]) نه از کفرم
خبر باشد نه از دین ٭ نه برنس می شناسم نی مصلا ٭ (خاقانی [illegible]) بدل سازم

بہ برنس ہا ردا و طیلسان چون پور سقا ؎ صاحب سواء السبیل گوید کہ معرب است و اصل این برنسا بمعنی دوم مؤلف عرض کند کہ لغت عربی است بمعنی اول و دوم و معنی دوم متعلق بمعنی اول است کہ کلاہ دراز و سیاہ نصرانیان از جامۂ برنس درست کردہ باشند و بمعنی سوم مفرس است کہ فارسیان ردای ترسایان را مخصوص کردند۔ و ہمہ اسناد متعلق بہ ہمین معنی یافتہ می شود و معنی چہارم را طالب سند باشیم و بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) برنس عربی مین ایک پشمی کپڑے کا نام جو اکثر سیاہ ہوتا ہے۔ مذکر (۲) برنس عربی مین اس لانبی ٹوپی کا بھی نام ہے جو اسی کپڑے سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث۔ (۳) برنس۔ فارسیون نے اس چادر کو کہا ہے جسکو آتش پرست استعمال کرتے ہین۔ مؤنث (۴) منہ کا پردہ۔ مذکر۔

برنشاندن | فرید علیہ نشاندن بزیادت کلمہ بر بران و متعدی نشستن است کہ بجای نشستن می آید (کامل التصریف) و مضارع این برنشاند (انوری ؎) اگر بپایۂ او برنشاندن تقدیر ؎ وگرنہ کی بنبارش رسد سوار فلک ؎ صراحت ماخذ بر (برنشستن) می آید۔ (اردو) بٹھلانا۔ دیکھو برنشستن یہ اس کا متعدی ہے۔

(الف) برنشست | **(ب) برنشستن** | صاحب سروری در ملحقات ذکر (الف) کردہ گوید کہ (۱) کنایہ از سوار شد (سعدی ؎) شبی برنشست از فلک برگذشت ؎ ہمچنین و جاہ از ملک برگذشت ؎ و فرماید کہ (۲) بمعنی سواری نیز (مولوی معنوی ؎) ہست شاہان را زیان برنشست ؎ ہوی سرہنگان و صارما بدست ؎ صاحب موید بمعنی

اوّل فرماید که ای سواری کرد و سوار شد
صاحبان غیاث و هفت هم ذکر معنی اوّل
کرده اند و (ب) بقول جهانگیری (در ملحقات)
(۱) کنایه از سوار شدن (سراج الدین راجی
ے) گردون بلند چو برنشستی ٭ در سایهٔ
چترت آفتابی ٭ صاحبان رشیدی و برهان و
ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند۔ خان
آرزو در سراج بذکر معنی مذکور فرماید که ظاهر
آنست که با زین استعمال کنند چنانکه بر زین
برنشست و درین صورت حقیقت است نه
مجاز چراکه (۲) بلند و بالانشستن و درین تحقیق
و تنها بنشستن بمعنی سوار شدن دیده نشده و
آنچه در شعر اوّل واقع است بمعنی بلند شدن
است (انتهی) مخفی مباد که خان آرزو همان
شعر سعدی را که گذشت مال نظامی قرار
می دهد صاحب بحر ذکر معنی بالا کرده گوید که
(کامل التعریف) و مضارع این برنشیند

صاحب نوادر گوید که لغتی است در نشستن
و بمعنی سوار شدن هم آمده مؤلف عرض
کند که اجمال بیانش را صراحت کنیم که (۳)
مزید علیه نشستن است که کلمهٔ بر بیان زیاده
کرده اند که هیچ معنی نکند (ظهوری ے) به
تحصیل مطالب برنشستم ٭ برای دل ز
دفتر نگذرانم ٭ و آنچه بمعنی اوّل می آید مزید علیه
نباشد که کلمهٔ بر دران بمعنی بلند و بالا است
و بالانشستن بمعنی نشستن بر بلندی و کنایه از
سوار شدن بر اسپ گرفته اند و (الف) بمعنی
او نشستن ماضی مطلق (ب) باشد و بمعنی دوش
بمعنی بالانشینی که حاصل بالمصدر (ب)
کنایه از سواری توان گرفت آنچه خان آرزو
(برنشست) را در سند اوّل الذکر بمعنی (سوار
شد) نگیرد و بمعنی (بلند شد) می گیرد خطا
اوست که غور بر معنی شعر نمی کند و نمی داند
که سند مذکور متعلق به بیان احوال معراج

نبوی است علیہ الصلوٰۃ والسلام وخیال
نمی فرماید کہ در سواری آنحضرت براقی
بود پس چرا در معنی شعر سوار شدن را
نمی گیرد کہ کنایہ ایست لطیف وچرا معنی
اوّل را مخصوص بہ زین کند وحق آنست
کہ محض برای قائم داشتن این تخصیص
غیر ضروری در معنی سند بالانجی پیدا می کند
اگرچہ بالا نشستن معنی حقیقی این است و بلند
شدن راہم کنایہ توان گرفت ولیکن
ضرورت ندارد کہ کنایۂ سوار شدن را
گذاشتہ از بلند شدن کار گیریم لطف
سخن ندارد ونمی داند کہ در ہر دو سند سعدی
وسراج الدین راجی نظر بر واقعۂ معراج مبارک
معنی سوار شدن بہتر از بلند شدن است

بقول محققین اہل زبان معتبر تر از خان آرزو
است مخفی مباد کہ نشستن مصدر یست
مرکب از نشست وعلامت مصدر تن
و یک فوقانی حذف شدہ نشستن شد
و نشست اسم مصدر و حاصل المصدر
است و بس (اردو) (الف) (۱) سوار
ہوا (۲) سواری۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مؤنث۔ گھوڑے پر چڑھنے کا کام۔
مؤلف کہتا ہے خصوصیت گھوڑے کے
ساتھ نہیں ہے ہر اس چیز کو سواری کہہ
سکتے ہیں جس کے ذریعہ سے سواری کریں
جیسے بگّی کی سواری۔ گھوڑے کی سواری۔
(ب) (۱) سوار ہونا (۲) بلندی پہ بیٹھنا
(۳) بیٹھنا۔ نشستن کا ترجمہ۔

برنگ بقول سروری بحوالۂ نسخہ میرزا (۱) بکسر با و را ذخیرہ و فرماید کہ در
فرہنگ بفتحتین آمدہ و بقول صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع و سراج
با اوّل وثانی مضموم۔ صاحب ناصری این را بر وزن خدنگ گوید صاحب ہفت

صراحت کاف فارسی آخره برای همه معانی این می کند مؤلف عرض کند که رنگ
بالفتح بمعنی زر و اسباب بجای خودش می آید پس حزین نباشد که درینجا موحده
زائد است پس قول ناصری و در اعراب صحیح باشد (اردو) ذخیره۔ بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مذکر۔ خزانہ۔ گنجینہ۔ گودام۔ وہ چیز جو کسی وقت کے واسطے لگا رکھیں۔
(۲) برنگ۔ بقول سروری بکسرتین بمعنی جرس۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان
و ناصری و جامع و سراج این را با اول و ثانی مفتوح آورده اند مؤلف عرض کند
که رنگ بالفتح بمعنی جلاجل بجای خودش می آید پس حزین نباشد که بزیادت موحده
در اول این مزید علیه آن باشد و بفتحتین صحیح است (اردو) جرس بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مذکر۔ گھنٹا۔ درائے کلاں۔
(۳) برنگ۔ بقول سروری بکسرتین بمعنی کلید۔ و فرماید که بعضی بزای معجمه نوشته اند
و بقول برہان و جامع و سراج بر وزن خدنگ بفتح اول و ثانی۔ صاحب ناصری
فرماید که اصح این لغت۔ مرنگ است بمیم اول عوض موحده مؤلف عرض کند که تحقیق
میم اول می آید بمعنی این باشد که موحده به میم بدل شود چنانکه نقب و نقم [illegible]
بزای معجمه زای هوز می آید بر وزن خدنگ است و جا دارد که ازینجا [illegible]
و اسم که بزای معجمه بزای هوز و بالعکس آن بدل می شود چنانکه [illegible] و [illegible] با جمله
اعراب این بفتحتین صحیح می نماید (اردو) کنجی۔ مؤنث۔ دیکھو اقلی۔
(۴) برنگ۔ بقول سروری و برہان و جامع و جہانگیری بفتحتین نام ولایتی که قطب

جنوبی ودرانجا دیده می شود خان آرزو بذکر این گوید که بدین معنی برگ (بمعنی پنجم) گذشت مؤلف عرض کند که همدرانجا این را اسم جامد فارسی زبان نوشته ایم و جامد اردو که منظر باعتبار سروری این را اصل دانیم و برگ را محذوف و مبدل این که نون حذف شود چنانکه ایشان و ایشا و کاف فارسی بعربی بدل شود چنانکه گند و کند و وجه تسمیه هیچ معلوم نشد (اردو) دیکھو برگ کے پانچوین معنے -

(۵) برنگ - بقول سروری بکسر تحتی جنس دوائی که از کابل آرند و آن را (برنگ کابلی) نامند و بدین معنی به تحتین هم آمده صاحب جهانگیری بکسر تین آورده و بقول رشیدی تحتی است دوائی صاحبان برهان و ناصری و جامع می فرمایند که (برنج کابلی) است مؤلف عرض کند که همان برنج است که بمعنی ششم گذشت و بر (باد برنگ) هم بذکر خیال ما این است که مخفف (باد برنگ) باشد و حقیقت (باد برنگ) بمعنی ششم گذشت و برنج بمعنی ششم معرب این (اردو) دیکھو - باد برنگ -

(۶) برنگ - بقول برهان و ناصری بروزن خدنگ غلق دریخانه و بقول جامع حلقهٔ دریخانه مؤلف عرض کند که مجازمعنی معلوم باشد معاصرین عجم بزبان ندارند (اردو) زنجیر در - دروازے کی زنجیر - مؤنث -

برنگ دادن | مصدر اصطلاحی بقول بهار وانند رنگ کردن چیزی را صائب () گذشته عید بهار و ز تنگدستی هم برنگی

برنگ نداویم از حنای قدح ها مؤلف عرض کند که بمعنی دادن برای رنگ وکنایه از رنگ کردن - موافق قیاس است

(اردو) رنگنا۔ بقول آصفیہ رنگ چڑھانا۔ رنگ کرنا۔

برنگ کابلی اصطلاح۔ بقول محیط و فرہنگ جہانگیری بذیل (برنگ) ہمان بادبرنگ است کہ گذشت و ذکر این بمعنی بیخچم (برنگ) مذکور مرکب توصیفی است (اردو) دیکھو بادبرنگ۔

برنو بقول سروری و برہان و ناصری و جامع بروزن بدخو (۱) دیبای تنک باشد کہ آن را (برنون) نیز گویند و بقول ناصری بہ بای فارسی ہم می آید خان آرزو در سراج گوید کہ ہمین بزیادت نون ہم و این مخفف آن ولیکن صحیح (بدیون) است کہ بدال گذشت مؤلف عرض کند کہ لغتی بدال مذکور نہ شد وہم او بجایش ساکت واصل این (ابرنیان) است کہ بجای خودش بہمین معنی می آید و (پرنیان ببای فارسی) مبدلش کہ موحدہ بدل شد ببای فارسی چنانکہ تب و تپ و ماخذ ابرنیان بجایش مذکور شود دریجا ہمین قدر کافی است کہ این مخفف برنون کہ می آید و برنون مخفف و مبدل برنیان کہ تحتانی حذف شد والف را بہ واو بدل کردند چنانکہ تاغ و توغ پس این اصل (برنون) نباشد چنانکہ ادعای خان آرزو است (اردو) دیبا۔ ریشمی کپڑے کا نام ہے از قسم حریر۔ مذکر۔

(۲) برنو۔ بقول خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی بمعنی مطلق خانۂ تاریک مؤلف عرض کند کہ بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ محققین اہل زبان ازین ساکت واگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان

است (اردو) تاریک گهر۔ مذکر۔

(الف) برنوس | بقول سروری۔ مرادف (برونوس) که می آید و بحوالهٔ نسخهٔ
(ب) برنوش | ادات الفضلا فرماید که (۱) نام سرلشکری و گوید که به شین

معجمهٔ آخر هم و بحوالهٔ نسخهٔ میرزا گوید که (۲) نام لشکری صاحب جهانگیری در ملحقات الف را باوّل مفتوح و ثانی زده آورده صاحب برهان بر الف ذکر معنی بالا گوید که لشکر و لشکری را نیز گویند و فرماید که به شین آخر و بالضم هم آمده و صاحب مؤید در لغات فارسی ذکر الف و ب بمعنی اوّل کرده و (برونوس) را مرادف این گفته خان آرزو در سراج (ب) را تصحیف گوید و بضم اوّل هم درست نمی داند و (الف) را بمعنی اوّل ذکر کند. **مؤلف** عرض کند که نوس در فارسی قدیم بمعنی لشکر و فوج باشد حیف است که لغات فرس ازین ساکت بعض معاصرین عجم هم ازین بیخبر و بدان معاصر اتفاق باقیاس ما می کنند ولیکن سند ندارند و کلمهٔ بر بمعنی خود شناسه بالا است پس معنی لفظی این بالای لشکر و (۳) کنایه از سرلشکر پس این را نام لشکر گفتن و معنی حقیقی را گذاشتن غلط است. جا دارد که سرلشکری را هم بدین نام وهم کرده باشد و اجمال بیان محققین اوّل الذکر افسوسناک و شک این بر بیانش تفوق داشت. نگفتند که این سرلشکر بود و کجا بود و معنی سوم مجاز باشد و بس و غیر ازین قیاس۔ تحقیق وجه تسمیه نمی شود و الله اعلم بحقیقة الحال و (ب) بدال الف که مهمله به معجمه بدل شود چنانکه فرسته و فرشته و آنچه بزیادت واو بعد رای مهمله

می آید فرید علیه این چنانکه تنمند و تنومند و برمند و برومند بای حالی بالفتح صحیح باشد و آنچه خان آرزو (ب) را بالعوض مبدل تصحیف نام می نهد قلت معلومات اوست بحجر دقیاسش اعتبار را نشاید (اردو) الف و ب (۱) ایک سرلشکر کا نام جسکی تعریف مزید معلوم نہو سکی - مذکر (۲) لشکر - مذکر یعنے فوج اور لشکری یعنے وہ شخص جو شریک لشکر ہو جیسے فوجی (۳) سرلشکر - فوج کا سردار -

برنوشتن مزید علیه نوشتن است که بجای خوردش می آید بزیادت کلمهٔ بر بر ان (انوری ؎) تختهٔ عشق برنوشتم بار ها بنویس ای نگار تختهٔ نازم مخفی مباد که نوشتن بفتحتین بمعنی قوچیدن و درنوردیدن و بهر سه حرکت اول و کسر ثانی بمعنی کتابت کردن است که بجای خوردش مذکور شود و ماخذش را بمد را بجا بیان ننمیم (اردو) دیکھو نوشتن -

برنوف بقول ناصری بحوالهٔ تحفه درختی است شبیه به درخت انار و بسیار پرشاخ و برگش شبیه به برگ زعرور و به سپیدی آمیخته و ازان تیره تر است صاحب محیط این را بالفتح با و سکون رای مهمله و ضم نون لغت مصر گوید و فرماید که بفارسی فشا بانک و شاباغ نام است و درخت آن مثل درخت انار و تند بو مثل بلادی (تخوره مریم) و گل آن درخوشه شبیه به نبات غاسول و در وسط گل آن زغب و مایل بزردی شبیه به گل تیموم گرم و خشک در دوم محلل و مجفف رطوبات و شکننده ریاح غلیظ بارد و مفتح سده و ماغ و منافع بسیار دارد (الخ) و هم او بر فشا بانک فرماید که این را انکک و فا بانگ نیز گویند و بعربی توت الکلاب و ریحان الشیاطین و

بفارسی جوان اسپرغم و بشیرازی (آتش سنگ) و بفارسی قدیم جوز و اسپرهم نامند
و در اصفهان نوعی از قیصوم را گویند که آن شجرۂ مریم است و در هادی گفته که آن جعفر هم
بری است و این اصح است و صاحب جامع آن را برنوف دانسته (الخ)
صاحب مخزن الادویه (برنوف) را لغت عربی گوید (اردو) دیکھو آتش سنگ اذر اسپرغم

برنوان بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا
برای مهمله و نون بروزن مقرون حریم
باشد و فرماید که در ادات الفضلا بجای
نون اوّل یای حطّی بنظر رسید صاحب
جامع ذکر این معنی بالا کرده صاحب برهان
گوید که در مؤید الفضلا بجای نون اوّل
بای ابجد و یای حطّی هر دو آمده. خان آرزو
در سراج آنچه نسبت این گفته بر بر نو گذشت
مؤلّف عرض کند که صراحت ماخذ این
بر بر نو کرده ایم و آنچه بموحّدۂ سوم عوض
نون اوّل است حقیقت ماخذش بجای
خودش نوشته ایم و آنچه به تحتانی سوم عوض
نون می آید صراحت ماخذش همه رانجا

ابنیم (اردو) دیکھو بربنو۔

برنه بقول انند بحوالۂ فرهنگ بفتح
اول و ثالث الف فارسی است نام
کشتی گیر و پهلوانی معروف مؤلّف عرض
کند که بدین اجمال بیان ترک این تعوق
داشت و در وجه تسمیه این معنی برنا شامل
باشد که جوان را گویند الف آخره به های هوز
بدل شد چنانکه پاسا و پاسه (اردو) برنه ایک
پهلوان کا نام. مذکر۔

(الف) برنهادن اصطلاح. (الف) بقول
(ب) برنهادن سوارد (در لغات) بمعنی
قاعده و (ب) بقول صاحب سفرنگ بشرح
چهل و ششمی فقره از نامۂ شت وخشور زرتشت

جمع (الف) بمعنی قوانین و قواعد (فقرهٔ مذکور)
پس ایشان را گزیر نیست از بربستگان و
بدنهادان که همه بران همداستان باشند
مؤلف عرض کند که الف اسم مصدر
و حاصل بالمصدر (برنهادن) است
که بمعنی وضع قانون کردن می آید و (ب)
جمع آن بزیادت الف و نون (اردو)
(الف) قاعده - قانون - مذکر (ب) قوانین (مذکر)

برنهادن بقول موارد (۱) واپس
کردن و آواره نمودن صاحب سروری
در ملحقات گوید که کسی را دفع کردن و
آواره ساختن (خلاق المعانی ؎) اگر
نیست اندر چمن ها پرینه ؏ چرا زاغ را
می نهد بر شگوفه ؏ صاحب نوادر (ش)
همزبان سروری و صاحب موارد بحواله
گوید که ظاهر ازین شعر (پرینه) بیای
فارسی و رای مهمله و تحتانی و نون و های
هوز - بمعنی علامتی است که بر کنارهٔ
زراعت برای رمانیدن طیور سازند
و مجرد (نهادن) بمعنی واپس کردن و
آواره نمودن است **مؤلف** عرض کند
که حیف است که محقق بلند پرواز بر کلمهٔ
بر غور نکرد و اگرچه پیش از لفظ نهد نیاورده
ما بعد آنست و نمیدانند که (می نهد بر)
و (بر می نهد) هر دو یکی است و اگر کلمهٔ
بر را متعلق به (می نهد) نگیریم معنی شعر
چه باشد و کلمهٔ بر چه معنی دارد - شاعر گوید
که اگر پرینه درین چمن نبودی شگوفهٔ
گل زاغ را چرا و چه طور آواره کردی
مخفی مباد که کلمهٔ بر درین مصدر بمعنی بالا
و بسبیل مجاز (بالا نهادن) کنایه باشد از
دور کردن و آواره نمودن و پرانیدن
و دفع کردن (اردو) اڑانا - دفع کرنا -
دور کرنا - واپس کرنا - آواره کرنا -

(۲) بر نهادن ـ بقول صاحب انند بحواله فرهنگ فرنگ بالفتح بمعنی بالا نهادن ـ مؤلف عرض کند که برداشتن و بالا کردن باشد چنانکه (بر نهادن دست) که بجای خودش می آید و کلمه بر درینجا بمعنی بالاست (اردو) اٹھانا ـ

(۳۸۳)

(۳) بر نهادن ـ بتحقیق ما بالفتح بمعنی وضع قانون کردن، که (بر نهاد) بمعنی قاعده و قانون گذشت که فارسی قدیم است پس علامت مصدر دن بر وی زیاده کرده مصدری ساختند دال مهمله از دو دال جمع شده حذف شد ـ حالا استعمال این بدین معنی متروک معاصرین عجم بر زبان ندارند ـ اگرچه موافق قیاس است (اردو) وضع قانون کرنا ـ

(۳۸۴)

بر نهادن دست ـ مصدر اصطلاحی برداشتن و بالا بردن دست باشد (انوری ع)
روز بار روئی به سیلی خواست زد گرچه دستی بر نهادی موی تو ها و این متعلق است بمعنی دوم بر نهادن که گذشت (اردو) ہاتھ اٹھانا ـ

برنی ـ بقول برهان و جامع و انند بفتح اول و سکون ثانی و ثالث بتحتانی رسیده مرتبان کوچک ـ خان آرزو در سراج گوید که این لغت عرب است و بقول منتهی الارب (بَرنِیّه) بالفتح ظرف سفالین یا از شیشه که معرب برنیک است یعنی میوه نیکو و خوب (الخ) صاحب انند صراحت فرماید که لغت فارسی است و فارسیان ظرفی را گویند که دران مربا کنند و فرماید که بلام عوض را و بالضم هم آمده مؤلف عرض کند که ما این را مفرس دانیم که فارسیان لغت عرب را که بالا گذشت بحذف تای مدوره مطلقاً برای هر ظرف مربا گرفتند و آنچه به لام باشد مبدل این کلمه ای

مهمله به لام بدل شود چنانکه آروند و الوند و آنچه بالضم می آید تصرف محاوره پارسیان

(اردو) ایک چھوٹا مرتبان۔ مذکر۔

برنیان بقول ملحقات برهان بروزن سختیان جامهٔ و بافتهٔ ابریشمی است که بعربی حریر نام دارد و با بای فارسی هم می آید و مشهور همان است صاحبان مؤید و موارد و انند هم ذکر این کرده اند و بقول محیط (برنی) بمعنی ابریشم است و بر (ابریشم) گوید که برنی بدین معنی لغت یونانی است مؤلف عرض کند که فارسیان در آخرش کلمهٔ (ان) زیاده کرده اند که افادهٔ معنی نسبت کند چنانکه آیر و ایران و ذکر این بجای خودش گذشت پس معنی لفظی این منسوب به ابریشم و کنایه از حریر و آنچه به بای فارسی می آید مبدل این چنانکه تب و تپ (اردو) دیکھو پرنیان۔

(الف) **برنیان خوی** | اصطلاح۔ صاحب
(ب) **برنیان خوئی** | انندجوالهٔ فرهنگ

فرهنگ گوید که (الف) بمعنی خوش خلق و متواضع و صاحب مؤید نسبت (ب) فرماید که ای نرم خوئی و خوشخوئی مؤلف عرض کند که (الف) اسم فاعل ترکیبی است و (ب) بزیادت یای مصدری افادهٔ معنی مصدری کند و برنیان دریجا بمعنی نرم آمده که مجاز معنی حقیقی اوست از نرمی قماش حریر طالب سند هر دو باشیم که معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) (الف) خلیق متواضع (ب) خوش خوئی خوش اخلاقی۔ مؤنث۔

برنلیس بقول صاحبان سروری و ناصری و جامع و برهان بروزن ادریس نوعی از بلوط صاحب محیط فرماید که بیش را گویند و بربیش گوید که این را بیونانی برنلیس و در

انگلیسی (ایکونانٹ روٹ) و بہندی تِس و بچھناک نامند مؤلف عرض کند که ناصرات کامل این بر (اجل گیا) کرده ایم و متحقق شد که این لغت یونانی است که فارسیان استعمالش کرده اند (اردو) دیکھو اجل گیا ۔

برنیش بقول برہان پیچش یا شکم رو را گویند که ترجمهٔ آن بعربی زحیر است ۔ صاحب رشیدی گوید که بضم با و سکون را و کسر نون و یای حطی مجهول و شین منقوطه شکم رو و پیچش و ظاہرا (برنیش) بضم با و کسر را و نون و یای ساکن ظهیا می باید صاحب ناصری قول رشیدی را تسلیم کند ۔ صاحب جامع فرماید که مرض زحیر است و پیچش شکم ۔ صاحب جهانگیری ہم ذکر این کرده و خان آرزو در سراج این را بحوالهٔ رشیدی آورده و بر (بریِنش) بہ تقدیم تحتانی بر نون گوید که بمعنی اسهال یا پیچش مجاز است ۔ مؤلف عرض کند که برنیش بہ تحتانی سوم و نون چہارم حاصل بالمصدر بریدن است بمعنی حقیقی تبرش که بجایش می آید و درینجا نظر بر اعتبار قول جامع و سروری و محققین اہل زبان ہمین قدر گوئیم که قلب بعض (بریِنش) است که نون مقدم شد بر تحتانی چنانکه اسطخر و اسطرخ و افزار و افراز دیگر ہیچ (اردو) (۱) پیچش بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث ۔ مروڑ ۔ درد مع کردست یا پیچانه یا آنو آنا ۔ (۲) دیکھو برنیش ۔

برنیک بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثالث لغت فارسی است بمعنی چہرهٔ بای نیکو که معرب آن برقی باشد مؤلف عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند مرکب توصیفی است بمعنی

بارنیکو اگر سند استعمال پیش شود توانیم مخصوص بخرمای خوب کرد. صاحب منتخب بر (برقی) فرماید که بالفتح نوعی است از خرما و صراحت کند که معرّب برنیک است یعنی میوهٔ نیکو و خوب (الخ) پس ازین معرّب معلوم می شود که فارسیان برنیک بر خرمای مخصوص را نام کرده باشند (اردو) برنیک فارسی میں ایک عمدہ کھجور کا نام ہے

برو بقول سروری و جهانگیری و برهان و ناصری و بهار و رشیدی بالفتح با و ضم رای مهمله (۱) ابرو باشد (شمس فخری سه) خورشید را بلرزد از بیم استخوان ها با او اگر بعربده پرچین کند برو ها (استاد بهرامی سه) بغمزه تیر و مژه تیر و قد و قامت تیر که برو کمان و ببازو در و فکنده کمان ها (فردوسی سه) سرنامداران پر از کین همه بروها پر از چین همه ها صاحب جامع فرماید که مخفف آبرو است مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دیکھو ابرو -

(۲) برو بقول سروری و برهان و جهانگیری و جامع بمعنیٔ مخفف بروت (فردوسی سه) که وارد گه کینه پایاب او ها ندیده بروهای پرتاب او ها صاحب ناصری فرماید که درین شعر بمعنی بروت گرفتن خطاست و بقول رشیدی محل تأمل. خان آرزو در سراج بذکر این معنی و به نقل تأمل رشیدی گوید که قوسی درین شعر بمعنی ابرو گرفته لیکن مناسب بمعنی سپاه گری و ترکیه بروت های پرتاب است نه ابروهای پرتاب چنانکه بر ذائقه اهل سخن پوشیده نیست. (انتهی) مؤلف عرض کند که نمیدانیم که رشیدی را چه تأمل است ما می گوئیم که شک نیست که برو مخفف بمعنیٔ بروت موافق قیاس است

است و بقول جامع و سروری کہ از اہل زبانند اعتبار استعمال را کفایت کند (حکیم سنائی ؎) ہر کہ ابروی تو بیند زپی خدمت تو ٭ ہم بروی تو کہ پشتش چو بروی تو بود ٭ (اردو) ”ونچھہ و موچھہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ ہونٹوں کے اوپر کے بال سبلت۔ بروت۔ شارب۔

(۲۳) برو۔ بقول جہانگیری و جامع باول مفتوح وثانی زدہ نام ستارۂ مشتری است (حکیم فردوسی ؎) ببالا چو سرو و میان ہمچو غرو ٭ برخ ہمچو برو و برفتن تدرو ٭ (و لہ ؎) ببالای تو در چمن سرو نیست ٭ چو رخسار تو تابش برو نیست ٭ صاحب ناصری گوید کہ آنچہ شعر اول فردوسی را بشاہد آوردہ اند دران (پرو) ببای عجمی است کہ مخفف (پروین) است کہ بدرخشندگی معروف و فرماید کہ در شعر ثانی فردوسی ہم کہ بالا مذکور شد (تابش پرو) بہ بای فارسی است بمعنی تابش پروین۔ صاحب رشیدی فرماید کہ این تصحیف است و آنچہ بمعنی مشتری می آید ببای فارسی پرو است۔ صاحب شمس گوید کہ بمعنی ماہ و آفتاب ہم۔ خان آرزو در سراج بذکر قول جہانگیری و بہ نقل تامل رشیدی گوید کہ سلیقۂ شاعری ازین تشبیہہ (کہ در شعر دوم فردوسی است) ابای کلی دارد مؤلف عرض کند کہ می پرسیم از و کہ چرا وجہ ابا چیست اگر در شعر اول فردوسی برو را بمعنی ستارہ مشتری نمی گیری بفرمای تا بچہ معنی می گیری کہ تشبیہہ رخ روشن چرا با ستارۂ مشتری خوب نیست و در شعر دوم چہ قبح است نمی دانیم کہ ازین بحث بی ضرور تحقیق خود را چرا بر عالم بالای سیاری محققین را

نشاید از تحقیق گریز کنند ما می گوئیم که اگر (پرو را به بای فارسی) هم بدین معنی مخفف پروین دانیم درانصورت هم (برو به بای عربی- مبدل آنست چنانکه تپ وتب وقول جامع راکه از اہل زبانست برای این لغت مبدّله کافی دانیم
(اردو) مشتری- مؤنث- دیکھو ارمز-

(۵) برو- بقول جهانگیری بالفتح بزبان هندی نوعی از نی قلم را گویند مؤلف عرض کند که از موضوع ما خارج است که لغت فارسی زبان نیست -

(۶) برو- بفتح اوّل وضم دوم مخفف (براو) که علیه باشد- (اردو) اُس پر-

(مذکر)

بروار بقول سروری وبرهان وناصری وجامع وسراج وهفت وانند وغیاث بروزن ومعنی فروار که خانهٔ تابستانی است مؤلف عرض کند که مخفف (برواره) باشد که می آید بحذف های هوز وحقیقت ماخذاین به(برباره) گذشت که بموحده سوم بجایش مذکور شد وبه باره هم بجایش گذشت واین مبدّل آن است که موحده به واو بدل شد چنانکه آب وآو صاحب جامع این را مرادف (برواره) گوید بمعنی اوّل ودومش- خان آرزو در سراج گوید که صحیح به بای فارسی است وما می گوئیم که اصل به بای موحده وآنچه بباى فارسى وفا می آید مبدّلش چنانکه (پروار) هم مبدّل اوست جز این نیست که خان آرزو غور بر ماخذ نمی کند وبر القای خود حکم صحت می دهد بدون دلیل
(اردو) دیکھو بربار کے پہلے اور دوسرے معنے -

برواره | بقول برهان و جامع و جهانگیری بر وزن همواره (۱) بالاخانه و حجرهٔ بالای حجره و (۲) راهی را نیز گویند که غیر متعارف باشد که از انجا نیز آمد و شد توان نمود صاحب سروری به معنی اوّل قائل و گوید: ادف برباره که گذشت (حکیم سنائی ره) بیت برواره او راز از بام فلک ٭ همه شاهان جهان ساکن برواره دوست ٭ صاحب مؤید بذکر معنی اوّل و دوم بحوالهٔ ادات گوید که (۳) بمعنی گذارهٔ چهار پهلو نیز. خان آرزو در سراج به معنی اوّل قائل و فرماید که مبدل پرواره به بای فارسی. مؤلف عرض کند که ماخذ این برابر باره ماعرض کرده ایم که اصل است و این مبدل آن و بس که موحدهٔ سوم بدل شده به واو چنانکه آب و آو و آنچه به بای فارسی نیز به فا می آید هم مبدل آن. خان آرزو غور بر ماخذش نکند و به عادت مستمرهٔ خود می رود و حقیقت معنی اوّل و دوم هم (برباره) عرض کرده ایم نسبت معنی سوم عرض می شود که صاحب مؤید بر (برباره) هم ذکر این کرده و ما بدون سند استعمال این را تسلیم نکرده ایم و درینجا هم طالب سند باشیم که معنی دوم را که خاص و موافق قیاس است عام کردن محتاج سند است (اردو) (۱ و ۲) دیکهو برباره (۳) چوراهه- اسم مذکر- دیکهو باخته-

برواز | بقول جهانگیری با اوّل مفتوح و ثانی زده (۱) جای قرار و آرام (شمس فخری ره) ملاذ سیف و قلم خسرو ستاره حشم ٭ که هست خلق جهان را جناب او برواز ٭ صاحبان برهان و ناصری و جامع و مؤید بذکر معنی اوّل گویند که (۲)

نشیمن باز و شاهین و امثال آن خان آرزو در سراج بذکر معنی اول فرماید که غالب
که مجاز باشد یعنی جائیکه دران بر و سینه ـ و از توان کرد و بند و جامه کشاده هم
توان بود مؤلف عرض کند که با خذ بیان کرده خان آرزو اتفاق نداریم اصل
این به بای فارسی پرداز است که بجای خودش می آید کنایه از معنی دوم که پرنده
درانجا به آرام قرار گیرد و از خوشی کنند از یک شاخ بشاخ دیگر پس این مبدل
آنست بمعنی دوم بای فارسی بموحده بدل شد چنانکه اسپ و اسب و معنی اول
مجاز آن بمعنی مطلق جای قرار و آرام ـ صاحب سواد التنزیل گوید که این معرب
است از اصطلاح فارسی پرواز که بمعنی جای قرار و آرام می آید ـ عربان این را
بمعنی چار چوب تصویر و شیشه استعمال کنند (اردو) (۱) آرام و قرار کی جگه ـ
مؤنث (۲) پرندون کا نشیمن ـ مذکر ـ

بروازه | بقول برهان و جامع و ناصری بر وزن دروازه (۱) آتشی را گویند که
پیش پیش عروس افروزند (۲) خوردنی و طعامی که از عقب کسی که بسیر رفته
باشند برند خان آرزو در سراج بذکر قول برهان فرماید که این غلط است چراکه صحیح
به بای فارسی است بمعنی آتشی که دامن عروس و داماد را بهم بسته مغان گرد آن گردانند
و طعامی که خواه بباغ و گشت روند خواه بسفر و فرماید که معنی دیگر آن در (پیروازه)
به بای فارسی و رای مهمله می آید مؤلف عرض کند که صدای غلط و اهمال از زبان محقق
هند شنا و بلند می شود نمی دانیم که مجرد قولش را بمقابله جامع و ناصری که از اهل زبان اند

چرا معتبر دانیم و چرا این را مبدل (پروانه) نه دانیم که بای فارسی بموحده بدل شود چنانکه اسپ و اسب و صراحت ماخذ (پروانه) ہمدرانجا کنیم و متصرفی که در معنی این مبدل بمقابله اصل لغت شده است نظر بر خصوصیت محاوره داعتبار اہل زبان معتبر دانیم و لازم نمی آید که این را بر ہمه معانی (پروانه) شامل دانیم قائل (اردو) (۱) وہ آگ جو فارسیان قدیم دلھن کے آگے آگے روشن کرتے تھے ۔ مؤنث ۔ (۲) وہ کھانا جو سیر و سفر کو گئی ہوئی جماعت کے لئے بھیجا جاتا ہے ۔ مذکر ۔

برواسیدن بقول انند بحواله جواہر الحروف بالفتح لمس نمودن چیزی و سودن دست بچیزی برای ادراک گرمی و سردی و درشتی و نرمی آن و فرماید که برماسیدن ہمین است مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود این را مبدل (برماسیدن) دانیم که بمیم سوم گذشت که میم بواو بدل می شود چنانکه خمیز و خویز و (پرواسیدن) که به بای فارسی می آید ۔ مبدل این باشد که موحده ببای فارسی بدل شود چنانکه اسب و اسپ و جا دارد که (پرواسیدن) را مبدل (برماسیدن) دانیم مجرد قول انند و صاحب جواہر الحروف از برای تسلیم این مبدل بدون سند استعمال کفایت نمی کند که معاصرین عجم بزبان ندارند (اردو) دیکھو پرواسیدن ۔

برو انداختن مصدر اصطلاحی بمعنی ظاہر کردن ۔ سند این از علی قلی اصفہانی بر (بخیه را برو انداختن) مذکور (اردو) ظاہر کرنا ۔

بروانی بقول محیط بفتح موحده و سکون رای مہمله و فتح واو و الف و کسر نون

و یای آخرہ اسم عجمی است و بسریانی عبروس و بیونانی استوانس گویند و آن نباتیست پرشاخ و شاخہای آن مانند کمان کج و خمیدہ و گل آن سفید و ثمر آن مانند زیتون وطعم آن تلخ۔ گرم و تر در اوّل۔ مفرح و موافق سینہ و دماغ و مدر و مفتت حصاۃ و نافع استسقا و بواسیر و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ اسم معروف و ترجمۂ این در السنۂ ہندی و عربی وغیر ذلک معلوم نشد و جزین نباشد کہ اسم جامد فارسی زبان است و جادارد کہ از لغت (پروان) بر سبیل تبدیل و بزیادت بای نسبت این را وضع کردہ باشند کہ نام شہریست و باشد کہ وطن این نبات ہمان شہر باشد واللہ اعلم۔ حقیقۃ الحال (اردو) بروانی۔ عبروس۔ استوانس۔ ایک پودہ کے نام ہین جس کا متعارف نام معلوم نہ ہوسکا۔ جس کا درخت خمدار شاخون کے ساتھ ہوتا ہے۔ اوّل درجہ مین گرم تر۔ نافع استسقا و بواسیر وغیرہ۔

بروانیا	بقول برہان بانون مکسور و تحتانی بالف کشیدہ بلغت یونانی رستنی باشد

کہ مانند عشقہ بر درخت ہا می پیچد و میوۂ آن شبیہ بہ انگور و بجہت دباغت کردن چرم بکار آید و آن را بعربی (حالق الشعر) خوانند چہ از ان ریشہ ہا آویزان مثل موی شود و ازین سبب (ہزار افشان) گویندش۔ مؤلف عرض کند کہ ما بہ (ارجالون) بحث این کردہ ایم (اردو) دیکھو ارجالون۔

بروبازو گشادن	مصدر اصطلاحی	بقول بہار و انند کنایہ از دست و بازو نمودن

وسعی بلیغ نمودن (نظامی ے) بدشمن
گزائی وخصم انگلی ، گشادہ بہ وبازوی
بہمنی ، مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
است (اردو) ہاتھ پاؤں مارنا۔ بقول
آصفیہ۔ جان توڑ کر کوئی کام کرنا۔ بکمال سعی
کرنا۔ نہایت کوشش کرنا (داناے) مانی
و بہزاد نے ملک عدم کی راہ لی ، وہ کمر
مطلق نہ پائے لاکھ مارے ہاتھ پاؤں ،

برو برو مقولہ۔ فارسیان چون از کسی ناخوش شوند یا کلام کسی را تسلیم نہ کنند
استعمال این می کنند کہ تکرار امر حاضر رفتن است و فرید علیہ (رورو) بزیادت
بای موحدہ برہر یک (اردو) جا جا۔

(الف) **برو بوم** اصطلاح۔ بقول بحر
واند زمین خشک و زمین نارانده۔
صاحب انند بحوالہ خان آرزو و شرح
سکندر نامہ گوید کہ مرکب است از
بَر بہ رای مشدد یعنی زمین ناکاشتہ و آن
لغت عرب است و بوم بمعنی زمین کاشتہ
یعنی قابل زراعت و ناقابل کہ سستی پذیرد
(نظامی ے) زمینی کہ دارد بر و بوم سست
اساسی بر و بلت نتوان درست ،
مؤلف عرض کند کہ بَر بمعنی بلندی و
استقلال و بوم در فارسی زبان بقول
برہان سرشت و طبیعت ہم و زمین نشیبا
نگرد دہم پس در کلام نظامی مصدر۔۔

(ب) **بر و بوم سست داشتن زمین**

پیداست کنایہ از بلند و سخت نبودن گیریم
کہ اساس و طرح عمارت برہیچ زمین یا
قائم می کنند کہ نقصانی در عمارت پیدا
کند و بلحاظ سند نظامی این معنی چسپان تر
است فتامل (اردو) (الف) خشک
زمین۔ افتادہ زمین وہ زمین جس میں

ہل نہ چلا ہو۔ مؤنث۔ (ب) زمین کا خراب ہونا۔ ذرائع آب پاشی نہ رکھنا۔ زرخیز	نہ ہونا۔ یا ناہموار ہونا۔ سخت نہ ہونا اور قابل عمارت نہ ہونا۔

بروت بقول سروری و ملحقات برہان و مؤید و غیاث و ہفت و انند بمعنی بلتہ یعنی موی لب (انوری ہ) فلکش گفت بر بروت مخند ٭ کہ جہانیست ریشخند کند ٭ صاحب سخندان گوید کہ این را در سنسکرت (بھرودنت) گویند۔ بھرو بمعنی ابرو و دنت سفید معنی فاعلیت یعنی ہمرتبہ ابرو و ابرو دارندہ مؤلف عرض کند کہ برو مخفف ابرو و فوقانی آخرہ زائد چنانکہ پاداش و پاداشت پس جا دارد کہ فارسیان از لغت سنسکرت بتخفیف بعض حروف این را وضع کردند یا برو بزیادت فوقانی در آخر برو مخصوص بدین معنی کردند کہ بروت ہم مثل ابروست واللہ اعلم و برو مخفف ابر بمعنی دوش گذشت (اردو) موچھ و مونچھ۔ دیکھو برو کے دوسرے معنے۔

بروت بر تافتن مصدر اصطلاحی یقول بہار و بحر و انند بصلہ از (۱) اعراض کردن و رو برگردانیدن مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد و معنی حقیقی پیدا است بدون صلہ (۲) تاب دادن بروت را مزید علیہ (بروت تافتن) است بزیادت	کلمہ بر بر مصدر تافتن۔ بہار گوید کہ سند این بر (بریش کسی قناعت کردن) می آید و در آنجا سندی کہ منقول است متعلق بہ (بروت تافتن) است یعنی ندارد کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) (۱) منہ پھیرنا دیکھو اعراض کردن (۲) موچھوں پر تاؤ دینا

بقول آصفیہ مونچھون کھول دینا۔

بروت تافتن | مصدر اصطلاحی۔

صاحب آصفی گوید که بصله از مرادف مصدر گذشته مؤلف عرض کند که بیان اصل است و آن مزید علیه این (شاعر ـــ) هرکه از ما بروت می تابد بگو ما نیز بشاش فراغتی داریم که مخفی مباد که این هم بشکل باشد به هردو معنی آن (اردو) دیکھو بروت بر تافتن۔

(الف) بروت ریختن | مصدر اصطلاحی

بقول آصفی مغلوب و زبون گردانیدن (زلالی خوانساری ـــ) پنبه از خفتش چو باد بوجه قوت بگو ز آتش بوسی فرو ریزد بروت ها مؤلف عرض کند که این سند (بروت فرو ریختن) است عیبی ندارد که هردو مستعمل است و معنی (بروت کسی ریختن) می آید و همین سند را بهار مشتق بدان کند و مصدر ـــــ

(ب) بروت فرو ریختن | لازم و متعدی

هردو آمده (۱) بمعنی حقیقی لازم و متعدی و (۲) مغلوب کردن (اردو) (الف) مغلوب کرنا (ب) (۱) مونچھ گرنا جھڑنا مونچھ اکھڑوا دینا (۲) مغلوب کرنا۔

بروت کسی بر کندن | مصدر اصطلاحی

بقول بهار و انند کنایه از رسوا کردن (انوری ـــ) با زمی خشمهای شانت بگو بر کنده قدر بروت قاقم ــ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) رسوا کرنا۔

بروت کسی را پنبه نهادن | مصدر

اصطلاحی۔ بقول وارسته و بحر و بهار کنایه از ظرافت و تمسخر (زلالی ـــ) شگوفه در شبهای شادی بگو بروت باد را پنبه نهادی ــ مؤلف عرض کند که بیسم است

که فارسیان و اہل ہند ہم بہ تمسخر خوابیدہ را پنبہ بر بروتش می نہند و روشن کنند ازہمین عادت این مصدر قائم شد (اردو) تمسخر کرنا۔

بروت کسی ریختن مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ و بحر و بہار ہمان است کہ بر (بروت ریختن) مذکور شد و باصراحت کافی ہم در انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بروت ریختن۔

بروت کسی کندن مصدر اصطلاحی
بقول بحر مرادف (بروت کسی برکندن) کہ گذشت (حکیم زلالی ع) فلک را گوش سفتی از تیر گہ بروت مہر کندی بر تیغ شمشیر گہ مؤلف عرض کند کہ بہار ہمین سند را بذیل (بروت کسی برکندن) قائم کردہ است تسامح اوست (اردو) دیکھو بروت کسی برکندن۔

بروت مالیدن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر تکبر و نخوت کردن دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکردہ و لیکن بہ لحاظ قیاس است و معاصرین عجم ہم زبان دارند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) موچھوں پر تاو دینا بقول آصفیہ غرور کرنا (بحر ع) تاو موچھوں پہ دیا کرتے ہیں زاہد کے حضور کہ تیری رحمت کا بھروسہ رکھتے ہیں گنہگار گھمنڈ پر (انشا ع) جو معرکہ میں رزم کے دیسے گھبرا ہوا کرو موچھوں پہ تاؤ شیر نیستان کے سامنے

بروت مہر اصطلاح۔ مرکب اضافی است و کنایہ از خطوط شعاعی بہ تشبیہ موی بروت۔ سند این از حکیم زلالی بر (بروت کسی کندن) گذشت۔ (اردو) کرن۔ دیکھو انگشت آفتاب جس پر کامل صراحت ہے۔

(۱۳۹۸)

بروج بقول سروری به رای مهمله بر وزن فنج یکی از بنادر گجرات است که نیل ولاک از انجا می آرند و فرماید که مراد از لاک رنگی باشد بغایت سرخ که بسیاهی زنند و زنگرزان و نقاشان از ان بکار برند **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیهٔ این معلوم نشد (اردو) بروج. گجرات کے ایک ٹاپو کا نام ہے جہان نیل اور لاک کی پیداوار زیادہ ہے۔ مذکر۔

بروج آذری اصطلاح. بقول انس به هر سه برج مذکور است که بروج جمع برج باشد برج حمل و اسد و قوس **مؤلف** عرض کند که (برج آتشی) بجای خودش گذشت که مرکب توصیفی است که ازهمین هر سه بروج مرکبی را نام است و این اشاره در عربی زبان و آذر بفارسی آتش را گویند و به تحتانی نسبت مرکب توصیفی است. (اردو) برج حمل اور اسد اور قوس کو فارسیون نے (بروج آذری) کہا ہے مذکر۔

بروجرام اصطلاح. بقول بول چال مفرس (پروگرام) است **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم از لغت انگلیسی (پروگرام) به تبدیل بای فارسی به عربی و کاف فارسی بجیم وضع کرده اند چنانکه تپ و تب و لگام و لجام بمعنی گویند که در محاورهٔ معاصرین عرب معرب است که معاصرین عجم هم استعمالش کرده اند و این قرین قیاس است زیرا که معاصرین عجم را ضرورت تبدیل نبود که جیم و کاف فارسی مال فارسی زبان بود بمعنی این فهرست اوقات باشد که برای کارهای خود که در زمانهٔ آینده کردنی است مرتب کنند (اردو) پروگرام. بقول آصفیه. انگریزی. اسم مذکر

فیصلہ یا اعلان کا اشتہار۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ اُس فہرست اوقات کا نام ہے جو آیندہ زمانے کے کامون کے لئے مرتب کر کے شائع کرتے ہین تاکہ عامۂ رعایا کو معلوم ہو جائے فلان دن فلان تاریخ فلان وقت مین فلان کام کیا جاویگا ضبط اوقات کی فہرست۔

بروجرد اصطلاح۔ بقول تحقیق الاصطلات بالکسر و ضمّ را و سکون واو و کسر جیم و سکون را و دال مہملہ قصبہ ایست سہ منزلی ہمدان و از قاموس مستفاد می شود کہ بفتح اوّل است و فرماید کہ از ہر دو مم ہمدان بکسر اوّل استماع یافتہ و از انجاست مرشد شاعر مشہور مادح میرزا غازی وقاری۔ مردم (بروجرد) را بہ تحریف (ویزدجرد) خوانند کہ قصبہ ایست در فارس صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ لغت فارسی است و فرماید کہ شرح آن بر (بروگرد) بیاید و بر (بروگرد) بحوالۂ ناصری گوید کہ نام شہریست نزدیک بہ ہمدان و اصل آن (پیروزگرد) بودہ یعنی شہر فیروز و اعراب بای عجمی را عربی کردہ و کسر آن را ضم نمودہ و با و زای آن را حذف کردہ (بروجرد) خواندند و اکنون بہ تعریب اشتہار دارد مؤلف عرض کند کہ قول ناصری قرین قیاس و ہر چہ صاحب تحقیق آوردہ درست نمی نماید کہ (یزدجرد) بہ تحتانی و زای ہوز کہ بجای خود مش می آید نام پدر بہرام گور است نہ قصبہ۔ نمی دانیم کہ مقصود صاحب تحقیق چیست (اردو) دیکھو بروگرد۔ ایک شہر کا نام ہے جو ہمدان کے پاس ہے مذکر۔

بر و داری از سیر خبری کہ نتوان گفت کہ چقدر مش	مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب بہار عجم بر او فت

(برودرماندن) که می آید چنانکه گویند
؎ این شمشیر دلم نمی خواست بکسی و هم لیکن
چکنم رو از سنگ و آهن ندارم ؎ مؤلف
عرض کند که ما این را در نسخهٔ بهار عجم مطبوعهٔ
مطبع سراجی دہلی نیافتیم عجبی نیست که این
اضافهٔ مطبع نولکشور باشد۔ اصطلاح
(برودداری) بجای خودش می آید و درینجا
همین قدر کافی است که سند فقرهٔ که پیش کرده
دال قائل است و دیگر محققین فارسی زبان
ازین ساکت و از فقرهٔ مذکور مصدری که
قائم کرده است پیداست و حقیقت
(برودرماندن) بجای خودش عرض کنیم
هرچه درینجاست لغو محض (اردو)
ناقابل ترجمه۔

برودتی حاصل شدن استعمال۔
بقول رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه
قاچار (۱) ناراضی پیدا شدن و (۲) سردی
پیدا شدن **مؤلف** عرض کند که برودت
بقول منتخب لغت عرب است بالضم بمعنی
سردی پس معنی دوم حقیقی است و معنی
اوّل مجاز مجاز باشد که حاصل شدن برودت
بوقوع آمدن سردمهری و پیدا شدن ناراضی
نتیجهٔ آن (اردو) (۱) ناراضی پیدا ہونا
(۲) سردی پیدا ہونا۔

برودخانه زدن مصدر اصطلاحی بقول
رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار
فرود آمدن در جوی چنانکه فرماید که (باین
رودخانه باید زد) ای باید که بضرور درین
رودخانه فرود آیند ؎ **مؤلف** عرض کند که
زدن بمعنی داخل شدن بجای خودش می آید
و این موافق قیاس است و تاکید۔ نتیجهٔ
محاوره باشد (اردو) ندی میں اترنا۔

برودر آمدن مصدر اصطلاحی بقول
بحر بر زمین افتادن **مؤلف** عرض کند که در آمدن

با موحده و لفظ رو۔ مرکب است وکنایه
باشد از رو بزمین افتادن ومجاز افتادن
بزمین هم۔ خلاف قیاس نیست ولیکن
مشتاق سندی باشیم که دیگر محققین فارسی
زبان ومعاصرین عجم ساکت (اردو)
زمین پرگرنا۔ اوندھے گرنا ۔

بر و در ماندن | مصدر اصطلاحی۔
بقول وارسته بشرم حضور کسی از چیزی
که نتوان گذشت گذشتن مثلاً گویند "
این شمشیر دلم میخواهد که بکسی بدهم لیکن
چه کنم رو از سنگ و آهن ندارم برو
در ماندم و باو دادم " و فرماید که نیز درین
مقام گویند " رو تیز از شمشیر است "
(طغرا در رسالهٔ فردوسیه در صفت شمشیر
گوید۔ فقره) بشگفتهٔ خط گلرخان اگر برو
در نمی ماند خود را بشگفته زارش می رسانید۔
(بیان ؎) مرا رسوا چو نتوانست دیدن
برو در ماند نگهم از پریدن ٭ (شفیع اثر
؎) دلم با مردم دنیا ندارد میل آمیزش
٭ برو در مانده است آئینه ام از بی
غباریها ٭ (وحشی۔ در قصهٔ ناظر و منظور
گفته در حالتی که پدر ناظر از بیم سبکی کردن
راز عشقش که با منظور نام پادشاه زاده
بپسرش در بند بوده حکم بسفر فرموده)
نه روئی آنکه گوید نی جوابش ٭ نه رائی آنکه
سازد با خطابش ٭ برو در مانده پیشش
آخر کار ٭ جوابش گفت چون شد حرف بسیار
که مقصود پدر چون رفتن ماست ٭ زما
بودن بجای خویش بیجاست ٭ (ساطعای
کشمیری ؎) شد چهره با تو آئینه تکلیفش
چرا ٭ در مانده تو این همه جانان برو چه
٭ هم او فرماید که رو بمعنی شرم در کلام نازک
گویان بسیار دیده شد چنانکه تسلیم گوید۔
؎) چه سود جلوهٔ خوبان که از حجاب بود ٭

نظر بر آئینه کردن زرد رویی آید و فرماید که شخص بی حیا را نظر به همین معنی بی رو گویند و بالآخر گوید که هرگاه بقول زبان دانان معنی (برو در ماندن) این باشد که گفته آمد پس این بیت یکی از معاصرین که در حمد الهی گفته (ع) برو در مانده هم اکبر هم اصغر تعالی شانه الله اکبر نشاید که درست باشد - فافهم (انتهی) صاحب بحر نقل نگار بعض محققین و فرماید که (برو در ماندن) کسی هم آمده - بهار زنده بردار وارسته نقل عبارتش را مال خود قرار می دهد مؤلف عرض کند که معنی لفظی این (۱) قائم ماندن بر رو چنانکه (برو در ماندن رنگ) که مراد از نه پریدن رنگ است چنانکه از کلام بیانا ظاهر است که بالا گذشت و (۲) بی خوفی و دلاوری چنانکه (برو در ماندن آئینه) یعنی ایستادن پیش رو بدون خوف و ره و برو شدن از مردانگی چنانکه از سند شفیع اثر پیداست که بالا گذشت و این هم مجاز معنی حقیقی است که بالا گذشت و (۳) کنایه از عاجز آمدن و حیران ماندن چنانکه از سند وحشی پیداست که بالا گذشت - خان آرزو در چراغ هدایت ذکر این معنی کرده سند شفیع اثر را برای این گیرد و غور بر معنی شعر نمی کند صاحب غیاث هم ذکر این معنی کرده و صاحب بحر نقلش برداشته و این هم مجاز معنی اول است و (۴) کنایه از لحاظ مقابل خود کردن و مجبور شدن از لحاظ او و متاثر شدن از مقابل که درینجا لفظ رو بمعنی مقابل است چنانکه در فقرهٔ ظهوری مذکور که بالا گذشت و این هم مجاز معنی اول است و (۵) بقول غیاث بحوالهٔ چراغ هدایت خجلت زده شدن و خان آرزو در چراغ ذکر این معنی نکرده و تسامح غیاث در حوالهٔ اوست

ومن وجہِ این معنی از تعریف وارستہ پیدا می شود
کہ در اوّل بحث گذشت وحقیقت آن ہمانست
کہ بر معنی چہارم نوشتہ ایم بالجملہ این است
فرق نازک ہر پنج معانی کہ بالا مذکور شد
وارستہ حاطب اللیل و بہار زیر بارش و
صاحب بحر نقل نگارش مخفی مباد کہ آنچہ وارستہ
بر کلام یکی از معاصرین اعتراض کند صحیح
اوست کہ متعلق بمعنی سوم است۔ قائل
(اردو) (۱) منہ پر قائم رہنا (۲) بی خوف
رہنا۔ روبرو ہونا (۳) عاجز آنا۔ حیران رہنا
(۴) لحاظ کرنا۔ بقول آصفیہ مروت سے پیش
آنا۔ پاس کرنا۔ مقابل سے نا ٹھہرنا (۵) مقابلہ

ہونا۔ شرمانا۔

(الف) بر وو ر ماندن آئینہ	مصادر
(ب) بر وو ر ماندن رنگ	اصطلاحی

تعریف این ہر دو بر (بر وو ر ماندن) گذشت
و اسناد استعمال ہم بصدر انجا مذکور (اردو)
(الف) آئینہ کا روبرو ہونا۔ (ب) رنگ نہ اڑنا

بر وو ویدن	مصدر اصطلاحی بقول

رشیدی بمعنی گرم عتاب شدن مؤلف
عرض کند کہ مرادف (بر وو ویدن) باشد ولیس۔ ما خیال خود را بر دیده دویدن
ظاہر کرده ایم (اردو) دیکھو بر روی دیدہ دویدن۔

بر ور	اصطلاح۔ بقول صاحب [illegible] و بہار [illegible] بمعنی افسر یعنی بار ور۔ وار [illegible]

(ناصر خسرو [illegible]) اندیشہ مر مر [illegible] برور است [illegible] علم بہ [illegible]
برگ و بر مر [illegible] احسان جامع [illegible] ہم ذکر این کرده اند صاحب
برہان گوید کہ مخفف (بارور) مؤلف عرض کند کہ بر بمعنی بار بجایش گذشت
پس ضرورت ندارد کہ این را مخفف بارور گیریم این مرکب است از لفظ

بر و ور از قبیل بختور و امثال آن دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بارور۔

(۲) برور۔ بقول برہان و جامع بر وزن صفدر، فراویز و سنجاف دامن و جامہ و سرہای آستین و پوستین و فرماید کہ بازای نقطہ دار بر وزن مرکز و رمز ہم آمدہ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ کلمۂ بر درینجا بمعنی بلندی است و ور مفید معنی فاعلی بمعنی دارندہ پس معنی لفظی این بلندی دارندہ و کنایہ از سنجاف کہ بالای دامن و جامہ و سرہای آستین و پوستین قایم می باشد و آنچہ بازای ہوز است مبدل این چنانکہ برغ و بزغ و آنچہ بر وزن رمز آید متصرف صحاورہ در اعراب است دیگر ہیچ (اردو) سنجاف بقول آصفیہ (اردو) اسم مؤنث۔ جھالر۔ کنارہ۔ کور۔ گوٹ۔ حاشیہ۔ وہ کنارہ یا گوٹ جو پوشاک کے گرداگرد لگاتے ہیں

(۳) برور۔ بقول برہان و جامع بر وزن صفدر، بلغت زند و پازند بمعنی برادر مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این صاحب آغوش است و ہم آغوش کہ برادران در یک آغوش مادر پرورش می یابند حالا معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ صاحب ناصری فرماید کہ آنچہ بمعنی برادر است بدال مہملہ عوض واو گذشت و این غلط است۔ ما می گوئیم صاحب جامع کہ از اہل زبان است تصدیق این معنی می کند۔ (اردو) دیکھو برادر۔

(۴) برور۔ بر وزن صفدر، بقول برہان و جامع حجلۂ عروس را گویند مؤلف عرض کند کہ بر بمعنی زن جوان بجایش گذشت و بمعنی آغوش ہم آمدہ پس معنی لفظی

این دارندهٔ زن جوان وصاحب آغوش وکنایه از حجلهٔ عروس باشد (اردو) حجلہ - وہ مسہری دار پلنگ یا تخت جو دولہن کے لئے پردون سے آراستہ کرتے ہیں

بروز | بقول مؤید بضمتین (۱) مرادف بروَر بمعنی دومش که برای مہملہ آخر گذشت وبحوالہ لسان الشعرا فرماید که ببای فارسی ہم آمده صاحب ہفت ہم ذکر این کرده فرماید که بالفتح وبفتح واو ہم آمده مؤلف عرض کند که با اشارهٔ این ہمہ را انجا کرده ایم وصراحت ماخذ ہم (اردو) دیکھو بروَر کے دوسرے معنے -

(۲) بروز - بقول شمس بالفتح جای آرام وآن سہ چوب است که برای نشستن کبوتر راست کنند ودرسند آده گویند مؤلف عرض کند که مجرد قول شمس اعتبار را نشاید معاصرین عجم ومحققین فارسی زبان ازین ساکت واگر سند استعمال بدست آید توایم قیاس کرد که مبدل بروَر بہر دو رای مہملہ بفتح واو بروزن صفدر چنانکه برغ وبَرَغ ومعنی لفظی این بلندی دارنده وکنایه از سہ چوب کبوتر (اردو) اڈا۔ بقول امیر چڑیون کی بیٹھک یہی اس کا ترجمہ ہو نہیں سکتا چونکہ اس کی تخصیص کبوترون کی بیٹھک سے ہے لہذا اسکو کبوترون کی چھتری کہنا چاہئے صاحب آصفیہ نے چھتری پر فرمایا ہے کبوترون کے بیٹھنے کا ٹھٹر جو بلّی سے باندھکر گاڑ دیتے ہین - مؤنث -

بروز آوردن شب | مصدر اصطلاحی بقول بہار وانند محاورهٔ معروف وفرماید که شیخ العارفین (بروز آوردن تاریکی شب) استعمال فرموده واین غریب است (ع) طلعتکدهٔ عاشق زان چہره منوّر کن تا چند

بروز آرم تاریکی شبہا را ۔ مؤلف عرض کند کہ آنچہ محقق ہند شد محاورۂ معروف گفتہ آن بمعنی حقیقی است یعنی شب را روز کردن و از ہمین معنی حقیقی (۱) کنایہ ہمہ شب بیدار بودن توان گرفت و آنچہ شیخ العارفین آوردہ (۲) زحمت تاریکی شب کشیدن است ۔ پس بروز آوردن تاریکی شب کنایت خاص ۔ شاعر گوید کہ فلک دۂ عاشق را از چہرہ خود روز و مخاطب کن کہ عاشق زحمت تاریکی شب می کشد (اردو) (۱) رات کو دن کرنا ۔ رات بھر بیدار رہنا ۔ (۲) تاریکی شب کی زحمت اٹھانا

بروز افتادن راز مصدر اصطلاحی بقول اننذ فاش و ظاہر شدن راز (حکیم سنائی ؎) ہر شب زنبکہ سوزم از ان شمع دل فروز ۔ خواہد فتاد راز من آخر بروی روز ۔ مؤلف عرض کند کہ از سندی کہ پیش شد از ان مصدر (بروی روز افتادن راز) پیدا می شود کہ بمعنی فاش شدن آن است کہ بجای خودش می آید و این ہم موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم (اردو) راز افشا ہونا ۔ راز فاش ہونا ۔

بروزد بقول سروری بروزن و معنی فروزد یعنی روشن کند و افروختہ سازد (مولوی معنوی ؎) جان چو فروزد ز تو شمع بروزد ز تو ۔ گر نہ بسوزد ز تو جملہ بود خام خام ۔ مؤلف عرض کند کہ (افروزیدن) مصدری بمعنی روشن کردن و روشن شدن چراغ گذشت لازم و متعدی ہر دو آمدہ و صراحت ماخذش ہم در انجا کردہ ایم و (فروزیدن) اصل آنست پس مصدر (بروزیدن) را

مبدّل (فروزیدن) دانیم و موحده را مبدّل فا گیریم چنانکه بالعکس اہل این زبان را زفان کرده اند و سند این تبدیل ہمین مصدر است که اظہر من الشمس باشد وجا دارد که لغت عرب بروز را که بمعنی آشکار است ماخذ مصدر (بروزیدن) دانیم که فارسیان بقاعدۂ خود بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر ، زآن مصدری ساخته اند که معنی لفظی این آشکار اشدن و بمجاز روشن شدن باشد پس بروزد مضارع (بروزیدن) است صاحب سروری تعریفش برنگ اسم جامد کرده و معنی لازم را که روشن شود بگذاشته و ترک فرموده و سند مولوی معنوی برای لازم است نه متعدی و محققین مصادر مصدر (بروزیدن) را ترک فرموده اند و بر کلام مولوی معنوی نظر غور نفرموده اند این است حقیقت مصدر مرده که نام و نشانش در صفحات تحقیق باقی نبود و جا دارد که بدون تحتانی معروف (بروزدن) را مصدر گیریم که خلاف قاعده نیست اندرین صورت این را مخفف (بروزیدن) دانیم و (بروزیدن) را اصل قرار دادن بدین وجه لازم می آید که ماخذش بصورت اوّل فروغ و بصورت ثانی بروز ہر دو لغت عرب است و مصدری که با اسمای غیر فارسی زبان وضع می شود آن را مصدر جعلی نام است و برای مصدر جعلی زیادت تحتانی معروف قبل علامت مصدر لازم (اردو) دیکھو بروزدن اور بروزیدن یہہ اس کا مضارع ہے بمعنی روشن ہووے - روشن کرے

بروز دادن مصدر اصطلاحی بقول رہنما و روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی افشا کردن مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان دارند موافق

قیاس است متعدی (بر وزافتادن راز) کہ گذشت (اردو) افشا کرنا. ظاہر کرنا۔

بروزدن بحث این بر بروزدگذشت (اردو) دیکھو بروزیدن ۔

بروز سیاہ نشاندن مصدر اصطلاحی بقول بہار و بحر واند خراب و بدحال گردانیدن مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد (باقر کاشی ؎) ما را شب فراق بروز سیہ نشاند ۞ تو در شب چراغ شبستان گیتی ۞ (شفیع اثر ؎) روشندلی بروز سیاہم نشاندہ است ۞ فانوس از شمع بود تیرہ روزگار ۞ (اردو) خراب اور تباہ کرنا ۔

بروز فلان نشستن مصدر اصطلاحی بقول تحقیق الاصطلات ۔ (۱) بحالت کسی رسیدن (امید ہمدانی ؎) ظاہر شود چو شمع بہ پیش تو روز من ۞ یک شب اگر تو ہم نشینی بروز من ۞ وارستہ و بحر ذکر مضارع این (بروز فلانی نشیند) بطور مقولہ کردہ بہ تفسیر مانند کہ شخصی مثل او بحال تباہ گرفتار آید اسنادش مخصوص بمضارع و مقولہ بناشد پس بقول شان ہمین مصدر (۲) بمعنی گرفتار آمدن بحال تباہ (باقر کاشی ؎) ہر ان سینہ کو داغ عشقی ندارد ۞ الٰہی بروز گریبان نشیند ۞ (شاہی ؎) آنکس کہ شبی نشست با تو ۞ بسیار بروز ما نشیند ۞ مؤلف عرض کند کہ ما معنی اول را معتبر دانیم و خوش تعریفی خیال کنیم اگرچہ حاصل آن معنی دوم است ولیکن در آخرش لفظ کسی زیادہ کردن لازم است یا بحال کنایہ باشد (اردو) (۱) کسی کا حال کسی کے مثل ہونا ۔ اوسکا سا حال ہونا (۲) بلا مین گرفتار ہونا ۔ برا حال ہونا ۔ مبتلای مصیبت ہونا ۔ تباہ ہونا ۔

(الف) بروز کسی افتادن مصدر اصطلاحی

(ب) بروز کسی نشستن هردو بقول بهار و انند ـ مثل او بحال بدی گرفتار آمدن (میرخسرو الف ٥) چو از زلفش بدین روز او فتادم ؛ بمن ای شب مکن چندین تطاول ؛ (محسن تاثیر ب ٥) چه ضرر منع تاثیر که بخون نشسته تا صبح ؛ نکنی وگرنه گویم که بروز ما نشینی ؛ مؤلف عرض کند که رسیدن بحالتی که دیگری مبتلای آنست ـ هردو مرادف (بروز فلان نشستن) که گذشت کنایه باشد و ب (اردو) دیکهو بروز فلان نشستن ـ

بروزن افگندن برق مصدر اصطلاحی ـ افگندن برق بروزن و کنایه از بلائی نازل کردن و سوختن (ظهوری ٥) هستی بانقاب شد آن رخ جان فروز ؛ را کاش بروزن افگند برق وجود سوز را ؛

(اردو) بجلی گرانا ـ

بروزیدن همان مصدر مرده که بذیل (بروزه) این را زنده کرده ایم و بیان ماخذ و تعریف این همه را انجا مذکور (اردو) دیکهو افروزیدن ـ

(الف) بروس (الف) بقول شمس

(ب) بروسان گروه مردم و (ب) بقول برهان با سین بی نقطه بر وزن عروسان (۱) مطلق است از هر پیغمبری که باشد و (۲) گروهای مردمان صاحب جهانگیری این را مرادف (بروشان) بشین معجمه عوض سین مهمله یعنی اوّل گوید که می آید و از معنی دومش ساکت و فرماید که این را (بروسان و بروشان) بحذف واو هم گفته اند ـ خان آرزو در سراج بذکر (ب) فرماید که این غلط است و صحیح (بربروسان) است مؤلف عرض کند که (بربروسان) بسین مهمله

(۶۶۸۹) (۶۶۹۰)

زیاده البته به شین معجمه گذشت و ما همدرانجا
نوشته ایم که آن مزید علیه (ب) باشد بزیادت
کلمهٔ بر بران که هیچ معنی ندارد و (ب) اصل
است و در اینجا همین قدر کافی است که
(ب) بزیادت الف و نون جمع و او
بتابع شد از (بر) که لغت عرب است
بقول منتخب بالفتح بمعنی محکم بودن بر عزم
و ماهر بودن راه بر و راه نمائی - و بقول
[illegible] منتهی الارب بمعنی مهارت و رهنما
و برساء الجوش بالفتح بمعنی مردم پس فارسیان
از همین لغات عرب (الف و ب) را مفرس
کرده اند چنانکه برساء را بحذف همزه و زیادت
نون نسبت در آخرش (برسان) کردند
چنانکه جوش و جوشن پس معنی لفظی این منسوب
به مردم و جادارد که برلغت برس الف
زائد و نون نسبت آورده برسان کردند
که معنی آن منسوب به رهنما و کنایه از است

پیغمبری و معنی دوم مجاز آن بر سبیل تعمیم -
پس آنچه (برسان) و مبدلش (برشان) به
همین معنی گذشته است اصل باشد چنانکه
اشارهٔ آن بر (برسان) کرده ایم و غلطی
ماست که آن را مخفف (ب) دانستیم چنانکه
بر (برسان) نوشته ایم و حقیقت این است
که (بروسان) مزید علیه برسان است
بزیادت واو چنانکه تهمند و تنومند همین
قدر است حقیقت (ب) و جادارد که
(ب) را مزید علیه (الف) دانیم بزیادت
(الف) و نون زائدتان و (الف) مفرس
(برساء) عربی بحذف الف و همزه آخر و زیادت
واو در میان کلمه چنانکه برمند و برومند
بمعنی مطلق گروه مردم - باقی حال در
مفرس بودن این شک نیست و آنچه خان
آرزو (بروسان) را اصل قرار میدهد
و (ب) را غلط داند غلطی اوست که از

ماخذ خبر ندارد و پروشان مبدل پروسان است چنانکه گشتی و کشتی (اردو) (الف) انسانوں کی جماعت ۔ مؤنث گروہ ۔ مذکر (ب) (۱) دیکھو پرسان (۲) انسانوں کی جماعتیں ۔ مؤنث

پروش بقول مؤید در نسخهٔ مطبوعهٔ مطبع نولکشور ہمان پرنوس و پرتوس که بجایش گذشت دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و در نسخهٔ قلمی مؤید متروک و بعوض این پرنوش و پرنوشه را بہمین تعریف آورده مؤلف عرض کند که غیر از تصحیف اہل مطبع نباشد پس ضرورت بحث زائد نیست (اردو) ناقابل ترجمہ ۔

پروشاک بقول سراج بفتح با و شین معجمه و واو مجہول ناک را گویند مؤلف عرض کند که محققین فارسی زبان ازین ساکت و (پروشک) بدون الف بہمین معنی می آید و صراحت ماخذش ہمدر آنجا کنیم و بینجا ہمین قدر کافی است که اگر سند استعمال این بنظر آید الف را زائد گیریم که درمیان کلمه می آید چنانکه چہار و چاہار و ظن غالب آنست که تصحیف کاتب سراج اللغات باشد حیف است که در حلیهٔ نقد صراحت این نشد و سلسلهٔ ردیف درخور تصفیه نباشد که ہمیان پروسان و پروشه واقع است والله اعلم بحقیقة الحال ۔ باقی حالیا بدون سند استعمال تسلیم نکنیم که معاصرین عجم ہم زبان ندارند (اردو) دیکھو پروشک ۔

پروشان بقول برہان و مؤید و جہانگیری و جامع ہمان پروسان که گذشت مؤلف عرض کند که مبدل آنست که سین [illegible] شد به شین معجمه چنانکه کستی و کشتی و ما هم ماخذ این برابر پروسان کرده ایم (اردو) دیکھو پروسان ۔

بروشک بقول سروری بحوالہ تحفہ و رشیدی بفتح با و شین معجمہ و ضم رای مہملہ خاک را گویند صاحبان جہانگیری و برہان و جامع بضمتین گفتہ اند خان آرزو عوض این (بروشاک) را بزیادت الف آوردہ و ما خیال خود ہم را انجا ظاہر کردہ ایم۔ خیال مؤلف این است کہ اسم جامد فارسی قدیم کہ ہیچ ماخذ این متحقق نمی شود جز این کہ فارسیان بر را کہ لغت عرب بمعنی دشت و بیابان است مرکب کردند با کلمۂ وش کہ بقول برہان افادۂ معنی تشبیہ کند و کاف آخر برای تقلیل چنانکہ چندک یا زائد چنانکہ پرستو و پرستوک و معنی لفظی این مثل دشت و کنایہ از خاک واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) مٹی۔ بقول آصفیہ۔ زمین۔ ارض۔ بھوم۔ تراب۔ اربعہ عناصر سے ایک۔

(الف) **برو فرود** اصطلاح۔ بقول سروری و برہان و ناصری و بحر بمعنی فراز و نشیب و بلندی و پستی (شیخ نظامی ؎) چون بود درست کار و بارت ؏ بندیش برو فرود کارت ؏ مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی کلمۂ بر بمعنی بالا است و مصدر .... برآمد و دل شد برو فرود ؏ نہ دل فرو شد کہ جانم برآمد است ؏ (اردو) (الف) نشیب و فراز۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ اونچ نیچ۔ اتار چڑھاؤ (تحمل ؎) ہے تحمل خطیر منزل عشق ؏ سیکڑوں اس میں ہیں نشیب و فراز ؏ (ب) دل کا تہ و بالا ہونا۔ صاحب آصفیہ نے (تہ و بالا ہونا) پر فرمایا ہے۔ زیر و زبر ہونا۔ الٹ پلٹ ہونا۔

(ب) **برو فرود شدن دل** بمعنی تہ و بالا شدن دل آمدہ (امیر خسرو ؎) دی گرد

بروفہ بقول سروری بحوالۂ تحفہ بہ رای مہملہ و فا بر وزن شگوفہ (۱) دستارہ (۲)

میان بند۔ صاحب رشیدی گوید کہ بضمّتین دستار و فوطہ صاحب برہان بذکر معنی اوّل
نسبت معنی دوم گوید کہ فوطہ باشد کہ مندیل و کمربند است۔ صاحب جامع گوید کہ
فوطہ و دستار و مندیل مؤلّف عرض کند کہ بر بمعنی جسم و بدن است کہ بجایش گذشت
و وقا لغت عرب است بمعنی وفا کردن و حاصل بالمصدرش ہم وفا باشد و
الف آخر بدل شد بہای ہوز چنانکہ پاسا و پاسہ پس چیزی کہ وفا کنندہ بر است
کنایۃً دستار و فوطہ را گفتند و فوطہ پارچۂ نادوختہ را نام است کہ ازان کار
دستار و کمربند گیرند (کذا فی الغیاث) (اردو) (۱) دستار۔ اسم مؤنّث دیکھو
ازار (۲) کمربند بقول آصفیہ اسم مذکّر۔ پٹکا۔ کمر باندھنے کا دوپٹہ۔ پیٹی۔ پٹّا۔

بروقہ بقول ہفت بفتح اوّل و سکون رای مہملہ و فتح واو و قاف و ہای مدوّرہ
زدہ نام گیاہی است کہ بخوردن آن شکم گوسفند درد کند صاحب انند بروقی
فرماید کہ لغت عرب است۔ نام گیاہی ہرگاہ ابر بیند سبز گردد و بذیل آن ذکر بروقہ
کردہ صاحبان محیط و مخزن الادویہ و بحر الجواہر ازین لغت ساکت و متحقّق شد کہ
لغت عربی زبان است تسامح صاحب ہفت کہ در لغات فارسی زبان جا دارد
طرفہ اینکہ بر اجمال بیان قناعت کردہ نمیدانیم کہ اسم این در السنۂ غیر عرب چیست
تا تحقیقش می کردیم (اردو) بروقہ۔ ایک گھانس کا نام ہے جس کے کھانے سے
بکروں کو درد شکم عارض ہوتا ہے اس سے زیادہ تحقیق نہ ہو سکی۔ مؤنّث۔

بروکشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (بر روکشیدن) است کہ بجایش

گذشت (اردو) دیکھو (بر روکشیدن)	جس پر تفصیلی بیان ہے ۔

بروگرد بقول ناصری و انند بکسر اوّل و کاف عجمی مکسور ہمان شہری کہ ذکرش بر (بروجرد) گذشت (اردو) دیکھو بروجرد ۔

بر و مند اصطلاح ۔ بقول سروری و برہان و ناصری و جامع و بحر و بہار (۱) بمعنی باثمر (شیخ سعدی ؎) خدیو خردمند فرخ نژاد ٭ کہ شاخ امیدش برومند باد ٭ صاحب سروری بحوالہ تحفۃ السعادت فرماید کہ (۲) بمعنی برخوردار و توانا و خرم و کامیاب و بانفع ۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی بر معنی اوّل قانع ۔ خان آرزو در سراج بر هر دو معنی گوید کہ این مرکب است از بر و واو و مند و فرماید کہ از خصائص لفظ مند است کہ واو زائدہ آرند چنانکہ تنومند مؤلف عرض کند کہ فارسیان واو زائد درمیان دو کلمہ در بعض لغات می آرند اگرچہ ضرورت نباشد ۔ بر بمعنی بار است و مند بمعنی صاحب معنی لفظی این صاحب بر و باردار پس معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و آنچہ خان آرزو واو زائد را از خصائص کلمہ مند داند غلط کند چنانکہ (خردمند) کہ واو زائد ندارد پس خصوصیت کجا باقی ماند حقیقت آنست کہ این خصوصیت محاورۂ فارسیان است کہ در بعض اصطلاحات مرکب درمیان دو کلمہ واو زائد آوردہ اند و در بعضی ترک کردہ و ہمین عمل در غیر کلماتی ہم یافتہ شدہ کہ کلمہ مند دران نباشد و غیر مرکبہ چنانکہ مغل و مغول و غم و غمو (صائب ؎) چون نخل برومند ز خود رزق ندارم ٭ بہر دگران است مرا گر ثمری ہست ٭ (نظامی

سله) برومند باد آن همایون درخت
که در سایهٔ او توان برد رخت ہو (صائب)
سله) بچه تقریب کسی از تو برومند شود
که نه برور نه براری نه برری آئی ہو۔
(اردو) (۱) باردار۔ دیکھو برآور۔ مؤلف
عرض کرتا ہے کہ بارور بھی اردو میں
مستعمل ہے یعنی مثمر (۲) برخوردار۔ دیکھو
(برخوردار) کامیاب۔

برومند از ماه و سال | اصطلاح بقول
مؤید و شمس یعنی متمتع از روزگار مؤلف
عرض کند که سبحان الله چه خوش اصطلاحی
بیان کرده اند که معنی حقیقی دارد و نمیدانیم
که تخصیص ماه و سال چه بود (برومند از روزگار
یا بخت یا اقبال وغیره) لکھ۔ هر لفظی را که با برومند
مرکب کنیم نظر به معنی دوم برومند میتوان
معلوم میشود که صاحب مؤید برای تائید فیضان ادا
این کرده (اردو) زمانہ سے متمتع۔

برومندی | بقول لطائف و آنند و مؤید و هفت بمعنی برخورداری
مؤلف عرض کند که یای مصدری با لغت (برومند)
مرکب کرده اند و بس معنی لفظی این (۱) بارآوری
و (۲) کامیابی و برخورداری نمیدانیم که محققین با اجرا
این را بمعنی دوم مخصوص کرده اند معاصرین عجم هر دو
معنی بر زبان دارند (اردو) (۱) بارآوری۔
(۲) کامیابی۔ برخورداری۔ مؤنث۔

برومه | بقول خان آرزو در سراج بضمتین بمعنی دستار و فوطه که مندیل و کمربند
است مؤلف عرض کند که بروفه به فای چهارم عوض میم به همین معنی گذشت۔
بظاهر تصحیف کاتب باشد که فا را میم نقل کرد حیف است که حلیهٔ لفظ بیان نه شد
فا به میم یا بالعکس آن بدل نمی شود تا این را مبدل آن می گفتیم (اردو) دیکھو بروفه

برون | بقول سروری بحوالهٔ تحفه بکسر با و ضم رای مهمله (۱) گویند بے برون لق

یعنی برای تو (رودکی ؎) یاد کن زیرت اندرون تخته ٭ تو بر خوار خوابنید ستان
٭ چه سود یابنت جهد کنده همی ٭ ببریده برون تو پستان ٭ صاحبان برهان و ناصری و
جامع صراحت کنند که بمعنی برای و بجهت. مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است
و آنچه حالا متعارف و مستعمل است برای باشد چادارد که برای را مبدل همین
برون دانیم که واو بدل شد بالف چنانکه وریب و اریب و نون بدل شد بتحتانی
چنانکه اونج و اویج. (اردو) دیکھو برائے۔

(۲) برون. بقول سروری و برهان و ناصری و جامع و سراج مختصر بیرون که ضد
درون باشد (نظامی ؎) برون آمد چنین شهسواران ٭ پیاده در رکابش تاجداران
٭ صاحب رشیدی بَرَن و بَرُون هر دو را مخفف بیرون گفته صاحب غیاث
این را بحواله کشف بضم هم گفته مؤلف عرض کند که برون و درون دو اسم
جامد است که وضع شد از کلمهٔ بر و در الف و نون نسبت در آخر این هر دو زیاد
کرده کلمه وضع کردند. اهل ایران از آن و پس از آن بمحاورهٔ فرس الف بدل شد
به واو که فارسیان دائما الف را به واو خوانند چنانکه تاغ را توغ و نان را نون
معنی لفظی این هر دو منسوب به بالا و منسوب به داخل و آنچه بزیادت تحتانی آید
یعنی بیرون مزید علیه اینست چنانکه بت و بیت و استادن و ایستادن. دیگر
آنانکه این را مخفف بیرون و بیرون را اصل دانسته اند غلط کرده اند که از ما حصل
این خبر ندارند پس اعراب صحیح بفتح اول است ولیکن در محاورهٔ فارسیان بضم نیز

مستعمل و آنانکہ این را مخفف بیرون دانند بالکسر خوانند (اردو) باہر۔ بقول آصفیہ اندر کے خلاف۔ خارج۔ بیرون۔ نکلا ہوا۔

(۲۲) بروّن۔ بقول ضمیمۂ برہان و ناصری و جامع با اوّل مفتوح و ثانی مشدد و مضموم با زن باشد کہ (۱) بز کوہی بود و (۲) بزی را گویند کہ پیشاپیش گلہ براہ برود صاحب برہان فرماید کہ این لغت زند و پازند است مؤلف عرض کند کہ بر بقول منتخب بالفتح راندن گوسفند و خواندن آن را از راندن و بمعنی بیابان لغت عرب است۔ فارسیان بزیادت الف و نون نسبت از قبیل ایران و توران و تبدیل الف بہ واو چنانکہ تاغ و توغ و تان و توّن بروّن کردند معنی لفظی این منسوب بہ بیابان و نام نہادند برای بز کوہی و تشدید رای مہملہ تصرف محاورہ و زبان است و بس و معنی دوم ہم متعلق از ہمین لغت عرب و ترکیب متذکرۂ بالاست کہ گوسپندی کہ پیشاپیش گلہ براہ رود۔ گلہ را می خواند و می راند۔ یکی از معاصرین عجم گوید کہ فارسیان برّو را کہ امر حاضر رفتن بموحدۂ زائد است بہ تشدید تیز کنند و ہمین لفظ از زبان کسی می برآید کہ پیش پیش گلہ گوسپندان می رود و در معضی مقامات بہمین مقصد آواز (برّے برّے) ہم می دہند و بزیادت نون نسبت گوسپندی را ہم گفتہ اند کہ پیش گلہ می رود و بآوازش گلہ گوسپندان براہ رود و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) جنگلی بکرا۔ مذکر (۲) وہ بکرا جو سب سے پہلے چلتا ہے جس کی آواز پر اور بکرے چلتے ہیں۔ مذکر۔

(۲۳) بروّن۔ بقول برہان بضم اوّل مطلق حلقہ را گویند عموماً و حلقۂ بینی شتر را خصوصاً

صاحب مؤید بحوالہ القنیہ فرماید کہ حلقہ ہای بینی شتر از مس و موی و ہر حلقہ ہا کہ باشد چون دستیانہ و خلخال و گوشوارہ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی دوم است وجا دارد کہ برہ را بمعنی آن بارن گیریم کہ بجایش گذشت والف و نون نسبت بران زیادہ شد چنانکہ ایران و توران والف بدل شد بہ واو چنانکہ تاغ و توغ و فتح اوّل در لب و لہجہ بدل شد بہ ضمہ وحلقہ را نام کردند کہ بالای جسم می پوشانند اعم ازینکہ بالای بینی یا دربینی و دست و پا و اللہ اعلم۔ اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) وہ حلقہ جو اونٹ کی ناک بین یا انسانون کے ہاتھون یا پاؤن مین بطور زیور پہناتے یا پہنتے ہین۔ مذکر۔

بیرون آمدن مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی بیرون آمدن کسی از داخل خانہ یا حیطۂ چیزی و بیرون آمدن چیزی ہم از چیزی چنانکہ (بیرون آمدن خار) (الوری ﷺ) بفال نیک برون آمدم برای صواب ٭ بعزم خدمت درگاہ پیشوای جہان ٭ و (۲) آمادہ شدن ہم وشد این ہمان کلام الوری است کہ بمعنی اوّل گذشت و (۳) برآمدن چنانکہ آرزو و برون آمدن سند این بہ (برون آمدن آرزو) می آید (۴) وضع شدن چنانکہ (برون آمدن درد از دل) و (۵) نجات یافتن چنانکہ (برون آمدن از رنجیدن) و (۶) باز آمدن چنانکہ (برون آمدن از سنجیدن) و (۷) حاصل شدن چنانکہ (برون آمدن از سنگ) و (۸) منتقل شدن چنانکہ (برون آمدن از ظلمت دیدن) و (۹) سبکدوش شدن چنانکہ (برون آمدن از عہدہ) و (۱۰) مقابلہ کردن چنانکہ (برون آمدن باکسی) و (۱۱) بلند شدن چنانکہ (برون آمدن لب) و (۱۲) ظاہر شدن

چنانکه (برون آمدن همت) مخفی مباد که همهٔ
معانی دوم تا آخر مجاز معنی اوّل است صاحبان
برهان و مؤید و هفت این را بمعنی ترک اطاعت
و انقیاد آورده اند مؤلف گوید که این معنی
پیدا می‌شود از (برون آمدن از حکم) و متعلق
است بمعنی اوّل (اردو) (۱) باہر آنا۔
نکلنا۔ باہر ہونا (۲) آمادہ ہونا (۳) بر آنا۔
(۴) دفع ہونا (۵) نجات پانا (۶) باز آنا۔
(۷) حاصل ہونا (۸) متحمل ہونا (۹) سبکدوش
ہونا (۱۰) مقابلہ کرنا (۱۱) بلند ہونا (۱۲)
ظاہر ہونا۔

برون آمدن آرزو مصدر اصطلاحی
بمعنی بر آمدن آرزو ست متعلق بمعنی سوم
(برون آمدن) که گذشت سند این بر آمدن آرزو
(برون آمدن) و در مدوده گذشت۔ (اردو)
آرزو نکلنا۔

برون آمدن از پرسیدن مصدر
اصطلاحی۔ کنایہ از خاموش شدن متعلق
بمعنی اوّل برون آمدن (ظهوری ؎) تا شنید
جوابی گوش برخود تا بکی پیچد ؎ شود روزی
که روزی لب ز پرسیدن برون آید ؎
(اردو) خاموش ہونا۔

برون آمدن از ترسیدن مصدر
اصطلاحی۔ بی خوف شدن متعلق بمعنی اوّل
(برون آمدن) که گذشت (ظهوری ؎)
ظهوری بسته تعویذی به بازوی خود از
موئی ؎ که در شب گردئی کوئی ز ترسیدن
برون آید ؎ (اردو) خوف سے نجات
پانا۔ نڈر ہونا۔

برون آمدن از خویش مصدر
اصطلاحی۔ همان است که در مقصوره
بر (از خویش برون آمدن) مذکور شد
متعلق بمعنی اوّل (برون آمدن) که گذشت
(اردو) دیکھو (از خویش برون آمدن)

(۳۳۷) **برون آمدن از رنجیدن** مصدر اصطلاحی۔ نجات یافتن از رنج و غم متعلق بمعنی پنجم (برون آمدن) که گذشت۔ (ظهوری ـه) خوش آن کز بهر آسایش ز رنجیدن برون آید ٭ هنر بینی کند و ز عیب نادیدن برون آید ٭ (اردو) رنج سے نجات پانا۔

(۳۳۸) **برون آمدن از سنجیدن** مصدر اصطلاحی۔ باز ماندن از سنجیدن متعلق بمعنی ششم (برون آمدن) که گذشت (ظهوری ـه) از ان بیشم که بیشی را بپا سنگ کمی آرم ٭ کسی این پله گر خواهد ز سنجیدن برون آید ٭ (اردو) تولنے اور اندازہ کرنے سے باز آنا۔ باز رہنا۔

(۳۳۹) **برون آمدن از سنگ** مصدر اصطلاحی۔ حاصل شدن بمشکل تمام متعلق بمعنی هفتم (برون آمدن) که گذشت (انوری ـه) وصل تو که از سنگ برون می آید ٭ در کوکبهٔ خیال چون می آید ٭ (اردو) نہایت مشکل سے ہاتھ آنا۔ حاصل ہونا۔

برون آمدن از ظلمت دیدن مصدر اصطلاحی۔ متحمل تاب نگاه شدن متعلق بمعنی ششم (برون آمدن) که گذشت (ظهوری ـه) توان چشمی برویش در تماشا آشنا کردن ٭ برویش گر نگاه از ظلمت دیدن برون آید ٭ (اردو) تاب نگاه کا متحمل ہونا۔ دیکھ سکنا۔

برون آمدن از عهده مصدر اصطلاحی۔ این همان است که در مقصود برآ از عهدهٔ کاری برون آمدن گذشت متعلق بمعنی نهم (برون آمدن) که گذشت (ظهوری ـه) زمانی از زبان لاف گفتن آیدم باور ٭ که گوش از عهدهٔ پیغاره نشنیدن برون آید ٭ سند دوم همدر آنجا گذشت۔

(اردو) دیکھو از عہدۂ کاری برون آمدن

برون آمدن از عیب مصدر اصطلاحی
خارج شدن از عیب و بی عیب شدن است
متعلق بمعنی اول (برون آمدن) کہ گذشت
سند این از ظہوری بر (برون آمدن از
رنجیدن) گذشت (اردو) بی عیب ہونا

برون آمدن باکسی مصدر اصطلاحی
مقابلہ کردن باکسی متعلق بمعنی دہم (برون
آمدن) کہ گذشت (انوری ؎) بہر دست
خواہی برون آی بامن ٭ ز تو دست برد و
ز من بردباری ٭ (اردو) کسی کے ساتھ
مقابلہ کرنا۔

برون آمدن خار مصدر اصطلاحی
خارج شدن و بیرون آمدنش متعلق بمعنی
اول (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری
؎) مبادا خار راہ ہجر در پا پیچ دشمن
را ٭ بکاوم تا بتارک گر بکاویدن برون آید ٭
(اردو) کانٹا نکلنا۔ (پاؤں یا ہاتھ سے)

برون آمدن درد از دل مصدر
اصطلاحی۔ دور و دفع شدن درد از دل
متعلق بمعنی چہارم (برون آمدن) کہ گذشت
(ظہوری ؎) بمنع نالہ قفلی بسر دہان از
ہر نفس بندم ٭ اگر دانم کہ درد از دل
بنالیدن برون آید ٭ (اردو) دل سے
درد جاتا رہنا۔

برون آمدن گل از غنچہ مصدر
اصطلاحی۔ پیدا شدن گل باشد از غنچہ
متعلق بمعنی اول (برون آمدن) کہ گذشت
(ظہوری ؎) بہار آمد ز نرگس باغ دارد
چشم بر راہت ٭ کہ گل از غنچہ می خواہد
بگل چیدن برون آید ٭ (اردو)
گل پیدا ہونا۔

برون آمدن لب مصدر اصطلاحی
بلند شدن لب برای بوسہ متعلقہ بمعنی

یازدہم (برون آمدن) کہ گذشت (انوری ؎) لبت تا عاشقان را دست گیرد ٭ برون آید بدست دیگرامروز ٭ (اردو) لب بوسہ کے لئے بلند ہونا۔ بوسہ پرآمادہ ہونا جسکی شکل لب کو بلند کرتی ہے۔

(۳۲۹۴) **برون آمدن نگاہ** مصدر اصطلاحی۔ آمادۂ نگاہ شدن متعلق بمعنی دوم (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ؎) چون برون آمدنگہ راہی بجائی می رود ٭ پرتو دیدار بر بام نظر افتادہ ایم ٭ (اردو) دیکھنے پر آمادہ ہونا۔ دیکھنا۔

(۳۲۹۵) **برون آمدن ہمت** مصدر اصطلاحی ظاہر شدن ہمت متعلق بمعنی دوازدہم (برون آمدن) (صائب ؎) ہمت از اندیشۂ سائل نمی آید برون ٭ گردن مینا بلند از انتظار ساغراست ٭ (اردو) ہمت ظاہر ہونا۔

(۳۲۹۶) **برون آوردن** استعمال بضمتین و بکسر اول وضمۂ ثانی۔ ہر دو متعدی برون آمدن است کہ گذشت مرکب با لفظ برون و مصدر آوردن (۱) آوردن کسی را از داخل بہ خارج چنانکہ (برون آوردن زید از جائی) و (۲) چیزی را از چیزی برآوردن) چنانکہ (برون آوردن شمشیر از غلاف یا خار از پا) کہ بہ (برون آوردن چیزی از چیزی) می آید و (۳) برآوردن و نجات دادن و رہانیدن چنانکہ (برون آوردن از چیزی یعنی از تلخی وغیر ذلک برآوردن) (اردو) (۱) کسی کو اندر سے باہر لانا (۲) کوئی چیز کسی چیز سے نکالنا جیسے تلوار میان سے نکالنا یا پاؤں سے کانٹا نکالنا (۳) نجات دلانا۔ چھڑانا۔

(۳۲۹۷) **برون آوردن از تلخی** مصدر اصطلاحی بیرون کردن و برآوردن از تلخی و نجات

دادن از ان متعلق بمعنی سوم برون آوردن که گذشت (ظہوری ے) بزہری عمر شیرین را برون آوردم از تلخی چو شدم از چاشنی گیران زشکر کام می شویم ہو (اردو) تلخی سے نجات دینا۔ تلخی سے نکالنا۔

برون آوردن از جائی استعمال بمعنی حقیقی است یعنی کسی را از حجرہ یا خانہ یا امثال آن بیرون آوردن متعلق بہ معنی اوّل (برون آوردن) که گذشت (ظہوری ے) یوسف از زندان نیاوردی برون چو سیر باغ بوستان عیب است عیب چو (صائب ے) برون آوردہ عنونہا خراشش گوشہ گیران را چو نشست جملہ پامال است رفتار اینچنین باید چو مخفی مباد که درین شعر صائب قرینہ متقاضی آنست که (از گوشہ) را محذوف دانیم (اردو) باہر لانا (کسی مقام سے)

(۳۲۹۶) برون آوردن از چیزی مصدر اصطلاحی۔ نجات دادن از چیزی چنانکه از چاہ بر آوردن و مصدر (برون آوردن از تلخی) که بجایش گذشت متعلق از ہمین مصدر عام است (اردو) نجات دینا نکالنا جیسے باولی سے نکالنا۔ غم سے نجات دینا۔

برون آوردن از ہوس مصدر اصطلاحی۔ از قبیل (برون آوردن از تلخی) و متعلق بمصدر عام (برون آوردن از چیزی) که گذشت و این ہمان است که در مقصود بر دار ہوس برون آوردن کسی را گذشت (اردو) دیکھو (از ہوس برون آوردن کسی را)

(۳۲۹۸) برون آوردن چیزی از چیزی استعمال۔ خارج کردن چیزی باشد از چیزی چنانکه برآوردن شمشیر از غلاف یا خار از پا و امثال آن متعلق بمعنی دوم

(برون آوردن) که گذشت (صائب ے)
زبی دردان علاج درد خود جستن بدان
ماند ؂ که خار از پا برون آرد کسی از نیش
عقرب ہا ؂ (اردو) کسی چیز کو کسی چیز سے
نکالنا جیسے تلوار میان سے یا کانٹا پاؤں سے

برون آوردن سر از چیزی استعمال
بہ تماشای چیزی و کسی سر از جائی بیرون
کردن چنانکه (بر آوردن سر از دریچه و
روزن) (صائب ے) حوریان از روزن
جنت برون آرند سر ؂ چون نگه زان مردمان
چشم گرد د آشکار ؂ این متعلق است
بمعنی دوم (برون آوردن) که گذشت
(اردو) تماشے یا مشاہدے کے لئے
سر کسی چیز سے باہر نکالنا جیسے دریچے سے
سر نکالنا ۔

برون از جنبش اصطلاح ۔ بقول
مؤید و ہفت ای برتر از فلک مؤلف
عرض کند که کنایه خوب نیست طالب سند
استعمال می باشیم که معاصرین عجم بر زبان
ندارند و محققین فارسی زبان ازین کنایه
ساکت و ہر دو محققین بالا از اہل زبان
نبوده اند که مجرد قول شان سندی را ماند
(اردو) آسمان سے بلند ۔ برتر ۔

برون افتادن استعمال بمعنی حقیقی
(۱) بیرون شدن از چیزی چنانکه (برون افتادن
از پرده و فاش شدن) لازم برون
کردن و مرادف برون شدن ۔ سند
این در ملحقات می آید (اردو) باہر
آنا ۔ باہر ہونا ۔ فاش ہونا ۔ ظاہر ہونا
(۲) برون افتادن بمعنی رسوا شدن
چنانکه (برون افتادن از پرده و استعمال آن
که در ملحقات می آید (اردو) رسوا
ہونا ۔ بدنام ہونا ۔

برون افتادن از پرده مصدر

اصطلاحی۔ (۱) فاش شدن و (۲) رسوا شدن (ظہوری سلمہ) بیرون افتم از پردۂ رفو ایما ؎ کشادی برین راز مبہم بہ بندم ؎ (سحابی استرابادی سلمہ) از ہر دو جہان زیادہ می خواہم ؎ و زپردہ برون فتادۂ می خواہم ؎ معنی مباد کہ (از پردہ بیرون افتادن) بجای خودش در مقصود رہ گذشت (اردو) (۱) فاش ہونا (۲) رسوا ہونا۔

بیرون افتادن از گریبان مصدر اصطلاحی۔ ظاہر شدن و بیرون آمدن از گریبان (ظہوری سے) نمی افتد برون این اخگر از گریبانم ؎ درون سینہ تا کی داغ دل بر یکدگر چیدن ؎ (اردو) ظاہر ہونا۔ باہر آنا۔ (گریبان سے)

بیرون افتادن تخم از خاک مصدر اصطلاحی۔ بمعنی ظاہر شدن است و بالا زمین آمدن۔ (صائب سے) برون افتد چو تخم از خاک گردد روزی موران ؎ نہان کن زینہار از دیدۂ مردم عبادت را ؎ (اردو) ظاہر ہونا مٹی سے باہر ہونا

بیرون افتادن دل مصدر اصطلاحی بیرون آمدن دل از جای (ظہوری سے) دل آمد در طپیدن از درون ترسم برون افتد ؎ جگر را لخت لخت آرم شگاف سینہ بہ چینم ؎ (اردو) دل نکل پڑنا۔

(الف) **بیرون افگن** اصطلاح۔ الف

(ب) **بیرون افگندن** بقول (ناصری در ملحقات) کنایہ از اسبابیست کہ وقت عزیمت مسافرت برای ہمراہ بردن از خانہ بیرون افگنند (نظامی سے) (بیرون افگن) بنہ زین دارند در ؎ مگر این شوی زین مارنہ سر ؎ مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است بمعنی بیرون افگندہ و کنایہ از سامان سفر کہ بیرون خانہ

هی کنند و (ب) مرادف (بیرون انداختن)
کرهی آید ۱۱ (اردو) (الف) سفر کا سامان
ذکر (ب) باہر کرنا۔

بیرون انداختن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که بمعنی حقیقی و مرادف (برون
افگندن) بمعنی بیرون کردن است که گذشت
(صائب ؎) خوردن گندم برون انداخت
آدم را ز خلد ٭ تا بدانی پیش حق یک جو
اطاعت مشکل است ٭ (ظهوری ؎)
فکر اسباب ظهوری بدل انداز برون ٭
وای آن سر که باندازه سامان بخشند ٭
(اردو) باہر کرنا۔ نکال دینا۔

برون برآوردن | استعمال۔ مرادف
معنی سوم (برون آوردن) که گذشت
(ظهوری ؎) بیهوده نکته سازان افکنند
ورنه باهنا ٭ خود را برون برارم از
قیل و قال مردم ٭ (اردو) نجات
دینا۔ بچانا۔

برون بردن | مصدر اصطلاحی۔ (۱)
بمعنی حقیقی بیرون کردن چیزی و کسی
از جائی و (۲) دور کردن و دفع کردن
چیزی (اردو) (۱) باہر لیجانا کسی چیز
کو یا کسی شخص کو (۲) دور کرنا۔

برون بردن از شهر | مصدر اصطلاحی
دور کردن و دفع کردن از شهر اعم از اینکه
چیزی را یا کسی را (ظهوری ؎) شور
خود چون برم از شهر برون ٭ بهر دیوانگیم
صحرا انیست ٭ (وله ؎) چه قدر غم دل
دیوانه برون برد ز شهر ٭ این همه فصل
بهار آمد و صحرا نشگفت ٭ (اردو) شهر
سے دفع کرنا۔

برون بردن از مجلس | استعمال۔
دور کردن از محفل باشد و بر داشتن از

مجلس (ظہوری ے) شراب عشوہ چندان
کرد ساقی دوش درکارم ۴ کہ از مجلس برون
بر دوش بردم صبر و طاقت را ۴ (اردو)
مجلس سے باہر کرنا۔ لیجانا۔

برون بردن خرابی از چیزی مصدر
اصطلاحی۔ دور و دفع کردن خرابی از
چیزی باشد (انوری ے) ملک را رای
تو معمور چنان می دارد ۴ کہ بہ تدبیر برون
برد خرابی از وی ۴ (اردو) خرابی کسی چیز
سے دور کرنا۔ دفع کرنا۔ مٹانا۔

برون بردن رخت از دل استعمال
۔ دور کردن خیال از دل مرادف (از دل
رخت بدر انداختن) کہ در مقصورہ گذشت
(ظہوری ے) امید دیدن فردا برون
می برد رخت از دل ۴ بجا واقع شد این
تعمیر احوال خراب امشب ۴ (اردو)
دل سے دور کرنا۔

برون برشدن از چاه مصدر اصطلاحی
۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی
ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بیرون
آمدن از چاه (بدر چاچی ے) بر شعوہ دیو
زرین رسن از چاه برون ۴ بسکہ بر گرد
عذار اشک زلیخا آورد ۴ (اردو)
کنوین سے باہر آنا۔ نکلنا۔

برون پریدن خدنگ از کمان
(مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ بیرون شدن تیر از کمان باشد۔
(ازرقی ہروی ے) پیکان بقبضہ سر کشتہ
از بہر جنگ تو ۴ در سوی زہ خدنگ
برون پرد از کمان ۴ (اردو) تیر کا
کمان سے چھوٹنا۔

برون تاختن مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کرد۔ دہ از معنی ساکت مؤلف

عرض کند که (۱) دوانیدن از جا بمعنی
شعدی و (۲) دویدن از جا و گریختن
بمعنی لازم (فغانی شیرازی ـ) مستانه
برون تاخته توسن کین را که بتخانهٔ چین
ساختهٔ خانهٔ زین را که (ظهوری ـ)
کند زیر و زبر تنها سپاه صبر و طاقت را
که برون تازد نمایان عشوه گر از صف
مژگانش که (قاسمی گونابادی ـ ع) زمیدان
عالم برون تاختی که (اردو) (۱) دوڑانا
(۲) دوڑنا ـ بھاگنا ـ

برون تاختن از خود مصدر اصطلاحی
ـ از خود بیرون و بی خود شدن (ظهوری
ـ) از خود برون نتاخته یادر گلی چنین
که در عشق طی نساخته کس منزلی چنین که
(اردو) بے خود ہونا ـ آپے سے باہر ہونا

برون تو مقوله ـ بقول انند ـ (بهار
بحواله سروری) بمعنی برای تو و بجهت تو

مؤلف عرض کند که ما این را در سروری
نیافتیم و سندی که از رودکی پیش کرده
نقلش بمعنی (۱) برون گذشت که بقول
سروری بمعنی (برای) مذکور شد نمی دانیم
که محققین بالا این را مخصوص با لفظ (تو)
چرا کرده اند و چرا این را برنگ مقوله آورده اند
ـ چزین نباشد که در سند رودکی استعمال
(برون تو) بمعنی برای تو آمد ـ وای برین
تحقیق که عام را خاص می کنند و وجه تخصیص
بیان نمی کنند بحث (برون) بدین معنی
بجایش گذشت و ما با سروری اتفاق داریم
که (برون) را بمعنی (برای) بجایش نوشت
و استعمالش مخصوص نکرد با کلمهٔ (تو) ـ
(اردو) تیرے لئے ـ تیرے واسطے تیری خاطر

برون خرامیدن استعمال ـ کنایه از
گریختن است صاحب آصفی ذکر این کرده
از معنی ساکت (فغانی شیرازی ـ) برون

خرام که بسیار شیخ و دانشمند ہے خراب آن شکن و طرۂ و بناگوشند ہے (اردو) بھاگنا۔

برون دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی بیرون دادن کنایہ از آشکار اکردن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (عرفی ؎) از حجاب سخنم بسکہ عرق داد برون ہے صورت شیشہ بر آورد زلال تسنیم ہے (صائب ؎) ببین بدور لبش خط عنبر افشان را ہے کہ چون شراب برون دادہ راز پنہان را ہے (اردو) ظاہر کرنا۔

برون دمیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر بیرون دمیدن کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ پیدا شدن و بیرون آمدن (انوری ؎) گر صبا از کف دست تو وزد تا آید ہے درم افشان و مدار شاخ برون دست چنار ہے (اردو) نکلنا۔ پیدا ہونا۔

استعمال (الف) **برون دویدن** صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بیرون شدن و بیرون آمدن از جای (شاپور طہرانی ؎) می پرد چشم و دل می تپد از سینہ برون ہے ہمنشین خانہ بیار آ کہ غافل نرسد ہے مؤلف عرض کند کہ (ب) **برون دویدن دل** کنایہ از بیقراری دل است کہ از سند بالا پیدا می شود (اردو) (الف) باہر ہونا۔ باہر آنا۔ (ب) دل بیقرار ہونا۔ دکن مین کہتے ہین (دل باہر نکل پڑنا) بعض اہل دہلی اسکو جائز خیال کرتے ہین۔

برونده استعمال۔ بقول سروری و برہان و جامع و سراج و مؤید بہ رای مہملہ و واو و نون بوزن شرمندہ (۱) سلہ و سبد مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت بکاف

فارسی هم می آید و آنچه به دال سوم عوض واو گذشت اشارهٔ این همه را اینجا کرده ایم و
همین اصل است و آنچه بیای فارسی می آید مبدل این چنانکه تب وتپ اصل این
رونده بود موحدهٔ زائد در اول این آورده (برونده) کردند و رای مهمله را
در استعمال ساکن کردند و (رونده) اسم فاعل رفتن است که حقیقت آن در
ردیف رای مهمله بیان کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که سبد و بستهٔ قماش برای
نقل سامان بکار آید و نقل و حرکت بالواسطه می کند پس فارسیان این را مجازاً بمعنی
سلّه و سبد استعمال کردند و بس (اردو) ٹوکرا بقول آصفیه. هندی. اسم مذکر
سبد. چھبلی. جھابا. بانس یا جھاؤ وغیره کا بنا ہوا ظرف (بحر ع) منیچے آوازہ کستے ہیں
سیری و دستار پہ ٹوکرا کب تک یہ سر پہ عزت و توقیر کا ہو

(۲) برونده. بقول برهان و جامع و ناصری و سراج و مؤید و (سروری بحوالهٔ نسخهٔ
میرزا) و (سامی فی الاسامی) بستهٔ قماش که بعربی رزمه گویند مؤلف عرض کند که
ماخذ این هم همان است که بمعنی اول گذشت و این مجاز معنی اول است (اردو)
بستہ. بقول آصفیه فارسی. اسم مذکر. بندھا ہوا گٹھری. پس اس کا ترجمہ کپڑوں کا
بستہ یا گٹھا ہے. محاورهٔ اردو میں بڑی گٹھری کو گٹھا کہتے ہیں.

برون راندن مصدر اصطلاحی. کنایه
از دوانیدن و پیش بردن. صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت (انوری ع)

جاه او مرکب از برون راند چه داود ل
ده بعلیتین ؟ (نظامی ع) سکندر به
دستوری رهنمون ؟ زنقد و نسیه راند ایت

برون ۸ (اردو) دوڑانا۔ آگے لیجانا۔

برون رستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سند کہ پیش کردہ است برای (برون روئیدن) است و این مرادف آنست ولیکن با سندی از انوری یافتہ ایم (ے) باد نوروز سحرگہ چو بہ بستان بگذشت ۸ گل صد برگ برون رست ز پیراہن خار ۸ (اردو) دیکھو برون روئیدن۔

برون رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ خارج و محو شدن و دور شدن (صائب ے) عشقی کہ صادق است بود ایمن از زوال ۸ این تب برون نمی رود از استخوان صبح ۸ (ظہوری ے) می روند از صفحہ صورت ہا برون ۸ صورتش گر دیو تصویر نیست ۸ (صائب ے) گریبان ز کوی او دل ما می رود بیرون ۸ از ین باغ آب رو بتقاضا می رود بیرون ۸ (اردو) خارج ہونا۔ محو ہونا۔ دور ہونا۔

برون روئیدن مصدر اصطلاحی بمعنی برآمدن (ازرقی ہروی ے) مرجان فروغ لالہ برون آید از چمن ۸ مینا نہاد برگ برون روید از چنار ۸ (اردو) نکلنا۔

(الف) **برون ریختن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بیرون کردن و ریختن است و ---

(ب) **برون ریختن آب از چشم** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از گریستن (ثنائی ہروی ے) از موج گریہ شود غرق آب کشتی چشم ۸ اگر نہ مردم چشم آب از و فرو ریزد ۸ ہمچنین ---

(ج) **برون ریختن پرتو** افگندن پرتو

باشد (ظهوری ؎) ہر شراری پر تو صد روزنی ریزد برون ٭ در شبستان تمنا شمع دولت برگرفت ٭ و ہمچنین۔

(۱۲۱۸) (د) **برون ریختن حلاوت** پیش افگندن حلاوت (ظہوری ؎) حلاوتی نشہد لبت زیادت بود ٭ بشور خندہ برون ریختی شکر برداشت ٭ و ہمچنین۔

(۱۲۱۹) (ہ) **برون ریختن رخت از جائی** دور کردن رخت از سرا باشد۔ (ظہوری ؎) اگر می بایدت در کوچۂ آسودگی منزل ٭ برون ریز از سرای طبع رخت رسم و عادت را ٭ (صائب ؎) فرصت خاریدن سر نیست در پایان عمر ٭ رخت پیش از سیل می باید برون از خانہ ریخت ٭ (اردو) (الف) باہر پھینکنا۔ باہر کر دینا۔ (ب) رکھنا (ج) پر توڈالنا۔ نور ظاہر کرنا (د) حلاوت سامنے رکھدینا۔ (ہ) سامان باہر کرنا۔ دور کرنا۔ کسی جگہ سے)

برونز اصطلاح۔ بقول بول چال۔ فارسیان برنج را گویند کہ بمعنی سوم ش گذشت کہ ترجمۂ آن در اردو پیتل است و بہ انگلیسی برانز۔ **مؤلف** عرض کند کہ لغت انگلیسی را بہ تبدیل الف با واو مفرس کردہ اند دیگہ ہیچ معاصرین عجم بضم اول و دوم و سکون واو و نون و زای ہوز خوانند۔ وای بر بینای نشین کہ معاصرین عجم لغات خود را محفی می کنند و مفرسات بی ضرور۔ (اردو) دیکھو برنج کے تیسرے معنے۔

(۱۲۲۰) **برون زدن دست** مصدر اصطلاحی۔ ظاہر شدن و بیرون آمدن دست باشد (انوری ؎) در ابر اگر ز دست تو یک خاصیت نہند ٭ دست تہی برون نزند دیگر از چنار ٭ (اردو) ہاتھ نکلنا۔ ہاتھ باہر آنا۔

برونزی | اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار۔ اشیائی کہ از برنج درست کردہ باشد۔ مؤلف عرض کند کہ جز این نیست کہ مرادف (برنجی) است چنانکہ طشت برنجی و شمع برنجی۔ یای نسبت زیادہ کردہ اند بر لغت (برونز) کہ بمعنی برنج آمد و ما صراحت ماخذش ہم در انجا کردہ ایم (اردو) برنجی۔ یعنی پیتل کا بنا ہوا۔

(۱۳۴۱)

بیرون ساز | اصطلاح۔ کسی کہ ظاہر خود را درست دارد و باطنش درست نباشد اسم فاعل ترکیبی بمعنی آرایش کنندۂ بیرون (صائب ؎) نبود سیرت شایستہ خود آرایان را ٭ کہ بیرون ساز محالست درون ساز شود ٭ (ولہ ؎) از خود آرا طمع سیرت شایستہ خطاست ٭ کہ بیرون ساز درون ساز نگردد ہرگز ٭ (اردو) وہ شخص جس کا ظاہر درست ہو۔ باطن اچھا نہ ہو۔

بیرون سرا | اصطلاح۔ بقول سروری و رشیدی و برہان و ہفت و ناصری و جامع زری باشد کہ در غیر دار الضرب سکہ کنند مثالش نزاری قہستانی گوید (؎) افغان ز مغلشت سرایان ٭ نقدیست ولی بیرون سرائی ٭ (ولہ ؎) با قول سینہ با من ہیچ سیم پاک نبودی ٭ با آخر امتحان کردم زر بیرون سرا بودی ٭ (ولہ ؎) بروشنائی نتوان شناخت قلب از نقد ٭ اگرچہ نقد روان مرا روانی نہ ٭ محک مشاہد حال است و عاقلان دانند ٭ کہ سکۂ درم من بیرون سرائی نہ ٭ خان آرزو در سراج فرماید کہ بکسر اول است و ظاہر این لفظ مجاز باشد یعنی زریکہ بیرون سکہ خانۂ دار الضرب سکہ زدہ باشد۔ مؤلف عرض کند کہ محقق ہند نژاد درین صراحت ماخذ از خیال سطحی کار گرفتہ است کہ سرا دار الضرب

گرفت و حق آنست که (سره) لغت فارسی
است که بقول برهان بمعنی زر رائج و تمام
عیار و نقیض قلب یعنی (ناسره) می آید
(رائج) فارسیان های هوز آخره را بالف
بدل کردند چنانکه خاره و خارا و پس ازان
مرکب کردند بالفظ برون و معنی لفظی اینجا
خارج از کامل العیاری و کنایه از زر قلب
حیف است که محققین بالا در معنی این هم
از تحقیق کار نگرفته اند ولیکن مراد شان
همین است که ذکرش کرده ایم طرز بیان
شان خوب نیست از کلام استادان که
پیش شده ایم همین معنی درست می شود که
ذکرش کرده ایم (اردو) کھوٹا سکہ ۔
سکہ قلب ۔ مذکر ۔
(۲) برون سرا بتحقیق ما بسبیل مجاز
بمعنی کسی که دلش صاف نباشد مفسد و
شریر و سند این بمعنی اول از سند دوم
گذشت (اردو) کھوٹا ۔ بقول آصفیہ ۔
سندی ۔ شریر ۔ بدذات ۔ مفسد ۔ حیلہ باز ۔ جیسے
بڑا کھوٹا آدمی ہے ۔

برون شدن | استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی حقیقی خارج شدن است چنانکه
(برون شدن از دل) (مسعود جرجانی
ع) برون شدی چو براهیم از دل آتش
چو بگردش آتش شده بد همی شدی گلنار که
و (برون شدن از شهر) (انوری ع)
سال بر پانصد و سی و سه تاریخ عجم
گفت برخیز که از شهر برون شد همراه
(اردو) باہر ہونا ۔ باہر جانا ۔

برون عید | استعمال ۔ بقول بہار و آنند
پیش از عید مؤلف عرض کند که اصلاح محاورہ
نیست معاصرین عجم هم بزبان ندارند و محققین
فارسی زبان ازین ساکت ۔ سندی پیش نظر

خلاف قیاس (اردو) عید سے پہلے۔

برون فتادن از چیزی استعمال محقق برون افتادن بمعنی ظاہر شدن است (ظهوری ؎) نبض شادی برون فتاد از پوست ٭ غنچه در دست نیشتر دارد ٭ (اردو) باہر ہونا۔ ظاہر ہونا۔ دکن میں (باہر پڑنا) مستعمل ہے۔

برون فشاندن مصدر اصطلاحی۔ بیرون کردن است (ظهوری ؎) برون فشاند ظهوری ز مهر عطر سخن ٭ شمامهای شمیم تو در مشام کشید ٭ (اردو) باہر کرنا۔

برون فگندن استعمال۔ مرادف برون فشاندن است (ظهوری ؎) رفت افسردگی از دل بفگندیم برون ٭ ای خوش آن دل که در و شعلهٔ آهی گیرد (وله ؎) ای دیده رخت گریه ز منزل برون فگن ٭ ای لب برای خنده توهم جای باز کن ٭ (اردو) باہر کرنا۔

برون کردن استعمال۔ بمعنی خارج و دور کردن و علاحده کردن۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت (اصفهانی ؎) مرا نشاند برون ز سیاه خویش هنوز ٭ ز سر برون نکند طرهٔ تو طراری ٭ (ظهوری ؎) ز گوشه گوشها باید برون کرد ٭ زبان در داستانش بهره مند است ٭ (وله ؎) سهل باشد که برون کنی از محفل خویش ٭ گر توانی بدر انداز مرا از دل خویش ٭ (وله ؎) برون کرده ام صد تمنا ز دل ٭ که یک حسرتش را در آورده ام ٭ (اردو) باہر کرنا۔ دور کرنا۔ علیحده کرنا۔

برون کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔ مولف عرض کند که مرادف برون کردن است (خسرو دهلوی ؎) سوز دل تاکی نگه دارم

برون خواهم کشید ٭ دود از جانم برآمد چند
شب خواهم کشید ٭ (ظهوری سے) آزار
را برون کشد از مغز و استخوان ٭ از داغ
راحتی که بمغز جگر رود ٭ (صائب سے) غافلی
از دل نفس بیا دیزدان می کشد ٭ دلو خود
از برون از چاه کنعان می کشد ٭ (اردو)
کھینچنا ۔ باہر کرنا ۔

برون گذاشتن مصدر اصطلاحی ۔
صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت
مؤلف عرض کند که مرادف برون کردن
است که گذشت ۔ وسند پیش کرده اش
برای (یا از جه بیرون گذاشتن) است
از غزلهای نیشاپوری سے) گفت دیگر پا زحد
خویش مگذار و برون ٭ گفتمش جمع است
از پا خاطرم از سرچه گفت ٭ (اردو) باہر کرنا

برون ماندن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که از جائی خارج و بیرون ماندن بمعنی
حقیقی است (رفیع لبنانی سے) خط برون
ماند ز لعل تو که دیدست آخر ٭ تنگنائی که
خطی راند بدر خود راه ٭ (اردو)
باہر رہنا ۔

(۳۳۶۵)

برون نشستن استعمال بمعنی حقیقی نشستن
خارج از جائی (ظهوری سے) برون نشست
ز دل جان بحکم طنّازان ٭ نیاز آمده بر جای
خویش بنشستند ٭ (اردو) باہر بیٹھنا ۔

(۳۳۶۶)

برون نهادن قدم مصدر اصطلاحی ۔
بیرون رفتن از جائی (ظهوری سے) از دید
طبع ظهوری برون نهاد قدم ٭ ز طاق دل
صنم آرزو فگند و گذشت ٭ (اردو)
قدم باہر رکھنا ۔

برونوس اصطلاح ۔ بقول سروری و
جامع و برہان و هفت وانند همان ابرنوس
که بجایش گذشت ۔ حقیقت این همانجا ذکر کرده ایم

(اردو) دیکھو برنوس ۔

برونی | استعمال۔ بقول فدائی کہ از معاصرین عجم بود خارجی **مؤلف** عرض کند کہ مخفف بیرونی باشد بزیادت تحتانی نسبت در آخر بیرون و برون دیکھیے (اردو) بیرونی کہہ سکتے ہیں یعنی وہ چیز جو باہر ہو اردو میں اسی سے بیرونجات بمعنی دیہات و قصبات حوالی شہر مستعمل ہے ۔

بروی آب آوردن | مصدر اصطلاحی بقول غیاث ظاہر ساختن حوالہ با دو بیت **مؤلف** عرض کند کہ (برو آوردن) من وجہ موافق قیاس باشد بدین معنی و (بروی آب آوردن) بحسب قیاس مخفف آوردن باشد ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت۔ طالب سند باشیم و بدون سند اعتبار را نشاید محققین فارسی زبان ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) ظاہر کرنا

بروی بر دویدن | مصدر اصطلاحی بقول جہانگیری کنایہ از گرم عتاب شدن ظہوری ؎ زمین سازد و دیدہ خاوتی بر سر کوی ؎ آویختہ تارش دل ناامید بموی ؎ ہر بار باو گفتہ تو پیش آمد ؎ صد بار اگر بر دودش نغمہ بروی ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ ہر کہ گرم عتاب شود بر روی کسی می دود ہمان (بر رو دویدن) است کہ بجایش گذشت و صراحت کامل بر (بر رو دویدن) کردہ ایم (اردو) دیکھو خشمگین شدن

بروی چیزی خراب شدن | مصدر اصطلاحی۔ افتادن بر چیزی چنانکہ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ ”بروی جادہ و سر کالسکہ خراب شود“ یعنی افتد در راہ از کالسکہ **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست (اردو) کسی چیز پر گر پڑنا ۔

بروی خود آوردن مصدر اصطلاحی
- بر زبان آوردن و ظاهر کردن (صائب
؎) گر بجرم سینه صافی سنگ باران کنند
؎ همچو آب از بردباریها بروی خود میارکو
(اردو) زبان پر لانا - ظاہر کرنا -

بروی دست بردن مصدر اصطلاحی
- بقول بہار و انند باعزاز و احترام بردن
(محمد جعفر نائب ؎) تا گشور بیخودی مرا لاله
صفت ؎ این لاله رخان بروی دستم بردند
؎ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است
و همان که به (بر روی دست بردن) گذشت
(اردو) ہاتھوں ہاتھ لیجانا دیکھو بر روی
دست بردن -

بروی دو عالم در بستن مصدر
اصطلاحی - از دنیا و دین سروکاری نداشتن
(ظهوری ؎) دل غم نشین شد است بنا
خانه شادبین ؎ در بسته ام بروی دو عالم
کشادبین ؎ (اردو) دو عالم سے سروکار نہ رکھنا

بروی دویدن مصدر اصطلاحی - بہار
این را مرادف (بر روی دویدن) دانسته
و اسناد ذیل بذیل آن نوشته (محمد قلی سلیم
؎) چو تیغ نیست صحابا زخصم تیشه ما ؎ بروی
سنگ دود همچو آب شیشه ما ؎ (رفیع ؎) توان
نشست چو شبنم بروی گل گریان ؎ ولی بذوق
دویدن بروی خار خوشست ؎ (ظهوری
؎) این قطره خون بر رخ تو چیست بلای
؎ گویا که دل از غصه بروی تو دویده است
؎ مؤلف عرض کند که این مصدر عام معنی
حقیقی است و بس یعنی دویدن کسی بر کسی
اعم ازینکه بخشم باشد یا بذوق یا بغیر هر دو
(اردو) کسی کی جانب یا کسی پہ دوڑنا -

بروی روز افتادن راز مصدر
اصطلاحی - بقول بہار و انند کنایه از بسیار
ظاهر و آشکارا شدن سندی که از مولانا

بنائی پیش کرده است به (بروز افتادن
راز) گذشت و شک نیست که متعلق بدین
مصدر اصطلاحی است و این مرادف (بروز
افتادن راز) است که گذشت و خیال خود
بهار را انجا ظاهر کرده ایم محققین بالا که راز را
از معنی خارج کرده اند تسامح شان است
(اردو) دیکھو بروز افتادن راز۔

بر روی کار آمدن مصدر اصطلاحی۔
بقول بهار و انند بمعنی بظهور آمدن مؤلف عرض
کند که (بر روی کار آمدن) بجایش گذشت
و ما آن را مرادف این گفته ایم که بمعنی ظاهر
شدن است سند استعمال پیش نشد تعجبی
نیست معاصرین عجم بزبان دارند (اردو)
ظاهر ہونا۔

بر روی کار آوردن مصدر اصطلاحی
بقول بحر و بهار بمعنی آوردن مؤلف
عرض کند که ظاهر کردن است مرادف
(بر روی کار آوردن) که بجایش گذشت
(خواجه سلمان ؎) خط را بر روی کار در آورد
عاقبت ٭ سرگشته زلف را همگی برکران
نهاد ٭ (میرزا صائب ؎) یاقوت آبدار
تو آورد عاقبت ٭ خطی بر روی کار که ریحان
بگرد رفت ٭ (ظهوری ؎) هنر نهانی
خود را بروی کار آور ٭ که غمزه شده مائل
به ترکتاز ایدل ٭ (وله ؎) آورده نهانی
خود را بروی کار ٭ آماده خرابی یغمای کیستی
٭ (اردو) ظاهر کرنا۔

بر روی کسی چیزی کردن مصدر
اصطلاحی۔ بقول بهار و انند بحضور و روبرو جهت
کسی چیزی کردن مؤلف عرض کند که
(بر روی کسی چیزی کردن) بجای خود پیش
گذشت و ما خیال خود همه را انجا ظاهر کرده ایم
حق آنست که (بر روی کسی) یا (بروی کسی)
هر دو بمعنی پیش کسی و بمواجهه کسی باشد و همین قدر

بیان کردن کافی بود چنانکه (۱) (بروی کسی
آوردن چیزی) و (۲) (بروی کسی پیاله
کشیدن) و (۳) (بروی کسی حرف و سخن
زدن) و (۴) (بروی کسی ساغر زدن)
و (۵) (بروی کسی نوشیدن شراب) همچنین
مصادر اصطلاحی است که برای آن مصدر
بالا را قائم کرده اند که لفظاً درست نیست
(محمد قلی سلیم ؒ) جهان شعله اگر داد جرعه
آبی ٭ همان نفس چه چی آن را بروی ما آورد
٭ (ملا وحشی ؒ) ای سبزه این چه بخت
تو داری که لاله سان ٭ هر سو کسی پیاله
بروی تو می کشد ٭ (صائب ؒ) بروی
او سخنان درشت حیف مزنید ٭ شکسته دل
پسندید حرف بدگو را ٭ (حافظ ؒ)
دران ساعت که جام می بدست او مشرف
شد ٭ زمانه ساغر شادی بروی میگساران
زد ٭ (خواجه شیراز ؒ) شراب خانگی
از ترس محتسب خورده ٭ بروی یار بنوشیم
به بانگ نوشا نوش ٭ مخفی مباد که بهار
به سند این سند ذیل هم آورده (حافظ
ؒ) عیداست و موسم گل و یاران در
انتظار ٭ ساقی بروی یار ببین ماه و
می بیار ٭ تجاهل (بروی یار دیدن)
درین شعر معنی حقیقی دارد یعنی بر چهرهٔ
یار ماه را نظر کن که ابروی او همچون هلال
است باقی حال این مصدر عام را
بهتر از مصادر خاص ندانیم که ذکرش
بالا گذشت که حقیقت طلبان در غلط
نیفتند (اردو) کسی کے روبرو کچھ
کام کرنا ۔

بروی یکدگر چیدن مصدر اصطلاحی
درست کردن به ترتیب و درستی بالای
یکدیگر (ظهوری ؒ) بماند با وجود خلد
در بیرون زبس تنگی ٭ ز بس یاد تو در

خاطر بروی یکدگر چینیم ﴿اردو﴾ خوبی کے ساتھہ ترتیب دینا۔ جمانا۔ قائم کرنا۔

بره بقول سروری بمعنی نیکوئی و زیب و برازش صاحب جہانگیری فرماید که (۱) بالهای هوز مرادف براه۔ خان آرزو در سراج گوید که مخفف براه است بمعنی برازش چنانکه گذشت **مؤلف** عرض کند که صراحت ماخذ بمدرا نجا کرده ایم ﴿اردو﴾ دیکھو براه

(۲) بره۔ بقول جہانگیری به اخفای های هوز۔ معروف۔ صاحب برہان صراحت کند که بچه گوسپند که بعربی حمل گویند خان آرزو در سراج فرماید که مخفف برّه باشد که به تشدید است بمعنی بچه گوسپند۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاه قاچار استعمال این بدین معنی به تشدید رای مہملہ کرده۔ صاحب محیط بره (برّه) به تشدید گوید که در فارسی اسم بچه میش است **مؤلف** عرض کند که برّ در عربی زبان بفتح و بالکسر و به تشدید رای مہملہ بمعنی راندن گوسپند آمده (کذا فی المنتخب) عجبی نیست که فارسیان بزیادت های نسبت یا زائده بران اسم جامدی بر سبیل تفریس وضع کرده باشند و جاداده که از کلمه بر که بمعنی ثمر بیشان هفتمش گذشت بزیادت های نسبت در آخرش بچه گوسفند را نام کردند که ثمر گوسپند است باری حالا اسم جامد فارسی زبان است ﴿اردو﴾ بره بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بکری یا بھیڑ وغیرہ کا چھوٹا بچہ

(۳) بره۔ بقول جہانگیری و برہان و سراج باخفای های هوز بمعنی ابره یعنی روی جامه (عنصری سه) اعادیش را جامه پوشید است نیکوئی فرہ جامگان را بره شکست آستر صاحب رشیدی ذکر این معنی گوید که مصرع ثانی این شعر باختلاف لفظی

چنین دیده شد (ع) جامه کش ابره از شکست و زانش آستر ٭ مؤلف عرض کند که
اندرین صورت اینجا شعر سند این معنی نباشد صاحب ناصری فرماید که مخفف ابره
جامه که روئیه جامه باشد و نسبت اختلاف لفظی مصرع دوم شعر بالا هم ذکر کرده
امی گوئیم که باین حال این را مخفف ابره توان گرفت که بجایش گذشت و جا دارد
که این را مرکب گیریم از کلمه بَر و های نسبت که بَر بمعنی بالا گذشت و چیزی که به بالا
نسبت دارد کنایه باشد از ابره که بالای آستر است اندرین صورت هیچ ضرورت
ندارد که این را مخفف ابره گیریم بلکه اَبره مزید علیه این باشد بزیادت الف
وصل در اوّلش فالآخر اقوی من الاوّل (اردو) دیکھو ابره کے پہلے معنے۔
(۴) بره - بقول برهان باخفای های هوز کنایه از عاجز و زبون خان آرزو در سراج
بنگر این گوید که ازین ماخوذ است (بره گرفتن) بمعنی عاجز و زبون گرفتن و این
مجاز باشد مؤلف عرض کند که ما این را بدین معنی مجاز معنی دوم دانیم که بچه گوسپند
هم عاجز باشد پس فارسیان بمجاز این را بتخفیف رای مهمله بمعنی مطلق عاجز استعمال
کردند و بس و جا دارد که این معنی را از مصدر اصطلاحی (بره گرفتن) پیدا کرده باشند
که صراحت ماخذش هم درانجا می آید پس مصدر مذکور ازین ماخوذ نیست بلکه این
ماخوذ است ازان و غلطی محققین بالا است که از مصدر مرکب لفظ بره را جدا کرده
این معنی پیدا کرده اند چه معنی عاجز و زبون کردن در مصدر مذکور از مجرد لفظ بره
پیدا نشد (اردو) عاجز - دیکھو استوه -

(۵) برہ ۔ بقول انند و غیاث لغت فارسی است بہ تشدید رای مہملہ بمعنی برج حمل کہ محل شرف آفتاب است وقتی کہ آفتاب در برج حمل باشد موسم بہار شروع می شود **مؤلف** عرض کند کہ مجرد قول دو معاصرین ہند نژاد است طالب سند استعمال می باشیم و اگر بدست آید توانیم قیاس کرد کہ مجاز معنی دوم است دیگر ہیچ (اردو) حمل ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو (اوّل برج)

برۂ آب اصطلاح ۔ بقول بحر بمعنی موجۂ آب و گوید کہ بعضی این را بہ نون عوض موحدہ (نرۂ آب) گفتہ اند صاحب ملحقات بہار ہم ذکر این کردہ ۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ زفان گویا بہ تشدید رای مہملہ آوردہ و بحوالۂ شرفنامہ بہ نون عوض موحدہ آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و برہ درین اصطلاح مجاز بمعنی دوم است بمعنی لفظی بچۂ آب و کنایہ از موجۂ آب و آنچہ بہ نون عوض موحدہ می آید آن مرکب است از نرہ کہ بمعنی موجی آید و آب بمعنی خورش (اردو) موج آب ۔ پانی کی موج ۔ مؤنث

برہارہ اصطلاح بقول شمس باوّل مفتوح و ثانی زدہ و زای منقوطہ و اخفای ہا مرادف پرہارہ کہ بہ بای فارسی می آید (۱) بمعنی سوختہ و (۲) چوب پوسیدہ کہ زیر سنگ چقماق نہند و چقماق زنند تا آتش درگیرد و آن را پدزہ و خف نیز خوانند **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال این بہ موحدہ بدست آید توانیم عرض کرد کہ مبدل پرہارہ باشد کہ می آید چنانکہ تپ و تب معاصرین عجم و محققین فارسی زبان از ین ساکت و غیر از صاحب شمس دیگر کسی ذکر این نکردہ و آنچہ ببای فارسی اوّل می آید

مرکب می نماید از لفظ پُر بمعنی حقیقیش و ہا ئدہ بہ زای فارسی بمعنی ہر چیز زبون کہ می آید و زای فارسی بدل شد بہ زای عربی چنانکہ ژند و زند و بای فارسی بہ بای عربی پس معنی لفظی این چیزی کہ پُر زبون است و بسیار زبون و کنایہ از معنی دوم و معنی اوّل مجاز آن (اردو) (۱) جلی ہوئی چیز۔ مؤنث (۲) چقماق کا ایندہن۔ مذکر۔

برہان بقول بہار بالضم معروف و مبیّن از صفات اوست (عرفی ؎) برہان دہر سوز عتاب تو می گذشت ؎ تسلیم در ثبوت خدا کردہ روزگار ؎ مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است و بقول منتخب حجّت روشن و دلیل قاطع فارسیان این را بترکیب خود با لغات فارسی استعمال کردہ اند کہ در ملحقات می آید۔ (اردو) حجت روشن دلیل قاطع کہہ سکتے ہیں۔ مؤنث صاحب آصفیہ نے (دلیل کامل) کا ذکر کیا ہے مؤنث بمعنی دلیل بیّن۔

برہان تطبیق اصطلاح۔ بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات (مرکب از سہ لفظ عربی زبان) بقاعدۂ فارسی مرکب اضافی نام برہانی کہ حکما در اثبات واجب تعالیٰ شانہ آوردہ اند و دین برہان دو سلسلہ جاری کنند و مدار آن بر بطلان تسلسل ہر دو سلسلہ باشد (آزاد بلگرامی ؎) ببین قدرت آن دو زلف مسلسل ؎ کہ برہان تطبیق را کرد باطل ؎ مؤلف عرض کند کہ صاحبان مصطلحات فارسی ازین لغت ساکت اند (اردو) برہان تطبیق اس دلیل کا نام ہے جسکو حکما نے اثبات ذات باری تعالیٰ شانہ کے لئے استعمال کیا ہے۔ مؤنث۔

برہان مسیح بقول جہانگیری و رشیدی در ملحقات (۱) کنایہ از مردہ زندہ کردن۔ صاحب برہان بذکر معنی بالا گوید کہ (۲) شفا دادن بیمار و (۳) اجابت دعوات۔ صاحبان بحر و جامع ہم بانش۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی (دلیل عیسی) و دلیل نبوتش۔ کنایہ از معجزہ کہ مردہ را زندہ می کرد و معنی دوم مجاز آن یعنی شفای بیمار را شفا دادن و معنی سوم ہم مجاز باشد۔ طرز بیان محققین کہ حاصل بالمصدر را بشکل مصدر بیان کردہ اند غیر مطبوع (اردو) (۱) عیسی علیہ السلام کا معجزہ۔ مردے کا زندہ ہونا یعنی مردے کی زندگی۔ حاصل بالمصدر (۲) بیمار کی شفایابی۔ تندرستی۔ (۳) اجابت دعا۔ قبولیت

برہان یافتن استعمال۔ دلیل یافتن۔ مدلل شدن (۱) و حاصل کردن برہان۔ (انوری ے) ہر چہ دعوی کردہ از تربیت امیر المومنین ۔ روزگار از پایۂ قدر تو برہان یافتہ (اردو) دلیل حاصل کرنا

برہان ترہ بند اصطلاح۔ بقول وارستہ با تلفظ ہندی (۱) تجربہ کار و ماہر (ظہوری ے) چو گرگ و راندگی بسخن۔ سناشی اگر ترہ بند سخن ۔ او گوید کہ بہ تخفیف ہم مستعمل و فرماید کہ (۲) برہ بندہ قومی است کہ قوچ جنگی پروند و بجنگانند و بہ بہای گران آن را فروشند ۔ مدار آن جماعہ بر بیع و شرای قوچ است (شاعر ے) بسی سال طبل لوندی زدی ۔ صلا از پی ترہ بندی زدی ۔ و فرماید کہ (۳) ریسمان پای خیمہ نیز (یحیی شیرازی ے) ای ہمسفری کہ کم ادای تو خوش است ۔ چون خیمہ ترہ بند پای تو خوش است ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت بر معنی اول قانع۔ (یحیی کاشی ے) لقمہ اش گوسپند

پروار است که چه عجب تره بند این کار
است که قاسم مشهدی ع (۱) یک تخم
سال خورده و یک داغ تره بند که حسرت
مروی ساله [illegible] نیست که در گلشن تشنیم که
قربانی تره بند عشقم [illegible] ادا [illegible] بیگ
جویا [illegible] خورده خون وظلم بالنجا
شیر [illegible] آهوی چشم او همین تره بند شد که
وفرماید که آنچه مخفف می آید مخفف [illegible]
[illegible] پرورش بهار ذکر معنی اول در
دوم و سوم هم کرده گوید که (بره بند) که
بدون های هوز گذشت مخفف این است
مؤلف عرض کند که ([illegible])
وابسته بمعنی دوم ذکرش کرده [illegible]
و برای آن سندی که وارسته از شاعر
پیش کرد از ان (بره بندی) بمعنی تجربه
کاری پیداست نه (بره بنده) و ان
سند وارسته بیگ جویا که بر الف گذشت

مصدر ----------

(ب) بره بند شدن | بمعنی تجربه کار
شدن و گوسپند جنگی را پرورش کردن
مرد و پیداست و آنچه (بره بند) بمعنی
اول بمعنی دومش گذشت مخفف
(الف) توان گرفت ولیکن سندش
نه دریجا پیش شد نه در انجا. بدون
سند استعمال تقلیدش نکنیم مخفی مباد
که تره به تشدید را (ن) مهمله بمعنی تیغ [illegible]
بمعنی دومش گذشت و ماخذش همین است
ذکر ریس فارسیان آنرا بالفظ بند مرکب
کرده اسم فاعل ترکیبی کردند و برای معنی
دوم استعمال کردند و معنی اولش مجاز آن
که تجربه کار را هم (بره بند) گفتند نیست
معنی سوم عرض می شود که آن بدون اشتقاق
مرکب است به تحتانی مفتوح که افاده معیت
کند و بره مخفف راه بمعنی سبیل و [illegible]

گوید که بالفتح هر دو معنی آخر بکسر هم و فرماید
که با علم التصریف است که غیر ماضی و مستقبل
واسم مفعول نباید صاحب موارد بذکر
هر سه معنی بالا (برهیختن) را که بزیادت تحتانی
چهارم می آید مخصوص بامعنی دوم و سوم
کرده ـ خان آرزو بذیل (الف) ذکر اسم
کرده چنانکه بالا گذشت ـ صاحبان سروری
و برهان نسبت (ج) می فرمایند که بمعنی
ادب کرده (سراج الدین راجی ۵ ماهر کرا
روزگار برهیخته که بتر از وی عقل برهیخته
که مؤلف عرض کند که (آهیختن) مصدری
گذشت بمعنی دوم و سوم و ماخذ آن
آهیخ که بمعنی کشش است و (برآهیختن)
مزید علیه آن بزیادت کلمهٔ بر بران و
(ب) مخففش بحذف الف و تحتانی و آنچه
معنی اوّل در بیجا زائد است مجاز بمعنی
دوم باشد که برکشیدن کسی را کنایه از

تعظیم آن کردن است و وجهی نیست که
همین معنی در مصدر (برآهیختن) و (آهیختن)
هم نباشد ولیکن محققین محتاط آن را بدین
وجه ترک کرده باشند که سند استعمالش بنظر
نیامد پس الف ماضی مطلق ب و (ب)
مصدر مرکب و (ج) اسم مفعول و ماضی
مطلق بزیادت های زائده که افادهٔ معنی
ماضی قریب کند ـ آنچه صاحب جهانگیری
این را مرادف برآهیجیدن نوشت سکندری
خورد که برآهیجیدن مزید علیه آهیجیدن است
و آهیجیدن و را معنی کشیدن و دیگر معانی
هم دارد که درین مصدر یافته نشد پس
این مرادفش در معنی دوم است و بس
و خان آرزو در معنی (الف) خطا کرد
که آن را اسم مفعول دانست و غور
نکرد که اسم مفعول آن (ج) است ـ
با می حالیه ملحق شد که بکسر های هوز است

و آنانکه بمعنی اوّل بفتح آن گرفته اند خلاف ماخذ رفته اند و عجبی نیست که تسامح شان از کلام سراج الدین راجی راه یافته که سخته را قافیهٔ سخته آورده و سختن که بجای خودش می آید بالفتح و بالضّم هر دو پس خیال کرده باشند که سخته و سخته هر دو بالفتح است و لقاعدهٔ قوافی غور نکردند که (سخته بالکسر ہم قافیهٔ سخته بالفتح یا بالضّم) درست باشد بالجملہ باعتبار صاحب سروری که از اهل زبان است فتح های هوّز را محاورهٔ زبان انجم اگرچه خلاف ماخذ است مخفی مباد که (الف) و (ج) هم شامل باشد بر سه معانی (ب) (اردو) (الف) ادب کیا (ب) (۱) ادب کرنا (۲) و (۳) دیکھو آهختن و برآهیختن (ج) ادب کیا۔ ادب کیا ہوا۔

(۱۸۱۳)

بر هدف آمدن تیر مصدر اصطلاحی برنشانه رسیدن تیر (صائب ع) تیر آنکه ز آید بر هدف تیر ها که سازد قامت را چون کمان و رد ها (اردو) تیر کا نشانه پر لگنا۔

(۱۸۱۴)

بر هدف دست داشتن مصدر اصطلاحی۔ قدرت داشتن بر نشانه و کنایه از رسیدن بر هدف (صائب ع) بر هدف دستی ندارد تیر بی زور کمان کو همّت پیران جوانان را بمنزل می برد کو (اردو) نشانے پر پہنچنا۔ نشانے پر لگنا۔

برهٔ دو مادری اصطلاح۔ بقول سروری در ملحقات (۱) کنایه از نهالی که در ان نقصان راه نیابد از حوادث (خاقانی ع) عشق تر الواله شد گاه دل و گهی جگر لاغر از ان نمی شود چون برهٔ دو مادری صاحب جهانگیری در ملحقات گوید که (۲) کنایه از چیزی یا کسی که از سوانح و حوادث روزگار کاهشی و نقصانی در و راه نیابد و فربه که برهٔ که خواهند فربه کنند

از دو پلش شیر دار شیر دهند و آن را شیرمست
نیز نامند و بترکی الک کرسید گویند صاحبان
رشیدی و برهان و ناصری و جامع هم ذکر
این کرده اند - خان آرزو در سراج گوید
که (۳) چیزی که تقویت او از دو طرف باشد
و بقول بعض چیزی از حوادث روزگار
نقصان نه بیند و بذکر قول رشیدی و سند
بالا گوید که عجب است ازو که برای همین معنی
مثال این شعر آورده و حال آنکه درین
بیت بمعنی خود است کما لا یخفی علی المتامل
زلّه بردارش بهار نقل عبارتش کرده
(رشیدی) را لشانه اعتراض نکرده مؤلف
عرض کند که مرکب توصیفی است و کنایه
از بره خاله که شیر از دو مادر یابد و رسم
است که در گله گوسپندان بعض بره ها
ورای مادر خود از ماده بز دیگر هم شیر خورند
و او منع نمی کند و شیری دهد از محبت یا همین
صورت راه می یابد یا ماده که بره اش مرده
باشد پس (۳) فارسیان برهٔ دو مادری
همین بره را نامند و معنی هم بیان کرده خان
آرزو مجاز آن و معنی دوم و اول محققین
بالا هم مجاز مجاز باشد ولیکن بقیاس بعید
و ما نسبت معنی اول اعتبار صاحب سروری
داریم که از اهل زبان است پس در کلام
خاقانی همین اصطلاح بمعنی چهارم مستعمل
و جا دارد که من وجه متعلق بمعنی سوم هم فهیم
و هیچ لطف با معنی اول و دوم دران نیست
- قائل (اردو) (۱) وہ کمال جس میں
کوئی نقص نہ آیا ہو - مذکر (۲) وہ چیز
یا وہ شخص جسکو کوئی نقصان حوادث زمانہ
سے نہ پہنچا ہو - مؤنث و مذکر (۳) وہ
چیز جسکو دو طرف سے تقویت ہو - مؤنث مذکر
(۴) وہ برہ جسکو دو ماؤں کا دودھ ملا ہو

بره چه نتوان توانا | اصطلاح - بقول

اند بحوالۂ مظہر العجائب۔ از صفات حق
سبحانہ تعالی۔ مؤلف عرض کند کہ دیگر
محققین ازین ساکت ومعاصرین عجم بر زبان
ندارند۔ تا آنکہ سند لفظی استعمال پیش نشود
ما مجرد قول محقق را کافی ندانیم۔ اگرچہ موافق
قیاس است کہ باعتبار محاورہ لطفی ندارد
(اردو) ہر اُس چیز پر قادر جس پر ہم کو
قدرت نہیں ہے (خداوند تعالی کی صفت)

بردہ عافیت نزار اصطلاح۔ بقول
مؤید بحوالۂ ادات۔ ای تن از درستی و بی
غمی مغلوب وضعیف شد۔ دیگر ہمہ محققین
فارسی زبان ازین ساکت ومعاصرین عجم
بر زبان ندارند وخلاف محاورہ و ہیچ
محقق بالا معنی این بیان کردہ است ہیچ
وصلاحیت اصطلاح ہم ندارد ما بجز اینکہ
معنی اصطلاحی بر سبیل مجاز پیدا می کنیم کہ نا
باشد از کسی کہ او را عافیت وصحت حاصل
نیست این است تائید علما (اردو) وہ
شخص جو بیغمی سے ناتوان اور ضعیف ہو
اور بلحاظ ہمارے معنون کے بغیر سند درست

بردہ فلک اصطلاح۔ بقول جہانگیری در
ملحقات (۱) کنایہ از ماہ وبقول رشیدی (۲) بمعنی
حمل۔ صاحب ناصری در ملحقات گوید کہ برج حمل
مراد است صاحبان برہان وبحر متفق با ناصری
مؤلف عرض کند کہ بَرہ بمعنی بچۂ گوسپند گذشت
پس مرکب اضافی است وموافق قیاس کہ فارسیان
برج حمل را بدین نام موسوم کردند معنی اول را تا ہم
سند استعمال پیش نشود تسلیم نکنیم البتہ بردۂ فلک
بمعنی اول می آید کہ صراحت ماخذش ہمہ بیان
کنیم وجا دارد کہ کاتب جہانگیری در لفظ
با معنی سہو کردہ باشد (اردو) (۱) چاند
مذکر۔ ماہ۔ قمر (۲) برج حمل۔ دیکھو اول برج

بردہ گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
رشیدی وبحر ومؤید وبہار و جہانگیری

در ملحقات) (۱) کنایه از عاجز و زبون گرفتن (حکیم ناصر خسرو) از بهر آنکه تو بره گیری دگر مرا بهوای بی تمیز مرد گری را مشو بره پو صاحب برهان گوید که بره بمعنی عاجز و زبون هم هست. خان آرزو در سراج فرماید که زبون و عاجز کردن که در اصل بره بمعنی زبون و عاجز مستعمل است مؤلف عرض کند که معنی لفظی این (۲) گرفتار کردن در راه و کسی را که در راه گرفتار می کنند بے بهره و سامان و عاجز می باشد و از گرفتاری خود خبر ندارد و از همین عادت معنی اول بر سبیل کنایه قائم شد. آنانکه این معنی را متعلق به معنی چهارم لفظ بره کرده اند سکندری خورده اند که این اصل است و آن ماخوذ ازین بلکه ما همه را انجا اشاره این کرده ایم که در تحیر لفظ بره معنی عاجز نباشد و خان آرزو هم از غور کار نگرفت که این مصدر را ماخوذ از لغت بره دانست خبرش نیست که بره مخفف بر راه بمعنی حقیقی یعنی در اثنای راه است و بس (اردو) (۱) عاجز و مغلوب کرنا (۲) راستہ میں گرفتار کرنا۔

برپلیا بقول برهان و هفت و انند بفتح اول و سکون ثانی و کسر ثالث و لام ساکن و تحتانی بالف کشیده بیونانی رستنی باشد که آن را رازیانه گویند و معرب آن ارازیانج باشد از روزیکه آفتاب به برج حمل می رود هر که هر روز یکدرهم تخم رازیانه با یک درهم قند سفید سفوف کند و تا سه ماه در خوردن او مداومت نماید در تمام سال مریض نشود و جمیع گزندگان تخم رازیانه خورند بجهته روشنائی چشم و افعی چشم خود را بجهته روشنائی و تقویت بران مالد. صاحب محیط ذکر این نکرده و بر رازیانج

گویدکه معرب رازیانهٔ فارسی است که در بادیان مسطور شد و ما حقیقت این بر (اقومارثون) تو شتیم (اردو) دیکھو اقومارثون۔

برہم | اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث بمعنی (۱) باہم و مجتمع (۲) پریشان و آشفته و آشفتگی۔ **مؤلف** عرض کند که مرکب است از کلمهٔ بر که بمعنی علی گذشت و ہم بمعنی اوست و معنی حقیقی این (۳) بالاے یکدیگر و (۴) بر سبیل مجاز بمعنی خشمناک و غضبناک و آزرده که انسان در حالت غضب بالای یکدیگر می افتد و معنی دوم ہم مجاز باشد ولیکن معنی آشفتگی مخصوص با برہمی است و معنی اوّل ہم درست است که سندش در (برہم افتادن) می آید و سند استعمال دیگر معانی ہم در ملحقات مذکور شود (اردو) (۱) باہم۔ دیکھو باہم (۲) پریشان۔ دیکھو افژول (۳) ایک دوسرے پر (۴) برہم بقول آصفیه خفا۔ ناراض۔ رنجیده

برہم افتادن | مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی جمع شدن بایکدیگر متعلق بمعنی اوّل برہم که گذشت (ظہوری ؎) خوشا عشرت که خاطر در ہم افتد ز غم و اندوه و در دل برہم افتد ز و (۲) بر یکدیگر افتادن که مقصود از اظہار کثرت است متعلق بمعنی سوم برہم که بجایش گذشت (وله ؎) زبس قربان بکویش برہم افتاد ز برای عید خاک و خون حناکرد ز (اردو) (۱) باہم جمع ہونا (۲) ایک دوسرے پر گرنا۔ (اظہار کثرت کے لیے مستعمل ہے)۔

برہمان | اصطلاح۔ بقول جہانگیری مرادف برہمن۔ قومی است از ہندوان که در میان ایشان از انہا اصیل تری نبود (امیر خسرو ؎) ز تقدیر همه ابریشمین پوش ز حریر برہمان افگنده بردوش ز **مؤلف** عرض کند که برہمن لغت سنسکرت است بقول ساطع قومی که بزنّار دار شہرت دارد۔ مرادف براہمن و برہما ہم لغت سنسکرت است که بقولش بمعنی یزدان آمده۔ فارسیان

(۲۳۴۹)

برہمن را مزید علیہ کردہ اند بزیادت الف یا براہمن را قلب بعض کردند ہر دو صورت مفرس باشد و بسیار (اردو) برہمن۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ وید جاننے والا۔ خدا شناس۔ ایک ہندو قوم ذات کا نام۔

برہم بافتہ اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی مطلق بافتہ مؤلف عرض کند کہ برہم دریں جا بمعنی اوّل و سوم است یعنی باہم بافتہ و ازیں استعمال مصدر (برہم بافتن) ہم پیدا می شود و تسامح صاحب رہنما و اتفاق معاصرین عجم باماست کہ معنی باہم و بایکدیگر را داخل معنی نکرد۔ (اردو) بنا ہوا۔ باہم بنا ہوا۔

برہم پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بر روی یکدیگر پیچیدن و باہم پیچیدن متعلق بمعنی اوّل برہم کہ بجایش گذشت (ظہوری ع) نالہ پیچید زبس بر دل تنگم برہم کو شد گرہ آہ اگر عقدہ کشائی نرسد۔ (اردو) باہم لپٹ جانا۔ ایک دوسرے سے لپٹ جانا۔

برہم تافتہ اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت یکجا جمع کردہ و پیچیدہ چنانچہ چند رسن یکجا جمع کردہ بپیچند تا بایکدیگر بیامیزد مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول (برہم تافتن) است کہ بمعنی بالای یکدیگر و باہم تافتن باشد و برہم دریں جا بمعنی اوّل و سوم است (اردو) باہم بٹا ہوا۔

برہم چسپیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی باہم و بر یکدیگر چسپیدن (ظہوری ع) دل و داغش چنان برہم بچسپید کہ از ہم شان توان ہرگز جدا کرد مخفی مباد کہ برہم دریں جا بمعنی اوّل و سوم است (اردو) باہم چمٹ جانا۔

برہم چیدن مصدر اصطلاحی۔ بہار بذکر کاہش این از معنی ساکت و نقل نگارش (انند) اتباع کند مؤلف عرض کند کہ در محاورۂ فارسیان معانی مختلفہ دارد و ازیں جاست کہ بہار تفصیلش را

بمانی سپارد (۱) بمعنی یکی بالای دیگری جمع کردن
متعلق بمعنی اوّل برہم چنانکہ (برہم چیدن خار
در چیزی) (ظہوری ؎) چه خارہا کہ بچیده است
درکفم برہم ؏ زمن نبود درین باغ گل بچیده تری ؏
(ولہ ؎) بہر بلبل داغہا از برگ برہم چیده گل ؏
شمع در پروانہ سوزی خود سراپا آتش است ؏ و
(۲) کنایہ از خون کردن و ظلم کردن - مجاز معنی دوم
برہم کہ گذشت کہ پریشان کردن چیزی برباد
کردن است چنانکہ (برہم چیدن خون) (ولہ
؎) خون حریف بہار وصل برہم چیده ام ؏
در تموز ہجر [illegible] آورده ام ؏ و (۳) تہ کردن
چنانکہ (برہم چیدن داغ) (ولہ ؎) داغہا
بر غنچۂ دل تخت برہم چیده ام ؏ بر جگر گر پیرہن سازم
یک گلستان داغ است ؏ معنی پیاده کہ (برہم چیدن
سفره) ہم متعلق ہمین معنی است (۴) کنایہ از
درست کردن و جمع کردن متعلق بمعنی اوّل برہم
چنانکہ (برہم چیدن داغ) (علی قلی بیگ ؎)
زبس داغ تو برہم چیده ام در سینۂ سوزان ؏
چراغ اہل دل روشن شد از کاشانہ ام امشب ؏
(اردو) (۱) باہم جمع کرنا (۲) کسی چیز کا خون
کرنا یعنی اس کو زائل کرنا (۳) تہ کرنا لپیٹنا (۴)
جمع کرنا - ایک دوسرے پر جمانا -

برہم خاستن | مصدر اصطلاحی - پیدا شدن
بتواتر و برہم در ینجا - من وجہ متعلق بمعنی اوّل
اوست بر سبیل مجاز (ظہوری ؎) بجای
موج خیزد برق برہم ؏ بدریا ریزی از خاکستر
من ؏ (اردو) پیدا ہونا -

برہم خوردن | مصدر اصطلاحی - بہار
ذکر این کرده از معنی ساکت و بقول مجمع (۱) پریشان
شدن متعلق بمعنی دوم برہم کہ گذشت (نسیمی
؎) از نسیمی دفتر ایام برہم می خورد ؏ از ورق گردانی
لیل و نہار اندیشہ کن ؏ (میرزا بیدل ؎)
باطن آسوده از یک حرف برہم می خورد ؏ غنچہ
تا خوابش نفس برلب رساند بیدل است ؏

(ظہوری ؎) زغم چندان پریشان نیست برہم خوردہ کاکل را ٭ بزیر کوہ ماندن بہ کہ بیتاب گمرگشتن را ٭ (صائب ؎) عارف زموج حادثہ برہم نمی خورد ٭ از شور بحر آب گہر گل نمی شود ٭ و (۲) برافروختہ و خشمناک شدن متعلق بمعنی چہارم برہم (ظہوری ؎) باد خاکم را ببرد و آتش آبم را بسوخت ٭ خوردہ برہم طینتم از اعتدال افتادہ ام ٭ مخفی مباد کہ بعضی این را ہم متعلق بمعنی اول دانند و ما برخلاف شان کہ ذوق سخن با ہریک مخصوص است (اردو) (۱) پریشان ہونا۔ (۲) غضبناک ہونا۔

برہم درہم اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی پریشان و آشفتہ و زیر و زبر **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان گویند کہ " ہمہ کاروبار و انتظام شان درہم و برہم شد " یعنی پریشان و تہ و بالا و خراب شد ما این را بہ تقدیم برہم بر درہم نشنیدیم محققین بالا شنیدہ باشند۔ خلاف قیاس نیست و (۲) بمعنی خشمناک چنانکہ معاصرین عجم گویند " بابا و حرف مزبند کہ امروز مزاجش خیلی برہم و درہم است " یعنی خشم ناک و غضبناک است (اردو) (۱) درہم برہم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی تہ و بالا۔ ابتر۔ الٹ پلٹ۔ گڑبڑ۔ و (۲) خفا ناراض۔

برہم ریختن مصدر اصطلاحی۔ بالای یکدیگر نہادہ شدن متعلق بمعنی سوم برہم کہ گذشت موافق قیاس است متعدی ہم آمدہ یعنی بالای یکدیگر نہادن کہ ریختن لازم و متعدی ہر دو می آید (ظہوری ؎) نیاز ہر دو عالم ریخت در بازار و کو برہم ٭ نیرزد نیم نازش را خریدار اینچنین باید ٭ (ولہ ؎) شعلۂ آہست زموج گریہ برہم ریختہ ٭ آتش آب درون و از برون سر دادہ ایم ٭ (اردو) ایک پر ایک رکھا جانا۔ رکھنا۔

برہم زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر

(۳۴۶)

بمعنی پریشان ساختن و بقول بہار زیر و زبر کردن و خراب و پریشان کردن مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی دوم برہم و سند این در ملحقات می آید (اردو) برہم کرنا۔ پریشان کرنا۔ صاحب آصفیہ نے صرف (برہم ہونا) کا ذکر کیا ہے جو اسی کا لازم ہے۔

برہم زدن آب و خاک | مصدر اصطلاحی

کنایہ از تہ و بالا کردن و برباد کردن و تباہ کردن جہان (انوری ؎) لشکر طغرل تکین برہم زندی آب و خاک ٭ گر نہ ساکن داردی شان ہیبت طغرل تکین ٭ (اردو) تہ و بالا کرنا۔ تباہ کرنا۔

برہم زدن اسباب | مصدر اصطلاحی۔

پریشان و تہ و بالا کردنش (انوری ؎) بخدا که وصف بیچونش ٭ ہمہ اسباب عقل برہم زد ٭ (اردو) سامان کا برہم اور پریشان اور تہ و بالا کرنا۔

برہم زدن جہان | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) جستجو کردن و تلاش کردن۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔ طالب سند استعمال می باشیم که بگوش ما نخورد و معاصرین عجم بر زبان ندارند و بہ تحقیق ما (۲) مرادف (برہم زدن آب و خاک) که گذشت و موافق قیاس است۔ (اردو) (۱) تلاش کرنا۔ بقول آصفیہ۔ ڈھونڈنا کھوج لگانا۔ سراغ لگانا (۲) دیکھو (برہم زدن آب و خاک)

برہم زدن چشم | مصدر اصطلاحی۔ پریشان شدن چشم و بہ تکلیف افتادن آن و کنایہ از بند و بیکار شدنش۔ و متعدی آن ہم (صائب ؎) چشمی است که برہم زدہ از موی زیاد است ٭ تا دل رگ خامی ز ہوس داشته باشد ٭ (اردو) آنکھ بند ہونا۔ آنکھ بند کرنا۔

برہم زدن دفتر | مصدر اصطلاحی۔

پریشان کردن دفتر (میرزا مسعود فطرت ؎) برہم زدیم دفتر رنگ پریدہ را ٭ بر نام ہیچکس رقم

وصل یار نیست ۲ (اردو) دفتر پریشان کرنا۔

برہم زدن دودمان | مصدر اصطلاحی۔ برباد و تباہ کردن خاندان (محتشم کاشی ۵) کی گمان می برد دل کان شمع فانوس حجاب پنہان چون زعفران دم زند صد دودمان برہم زند ۲ (اردو) خاندان کو برباد کرنا۔ تباہ کرنا۔

برہم زدن دیدہ | مصدر اصطلاحی۔ مرادف (برہم زدن چشم) (ظہوری ۵) دیدہ برہم زدن و حائل بردار ۲ بنشین بی و دربان بشناس ۲ (اردو) دیکھو برہم زدن چشم۔

برہم زدن قرار | مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از بی قرار و پریشان کردن و لازم ہم۔ (ظہوری ۵) داد یم قسم بہ بی قراری ۲ برہم زنی قرار ما را ۲ (اردو) بی قرار کرنا پریشان کرنا۔ بی قرار ہونا پریشان ہونا۔

برہم زدن گل | مصدر اصطلاحی۔ بہ کسر کاف فارسی۔ پریشان و برباد کردن (ظہوری ۵) عشق او کرد خوب زشت مرا ۲ زدہ برہم گل سرشت مرا ۲ (اردو) مٹی خراب کرنا۔ بقول آصفیہ تباہ کرنا۔ خراب کرنا۔ ستیاناس کرنا۔ برباد کرنا۔

برہم زدن لب | مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از بند کردن و شدن لب (ظہوری ۵) بجنبش مژگان صد حکایت در بیان داری ۲ اگر گاہی لبی برہم زند اظہار می گنجد ۲ (اردو) لب بند کرنا لب بند ہونا۔

برہم زدن طبیعت | مصدر اصطلاحی بقول بہار برسر غثیان و تہوع آمدن طبیعت حیف است کہ سندی پیش نکرد و محققین فارسی زبان برزبان ندارند ولیکن موافق قیاس است و کنایہ باشد از پریشان شدن و کردن طبیعت (اردو) طبیعت کا پریشان ہونا طبیعت کو پریشان کرنا۔

برہم زدن نسخہ | مصدر اصطلاحی۔ برباد کردن و ضائع کردن و از دست دادن آن

ظہوری ؎) برہم زدیم نسخۂ ترکیب عشق را ٭ قوت بضعف و عجز بہ نیرو گذاشتیم ٭ (اردو) نسخہ ضائع کرنا۔ کھونا۔

برہم زنندہ استعمال۔ بقول شمس نگسیختن و پیوستن و مژہ برہم زدن مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل است از مصدر (برہم زدن) کہ گذشت محقق بی تحقیق غور نکرد و معانی غلط و خلاف قیاس نوشت (اردو) ناقابل ترجمہ۔

(۱۵۴۸) **برہم شدن** مصدر اصطلاحی (۱) پریشان شدن و (۲) در غضب آمدن۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (ظہوری ط) ازان اسباب ایمانی کہ برہم میشود ایمان ٭ فدای چشم کافر ماجرای نتوان کردن ٭ (اردو) (۱) پریشان ہونا (۲) برہم ہونا۔ غصے ہونا۔ دیکھو خشم شدن۔

(۱۵۴۹) **برہم شکستن چین زلف** مصدر اصطلاحی۔ چین زلف را پریشان کردن و پریشان کردن زلف است وبس (انوری ؎) صبا را پای در سر زلف تو بشکست ٭ چو چین زلف را برہم شکستند ٭ (اردو) زلف کو پریشان کرنا۔

(۱۵۵۰) **برہم فشاردن جگر** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از پژمردہ کردن جگر (ظہوری ؎) این نالہ ام از کام و زبان برنتراود ٭ کز درد تو برہم نفشارد جگرم را ٭ (اردو) جگر کو پژمردہ کرنا۔

(۱۵۵۱) **برہم فگندن دام** مصدر اصطلاحی۔ گستردن دام است وبس (ظہوری ؎) صیاد آہوی سرمازدہ ہا زبس ٭ برہم فگندہ دام تو از دانہ پر شد است ٭ (اردو) دام بچھانا۔ دام پھیلانا۔

برہم کار اصطلاح۔ بقول بہار (۱) تباہ کنندۂ کار (میرزا صائب ؎) عشقبازان را طرف بسیار پیدا میشود ٭ کار اگر عشق است برہم کار پیدا می شود ٭ و فرماید کہ از اہل تحقیق مسموع است کہ بخط میرزای مذکور (پرہمکار) بضم بای فارسی بنظر آمدہ و درینصورت ہمکار بمعنی ہم پیشہ و

حریف باشد یعنی بسیار حریف و ہم پیشہ ہم ہمسر
صاحب انند حروف بحرف نقل نگارش مؤلف
عرض کند کہ لفظ برہم مرکب شده است با لفظ
کارد بہر دو معنی خود است و اسم فاعل ترکیبی است
بقاعدهٔ فارسی و آنچہ ذکر بای فارسی در ینجا کرده
است محل آن نیست و (برہم کار) بالضم بہ بای
فارسی بجایش ہم نمی آید سبحان اللہ چہ خوش تحقیقی
است کہ اہل تحقیق دیوان قلمی صائب را دیده
اند و بعوض موحده بای فارسی مکتوب بوده است
سخن آفرینی برای آنست کہ این را بمعنی حریف
گیرند وای بر محقق - نمی پرسیم از کہ اگر (برہم کار)
را کنایہ از حریف گیریم چہ نقصان باشد کہ کنایہ
لطیف است چراکہ برہم کننده کار عاشق ہمان حریف
اوست - پس کوه کندن و موش مرده برآوردن
کار محققین نیست و دور است از شان تحقیق
و تحقیق آنست کہ معنی بیان کرده اش تحقیقی است
و (۲) کنایہ باشد از رقیب (اردو) (۱) کام کو
برہم کرنے والا (۲) رقیب - بقول آصفیہ - حریف
دشمن - عدو - مخالف (تخیر ۵) یہ نہ ہوگا کہ
مرے قتل سے درگزر ینگے - جو رقیبوں نے سکھایا ہے وہ کر گزرینگے

برہم کردن مصدر اصطلاحی متعدی

برہم شدن بہر دو معنی کہ گذشت معاصرین عجم بر
زبان دارند (اردو) (۱) پریشان کرنا - برہم
کرنا - (۲) غصہ دلانا - برافروختہ کرنا - بھڑکانا -

برہمن بقول سروری (۱) نام بت پرستان (سعدی ۵) بہ تقلید کافر شدم روز چند
برہمن شدم در مقالات زند و بقول جہانگیری با اوّل و ثانی مفتوح بہ ہای زده قومی است
از ہندوان کہ در میان ایشان از ہمہ اصیل تر بود - مرادف برہمان (کہ گذشت) و برہمند
(کہ می آید) و بقول جامع بمعنی اصل ہنود - و بت پرست و زنار بند و بقول برہان اصل و
نجیب ہندوان و فرماید کہ بروزن کرکدن بفتح اوّل و سکون ثانی ہم آمده صاحب ناصری گوید

که بروزن قلزن بمعنی بت پرست وزنّاربند انجب هنود و بقول بعض گویدکه چون نام زرتشت براهام بوده و بیاس حکیم از هندوستان بامتحان وی بایران آمده بعد از ملاقات و مقالات رهسپر کیش وآئین او گردیده بهندوستان بازگشت وطریقت اورا بهندیان بیاموخت آن طائفه را برهمن لقب شد وبراهمه بقانون عرب جمع آن یکی از فضلا گفته (ع) ای برهمن آن عذار چون لاله پرست ٭ رخسار نگار چارده ساله پرست ٭ گر چشم خدای بین نداری باری ٭ خورشید پرست شو نه گوساله پرست ٭ و فرماید که برهمند و برهمه مرادف آن ـ خان آرزو در سراج گوید که تحقیق اینست که لفظ هندی است و معنی آن موافق مذهب اینها در جائیکه چهار طریق قرار داده جمشید نوشته مرقوم است و چون تلفّظ آن بر غیر هندی دشوار است برهمن مقرر کردند چه در فارسی و چه در عربی ازینجهت جمع آن در عربی براهمه و در اصل بای آن مکسور بود و فتح با و سکون را و فتح را هردو صحیح است و فرماید که وجه صحّت (برهمه) میتواند شد که نون را از جهت تخفیف حذف کرده ها در آخر زیاده کرده باشند و وجه زیادت دال در آخر برهمند بجایش خواهد آمد ـ بهار گوید که براهمه جمع برهمه باشد نه برهمن و فرماید که لفظ براهمه تراشیده فارسی زبانان متعربست و در کتب تواریخ مثل اکبرنامه وغیره مذکور مؤلف عرض کند که خان آرزو پی بحقیقت نبرده ا هندی نیست بلکه لغت سنسکرت است از لفظ برهم بکسر اوّل و فتح دوم و سکون های هوز بمعنی یزدان و روح اعظم و نون نسبت که در سنسکرت می آید معنی لفظی این منسوب به خدا و قومی که خود را بخصوصیت خاص کنند از جمیع اقوام هنود و شریعت تر داند در انها. فارسیان تصرّفی در اعراب کرده اند و برهمه را معرّب برهمن قیاس توان کرد به تبدیل نون به های هوّز و براهمه جمع معرّب بقاعدهٔ عرب ولیکن

صاحب محیط المحیط براہمہ را جمع برہمن نوشتہ و برہمن را معرب قرار دادہ بہر دو صورت براہمہ تراشیدہ فارسی زبانان نیست و محققین لغات عرب برہمہ را ترک کردہ اند و برہمن را معرب گرفتہ اند و آنچہ (برہمان) بالف گذشت۔ جا دارد کہ مزید علیہ این دانیم وجا دارد کہ آن را ہم لغت مستقل سنسکرت خیال کنیم کہ ترکیب آن بالفظ برہما و نون نسبت است و در برہما بمعنی یزدان مرادف برہم کذا فی اللغات و برہمند کہ بزیادت دال زائد در آخر می آید مقرس است کہ فارسیان دال زائدہ در آخر کلمات می آورند چنانکہ شفتالو و شفتالود (اردو) برہمن۔ اسم مذکر۔ دیکھو برہمان۔

(۲) برہمن بقول برہان حکما و علما و دانشمندان و پیر و مرشد و بت پرستان و آتش پرستان ہم و بقول جامع بمعنی حکما پیر و مرشد بت پرستان۔ صاحب ناصری گوید کہ پیشتر بر علمای ہنود اطلاق کنند چہ برہما بعقیدۂ ایشان فرشتۂ بسیار بزرگ است و او را تجید و نیایش کنند مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و بس۔ حقیقت این ہمین قدر است کہ حکما و علما و دانشمندان و فقرای ایشان در ہمین قوم یافتہ شدند و علما و فقرای دیگر اقوام را ہم اینہا بزبان خود برہمن خوانند۔ پس تعریف این را در جمع کردن غلط است بلکہ حکیمی و عالمی و عاقلی و فقیری را ہم ازینکہ از قوم شان باشد یا از دیگر اقوام و مذاہب۔ در سنسکرت برہمن گویند بمجاز (اردو) سنسکرت مین حکیم اور عالم اور عاقل اور فقیر کو بنظر عزت بر سبیل مجاز برہمن کہتے ہین اس لئے کہ قوم ہنود مین یہ لوگ عموماً برہمن ہی پائے گئے ہین۔

(۳) برہمن بقول سروری بحوالۂ تحفہ بتخانہ و بحوالۂ نسخۂ وفائی بتکدہ ایست در ہند (میر معزی) ع بہار چین کن از آن روی بزم خانۂ خویش ؛ اگرچہ خانۂ تو نوبہار برہمنست ؛ مؤلف عرض کند کہ

باعتبار بسروری این را ہم مجاز معنی اوّل دانیم کہ بتکدہ را منسوب بہ خدا کردند و ماخذ این ہمان کہ بر معنی اوّل گذشت (اردو) بتکدہ بقول آصفیہ بتخانہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ دیکھو بتکدہ۔

برہمند | بقول برہان و بحر و جامع و جہانگیری مرادف برہمن کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت ماخذ این را بر برہمن بیان کردہ ایم کہ مزید علیہ آن و مقدّس است۔ (ناصر خسرو ؎) برہمندی را بدل در جای کن ؎ گرہمی زایزد پرستی برہمی ؎ (اردو) دیکھو برہمن۔

برہمنہ | خان آرزو در سراج ذکر این با برہمن کردہ و مرادف برہمہ و برہمن قرار دادہ۔ ما حقیقت برہمہ را بر معنی اوّل برہمن بیان کردہ ایم کہ معرّب است و برہمنہ جز این نیست کہ مزید علیہ باشد یعنی بر برہمن ہای ہوّز زیادہ کردہ اند و استعمال این از نظر ما نگذشت و دیگر محقّقین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ طالب سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو برہمن۔

برہم نہادن | مصدر اصطلاحی۔ بالای یکدیگر نہادن و جمع کردن (ظہوری ؎) چہ جادو نہم در پی پردہ برہم ؎ اگر جان تواند شدن رونمایت ؎ (ولہ ؎) یک روز بیش گرچہ ز ہجران نرفتہ است ؎ صد سالہ مردنست کہ برہم نہادہ ایم ؎ (ولہ ؎) روزہای تیرہ بختان را ز شب برہم نہاد ؎ صبح روی آنکہ بر خورشید ما در را دبست ؎ (اردو) ایک دوسرے پر رکھنا۔ جمع کرنا۔

برہم نہادن چشم | مصدر اصطلاحی۔ بند کردن چشم۔ مخفی مباد کہ درینجا چشم را بر سبیل مجاز بمعنی غلاف چشم و پلک گرفتہ۔ و از ہمین معنی کنایہ بند کردن چشم پیدا می شود۔ فقائل (ظہوری ؎) چشم برہم نہ زبان درکش ز آفت ایمنی ؎ خلوتی از خویش می ترسد بخلوت میروی ؎ (اردو) آنکھ بند کرنا۔

برہمون | بقول شمس۔ (۱) بالضم آرایش و

(۲) دائرہ کہ ملون گاہ ماہ باشد کہ بگرد ماہ و آفتاب پدید آید و فرماید کہ بہای فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ انچہ بہای فارسی عربی بہ معنی دائرہ می آید (پرہون) بدون میم است صراحت ماخذش ہمانجا کنیم دریںجا ہمین قدر کافی است کہ غلطی کاتب مطبع یا تسامح محقق باشد کہ با میم چارم نوشت۔ ہمہ محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم برزبان ندارند بدون سند استعمال اعتبار را نشاید و اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مرکب باشد از برہم بمعنی خورش و واو و نون نسبت و معنی لفظی اینہا منسوب بہ برہم یعنی چیزی کہ بہ چیزی است و کنایہ از آرایش و ہالہ۔ ازین صورت باید کہ بالفتح باشد نہ بالضم۔ وجاداری ہر چہ طلبیہ پرہون و نیم کہ می آید میم زائد باشد و بس چنانکہ در (از برم) و (چرا) و (چرام) (اردو) (۱) آرائش مؤنث دیکھو آرایش (۲) ہالہ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر دائرہ کنڈل چاند کا منڈل

برہمہ | بقول برہان و جامع و (جہانگیری در ضمیمہ) و (خان آرزو در سراج) مرادف برہمن **مؤلف** عرض کند کہ ما بذیل معنی اول برہمن حقیقت این بیان کردہ ایم کہ معرب است (امیر خسرو ؎) زلفد برہمہ ایست ہمی پوشش حریر پرپیان افگندہ بردوش (اردو) دیکھو برہمن

برہمہ سوگند | مقولہ۔ بقول بہار و انند یعنی ہمہ را سوگند است (طالب آملی ؎) عزمم از اوج ملامت فگند برہمہ سوگند کہ خوارم کنید **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و ضرورت نداشت کہ بصورت مقولہ یا محاورہ بیان کنیم (اردو) تمام پر قسم ہے یعنی تمام لوگوں کو قسم دیتا ہوں

برہمی معاملہ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بند شدن کار و بیع و نقی آن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است معاصرین عجم برزبان دارند و دیگر محققین فارسی زبان ساکت (اردو) معاملہ کی برہمی۔ یا خرابی مؤنث

برہ نشاندن | مصدر اصطلاحی۔ منتظر کردن و در انتظار نشاندن کسی کہ انتظار کسی می کنند در رہگذرش می نشیند (ظہوری ؎) انتظارم بہ رہ عشق

(۱۵۵ا)

ازبسکه نشاند ؟ نتوانم که دمی چشم زره بردارم ؟ (اردو)
تاک مین بٹھانا۔ انتظار کروانا۔

برہ نشستن | مصدر اصطلاحی۔ لازم مصدر
گذشته نشستن بر راه وانتظار کردن (ظہوری
۵) شبها بره نسیم نشینم ؟ تا مہر تو بر سحر نیفکند ؟۔
(اردو) رستہ پر بیٹھنا۔ انتظار کرنا۔

(الف) **برہنگی** | بقول بہار (ب) بالتحریک
(ب) **برہنہ** | وبالسکون (۱) بمعنی عریان
مثل تیغ برہنہ ولواے برہنہ و (۲) بمعنی خالی
و مجرد مجاز است چون درخت برہنہ یعنی درخت
بی برگ وامثال آن (صائب ۵۱) بی پارہ
جگر نبود راہ را اثری ؟ از لشکر است فتح نوای برہنہ پای ؟
(محمد قلی سلیم ۵۲) گلی دارم ز رنگ و بو برہنہ ؟
سہی سروی چو آب جو برہنہ ؟ صاحب تحقیق الاصطلاحات
بر معروف قانع **مؤلف** عرض کند که معنی اول
حقیقی است یعنی کسی که از بی لباسی عریان است
ومعنی دوم کنایه از بی سروسامان اعم ازینکه برآدمی
انسان باشد یا غیر انسان (صائب ۵۲) پروای
اسپ نیست گدای برہنہ را ؟ سیل آب زندگی
است سرای برہنہ را ؟ مخفی مباد که برہ بمعنی بیرون
بمعنی سینہ ذہش گذشت و بمعنی بست و ششمش بر
بمعنی روشن ہم و ہنہ بالفتح بقول برہان بمعنی
اندام می آید و ہای ہوز در آخرش آمده افادہ
معنی مفعولی کند پس معنی ترکیبی این کسی کہ اندام
خود روشن و بیرون دارد و کنایہ از غیر ملبوس
و معنی دوم مجاز آن ہمین قدر است حقیقت حال
(ب) واختلاف اعراب نتیجہ محاورہ زبان
که بروزن سرغنه ونشانه ہر دو آمده و (الف)
بقاعدہ فارسی افادہ معنی مصدری کند بحذف
ہای ہوز و زیادت کاف فارسی با یای مصدری
(طالب آملی ۵) تیغ در برہنگی فاش کند جوہر
خویش ؟ مصلحت ہاست درین شیوہ عریانی ؟
وجا دارد کہ الف را ہم بہر دو معنی مصدری
(ب) گیریم یعنی بی لباسی و بی سروسامانی۔

(اردو) (الف) برہنگی ننگاپن۔ بی لباسی مؤنث (ب) (۱) برہنہ۔ ننگا۔ بی لباس۔ (۲) بی سروسامان۔

برہنہ بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی عریان بودن۔ کہ حقیقی است (اشیراز مانی ؎) برہنہ بود جہان مدتی و درزی ابر ؛ دوخت از پی عالم سفید پیراہن ؛ (اردو) برہنہ رہنا ننگا رہنا

(الف) **برہنہ پا پا گذاشتن** مصادر اصطلاحی

(ب) **برہنہ پا پا نہادن** بقول بحر (۱)

(ج) **برہنہ پا قدم زدن** درحالتی کہ پا از کفش خالی باشد بر چیزی پا گذاشتن (وحید الف ؎) چگونہ حرف تو بی پردہ با رقیب زنم ؛ برہنہ پا نتوان پا بر روی خار گذاشت ؛ (جامی ج ؎) برہنہ پا قدم بر خاری زد ؛ بگل از خار و خس مسمار میزد ؛ بہار ندکر (الف) قانع و خان آرزو در چراغ ہدایت ندکر (ب) سند وحید پیش کردہ متعلق بالف است و فرماید کہ اگرچہ تکرار لفظ پا ست ولیکن در واقعہ این لفظ مکرر نیست فتامل و صاحب بحر نقل ہمین فقرہ آخرہ برداشتہ مؤلف عرض کند کہ تکرار لفظ پا در الف و ب مسلم است و در ج بعوض پا قدم است ولیکن در معنی از (برہنہ پا) پای بی کفش و نعلین مراد است یعنی پای کہ برہنہ و عریان است پس شنیدہ ایم کہ خان آرزو چہ گوید کہ در واقعہ لفظ پا مکرر نیست۔ شک نیست کہ لفظاً مکرر است فتامل۔ مخفی مباد کہ از مصدر (ج) معنی (۲) برہنہ پا بر رفتار آمدن ہم پیدا است کہ (قدم زدن) در محاورۂ عجم بمعنی رفتار کردن و رفتن می آید (اردو) (۱) بغیر جوتی کے کسی چیز پر پاؤن رکھنا (۲) ننگے پاؤن چلنا۔

(الف) **برہنہ پای** اصطلاح۔ الف۔

(ب) **برہنہ پائی** بقول بہار و انند معروف مؤلف عرض کند کسی کہ در پایش کفش و نعلین نباشد (ظہوری ؎) دل برہ پسکر دمان

یافتہ رہنمای را ؎ بردم تیغ می بردجان برہنہ پائی از ما
ورب)، بزیادت یای مصدری درآخر الف
افادہ معنی مصدری کند یعنی بی نعلینی وعریانی
پای (صائب ؎) فغان کہ آبلہ در پردہ می کند
اظہار ؎ شکایتی کہ مرا از برہنہ پائی نیست ؎ (اردو)
(الف) ننگے پاؤں۔ بقول آصفیہ۔ برہنہ پا۔
(ب)، برہنہ پائی۔ مؤنث یعنی جوتا پاؤں میں
نہ رہنا۔ حاصل بالمصدر۔

برہنہ جَو | اصطلاح۔ بقول انند۔ بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بفتح جیم وسکون واو نوعی از
جو باشد بی قشر وپوست **مؤلف** عرض کند کہ
قلب اضافت جو برہنہ (اردو) جو کی ایک قسم
جس پر چھلکا نہیں ہوتا۔ مذکر۔

(الف) **برہنہ رو** | اصطلاح۔ بہار
(ب) **برہنہ روی** | مذکر (الف) گوید کہ
(۱) بی حجاب وگشادہ روی **مؤلف** عرض
کند کہ ہر دو یکی است جز ین کہ درآخر (ب)

یای زائد است ومقصود محققین از ینمعنی زبان دراز
است چنانکہ از سندشان پید است (اسمعیل ایما
؎) تیغ زبان بدگوہر جوہری ندارد ؎ تا حلقہائے
خط شد جوشن برہنہ رورا ؎ وبقول صاحب
تحقیق الاصطلاحات (۲) امرد **مؤلف**
عرض کند کہ این کنایہ ایست کہ روی امرد
برہنہ از خط باشد (صائب ؎) حسن برہنہ
رویان بریک قرار باشد ؎ ہر روز خط کمالی بہ
حسن می فزاید ؎ **مؤلف** عرض کند کہ (۳)
بمعنی حقیقی بی نقاب ہم (صائب ؎) زہی
نقاب جمالت برہنہ روئی ہا ؎ خموشی تو زبان بند
کامجوئی ہا ؎ (اردو) الف وب (۱) منہ پھٹ
بقول آصفیہ۔ منہ زور۔ بیہودہ گفتار۔ زبان
دراز۔ دریدہ دہن۔ موقع بے موقع بولنے والا
(مجروح ؎) تو تو میں میں کرو نہ تم اسے شیخ ؎
رندبیخوار ہے بہت منہ پھٹ ؎ (۲) امرد یعنی
وہ لڑکا جس کا خط آغاز نہ ہوا ہو۔ مذکر (۳)

بے نقاب جس کے منہ پر نقاب نہو۔

برہنہ زدن حرف — مصدر اصطلاحی
بقول بحر (۱) صریح و پوست کندہ گفتن بہار
ذکر این ساکت (مخلص کاشی ۵) برہنہ ہر کہ
زند حرف بد برابر خصم ٭ حریف خویش بخاک
افگند چو کشتی گیر ٭ مؤلف عرض کند کہ (۲)
در پردہ نگفتن وصاف گفتن وبجرأت وبلا تامل
گفتن۔ ما معنی اوّل الذکر را تسلیم نہ کنیم وسند
قول ما ہم کلام مخلص کاشی است کہ بالا گذشت
قائل (اردو) (۱) پوست کندہ۔ کہنا تفصیل
کے ساتھ کہنا۔ (۲) جرأت کے ساتھ بلا تامل
صاف صاف کہدینا۔

(الف) **برہنہ سر** — اصطلاح۔ (الف)
(ب) **برہنہ سری** — بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ (۱) عریان سر و (۲) کنایہ از
بہاری است و (ب) بقولش بمعنی مجرمی و بیحرمتی
ومحرومی۔ صاحب شمس بمعنی دوم الف قانع۔
و گوید کہ محرم کعبہ در حالت احرام سر برہنہ و نسبت
(ب) فرماید کہ کنایہ از احرام است در راہ کعبہ
صاحب ضمیمۂ برہان بمعنی اوّل الذکر (ب)
قانع وصاحب بحر ہم زبانش۔ مؤلف عرض کند
کہ (الف) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اوّل
ومعنی دوم کنایۃً موافق قیاس است ولیکن
مشتاق سند می باشیم کہ معاصرین عجم ازان ساکت
ودیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند
(ب) (۱) بمعنی حقیقی یعنی سر برہنگی وعریانی سر
بزیادت یای مصدری بر الف و (۲) حالت
احرام نظر بر قول شمس ونظر بر معنی دوم (الف)
و (۳) بیحرمتی چنانکہ ذکرش بالا گذشت اگرچہ
این ہم موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند
می باشیم۔ ازینکہ معاصرین عجم و دیگر محققین اہل
زبان ازین معنی اصطلاحی۔ سکوت ورزیدہ اند
(اردو) (الف) (۱) ننگے سر۔ (۲) وہ شخص جو
احرام حج باندھا ہوا ور ننگے سر ہو۔ (ب) (۱)

سر برہنگی یعنی وہ حالت جو سر پر کوئی لباس نہ ہو مؤنث (۲) احرام کی حالت مؤنث (۳) بیچارگی مؤنث

برہنہ شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی عریان شدن (جمال اصفہانی ؎) پس برہنہ شوند چون شمشیر تا کہ با نفس کارزار کنند ٭ (اردو) برہنہ ہونا۔ ننگا ہونا۔

برہنہ قدم اصطلاح۔ بقول بہار معروف مؤلف عرض کند کسی کہ پای او کفش ندارد اسم فاعل ترکیبی است (کمال اسمعیل ؎) ظرف کلاہ نرگس و چین قبای گل ٭ زربفت و من برہنہ قدم چون صنوبرم ٭ (اردو) دیکھو برہنہ پا۔

برہنہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) بمعنی حقیقی است یعنی عریان کردن صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ (۲) بے حجاب و بی پردہ کردن مؤلف عرض کند کہ برای معنی دوم طالب سندی باشیم۔ (نظامی ؎) خوردن آن گندم نامردمش ٭ کرد برہنہ چو دل گندمش ٭ (اردو) (۱) ننگا کرنا (۲) بے پردہ اور بے حجاب کرنا۔

برہنہ گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی اوست یعنی عریان شدن (خسرو دہلوی ؎) برہنہ گشتہ تنۂ گل بباغ ٭ باد کنان خس کشی از روی لاغ ٭ (اردو) ننگا ہونا برہنہ ہونا۔

(الف) برہنہ گفتن مصدر اصطلاحی۔
(ب) برہنہ گو صاحب آصفی ذکر
(ج) برہنہ گوئی (الف) کردہ از معنی ساکت و (ب) بقول بہار آنکہ بی پردہ حرف زند و صریح و پوست کندہ بگوید و ظاہر است کہ ہم برین قیاس است (برہنہ زدن حرف) کہ گذشت (میرزا اسمعیل ؎) گر عیب تو نخواہی

پوشیده بر تو ماند ۵ پیراهن تن خود گردان برهنه
گوی او ۵ صاحب بحر ذکر (ج) کرده گوید که صریح و
فاش گفتن **مؤلف** عرض کند که حقیقت (الف)
بر (برهنه زدن حرف) گذشت و این مرادف
آنست و بخیال خود هم بهدر انجا ظاهر کرده ایم (ب)
اسم فاعل ترکیبی است و امر حاضر الف و (ج) حاصل
بالمصدرش دیگر هیچ (اردو) الف دیکھو برهنه
زدن حرف (ب) صاف و صریح کہنے والا۔ صاف و
صریح کہدے (ج) صاف گوئی۔ مؤنث۔

برهنه ماندن | عریان و بی لباس ماندن است صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت (خسرو دہلوی ۵) هر شجر باغ ز
تا برهنه مانده زبی برگی خود برهنه (اردو) ننگا رہنا۔

برهوت | بقول برهان بروزن مبهوت (۱) نام داروی است در حضرموت۔ و فرماید که گویند
در انجا چاهی است که ارواح کفار و منافقین در انجا جمع شوند صاحب جامع فرماید که (۲) نام صحرائی
است در حضرموت و بقول صاحب هفت نام وادیست در حضرموت صاحب انند همزبان
برهان **مؤلف** عرض کند که صاحب محیط اعظم ذکر این نکرد و بخیال ما غلطی کاتب برهان پیش
نیست که وادی را دارو نوشت و این لغت عرب است (کذا فی منتهی الارب) (اردو) (۱)
ایک دوا کا نام برہوت ہے جس کی حقیقت سے صاحبان مفردات طب ساکت ہیں (۲) برہوت
حضرموت میں ایک صحرا کا نام ہے۔ مذکر۔

برهود | بقول سروری (۱) به رای مهمله بوزن فرمود مرادف بهود۔ خانه که آتش در ان گرفته
باشد و هنوز نسوخته (ناصر خسرو ۵) چو نرم گویم با تو مرا درشت مگوی ۵ مسوز دست جز آنرا که مر ترا
برهود ۵ صاحب جهانگیری فرماید که با اوّل مفتوح و ثانی زده و های مضموم و واو معروف چیزی
که بسوختن نزدیک شده و حرارت آتش آنرا در ساخته باشد مرادف بهود۔ صاحب ناصری در

همین سند نقل بهود کرده۔ صاحبان رشیدی و جامع هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که
از سند ناصر خسرو صیغهٔ ماضی است از (برهودن) بمعنی مطلق سوختن و فرماید که آنچه عزیزان نوشته اند
خطاست **مؤلف** عرض کند که درست گوید که در سندی که بپیش شد (۲) ماضی مطلق مصدر
(برهودن) مستعمل است که می آید ولیکن معنی اوّل را نظر بر اعتبار صاحبان سروری و جامع و
ناصری که از اهل زبانند درست خیال می کنیم که مجرد هود به همین معنی می آید۔ پس این مزید علیه آن
باشد و حق آنست که از همین لفظ مصدر (برهودن) بمعنی سوختن وضع کرده باشند تصفیهٔ
ماخذ بر مصدر کنیم و حقیقت بهود بجایش می آید (اردو) (۱) وہ چیز جس میں آگ لگی ہو
اور ابھی نہ جلی ہو۔ مؤنث (۲) جلا۔ جلنا۔ کا ماضی مطلق۔

(الف) برهودن (الف) بقول موارد
(ب) برهوده بمعنی سوختن و فرماید
که برهود ماضی مطلق اینست که (استعمالش بلفظ
برهود گذشت) و (ب) بمعنی سوخته چقماق و
جائیکه نزدیک بسوختن رسیده و درگذشته۔ صاحب
نوادر هم بانش و گوید هود مخفف برهود است
که می آید و ذکر برهوده هم کند بمعنی بالا۔ صاحب انند
بحوالهٔ بهار (الف) را بمعنی (۱) سوختن و (۲)
متغیر شدن رنگ از حرارت آتش و (۳) بمعنی
آوار بدن و گشت و گذار کردن گفته و ما این را در
بهار عجم نیافتیم **مؤلف** عرض کند که هود بضم
اوّل و سکون ثانی و ثالث بمعنی لتّه سوخته که
بالای سنگ آتش زنه نهند می آید پس همین است
اسم مصدر (هودن) بمعنی سوختن که متروک است
و برهودن مزید علیه آن باشد بزیادت کلمهٔ بر
بر آن معنی دوم موافق قیاس است بر سبیل مجاز
و معنی سوم بیان کردهٔ انند را بدون سند استعمال
تسلیم نکنیم۔ باقی حالِ این مصدر ریست سالم التصرف

بہ کامل التصریف و (ب) افادهٔ معنی اسم مفعول
ہمین مصدر کند بزیادت ہای ہوز بر ماضی مطلق
وجا دارد که برہود را که گذشت مخفف این دانیم

(اردو) الف (۱) جلنا (۲) حرارت آتش سے متغیر ہونا
(۳) آوارہ ہونا (ب) سوختہ چقماق یا وہ کپڑا جو آگ کی
حرارت سے پیلا ہوگیا ہو اور جلا چاہتا ہو۔ مذکر۔

برہول بقول شمس چیزی را گویند که نزدیک بسوختن شده و حرارت آنرا زرد ساخته باشد
و آنرا پہو و نیز خوانند و از ناصر خسرو سندی که آورده ہمان است که بر برہود گذشت **مؤلف** عرض
کند که آسان است که این را مبدل برہود دانیم که دال مہملہ به لام بدل می شود چنانکه دغ و لغ
و لیکن معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت و سندی که بالا مذکور شد دران تحریف راه یافته و
برہود را برہول نقل کرده۔ مخفی مبادکه ہود به ہمین معنی می آید ولیکن ہول باین معنی نیامده تا این را
مزید علیه آن می دانستیم بزیادت کلمهٔ بر بران پس این را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) دیکھو برہود

برہون بقول جہانگیری و سروری و ناصری و جامع و برہان و سراج ہر چیز میانه تہی مانند
ہاله و طوق و درِ خانه و حصار و محوطه و خارپست۔ صاحب رشیدی صراحت مزید کند که در ہمه اسناد
که به پیل دیگر معانی می آید بمعنی حصار و محوطه راست می آید۔ احتیاج بدیگر معانی نیست۔ صاحب
برہان گوید که بضم اول نیز درست است صاحب مؤید فرماید که قیل با بای فارسی مفتوح۔
مؤلف عرض کند که پره۔ به بای فارسی مفتوح و ثانی مشدد بمعنی مطلق حلقه بجایش می آید
آن اسم جامد فارسی زبان است و پرہون ہم که به بای فارسی می آید مرکب است از
پره و واو و نون نسبت و معنی لفظی آن منسوب به حلقه و کنایه باشد از ہر چیز میانه تہی و دیگر ہمه
معانی خاص مجاز و متعلق به ہمین معنی عام و این مبدل آن باشد که بای فارسی بدل شود بموحده

چنانکه تپ وتب (اردو) ہر وہ چیز جو محیط ہو جیسے ہالہ۔ حصار۔ پرکار کا دائرہ وغیرہ۔

(۲) برہون۔ بقول جامع و(سروری بحوالہ تحفہ) بمعنی پرکار و فرماید کہ در یکی از نسخ کہ اسم مؤلف معلوم نمی شود سند عمعق را (کہ بر معنی مشتم می آید) باستشہاد اینمعنی آوردہ امّا بخاطر میرسد کہ بمعنی دائرہ انسب باشد مؤلف عرض کند کہ عیبی نیست کہ این را متعلق بمعنی اوّل دانیم ومراد از دائرۂ پرکار باشد نہ پرکار (اردو) پرکار کا دائرہ۔ مذکر۔

(۳) برہون۔ بقول جہانگیری و ناصری وجامع و(سروری بحوالہ شرفنامہ) بمعنی ہالہ (رودکی ۵) ایا قدّ تو چون سروی ز دیبا گرد آن آذین ٭ دیاروی تو چون ماہی زعنبر گرد آن برہون ٭ مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی اوّل است وبس (اردو) ہالہ۔ دیکھو برہون کے دوسرے معنے

(۴) برہون۔ بقول جامع وبرہان وسروری۔ بحوالہ شرفنامہ بمعنی آرایش مؤلف عرض کند کہ (برہون) بہمین معنی بجایش گذشت۔ جا دارد کہ آن مزید علیہ این باشد بزیادت میم یا متعلق بمعنی اوّل برہون وشک نیست کہ نسبت قوی با معنی اوّل ندارد ولیکن نظر بر اعتبار صاحب جامع اینمعنی را تسلیم کنیم وبدینمعنی اسم جامد ہم توان گرفت (اردو) دیکھو آرایش۔

(۵) برہون۔ بقول سروری وجہانگیری وجامع بمعنی درخانہ (ناصر خسرو ۵) دل بیقین ای پسر خزانۂ دین است ٭ چشم تو چون روزنست وگوش چو برہون ٭ گوہر دین چون درین خزانہ نہادی ٭ روزن وبرہونش ہر دو سخت کن اکنون ٭ مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی اوّل است وبس (اردو) گھر کا دروازہ۔ مذکر۔

(۶) برہون۔ بقول سروری وجہانگیری وناصری وجامع بمعنی حصار ومحوطہ نیز آمدہ (ناصر خسرو

ع) ای شدہ غافل ز علم حجت و برہان ؛ جہل کشیدہ بگرد جان تو برہون ؛ مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی اوّل است و بس (اردو) حصار۔ دیکھو النگ۔

(۷) برہون۔ بقول جامع و سروری بحوالۂ فرہنگ بمعنی طوق مؤلف عرض کند کہ نظر بہ اعتبار ہر دو محقق بالا کہ از اہل زبانند این معنی را تسلیم کنیم و مجاز معنی اوّل دانیم کہ بجایش گذشت (اردو) طوق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکّر۔ گردن بند۔ حلقہ۔ وہ بھاری حلقہ جو مجرموں یا دیوانوں کے گلے میں ڈالتے ہیں تاکہ اس کی وجہ سے گردن نہ اٹھا سکیں (گویا ع)

اُو پری کا بیکہیں دیوانہ ہوں نہیں چال کا ؛ طوق ہو میرے گلے میں حلقۂ خلخال کا ؛

(۸) برہون۔ بقول سروری و جامع بمعنی دائرہ (شمس فخری در تعریف حصار ع) فرود چرخ معلّی حوادث آمدہ آن ؛ بصد ہزار جہان خارجست از برہون ؛ (استاد عمعق ع) مردم چشم چو مرکز پاک چون برہون شود ؛ مرکز و برہون ز عشقت ہر شبی گلگون شود ؛ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و بس (اردو) دائرہ۔ دیکھو برگنہ کے دوسرے معنی۔

(۹) برہون۔ بقول سروری بمعنی خار بست و بقول صاحب جہانگیری برچین و چوب بندی بقول ناصری پرچین باغ (قطران ع) بباغ برگل مانند رخ تو سالاسال ؛ ز دانہ بستہ زر گشتست گرد آن برہون ؛ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و بس (اردو) باڑھ۔ بقول آصفیہ۔ کانٹوں یا جھاڑی کی احاطہ بندی۔

(۱۰) برہون۔ بقول سروری بحوالۂ نسخہ وفائی بیای تازی بمعنی کمر مؤلف عرض کند کہ مقصود از کمر بند است و مجاز معنی اوّل (اردو) کمر بند۔ دیکھو بروفہ کے دوسرے معنی۔

(۱۱) برہون - بقول برہان خانۂ کوچک مؤلف عرض کند کہ بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ محققین اہل زبان ازین ساکت و ہیچ تعلق مجازی بامعنی اوّل ندارد و معاصرین عجم بر زبان ندارند

(اردو) چھوٹا گھر مذکر۔

(۱۲) برہون - بقول برہان - کرگاہ مؤلف عرض کند کہ مجرد بیان برہان متقاضی سند استعمال است کہ معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت - طالب سندی باشیم و بامعنی اوّل ہیچ تعلق مجازی ندارد (اردو) کمربند باندھنے کی جگہ یعنی کمر۔ مذکر۔

(۱۳) برہون - بقول برہان بمعنی کمرکوہ مؤلف عرض کند کہ ہیچ تعلق مجازی بامعنی اوّل ندارد و معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم (اردو) کمرکوہ بقول آصفیہ - فارسی - اسم مؤنث پہاڑ کا بیچ کا حصہ یعنی پہاڑ کا کونا

برہوہ | بقول جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج باوّل مفتوح بثانی زدہ و ہای مضموم و واو مجہول و ہای موقوف صابون را گویند - صاحب برہان صراحت مزید کند کہ بر وزن انبوہ است و چیزیست کہ بدان رخت می شویند - صاحب انند صراحت کرد کہ لغت فارسی است و با اسم جابد فارسی قدیم و اسم حالا بر زبان معاصرین عجم متروک و صابون بقول برہان لغت فارسی زبانست و مستعمل و صاحب منتخب آنرا لغت عرب گوید و فرماید کہ در اکثر لغات مشترک واقع شدہ - نام دیگرشنیدہ نشد - صاحب محیط بر صابون می فرماید کہ این مشترک است در اکثر لغات و گویند معرب است و بعربی صنس و یونانی سنقوتیا و با انگلیسی سوپ نام است از مخترعات ہرمس بانواع مختلف درست کردہ می شود گویند گرم و خشک تا آخر

سوم وانچہ دران نشاستہ باشد گرم وخشک تا دوم۔ مقطّع۔ مقرّح۔ قوی الجلا۔ معین اکال و منافع وارد (اردو) صابون۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکّر۔ ایک دکپڑا یا بدن) دھونے کی تیل کی چیز جو تیل سجّی۔ ریہ چربی وغیرہ سے بنائی جاتی ہے۔ فارسی میں براہوہ۔ ترکی میں اچیالیق کہتے ہیں۔

(الف) **برہنجیدن** صاحبان سروری وبرہان

(ب) **برہنجیتن** ومؤیّد ذکر الف کردہ اند وصاحبان برہان وبحر ومؤیّد ذکر ب **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کامل بر (برہنجتن) گذشت۔ الف بمعنی مطلق (ب) و (ب) بقول بحر بروزن انگیختن بمعنی برکشیدن مطلقا وبرآوردن وفرماً

کہ سالم التّصریف است یعنی بدون ماضی ومستقبل واسم مفعول نیاید وصاحب موارد ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ مخفّف (برآہنجیتن) کہ گذشت ومزید علیہ (آہنجیتن) کہ در مدود ہ مذکور وصراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) (الف) کھینچا۔ نکالا۔ (ب) کھینچنا۔ نکالنا۔ دیکھو آہنجتن۔

برہیہ بقول شمس بالفتح وبالضّم بمعنی (۱) زبان دراز یا (۲) پارۂ از زبان **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان ندارند ودیگرکسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد وسند استعمال پیش نشد اعتبار را نشاید (اردو) (۱) طولانی زمانہ مذکّر۔ (۲) زمانہ کا ایک حصّہ۔ مذکّر۔

بری بقول ہفت بفتح اوّل وکسر رای مہملہ بتناۃ تحتانی رسیدہ (۱) بمعنی پاک وپاک ہستی و (۲) ضد عاری۔ صاحب غیاث این را بہ تشدید تحتانی بمعنی پاک وبیزار وبیگناہ نوشتہ وبقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدّین شاہ قاچار بالتّشدید بمعنی (۳) خشکی وبقول صاحب انند لغت عرب است بمعنی اوّل ونسبت بمعنی سوم گوید کہ ہرشی کہ در صحرا باشد **مؤلّف** عرض کند کہ تسامح صاحب ہفت است کہ این را لغت فارسی خیال کرد واستعمال این در فارسی زبان بمعنی اوّلش

بہ تخفیف رای مہملہ آمدہ و معنی دوم بیان کردہ اش متحقق نمی شود کہ مقصودش چہ باشد و در معنی سوم تحتانی آخرہ نسبت است یعنی منسوب بہ بر بالتشدید (اردو) (۱) بری بقول آصفیہ۔ عربی۔ بی گناہ۔ بی جرم۔ پاک۔ بر (۲) عاری کی ضد (۳) برّی بقول آصفیہ صحرائی۔ دشتی۔ بحری کی خلاف

برباد کسی رفتن واقعہ	مصدر اصطلاحی۔
بقول انند بحوالہ غواص سخن۔ سانح شدن از واقعہ در حضوری (عرفی ۵) ستم تہمت جہال نہ برباد تو رفت بہ یوسف این را تحمل شدہ ہم	برداشت بہ مولف عرض کند کہ موقوف قیاس است و ضرورت ندارد کہ لفظ واقعہ را داخل اصطلاح کنیم بلکہ (برباد کسی رفتن چیزی) واقع شدن امری باشد بکسی (اردو) کسی امر کا واقع ہونا

برہ یار بقول شمس لغت فارسی زبانست بمعنی شیر آواز کنندہ بخشم مولف عرض کند کہ صاحب شمس سندی پیش نہ کرد و از صراحت اعراب ساکت۔ معاصرین ہم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و ہیچ ماخذ این بفہم ما نمی آید۔ بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم بنا برین معلوم می شود کہ بر بار لغت عرب را کہ بہ موحدۂ سوم بمعنی شیر غران است محقق بی تحقیق بہ تحتانی عوض موحدہ لغت فارسی قرار داد (اردو) غصے سے ڈکارنے والا شیر۔ گرجنے والا شیر۔ مذکر۔

برپافش بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است۔ بالفتح بمعنی (۱) انتشار و پراگندگی و (۲) نیز منتشر و پراگندہ مولف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان باشد حیف است کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین ہم بر زبان ندارند (اردو) (۱) پراگندگی بقول آصفیہ۔ انتشار۔ پریشانی۔

مؤنث - (۲) منتشر بقوله پراگنده - پریشان -

برياق بقول شمس لغت فارسی است بمعنی دست و بحواله حل اللغات گوید که بجای یای تحتانی بمیم هم آمده **مؤلف** عرض کند که (برماق) بمیم عوض تحتانی بقول لغات ترکی نوانگشت را گویند وبقول مؤید در ترکی زبان بمعنی دست اگر فارسیان میم را به تحتانی بدل کرده برای دست اسم جامد وضع کرده باشند تبدیل است خلاف قیاس که میم به تحتانی یا بالعکس آن بدل نمی شود و بدون سند استعمال بر مجرد قول شمس این را اسم جامد فارسی زبان تسلیم نتوانیم کرد که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اهل زبان ازین ساکت (اردو) ہاتھ - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - دست - ید -

بری الذمه اصطلاح - فارسیان از هر دو لغت عربی زبان اصطلاحی قرار داده اند که بمعنی محفوظ و پاک از ذمه داری - بر زبان معاصرین عجم است و محققین فارسی زبان ازین اصطلاح ساکت - فارسیان معاصر گویند که "ما او را ازین اصطلاح یا مطالبه بری الذمه دانیم" یعنی بر ذمه او نیست وا و پاک است ازان (اردو) بری الذمہ - بقول آصفیہ - عربی - صفت جوابدہی - اور مواخذہ سے مستثنے - بے ذمہ - ذمہ داری سے محفوظ -

برپان بقول فرہنگ فدائی که از علمای معاصرین عجم بود بمعنی برشته کردن و بجنش گوشت و هر چیز دیگر که برای خوردن باشد بی آب چه در دم و چه بر آتش و سرخ کردن و بو دادن آنهاست در روغن و بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بمعنی برشته **مؤلف** عرض کند که برشتن مصدر لیست کامل التصریف که ذکرش گذشت و برپید مضارع عش و حقیقت ماخذش هم در انجا مذکور و برپی امر حاضر و برپان بقاعدهٔ فارسی اسم حال آن و دیگر هیچ صاحب فدائی غور نکرد و بر قواعد فارسی و در

تعریف این زحمت بیجا بر داشت (انوری ع) آتش غیرت خوان تو مقیم ژ بر فلک ثور و حمل بریان است (اردو) بریان۔ بقول آصفیہ فارسی۔ بھنا ہوا۔ کباب شدہ۔ پختہ۔ پکا ہوا۔

بریان محلا اصطلاح۔ بقول برہان باحای بی نقطہ و لام مشدد د بالف کشیدہ بریانِ باترہ و پودنہ و ترخان و نان و پیاز را گویند صاحبان بحر و مؤید و ہفت خوش صراحتے کنند کہ بریانی را گویند کہ گرد برگردش ترہ و پودنہ و ترخان داشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است بریان بمعنی بریان کردہ شدہ و محلّی لغت عرب است بالضم و تشدید لام۔ زینت دادہ شدہ و صفت کردہ شدہ (کذا فی المنتخب) پس معنی لفظی این چیزی بریان کہ با ترہ و پودنہ وغیرہ شریک باشد۔ فارسیان تحتانی آخرہ را بدل کردند بہ الف چنانکہ عادت ایشان است در لغات عرب ہمچون محلّی و محلّا (اردو) (بریان محلا) فارسیون نے اس بھونی ہوئی یا تلی ہوئی چیز کو کہا ہے جس کے ساتھ پودینہ اور روٹی اور پیاز وغیرہ شریک ہو۔

بریانون بقول شمس بای اول مکسور و بثانی زدہ بایای تحتانی مضموم و واو معروف نام مادہ گاوی بود کہ فریدون را شیر دادہ مؤلف عرض کند کہ این ہمان (برمایون) است کہ بہ میم سوم و تحتانی مضموم پنجم بجاییش گذشت محقق بی تحقیق آنرا در غیر محلّش قائم کرد و ضمّ تحتانی کہ بیان می کند از انہم غلطی او پیداست کہ بجاییش نون مضموم را نقل کرد و نون سوم را بہ تحتانی بدل ساخت جز این نیست کہ غلطی کاتبش دانیم دازین کہ محل بیانش بلحاظ ردیف حروف بایست کاتب نیست محقّق بی تحقیق را ہم سند کرد نداریم (اردو) دیکھو برمایون۔

بریانی اصطلاح۔ بقول انند و غیاث بالکسر و کسر نون نوعی از پلاو نمکین مؤلف

عرض کند کہ فارسی ہند است بترکیب نون نسبت بر لفظ بریان فارسیان پلاو گویند کہ برنج با گوشت درست کنند وہمین را در ہندوستان بریانی نام است معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین زباندان این را ترک کردہ اند۔ (اردو) بریانی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث ایک قسم کا پلاو جس میں گوشت بھونکر ڈالا جاتا ہے۔

بری بودن استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار رہا بودن و باقی بودن **مؤلف** عرض کند کہ محقق گمنام در تعریف این تسامح کردہ است ما از معاصرین عجم بہ تحقیق رسانیدہ ایم کہ فارسیان گویند ’’اوازین الزام بری نبود و سزا یافت‘‘ یعنی پاک نبود پس معنی این پاک بودن است نہ رہا و باقی بودن واز ہمین قبیل است (بری الذمہ) بمعنی محفوظ از ذمہ داری و پاک از ذمہ داری۔ مخفی مباد کہ کاتبش لفظ بری را بشکلی نوشتہ کہ بدو یا ر بری می نماید لیکن (بری بودن) ہم محاورۂ معاصرین عجم بمعنی رہا و باقی بودن نیست ازینجا است کہ ما آنرا بجایش جا ندہیم (اردو) بری رہنا۔

برنج بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر ثانی وسکون جیم لغت فارسی است (۱) بمعنی فرد حساب مفصل و (۲) نام قومی از افغانان **مؤلف** عرض کند کہ برنج بفتح اول و کسر دوم وسکون مابعد بقول ساطع در ہندی باغی را گویند کہ بپارہ تنبول دران کاشتہ باشند جا دارد کہ ہندیان از ہمین لغت ہندی کنایۃً معنی اول و دوم گرفتہ باشند و کایستان ہند شاید موجد معنی اول باشند ما این اصطلاح را بمعنی اول در سیاق عرب وعجم نیافتیم و بمعنی دوم ہم لغت فارسی زبان ندانیم۔ معاصرین عجم ساکت ودیگر محققین فارسی زبان ہم ذکر این نکردہ اند (اردو) (۱) فرد حساب مکمل مؤنث (۲) پٹھانون کی ایک قوم کا نام۔ مؤنث۔

برنجیدن بقول سروری بہ رای مہملہ بوزن کشیدن (۱) تنوری کہ آنرا آفرن نیز گویند و فرمایہ

که عوض جیم زای هوز هم آمده یعنی (بریزن) صاحب برهان فرماید که ترجمهٔ این در عربی قرن بضم اوّل ـ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که (۲) بمعنی تابه گلی هم که بران نان پزند مرادف (بریزن) و (۳) بمعنی غربال صاحب جامع بر معنی اوّل قانع **مؤلّف** عرض کند که مبدّل بریزن که زای هوز به جیم عربی بدل شود چنانکه سوز و سوج و صراحت ماخذ این بر (بریزن) می آید (اردو) دیکھو بریزن ـ

بریخ زدن مصدر اصطلاحی ـ بقول سروری در ملحقات (۱) ناپدید کردن و معدوم گردانیدن و (۲) ہیچ انگاشتن (نظامی ؎) به ارشاد بریخ زند نام او ٭ نیارد درین کشور آرام او ٭ صاحب جهانگیری در ملحقات گوید که (۳) کنایه از فراموش کردن و از خاطر محو نمودن و استشهادش از همان سند است که بالاگذشت ـ صاحب رشیدی این را مرادف بریخ نوشتن و (برآب نوشتن) بمعنی (۴) ضایع کردن کاری گفته صاحب بحر ذکر معنی دوم و چارم کرده گوید که کار بیهوده و ضایع کردن است و صاحبان برهان و جامع ذکر معانی اوّل و دوم و سوم کرده اند ـ خان آرزو در سراج بحوالهٔ محقّقین بالا معنی دوم و چارم را آورده ـ بروارش بهار بذکر معنی دوم فرماید که بی ثباتی و ناپایدار شمردن است **مؤلّف** عرض کند که اشاره که برآب یا یخ کنند زود محو شود پس معنی اوّل درست و دیگر همه معانی طبع آزمائی محقّقین باشد و سند نظامی بکار معنی اوّل می خورد و بس ـ ولیکن باید که این مصدر را ....

بریخ زدن نام قائم کنیم (اردو) (۱) مٹانا ـ معدوم کرنا (۲) ہیچ سمجھنا (۳) فراموش کرنا ـ بھولنا (۴) ضائع کرنا ـ

بریخ نبشتن مصدر اصطلاحی بقول جہانگیری مرادف (بریخ نوشتن) کہ می آید کنایہ از بیہودہ وضائع ساختن کاری و بی اثر و بی مدار کردن (نظامی ؎) جہان شربت ہر یک از یخ سرشت ٭ بجز شربت ما کہ بر یخ نبشت ٭ بہار این را مرادف (بریخ زدن) نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ تحقیقش بجای خودش نوشتہ ایم و این متعلق بآن نیست زیرا کہ ما آن را مصدر (بریخ زدن نام) قرار دادہ ایم و مجرد (بریخ نبشتن) بمعنی محو کردن است صاحب ہفت ذکر ماضی مطلق این بصورت مقولہ کرد و این احتیاطش نظر بر سند بالا باشد کہ دران استعمال ماضی مطلق است و ناجائز نداریم کہ تعمیم مصدر را بتخصیص ماضی بدل کنیم مخفی مباد کہ نبشتن مبدل (نوشتن) است کہ واو مجہول بدل شود چنانکہ ورنجن و برنجن (اردو) دیکھو برآب نوشتن۔

بریخ نوشتن مصدر اصطلاحی بقول (جہانگیری در ملحقات) و بحر و رشیدی و سروری و ہفت و سراج مرادف (بریخ نبشتن) کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (برآب نوشتن) است کہ بجایش مذکور شد (انوری ؎) بریخ نوشت نام وفا انوری چرا ٭ نامم زبہر مرتبہ نقش نگین کند ٭ (سعدی ؎) مراعات و رحمت مکن بر خسیس ٭ چو کردی مکافات بریخ نویس ٭ (ناصر خسرو ؎) بریخ بنویس چون کند وعدہ ٭ گفتار محال و قول خامش ٭ (اردو) دیکھو برآب نوشتن۔

بریخ نہادن مصدر اصطلاحی بقول بہار مرادف (بریخ نوشتن) و بقول بحر ہیچ و نابود انگاشتن و ناپایدار شمردن **مؤلف** عرض کند کہ صحیح است کہ ہر دو محققین بالا از سند این ساکت بخیال ما مجرد این مصدر غیر از

معنی حقیقی چیزی نیست که قائم کردن چیزی بالای یخ و برف است و بشرط وجود سند ناپائدار شمردن که بنیادی که بر یخ قائم شود یا حرفی که بر یخ نویسند	غیر مستحکم است که زود محو شود زیرا که یخ - آب می شود و باقی نماند (اردو) ناپائدار - غیر مستحکم سمجھنا -

(الف) بریدچرخ | اصطلاح (الف) بقول بحر مرادف (ب) (۱) بمعنی ماه و (۲) زحل

(ب) بریدفلک | و (ب) بقول رشیدی ماه - صاحبان برهان و جامع بهر دو معنی ذکر

این کرده اند مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است که برید بقول منتخب در عربی زبان بالفتح

بمعنی رسولی که بجائی فرستند پس اہل ہیئت رسول فلک نام کردند ماه را که بقول شان سریع السیر

است ونمی دانیم که ستاره زحل را بچه خصوصیت بدین اسم موسوم کردند که بطی السیر است جز ازین

نباشد که برید در عربی زبان بقول منتهی الارب بمعنی پاسبان آمده و فارسیان ستاره زحل را پاسبان

فلک هم گویند پس الف و ب بمعنی دوم صحیح باشد (اردو) (۱) چاند - مذکر - دیکھو آیت ایام

کے پہلے معنے (۲) زحل بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - اس ستارے کا نام جو ساتویں آسمان پر ہے

اور نہایت سست اور نحس اکبر خیال کیا جاتا ہے -

بریدن | بقول موارد بالضم و تخفیف را و تشدید آن (۱) قطع کردن و فرماید که برش و برش

حاصل بالمصدر است و گوید که برنده و برند و بران و برا بمعنی قطع کننده صاحب موارد ذکر این کرده

صاحب بحر گوید که بدون تشدید است (کامل التصریف) و مضارع این برد و صراحت مزید کند که

رای قرشت درین مصدر و مشتقات آن گاهی بنا بر رعایت وزن شعر مشدد می آرند و برش

حاصل بالمصدر این است و بس و برنده اسم فاعل این به تخفیف های هوز هم آمده بهار گوید که

اینمعنی با شمشیر و خنجر و امثال آن مخصوص (میر باقر داماد اشراق ۵) او را نتوان بسا بزنجیر بپیبست تا
مارا نتوان از و بشمشیر برید ۵ **مؤلف** عرض کند کہ بری بقول منتہی الارب در عربی زبان بمعنی
تراشیدن است پس فارسیان بہ تبدیل اعراب بر سبیل تفریس آنرا اسم مصدر قرار دادند و باعلامت
مصدر (دن) مرکب کرده باینمعنی استعمال کردند و ہمین معنی اوّل اصل است (اردو) کاٹنا
بقول آصفیہ۔ بریدن کا ترجمہ۔

(۲) بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع شدن چنانکہ (بریدن رگ) کہ می آید صاحب نوادر ہم ذکر
این کرده **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد و بس (اردو) کٹنا بقول آصفیہ۔
ترشنا۔ بریدہ ہونا۔ تراشا جانا۔

(۳) بریدن۔ بقول موارد بمعنی سلب و زائل کردن چنانکہ (بریدن خاصیت) و امثال آن
کہ در ملحقات می آید۔ بہار در نوادر ذکر این کرده و در بہار عجم گوید کہ جدا کردن است چنانکہ (خواب
بریدن) و (رنگ بریدن) **مؤلف** عرض کند کہ معنی جدا کردن بر نشان نوزدہم می آید و این
مصادر مرکبہ را کہ بالا مذکور شد با جدا کردن تعلق نباشد بلکہ برای آن سلب و زائل کردن بہتر
است و این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) زائل کرنا۔ دور کرنا۔ سلب کرنا۔

(۴) بریدن۔ بقول موارد بمعنی کم کردن چنانکہ (بریدن رنگ) بہ معنی دوش کہ در ملحقات
می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) گھٹانا بقول آصفیہ کم کرنا۔ کمتی کرنا

(۵) بریدن۔ بقول موارد بمعنی متغیر کردن شیر کہ چون ترشی در ان داخل شود و آنکہ شیر متغیر شود
چنانکہ (بریدن شیر) حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد و بدون سند این معنی را تسلیم نہ کنیم

اگر بدست آید توانیم گفت کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) پھاڑنا۔ بقول آصفیہ کسی عرق
یا دودھ وغیرہ کا کسی لاگ یا گرانی سے پانی جدا کرنا (جیسے "دودھ پھاڑنا")۔

(۶) بریدن۔ بقول موارد بمعنی ترک کردن وگذاشتن چنانکہ (بریدن تریاک) کہ در ملحقات
می آید صاحب نوادر ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو)
چھوڑنا۔ بقول آصفیہ۔ ترک کرنا۔

(۷) بریدن۔ بقول موارد وبہار بمعنی برہم خوردن چنانکہ (بریدن سودا) کہ در ملحقات می آید
مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است وبس (اردو) برہم ہونا۔ دیکھو برشکستن۔

(۸) بریدن۔ بقول موارد وبہار بمعنی طی کردن چنانکہ (بریدن راہ) کہ در ملحقات می آید
مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) طے کرنا۔ بقول آصفیہ قطع مسافت کرنا
قطع منزل کرنا (وزیر ع) کبھی دل میں کبھی ہم آنکھوں میں جا دوں ان حسینوں کو کہ ماہ و مہر
کا ہے کام طے کرنا منازل کا ؎

(۹) بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع کردن چون (بریدن جامہ) مؤلف عرض کند کہ
متوجہ ہمان معنی اوّل است کہ جسم یا چیزی را از کارد بریدن یا جامہ را از مقراض بریدن
ہر دو یکی است محققین ہند نثر ادا این را برای پارچہ جدا کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) دیکھو
بریدن کے پہلے معنے اور قطع کرنا بھی اُردو میں مستعمل ہے بقول آصفیہ۔ کاٹنا۔ تراشنا۔ بیونتنا۔

(۱۰) بریدن۔ بقول موارد ہجوم آوردن چنانکہ (بریدن برکسی) کہ در ملحقات می آید مؤلف
عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد بقیاس بعید زیرا کہ ہجوم آوردن را با معنی قطع کردن ہیچ تعلق

نیست وانچہ صاحب موارد مجبور شد بر قیام این معنی وجہش جز این نباشد کہ معنی شعر بوستان سعدی درست شود کہ بر (بر ہیدن بر کسی) می آید وما در معنی شعر مذکور بریدن بمعنی قطع تعلّق کردن می گیریم کہ بر نشان شانزدہم بریدن می آید پس این معنی را کہ بالا مذکور شد خلاف قیاس می دانیم (اردو) کاوں کاوں کرنا۔ بقول آصفیہ غل کرنا۔ شور کرنا (چڑھائی کرنا) اور بہار کے معنوں کے لحاظ سے دیکھو بریدن کے سولھویں معنے۔

(۱۱) بریدن۔ بقول موارد بمعنی دریغ داشتن چنانکہ (بریدن آب از گلو) کہ در ملحقات می آید۔ بہار ہمین مصدر مرکّب را بہ معنی باز داشتن گفتہ واین معنی بر نشان دوازدہم می آید مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد (اردو) دریغ کرنا۔ بقول آصفیہ کنجوسی کرنا۔ دیکھو (باز گرفتن از چیزے)۔

(۱۲) بریدن۔ بقول موارد و بہار بہ معنی باز داشتن چنانکہ (بریدن طفل از پستان) کہ در ملحقات می آید مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) باز رکھنا۔ دیکھو باز داشتن

(۱۳) بریدن۔ بقول موارد بمعنی موقوف کردن چنانکہ (بریدن وظیفہ) کہ در ملحقات می آید مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است وبس (اردو) موقوف کرنا۔ مسدود کرنا۔ بند کرنا۔

(۱۴) بریدن بقول موارد بمعنی ساکت گردانیدن چنانکہ (بریدن زبان) کہ در ملحقات می آید مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) ساکت کر دینا۔

(۱۵) بریدن۔ بقول موارد بمعنی دزدیدن ونقب زدن وغارتیدن چنانکہ (بریدن خانہ) کہ در ملحقات می آید وخان آرزو در (چراغ ہدایت) این را بمعنی دزدی آوردہ مؤلّف عرض کند

کہ تسامح اوست کہ حاصل بالمصدر رانوشت و درست گوید کہ بمعنی بالفظ خانہ مستعمل و این ظاہر امجاز است و آن عبارت است از رخنہ کردن دیوار کسی برای دزدی۔ ما می گوئیم کہ عجب است کہ او درین کتاب برہمین یک معنی قناعت کرد و بلحاظ موضوعش ترک دیگر معانی کثیرہ خیلی تعجب خیز (اردو) نقب لگانا۔ دیکھو (بریدن نقب) چُرانا (دیکھو بُریدن کے چھٹے معنے۔

(۱۶) بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع تعلّق کردن چنانکہ (بریدن از کسی) کہ در ملحقات می آید صاحب بحر این را ترک محبّت کردن گوید مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) قطع تعلّق کرنا۔ بقول آصفیہ۔ کچھ علاقہ نہ رکھنا۔ ترک ملاقات کرنا۔

(۱۷) بریدن۔ بقول موارد بمعنی کشیدن چنانکہ بریدن (الف بر سینہ) کہ در ملحقات می آید مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) کھینچنا۔

(۱۸) بریدن۔ بقول موارد منقطع کردن چنانکہ (بریدن امید) کہ در ملحقات می آید مؤلّف عرض کند کہ من وجہٍ متعلّق است بمعنی سوم و دور کردن ہم۔ و بمعنی لازم نیز آمدہ یعنی منقطع شدن (اردو) منقطع کرنا (منقطع ہونا) بقول آصفیہ۔ ٹوٹنا۔ جاتا رہنا۔ جیسے (امید منقطع ہونا۔

(۱۹) بریدن۔ بقول بحر جدا نمودن و جدا شدن بہار بر ذکر معنی متعدّی قانع مؤلّف گوید کہ معنی شانزدہم ہم من وجہٍ متعلّق است باین (میر رضی ارتمانی ع) نہ چنانست با تو پیوندم کہ بریدن توان بشمشیرم ؎ سندی دیگر از میر باقر داماد اشراق بہ معنی اوّل گذشت (اردو) جدا کرنا۔ جدا ہونا۔

(۲۰) بریدن بکسر اوّل و دوم بہ تحقیق ما کہ اشارۂ آن بر (برشتن) کردہ ایم بمعنی برشتن و این تعلّق بامعنی اوّل و ما خذش ندارد بل مرکّب است از بر کہ مخفف برش است فارسیان تحتانی معروف

وعلامت مصدر نون بروزیاده کرده مصدری ساختند۔ سالم التصریف وباصول ما مصدر اصلی که اسم این مصدر رمال فارسی زبان است وحقیقت مصدر اصلی وجعلی برلفظ (اسم مصدر) گذشت و بُرَد مضارع این است آنانکه بُرَد را مضارع بُرشتن دانسته اند غلط کرده اند که فارسیان بُریدن را در استعمال ترک کرده اند ومضارعش را برای مصدر بُرشتن استعمال کرده اند دیگر ہیچ (اردو) دیکھو برشتن۔

بریدن آب | مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از گوارا شدن آب چنانکه (آب برنده) یعنی آب گوارا در مصدر وده گذشت و (برنده آب) هم بجایش مذکور مؤلف عرض کند که معنی لفظی این قطع کردن آب وباید که آب را فاعل گیریم یعنی آبی که تشنگی را قطع کند آب گوارا است (اردو) پانی کا گوارا ہونا۔

بریدن آب از گلو | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن (۱) بمعنی دریغ داشتن آب متعلق بمعنی یازدهم بریدن (محمد قلی سلیم ؎) همین بریدن آب از گلو مروت نیست ز گلو بریده درین بحر همچو ماهی باش ز صاحب نوادر بریدن آب) ذکر بمعنی کرده۔ خان آرزو در چراغ گوید که بمعنی منع آب از گلو در مصرع اول سند محمد قلی سلیم بعوض لفظ مروت (قناعت) نقل کرده۔ صاحب بحر عجم بانش مؤلف عرض کند که همین مصدر مرکب در مصدر وده گذشت یعنی (آب از گلو بریدن) وبهار آنرا بمعنی (۲) فرو ماندن از آب باستناد همین سند آورده که در مصرع اولش لفظ قناعت است بخیال ما اختلاف معنی از اختلاف مصرع اول است وقیاس متقاضی آنست که لازم ومتعدی هر دو درست باشد زیرا که بریدن بمعنی اول ودوم لازم ومتعدی هر دو آمده (اردو) (۱) پانی کا روکنا (۲) دیکھو

آب از گلو بریدن ۔

بریدن از کسی | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد که بذیل بریدن آورده بمعنی قطع تعلق کردن از کسی (متعلق به معنی شانزدهم بریدن (گلستان سعدی ﮦ) بقول دشمن پیمان ز دوست بشکستی ؛ ببین که از که بریدی و با که پیوستی ؛ (کرمارع) بریدن زیاران خلاف وفاست ؛ مؤلف عرض کند که (از کسی بریدن) در مقصوده گذشت وانچه درانجا (طفل را از شیر بریدن) را متعلق باین کرده است علی‌ہذا رو وصاحب موارد این را درین باب متعلق به (بریدن طفل از پستان) پنداردیعنی متعلق به معنی دوازدهم بریدن که باز داشتن هم من وجه متعلق از قطع تعلق کردن است و هر دو معنی مجاز معنی اول بریدن ۔ (اردو) قطع تعلق کرنا ۔ دیکھو بریدن کے سولھویں معنی

بریدن الف بر سینه | مصدر اصطلاحی بقول موارد بذیل بریدن بمعنی کشیدن الف بر سینه متعلق به معنی هفدهم بریدن مؤلف عرض کند که مرادف (الف بر سینه کشیدن) که در مقصوده گذشت وذکر (الف بر سینه بریدن) هم همدرانجا مذکور (اردو) دیکھو (الف بر سینه بریدن)

بریدن امید | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی منقطع کردن امید و آرزو متعلق به معنی هجدهم بریدن مؤلف عرض کند که سند این بر (امید بریدن) در مقصوده گذشت (اردو) دیکھو امید بریدن ۔

بریدن بر کسی | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد بذیل بریدن جمع شدن بر کسی متعلق بمعنی دهم بریدن (بوستان سعدی ﮦ) بریدند بروی ملامت کنان ؛ که دیگر بدینسنت نباید چنان ؛ مؤلف عرض کند که حقیقت این بر معنی دهم بریدن ظاهر کرده ایم و درینجا همین قدر کافی است که بمعنی قطع تعلق کردن است (اردو) کسی سے قطع تعلق کرنا ۔

بریدن تب | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد ذیل بریدن بمعنی زائل کردن تب متعلق بمعنی سوم بریدن (خاقانی ؎) نی کلکش به نیشکر ماند کز پی تب بریدن بشکر است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است ومرکّب اضافی (اردو) بخار یا تب کو زائل کرنا۔ دفع کرنا۔

بریدن تریاک | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد ذیل بریدن۔ بمعنی ترک کردن تریاک متعلق بمعنی ششم بریدن (ملّا عشرتی ؎) لب لعلت نمایان تو در حق من این بود کز دهلی تو پیک تو تریاک بریدم **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس ومرکّب اضافی است (اردو) افیون کا کھانا ترک کرنا۔

بریدن تلخی | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد ذیل بریدن بمعنی زائل کردن تلخی متعلق بمعنی سوم بریدن (؎) نبرد تلخی بادام را آب بلا نشد کم زهر چشمش از شکر خواب سحر **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس ومرکّب اضافی (اردو) تلخی مٹانا۔ زائل کرنا۔

بریدن خاصیت | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد ذیل بریدن) سلب کردن خاصیت متعلق بمعنی سوم بریدن (انوری ؎) برو زد از عدم عنقا بناوک که ببرّد خاصیت ز اشیا بجنجر **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس ومرکّب اضافی است (اردو) خاصیت زائل کرنا۔ دفع کرنا۔

بریدن خانه | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد ذیل بریدن بمعنی نقب زدن وغارتیدن متعلق بمعنی پانزدهم بریدن (سلیم ؎) همیشه گرچه دزد وغارت اندیش که بریدی خانه مردم ازین بیش که صاحب نوادر هم ذکر این کرده (سید اشرف ؎) می تراشد خانه بهر شعر گفتن مدّعی می برد دیگر نمیدانم کدامی خانه را که بهار این را (بریدن خانه و دیوار) آورده گوید که

نقب دادن خانہ را و رخنہ کردن در دیوار **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) نقب لگانا۔ چرانا۔

بریدن خرید و فروخت مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بُریدن) بمعنی ترک کردن خرید و فروخت متعلق بمعنی ششم بریدن (بوستان سعدی ع) بریدند ازانجا خرید و فروخت ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) خرید و فروخت ترک کرنا۔

بریدن خواب مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بریدن) سلب کردن خواب متعلق بمعنی سوم بریدن کہ گذشت (ظاہر وحید در تعریف شعرباف ؎) ز دل کردہ تاراج تاب مراؤ ٭ چہ مخمل بریدہ است خواب مراؤ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) نیند کو آنے نہ دینا۔ مٹانا۔

بریدن دیوار مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف (بریدن خانہ) کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ سند استعمال پیش نشد ولیکن قابل اعتبار است کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیوار میں نقب لگانا۔

بریدن راہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بریدن) بمعنی طی کردن و قطع کردن راہ متعلق بمعنی ہشتم بریدن (حکیم سوزنی ؎) راہ باید برید و رنج کشید ٭ کیسہ باید کشاد و پلوندہ ٭ (وحید ؎) چون قدمی چند برید راہ ٭ گشت نگہ غرقہ بحر ارشاد ٭ بہار ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) راہ طی کرنا۔

بریدن رگ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بریدن) بمعنی بریدہ شدن رگ متعلق بمعنی دوم بریدن (نظامی ؎) بیک تاختن رشتہ کہ بروی رسید ٭ ز زرنگی رگ زندگانی برید ٭ (ولہ ؎) ہر آن بیدہ بازوی تابندہ ہور ٭

ولیکن سند آزرده درز پر زور ہ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و موافق قیاس است (اردو) رگ کٹنا۔

بریدن رنگ مصدر اصطلاحی یقول موارد ذیل بریدن بمعنی (۱) زائل کردن رنگ متعلق بمعنی سوم بریدن (تنہا ؎) چہ حرف پیش برم پیش تندی خویش ہ کہ رنگ وسمہ برید است تیغ ابرویش ہ (خالص خان ؎) تا تیغ بدست یار دید است ہ رنگ از رخ خون من برید است ہ و (۲) بمعنی کم کردن رنگی کہ زیادہ از مقصود بود متعلق بمعنی چارم بریدن (اشرف ؎) فی ہمین از تیغ رگ ہای شہیدان می برد ہ رنگ خون را ہم ہنر شی روی جانان می برد ہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) (۱) رنگ مٹانا۔ زائل کرنا (۲) رنگ کم کرنا متغیر کرنا۔

بریدن زبان مصدر اصطلاحی یقول موارد ذیل بریدن (۱) بمعنی ساکت کردن و خاموش گردانیدن متعلق بمعنی چہارد ہم بریدن (گلستان سعدی ع) زبان بریدہ بکنجی نشستہ صم بکم ہ صاحب نوادر گوید کہ مدعی را ساکت گردانیدن بحجت و سائل رابطہ۔ بہار ذکر این ذیل بریدن کردہ گوید کہ (۲) بمعنی رشوت دادن حیف است کہ سند این پیش نہ شد ولیکن موافق قیاس است مشتاق سندی باشیم (اردو) (۱) زبان بند کرنا۔ دیکھو (از زبان افگندن) (۲) رشوت دینا۔

بریدن سکون مصدر اصطلاحی یقول موارد ذیل بریدن بمعنی سلب و زائل کردن سکون متعلق بمعنی سوم بریدن (انوری ؎) بیاد قہر ببرد ز سنگ خارہ سکون ہ ز آب لطف برآرد ز شورہ مہر گیا ہ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس (اردو) سکون مٹانا۔ اطمینان کو زائل کرنا۔

بریدن سودا مصدر اصطلاحی یقول موارد

بذیل بر پدن بمعنی برہم خوردن سودا متعلق بہ معنی ہفتم بر پدن (ملا قاسم ؎) ما را ز نفع سود تو سودا بر پدہ است ٭ سودا بر پدہ است و چہ زیبا بر پدہ است ٭ (مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس (اردو) معاملہ بگڑ جانا۔ برہم ہونا۔

بر پدن شیر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بر پدن (۱) باز داشتن طفل را از شیر متعلق بہ معنی دوازدہم بر پدن (شفیع اثر ؎) آخر عمر شدہ دالہ طفلی کہ برید ٭ مادر دہر بجوئے سبل عاشق شیرش ٭ و (۲) متغیر کردن شیر را متعلق بمعنی پنجم بر پدن حیف است کہ سند این پیش نہ شد و ما این را نظر بر قول موارد کہ بمعنی پنجم بر پدن گفتہ جا دادہ ایم و مشتاق سندی باشیم (اردو) (۱) دودھ بڑھانا۔ دیکھو (از شیر باز داشتن) (۲) دودھ پھاڑنا۔ بقول آصفیہ دودھ کے اجزا جدا کرنا کسی دوا کے ذریعے سے دودھ کا پانی علیحدہ کر دینا۔

بر پدن طفل از پستان یا شیر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بر پدن باز داشتن طفل از شیر خواری متعلق بمعنی دوازدہم بر پدن (محمد سعید اشرف ؎) خط مشکین آلت قطع محبت می شود ٭ با سیاہی طفل را مادر ز پستان می برد ٭ (کلیم ؎) کلیم پیر شدی وقت آن ہنوز نشد ٭ کہ طفل طبع ز شیر ہوس بریدہ شود ٭ صاحب نوادر بر (از شیر و پستان بر پدن) ذکر این معنی کردہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بچہ کو دودھ سے باز رکھنا۔ دودھ چھڑانا۔

بر پدن طمع مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بر پدن بمعنی زائل کردن طمع (رضا قلی ؎) عدل سلطان گر نہ پرسد حال مظلومان ٭ عشق کو گوشہ گیران را ز آسایش طمع باید برید ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و

مرکّب اضافی (اردو) طمع کو مٹانا۔ زائل کرنا۔ دور کرنا۔

بریدن کوہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی طی کردن کوہ متعلق بہ معنی ہشتم بریدن (جامی در یوسف زلیخا ع) بریدہ کوہ را آسان چو ہامون ؛ زفرمان عنان کم رفتہ بیرون ؛ **مؤلّف** عرض کند کہ از قبیل بریدن راہ وموافق قیاس است (اردو) دشت وبیابان کو طے کرنا۔

بریدن مہر | مصدر اصطلاحی۔ بہ کسر سوم مرکّب اضافی است بمعنی دور کردن وقطع کردن محبت متعلق بہ معنی سوم بریدن (ظہوری ع) بریدہ مہر من از جملہ مہربان انیست ؛ بہ پنجاہ مشیم زبان دادہ مہربان انیست ؛ موافق قیاس وترکیب اضافی است (اردو) محبت قطع کرنا۔

بریدن وظیفہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن موقوف ومسدود کردن روزی متعلق بہ معنی سیزدہم بریدن (گلستان سعدی) وظیفہ روزی بخطای منکر نبرد ؛ **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) وظیفہ بند کر دینا۔ موقوف کر دینا۔

بریدہ | بقول ضمیمہ برہان بروزن رسیدہ۔ رہگذر را گویند **مؤلّف** عرض کند کہ حقیقۃً اسم مفعول مصدر بریدن است وبدینمعنی کنایہ باشد کہ چیزی کہ از سطح زمین بریدہ وجدا کردہ باشد رہگذر است (اردو) رہگزر بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکّر۔ راستہ۔ شارع عام۔ سڑک۔

(۳۴۵)

بریدہ زبان | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان وبحر وہفت کنایہ از خاموش **مؤلّف** عرض کند کہ (بریدن زبان) بجای خودش گذشت واین اسم مفعول آنست واسم مفعول ترکیبی ہم مراد از کسی کہ خاموش باشد (اردو) خاموش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم صفت۔ بمعنی ساکت چپ۔ وہ شخص جو ساکت ہو۔

بریدہ شدن امید | مصدر اصطلاحی۔

(۳۴۶)

منقطع شدن اُمّید و نا امید شدن (صائب ؎)
اُمّید صائب از همه کس چون بریده شد ؛ شمشیر
آه را ز نیام جگر کشید ؛ (اردو) امید منقطع ہونا۔

بریده فلک اصطلاح۔ خان آرزو در سراج گوید که ماه باشد که سریع السیر است و فرماید که بعضی بمعنی زحل هم نوشته اند و آن درست نباشد **مؤلّف** عرض کند که (برید فلک) بدون های هوّز بجایش گذشت نمی دانیم که محقق بانام و نشان های هوّز را چرا زیاده می کند مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو برید فلک۔

بریده صاحب هفت بحواله دستور فرماید که بمعنی راه صاحب مؤیّد هم متّفق با هفت و ذیل لغات فارسی جا داده **مؤلّف** عرض کند که (بریده) به دال مهمله چارم به همین معنی گذشت ماخذ آن هم متحقّق اگر این امبتدل آن دانیم چنانکه باددان و باردان۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو برید ہ۔

بریز بقول صاحب آنند و هفت بکسر موحده و رای مهمله و سکون تحتانی و زای هوّز معروف است کلام ریختن باشد **مؤلّف** عرض کند که موحّده زائد باشد بر لفظ ریز و آن امر حاضر مصدر ریزیدن است که بجایش می آید حیف است که محققین بالا چرا این را بشکل لغت قائم کرده اند۔ اگر ما بر مشتقات مصادر هم دطرفه بر آن که موحّده زائده را هم گیریم غیر از تضییع اوقات نباشد آنانکه این را امر حاضر ریختن دانسته اند غور نکرده اند ریختن سالم التّصریف است و بحث کاملش بجایش آیم (اردو) دیکھو ریزیدن یہ اُس کا امر حاضر ہے۔

بریزن [illegible] مرادف (۱) [illegible] (۲) [illegible] صاحب جہانگیری فرماید که تابه گل باشد [illegible] (برزن) نیز گویند صاحب برهان فرماید که بکسر اوّل و ثانی مجهول بر وزن نشیمن (۳) به وزن است که بعربی غربال و هال گویند و بمعنی ترش بالا [illegible] بمعنی اوّل دوم

هم کرده۔ صاحب ناصری فرماید که مرادف برتجن است بمعنی اوّل و دوم و سوم صراحت مزید کند که بمعنی سوم مخفف
پرویزن صاحب جامع فرماید که مرادف برزن و پرویزن و بمعنی ترشی پا لاوتابه کلی مؤلف عرض کند که حقیقت ما خذ
این بمعنی دوم بمعنی سوم (برزن) گذشت و معنی اوّل مجاز معنی دوم است که تنور هم همچون تابه۔ نان را درست کند و
انچه بمعنی سوم می آید هم به نون نسبت است یعنی چیزی که منسوب به ریزهاست که ریزه خرده و ریزه را
گویند چنانکه سجایش می آید پس غربال را که ریزه ریزه ازان تراوش کند بریزن نام کردند و
(پرویزن) که بهمین معنی می آید مزید علیه و مبدل این که موحده به بای فارسی بدل شد چنانکه
اسب و اسپ و واو زائد باشد چنانکه تنمند و تنومند۔ مخفی مباد که (ترش پالا) هم نوعی از
غربال است که بواسطه آن مائعات را صاف کنند اگرچه لفظاً با ترشی تعلق دارد و لیکن عام
است برای کلّ مائعات چنانکه ادویه بیز عام است برای سفوفات غیر آن و هم چنانکه قند و غیر ذلک
(اردو) (۱) تنور۔ مذکر۔ دیکھو آتش دان اور اجاق (۲) دیکھو برزن کے تیسرے معنی (۳) دیکھو ادویه بیز

بریزه	بقول سروری به رای مهمله بوزن مویزه نام صمغی باشد دوائی۔ شبیه به مصطگی۔

صاحب جهانگیری فرماید که دوائی که آنرا پرزی نیز خوانند۔ شبیه به مصطکی و سبک و خشک
مانند عسل صافی و تیز بود و معرّب آن بارزد و بیرزد صاحب برهان گوید که بدبو هم باشد
و چیزی است که زرگران بجهت لحم کردن و وصل نمودن برنج و مس و امثال آن بکار برند و بر
وسید گیها مالند صاحبان جامع و ناصری هم ذکر این کرده اند صاحب محیط انچه بر (بارزد) گوید
همین قدر که معرّب (بیرزد) فارسی و بعربی قنه و بسریانی و بقولی در یونانی خلبانی و کلبانی و
بترکی قاسی و بهندی برجا و برد جا و بهروزه و معروف باسم گنده بهروزه و آن شیر درختیست

بزرگ بقدر سرو وتنہ آنرا بہ تیشہ وغیرہ جا بجا مجروح سازند و از ان تراوش نماید **مؤلف** عرض کند
کہ ذکر (بارزد) بجایش کردہ ایم و از ماخذش ہم بحثی بخیال ما اصل این لغت ہند است کہ (بیروزہ)
نام دارد و ہمین را (گندہ بروزہ) ہم گویند صاحب آصفیہ ذکر این کردہ فارسیان آنرا (بیرزہ)
بحذف واو نام کردند و انچہ باختلاف حروف گذشت ومی آید مبدل آنست کہ صراحت تبدیل
ہا نجا کنیم ولیکن انچہ (بارزد) گذشت آنرا ہم مبدل (بیرزہ) دانیم کہ تحتانی بدل شدہ بہ الف
چنانکہ تازیانہ و تازانہ ۔ وہای ہوز بدل شد بہ دال مہملہ چنانکہ شنبہ وشنبد وجا دارد کہ (بارزد)
را معرب گیریم چنانکہ صاحب محیط صراحت کردہ است (اردو) دیکھو (بارزد)

بریسمان افتادن مصدر اصطلاحی ۔ بحث این برد (بریسمان عجب افتادن) می آید۔
(اردو) دیکھو ۔ بریسمان عجب افتادن ۔

بریسمان چیزی بخود بستن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ بزور دعوی آن کردن (حیاتی
گیلانی ع) شمعم از سوختن بہر ہیزم ؎ شعلہ بر خود بریسمان بستم ؎ صاحب بحر بلفظ بخود را برخود
نوشتہ (عجبی نیست) معنی با وارستہ متفق و بہار (بریسمان چیزی بستن) قائم کردہ بوثیقہ ہمین سند
ذکر معنی بالا کردہ و از رشید و لطوا ہم سندی آوردہ (رباعی) از شیخ بخیرہ چند بر خودبندی ؎ تو سوز
دل مرا کجا مانندی ؎ فرقست میان سوز کز دل خیزد ؎ با آنکہ بریسمانش بر خود بندی ؎ **مؤلف**
عرض کند کہ (چیزی را بریسمان برکسی بستن) کنایہ باشد از متعلق کردن چیزی باکسی بہ اصرار
زور وجبر کہ بجای خودش می آید محققین بالا بہ پابندی الفاظ سند مصدر عام را خاص کردہ اند
و ما از معاصرین عجم تحقیق این کردہ ایم فارسیان گویند کہ !! ناحق این جرم را بہ ریسمان بر او بستہ

است ،، یعنی بجبر او را مجرم قرار دادہ (اردو) زور کے ساتھ کسی بات کا دعوی کرنا۔ اور ہمارے
معنون کے لحاظ سے کسی بات کو جبر کے ساتھ کسی کے ذمّہ لگانا۔

بریسمان خود بچاہ افتادن مصدر اصطلاحی۔
بہار بذکر این از معنی ساکت و نقل نگارش (انند) نقش بر داشتہ (عرفی ؎) کسی کہ چاہ ملامت براہ ماکندی ؛ بریسمان خود اکنون فتادہ در چہ ما ؛ مؤلّف عرض کند کہ بمعنی دست خود بچاہ افتادن است و این مصدری است بمعنی چاہ کندہ را چاہ در پیش شدن دیگر ہیچ (اردو) اپنے ہاتھوں کنوئیں میں گرنا۔

بریسمان عجب افتادن مصدر اصطلاحی۔
بقول وارستہ و بحر وانند با خیال دمکّاری متر افتادن (طغرا در ہجو پوپلچی فقرہ) ہر کہ با وقرض دادہ بریسمان عجب افتادہ ،، مؤلّف عرض کند کہ لفظ عجب داخل محاورہ نباشد و (بریسمان افتادن) مصدر یست کنایہ از گرفتار شدن بدام کسی بہار این را بمعنی یاد دست ؛ فی بر لفظ عجب قائم کردہ و در نقل سند ہم لفظ عجب را عجبی نقل کردہ ،، آنرا است تصرّف پر از احتیاط محققین با نام و نشان (اردو) کسی کے دام میں پھنسنا صاحب آصفیہ نے اس کے متعدی کا ذکر کیا ہے (یعنی دام میں لانا) قابو میں لانا۔ بس میں لانا۔ مکر و فریب میں لانا۔ پھندے میں لانا۔

(الف) **بریسمان کسی بچاہ افتادن** مصادر
(ب) **بریسمان کسی بچاہ رفتن** اصطلاحی۔
بقول بحر ہر دو بمعنی مبتلا شدن شخصی بہ بلائے بہار ذکر (ب) کردہ (ملّا مسیح ؎) ترک وطن کسی باراد تمی کند ؛ یوسف بریسمان زلیخا بچاہ رفت ؛ (محسن تاثیر ؎) نرو مشو بجہان دنی ز طول امل ؛ مرو بچاہ باین ریسمان پوسیدہ ؛ خان آرزو در چراغ بذکر (ب) گوید کہ بسبب شخصے مبتلا شدن بہ بلائی (صائب ؎) صاحب

چہ اعتبار باخوان روزگار ؎ یوسف بریسمان برادر بچاہ رفت ؎ (سالک یزدی ے) ہر کہ دیدیم بہیچو دیو تہی ؎ رفتہ درچہ بریسمان غرض ؎ مؤلف عرض کند کہ صاحب بحر (الف) را قائم کردہ باشد باستناد کلام عرفی کہ بر مصدر (بریسمان خود بچاہ افتادن) گذشت کہ لفظ خود را عام کردہ باکسی ولفظ آ خیال او موافق قیاس است ولیکن بخیال ما معنی شعر عرفی ازین اصطلاح تعلق ندارد و اگر از سند مذکور قطع نظر ہم کنیم (الف) موافق قیاس است و مرادف (ب) وکنایہ ایست کہ خان آرزو صراحت معنی آن کردہ است و آنچہ بہار کلام محسن تاثیر را بسند (ب) آوردہ غلط کردہ و از معنی آن این کنایہ پیدا نمی شود بلکہ معنی لفظی است یعنی شاعر گوید کہ بذریعہ ریسمان بوسیدہ در چاہ فرو مشو تا لشکند و غرق نشوی و حق آنست کہ درین اصطلاح (کسی) را مخصوص نہ کنیم بلکہ (چیزی و کسی) ہر دو باشد کہ از سند سالک یزدی - بوجہ چیزی پیدا است -

(اردو) (الف و ب) کسی کی وجہ سے بتلائے بلا ہونا۔

بریش بقول مؤید بمعنی (۱) با جراحت و بقول جامع (۲) بوزن سریش بمعنی پاشیدن و فرو نشاندن - صاحب ناصری ہم ذکر این معنی دوم کردہ فرماید کہ (۳) تبدیل (بریز) است و از سعدی سند آوردہ (ے) مرا خود دلی دردمند است وریش ؎ تو نیزم نمک بر جراحت مریش ؎ صاحب برہان گوید بکسر اوّل و ثانی و سکون ثالث و شین قرشت بمعنی آخر بر اشیش است کہ فرو نشاندن باشد - صاحب انند بہ ہزبانی صاحب ناصری و نقل سند سعدی فرماید کہ از فرہنگ سکندرنامہ می گشاید کہ (۴) مخفف ابریشم مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل را تسلیم کنیم کہ موحدہ بالغت ریش مرکب شدہ است یعنی بجراحت و نسبت معنی دوم عرض می شود

کہ نظر بہ اعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبانست این را مبدّل برآش بمعنی اوّلش دانیم کہ حاصل بالمصدر یا اسم مصدر برآشیدن است بمعنی پاشیدگی - الف بدل شد بہ تحتانی چنانکہ از مغان و پیر مغان محققین اوّل الذّکر تعریف خوشی نکردہ اند و پی بحقیقت نبردہ اند و بذکر دو مصادر در معنی این حقیقت جویان را بغلط بردہ اند نسبت معنی سوم عرض می شود کہ زای ہوّز بدل میشود بشین معجمہ چنانکہ زلوک و شلوک پس این را مبدّل بزیر دانستن می توان ولیکن سند کلام سعدی برای این نیست کہ دران استعمال (مریش) است و آن نہی باشد از مصدر (ریشیدن) کہ بمعنی فرو ریختن چیزی در چیزی می آید و (بریش) امر حاضر آنست با موحّدہ زائد پس سند صاحب ناصری رہنمای حقیقت است نہ سند حقیقی - بای حال (بریش) را بمعنی سوم امر حاضر مصدر بریشیدن دانیم و تبدیل (بریز) نخوانیم - و مریش نہی آنست حالا عرض می شود نسبت معنی چہارم کہ بدون سند استعمالش تسلیم نہ کنیم اگرچہ موافق قیاس است حیف است کہ صاحب انند حوالۂ فرہنگ سکندر نامہ داد و نقل شعر نظامی نکرد (اردو) (۱) زخم کے ساتھ - زخمی (۲) دیکھو براش کے پہلے معنے (۳) چھڑک - چھڑکنا کا امر حاضر (۴) دیکھو ابریشم -

برلیش کسی فراغت داشتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بحر و بہار برلیش او ریدن چہ فراغت بمعنی ریدن مستعمل است - ازینجہت مستراح را بیت الفراغ گویند - سندی کہ از شاعر پیش کردہ است بر (بروت تافتن) گذشت مؤلف عرض کند کہ ریدن برریش کسی ذلیل کردن است اورا و این کنایہ باشد (اردو) ذلیل کرنا -

بریشم بقول ضمیمۂ برہان و ہفت و انند بفتح اوّل مخفف ابریشم خان آرزو در چراغ گوید کہ بضم

شین شہرت دارد و بفتح نیز آمده (ملّا ولی ؎) توان صوف سخن را یافت منعلم ؛؛ که ابریشم خاپه اش نبود بریشم ؛؛ **مؤلّف** عرض کند که حقیقت ماخذ بر (ابریشم) گذشت (صائب ؎) تا تواند ترک تن کرد آدمی با این شعور ؛؛ زنده چون کرم بریشم در کفن باشد چرا (اردو) دیکھو ابریشم۔

بریشم تاب اصطلاح۔ ہمان ابریشم تاب است که بجایش گذشت و سند این ہم در انجا مذکور (اردو) دیکھو ابریشم تاب۔

بریشم زدن مصدر اصطلاحی۔ مخفّف (ابریشم زدن) که در مقصوره گذشت (امیر خسرو ؎) بریشم زن ره عشّاق می زد ؛؛ سرودش ہر دل مشتاق می زد (اردو) دیکھو ابریشم زدن۔

بریشم زن اصطلاح۔ بقول بحر مرادف ابریشم زن **مؤلّف** عرض کند که مخفّف (ابریشم زن) است که در مقصوره گذشت سند این بر (بریشم زدن) گذشت که مصدر ہمین است (اردو) دیکھو (ابریشم زن)

بریشم گر اصطلاح۔ ہمان ابریشم گر که در مقصوره گذشت و سند این ہم در انجا مذکور (اردو) دیکھو ابریشم گر۔

بریشم نواز اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی و مرادف (بریشم زن) است صاحب بحر ذکر این کرده (اردو) دیکھو ابریشم زن۔

بریشده بقول ہفت بفتح اوّل و کسر رای مہملہ بمثناة تحتانی رسیده و کسر شین منقوطه بمثناة تحتانی رسیده و فتح دال ابجد و ہای مدوّره زده (۱) پریشان و پریشان کرده شده و (۲) برافشانده **مؤلّف** عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مبدّل (پریشیده) باشد که به بای فارسی

می آید چنانکہ تپ وتب وآن اسم مفعول پریشیدن است نمی دانیم کہ محقّقین ہند نژاد ذکر این بہ تبدیل حرف اوّل بکدام برہان کردہ ومعنی دوم از کجا پیدا کردکہ نہ در (پریشیدہ) می آید ونہ (پریشیدن) مجرّد بیانش بدون سند استعمال کافی نیست ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند ومحقّقین فارسی زبان وزباندانان ازین ساکت (اردو) (۱) پریشان دیکھو افژول (۲) دیکھو (برافشاندن) یہ اس کا اسم مفعول ہے ۔

بریغ بقول سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی بہ رای مہملہ بروزن دریغ بمعنی خوشۂ انگور۔ صاحب برہان صراحت کند کہ بکسر اوّل است صاحبان ناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب انند فرماید کہ بدینمعنی لغت فارسی زبان است **مؤلّف** عرض کند کہ سپریغ بہمین معنی می آید واین مخفّف آن باشد بہ تبدیل کہ سین مہملہ حذف شد وبای فارسی بدل شد بموحّدہ چنانکہ تپ وتب واغلب کہ ہردو لغت ترکی باشد کہ وضع لغت تقاضای آن می کند ولیکن حیف است کہ محقّقین لغات ترکی از ہردو ساکت وجادارد کہ ہردو را اسم جامد فارسی زبان گیریم وبریغ را مفرّس بریق دانیم کہ بقول منتخب در عربی زبان بمعنی درخشش وبقول غیاث بمعنی درخشان آمدہ ۔ جادارد کہ فارسیان قاف را بہ غین معجمہ بدل کردہ برای خوشۂ انگور اسم جامد قرار دادند کہ درخشش دارد واللہ اعلم (اردو) انگور کا خوشہ مذکر

بربکدیگر افتادن مصدر اصطلاحی ۔ کنایہ باشد از کثرت خلائق (انوری ؎) بر چرخ ممالک ز شہاب قلم تست بر یکدیگر افتادہ دو صد دیو مہیب (اردو) ایک دوسرے پر گرنا دکھوے سے کھوا چھلنا) بقول آصفیہ ۔ کثرت خلائق وانبوہ کثیر کے باعث کندھے سے کندھا چھلنا شانہ سے شانہ رگڑنا ۔ نہایت بھیڑ ہونا از حد

(۵۵۲۳)

ہجوم ہو ناز (مصحفی ے) وہ دلّی کے کوچے میں اب
سارے خالی ؎ کھوے سے کھوے چھلتے تھا جہاں روز ؎

بر یکدگر جوشیدن مصدر اصطلاحی۔ مقابلہ
کردن با یکدگر بہ جوش و خروش (ظہوری ے)
تف داغ برون و اندرون دستی بہم داد است ؎
نفس ہم شعلہ شد خواہم کہ خوش بر یکدگر جوشم ؎
(اردو) ایک دوسرے پر گرنا۔ مقابلہ کرنا۔
جوش کے ساتھ۔

بر یکدگر چیدن چیزی مصدر اصطلاحی۔
مرتب کردن چیزی را بالای چیزی تہ بتہ و
جمع کردن بترتیب چنانکہ (ظہوری ے) سخن
بیہودہ در کام و زبان بر یکدگر چیدیم ؎ نشد
روزی کہ روزی گوش بر گفتارم اندازد ؎ (ولہ
ے) نمی افتد برون این اشکہ ہجر از گریبانم ؎
درون سینہ تا کی داغِ دل بر یکدگر چیدن ؎
(ولہ ے) بہ تسبیحی کہ اشک آورد دین بریکدگر
چیدش ؎ شمردم طعنہ ہا بر برہمن در بت پرستیدن ؎

(اردو) ایک دوسرے پر تہ بتہ ترتیب
سے جمانا۔ جمع کرنا۔

بر یکدگر خوردن مصدر اصطلاحی۔
بہار ذکر این از معنی ساکت و انند نقل نگارش
مؤلف عرض کند کہ کنایہ از پریشان و
برہم شدن است (صائب ے) عالم آب
از نسیمی می خورد بر یکدگر ؎ در سرِ ہستی نفس ہشیار
می باید کشید ؎ (صائب ے) نیست جز مہر
خموشی حلقۂ بر در مرا ؎ می خورد بر یکدگر از
چشم گویا خلوتم ؎ (اردو) پریشان ہونا
برہم ہونا۔

بر یکدگر نہادن مصدر اصطلاحی جمع
کردن بکثرت (ظہوری ے) بغما چہ گنجہا کہ
نہ بر یکدگر نہد ؎ چون مفلسان خزانہ بتاراج
می دہند ؎ (اردو) ایک دوسرے پر رکھنا
کثرت سے جمع کرنا۔

(الف) بریک قرار اصطلاح بقول بہار

وانشد بیک قرار و بیک انداز و بیک پرکار یعنی بریک وتیرہ (صائب ؎) ہزار بار فزون ماہ بدر گشت وہلال ٭ چراغ ماست کہ بریک قرار می سوزد ٭ **مؤلف** عرض کند	کہ ازین سند مصدر .... (ب) **بریک قرار سوختن چراغ** بمعنی سوختن آن بریک طرز و یک حالت پیداست (اردو) (الف) ایک طرز پر ایک وضع پر (ب) چراغ کا ایک طرز پر جلنا۔

برہلیا بقول مؤید۔ لغت فارسی زبان است رستنی باشد کہ آنرا رازیانہ گویند صاحب محیط بر (رازیانج) فرماید کہ معرب (رازیانہ) فارسی وگوید کہ تعریف این بر (بادیان) مسطور **مؤلف** عرض کند کہ ما بر (اقوقارثون) صراحت کافی کردہ ایم وبقول محیط نوشتہ ایم کہ یونانی (برہلیا) گویند پس خیال ما ہمین است کہ مطبع نولکشور این را بہ تبدیل ہای ہوز بتحتانی قائم کردہ در نسخہ ہای قلمی این لغت را در مؤید نیافتیم (اردو) دیکھو اقوقارثون۔

برین بقول سروری یعنی (۱) بالائین چنانکہ گویند (سپہر برین) و (بہشت برین) (ظہیر فاریابی ؎) راست گوئی مظلہ ایست سیاہ ٭ سر برافراشتہ بچرخ برین ٭ صاحبان جہانگیری و ناصری و برہان گویند کہ بااوّل مفتوح ورای مکسور و یای معروف بروزن قرین است بمعنی ارہمہ بالاتر صاحب رشیدی (باد برین) را ہم در سند این آوردہ صاحب فدائی ہم ذکر این کردہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مرکّب است از بر بمعنی بالا و یا و نون کہ برای نسبت است چنانکہ بالائین و پائین گوید کہ این ہرسہ لفظ دلالت می کند کہ یا و نون محض برای نسبت نیز می آید و فرماید کہ مثل یا و نون زرین وسیمین نیست و فرماید کہ آنچہ در کشف اللغات بمعنی بہشت بالائین نوشتہ غلط است بلکہ تنہا بمعنی بالائین است **مؤلف** عرض کند کہ ما با

ماخذ بیان کردہ اش اتفاق داریم و بطور دفع دخل گوئیم کہ مقصود صاحب کشف ہمین قدر باشد
کہ (بہشت برین) مثال اینمعنی است نہ مجرد برین بمعنی بہشت برین و جا دارد کہ بسہو کتابت (بہشت
برین) را (برین) نوشتہ ۔ (اردو) بلند تر ۔ بہت بلند ۔
(۲) برین بقول سروری بمعنی پارچہ تنک کہ از خربزہ بریدہ باشند (مولوی معنوی ؎) چون
بریدہ داد اورا یک برین ۔ ہمچو شکر خوردش و چون انگبین ؛ صاحب جہانگیری فرماید کہ با اول
مضموم گرچہ خربزہ و ہندوانہ و امثال آن صاحبان رشیدی و برہان و ناصری و سراج ہم
ذکر این بالضم کردہ اند خان آرزو در سراج می فرماید کہ اغلب کہ بدین معنی ماخوذ از بریدن است
مؤلف عرض کند کہ حقیقت ماخذ بیان نکرد و ہیچ تعلق با مصدر بریدن ندارد بلکہ ماخوذ
است از بری کہ لغت عرب است و بقول منتہی الارب بمعنی تراشیدن چنانکہ ذکرایش بر
مصدر بریدن کردہ ایم پس فارسیان ہمان بری را مرکب کردند با نون نسبت و دا ہای
ہوز کہ افادہ معنی مفعولی کند) و بریدہ بمعنی بریدہ شدہ و برین مخفف آن بحذف ہای ہوز
کنایہ از قاش (اردو) قاش ۔ بقول آصفیہ ۔ ترکی ۔ اسم مونث ۔ پھانک ۔ پھل کا طولانی تراشا
ہوا ٹکڑا ۔ پارہ ۔ آم یا خربزہ وغیرہ کی پھانک ۔ دیکھو برش کے دوسرے معنے ۔
(۳) برین ۔ بقول سروری بمعنی رخنہ و فرماید کہ در فرہنگ بکسر با آمدہ صاحب جہانگیری
این را بالکسر آوردہ گوید کہ این را بربینہ ہم خوانند صاحب برہان این را بروزن قرین
گفتہ فرماید کہ بکسر اول ہر سوراخ را گویند عموماً و سوراخ تنور را خصوصاً صاحبان ناصری
و جامع و سراج با قول آخرش ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ فارسیان بر را کہ بالکسر در عربی

زبان بمعنی چاہ است بہ حذف ہمزہ و زیادت یا و نون نسبت برہین کردند و بمعنی مطلق رخنہ استعمال کردند و دیگر ہیچ (اردو) رخنہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سوراخ۔ چھید۔ موکھا۔ روزن۔

(۴) برہن۔ بفتح اوّل و کسر دوم بقول جہانگیری و برہان و جامع باد صبا کہ آنرا باد برین نیز خوانند شمس فخری ۵) بزبر چرخ برین بی مثال فرمانش کہ بسوی قبلہ نیارد وزید باد برین کہ صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ فرماید کہ باد صبا یا شمال علی الاختلاف صاحب ناصری (باد برین) را بمعنی باد صبا گوید چنانکہ باد دبور بمعنی باد فرودین مؤلف عرض کند کہ قول جامع را معتبر دانیم کہ از اہل زبانست و مجرّد برہین را بمعنی صبا دانیم و عجبی نباشد کہ این را مخفف (باد برین) قرار دہیم صاحب جہانگیری غلط کرد کہ سند شمس فخری را کہ با (باد برین) تعلق دارد برای مجرّد برین آوردہ (اردو) دیکھو باد برین۔

(۵) برہن۔ بقول برہان بفتح اوّل بروزن قرین نام آتشکدہ۔ خان آرزو در سراج بحوالہ ابراہیمی و کشف اللغات و برہان ذکر این معنی کردہ بحوالہ قوسی فرماید کہ ظاہرا (برزین) را بہ برزین اشتباہ کردہ باشند و حالانکہ برزین نام بانی آتشکدہ است نہ آتشکدہ مؤلف عرض کند کہ اشتاق سند استعمال می باشیم کہ صاحبان زبان ازین ساکت اند جادارد کہ فارسیان نیز علاوہ معنی برزین آتشکدہ را گفتہ باشند ولیکن ابہام بیان برہان ترکش را تفوّق داشت نمی گوید کہ کدام آتشکدہ را برین نام است و آن کجا واقع است (اردو) ایک آتشکدہ کا نام برین ہے۔ مذکر۔

(۶) برہن۔ بقول خدائی کہ از علمای معاصر عجم بود یکی از سوہای شش گانہ کہ شش ال می گویند

مؤلف عرض کند کہ نظر بر اعتبارش می توانیم تسلیم کرد ولیکن خیال می کنیم کہ در بیان معنی اجمال را بکار بردہ و برمعنی (شش گانہ) غور نکردہ۔ شش گانہ ہمان شش جہت است کہ مشتمل است بر شرق و مغرب و شمال و جنوب و بالا و زیر پس ازین شش جہت بالا را برین گفتن غلط نباشد نمی دانیم کہ چرا شمال را مخصوص کند و نظر باین تخصیص خیال می کنیم کہ مقصودش از صبا است کہ باد شمال را صبا گویند اندرین صورت ہمان معنی چہارم باقی ماند کہ بجایش گذشت فتامل (اردو) دیکھو برین کے چوتھے معنے۔

برین پادشاہ | اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیہ (۱) پادشاہ بزرگ و معنی ترکیبی بزرگ و بالا ترین پادشاہ بزرگ و (۲) اشارت بسوی شاہ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ در معنی اول لفظ برین بمعنی بالاتر است کہ گذشت قلب اضافت پادشاہ برین و در معنی دوم برین مخفف برا برین بمعنی حقیقیش ولیکن استعمال برین درین ہر دو معنی خصوصیتے با پادشاہ ندارد نمی دانیم کہ صاحبان تحقیق بچہ خصوصیتے این را در اصطلاحات جا دادہ اند معاصرین عجم با معنی اول برزبان ندارند (اردو) (۱) بڑا بادشاہ۔ مذکر۔ (۲) اس پادشاہ پر۔

برین دائرہ | اصطلاح۔ بقول مؤید وانند و ہفت (۱) اشارت بکرۂ خاک است و (۲) فلک ہم **مؤلف** عرض کند کہ دائرہ بمعنی خودش عام است و بوجہ اشارہ قریب کنایہ گرفتہ اند برای زمین و آسمان کہ ہیئیان ہر دو را مدور دانند مخفی مباد کہ (این دائرہ) در مقصورہ بمعنی دنیا گذشت لہٰذا وجہی نیست کہ درینجا برین سند استعمال معنی دیگر پیدا کنیم و اگر از اشارہ قطع نظر کنیم و برین را صفت دائرہ

قرار دہیم و این را قلب اضافت دانیم معنی
لفظی این دائرہ بلند ترین و کنایہ از فلک
توان گرفت (اردو) (۱) کرۂ خاک۔ مذکر۔
(۲) دیکھو آسمان۔

برین دژ اصطلاح۔ بقول فدائی کہ
از علمای معاصر عجم بود بمعنی دژی است دیگر
کہ در دژ برجائی کہ بلند تر از ہمہ است می
سازند برای نشیمن پادشاہ یا فرماندہ یا سپہبد
ارک و (نارین دژ) ہم می گویندش مؤلف
عرض کند کہ معاصرین عجم آنرا بالا حصار گویند
و مراد از قلعہ و مقامی است کہ داخل قلعہ
بالای مقامی بلند ترین می سازند و برین درینجا
بمعنی بلند تر است۔ قلب اضافت بمعنی دژ
بلند تر کہ مرکب توصیفی است (اردو)
بالا حصار۔ دکن میں اس قلعہ کا نام ہے جو
قلعہ کے اندر بلند ترین مقام پر بنایا گیا ہو۔ مذکر

برین روی اصطلاح۔ بقول فدائی

برین رویہ کہ از علمای معاصر عجم بود
بمعنی برین سوی و برین سویہ است کہ رویہ
برین باشد۔ جانب شمال۔ مؤلف عرض
کند کہ مرکب اضافی است (اردو) شمال
رویہ وہ مکان یا عمارت یا مقام جس کا مُنہ
شمال کی جانب ہو۔ مذکر۔

برین سفرہ اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالہ
قنیہ (۱) اشارت بسوی فلک و فرماید کہ (۲)
اشارت بسوی دنیا و زمین و (۳) بالا ترین سفرہ
صاحبان ہفت وانند بر اشارت بسوی فلک
و دنیا قانع مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت
سفرۂ برین بمعنی سفرۂ کہ بلند تر است و کنایہ باشد
برای معنی اوّل و برای معنی دوم عرض می شود
کہ (این سفرہ) گفتن کافی بود بر سبیل استعارہ
کہ دنیا و زمین را سفرہ گفتند کہ عالمان بر ان
رزق خود می خورند و بمعنی سوم ہم قلب اضافت
و این بمعنی حقیقی است و لیکن بدون سند استعمال

هر سه معنی را تسلیم نه کنیم که معاصرین عجم برزبان ندارند و هر سه محققین بالا از اهل زبان نیند (اردو)

(۱) دیکھو آسمان (۲) اس دنیا پر اس زمین پر (۳) وہ سفرہ جو زیادہ بلند ہو۔ مذکر۔

برینش بقول برهان بضم اوّل و کسر ثانی بتحتانی رسیده و نون مکسور و بشین نقطه دار زده (۱) بمعنی بریدن و برش باشد و (۲) بمعنی راندن شکم و بریدن آن هم هست بمعنی آنکه گویا شکم آنرا از غایت درد می برند صاحب ناصری بذکر این گوید که معلوم می شود که لفظ بیخ بالا مرادف بریدن است و این شین گاهی افادهٔ معنی مصدری کند چنانکه آفرینش و آفر ... صاحب جامع بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم می فرماید که بریدن شکم از اسهال و درد ۔ خان آرزو در سراج گوید که معنی دوم یعنی پیچش مجاز است بدان سبب که احشا دران گویا بریده می شود و فرماید که ظاهرا بریدن در اصل (بریندن) بزیادت نون بود و در استعمال نون محذوف شده و لهذا برینش به نون بمعنی بریدن و برش آمده و برش بمعنی قاش خربزه و جز آن که آنرا برند گویند مؤلف عرض کند که طرز بیان محققین مصدر و حاصل بالمصدر را خلط ملط می کند و لحاظ قواعد فارسی زبان نمی دارد بریدن مصدری است که ذکرش گذشت و صراحت ماخذش هم همدرانجا کرده ایم و اسم مصدر را هم به تحقیق رسانده ایم که دران نون را دخلی نیست و (برینیدن) به نون چارم زیادتی پس برش حاصل بالمصدر است و برینش به نون چهارم مزید علیه آن که نون در بعض کلمات فارسی زبان زیاده می شود چنانکه گذارش و گذارنش پس بمعنی اوّل حاصل بالمصدر است بمعنی برش و بریدگی و بمعنی دوم کنایه باشد از مرض پیچش و ما اشاره این بر (برنیش)

ہم کردہ ایم کہ بہ نون سوم گذشت (اردو) (۱) بُرِّش بقول آصفیہ بالتشدید و بلا تشدید تیزی۔ کاٹ (۲) دیکھو برنش۔

برین شاہ اصطلاح۔ بقول بحر و شمس بمعنی پادشاہ بزرگ **مؤلف** عرض کند کہ تحقیقت این بر (برین پادشاہ) گذشت و این مرادف آن است (اردو) دیکھو برین پادشاہ۔

برین فرہنگ اصطلاح۔ بقول ناصری داند (۱) بمعنی بالاترین دانش و آن علم الٰہیات حکمت است کہ علم بصانع تعالیٰ و عقول و نفوس باشد و (۲) نام کتابی از تصانیف پادشاہ کامل خردمند (تہمورس۔ ملقب بہ دیو بند) و معنی ترکیبی آن یعنی عقل اوّل چہ فرہنگ بمعنی عقل است و برین بالاتر از ہمہ عقول و آن نیز اوّل ہمہ است **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محقق غلط انداز حقیقت طلبان۔ حق آنست کہ قلب اضافت (فرہنگِ برین) است و بس و بمعنی اوّل مرکب توصیفی است و کنایہ باشد از علم الٰہیات و بمعنی دوم عَلَم (اردو) (۱) علم الٰہی بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ علم حکمت کے اقسام ثلاثہ یعنی ریاضی۔ طبعی۔ الٰہی ہیں سے اخیر قسم پس علم الٰہی وہ علم ہے جس میں اُن امور سے بحث کی جاے جو وجود خارجی یا تعقل میں مادّہ کے محتاج نہ ہوں جیسے معرفت خدای تعالیٰ یا مقرّبان درگاہ احدیت جو اُس کے حکم سے دیگر موجودات کا سبب ہوتے ہیں۔ مثل عقول نفوس یا اُن کے احکام و افعال۔

برین مرکز اصطلاح۔ بقول مؤیّد کنایہ از زمین صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اگر استعارہ گیریم و مرکز را کہ لغت عام است بہ زمین مخصوص کنیم باید کہ (این مرکز)

گوئیم نمیدانیم که چرا (برہن) را آورده اند که مخفف (براین) است واگر برین را بمعنی بالاتر گیریم کنایهٔ فلک رامی زیبد نه کنایه زمین را پس جز این نیست که تسامح محققین باشد و بس بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم (اردو) زمین مؤنث۔

برینه | بقول سروری همان برین بدو معنی اخیر یعنی قاش و رخنه صاحب برهان فرماید که بکسر اوّل هر سوراخ باشد عموماً و سوراخ تنور خصوصاً و بقول رشیدی بذیل برہن بمعنی سوراخ **مؤلف** عرض کند که بزیادت های هوّز در آخر برین که بمعنی سوهش گذشت مزید علیه آن دانیم چنانکه خونخوار و خونخواره (اردو) دیکھو برین کے دوسرے اور تیسرے معنے

بریوسیس | بقول هفت بالفتح و کسر سین مهمله بمثناة تحتانی رسیده بلغت یونانی نوعی از لبلاب و عشقه را گویند و فرماید که بجای تحتانی اوّل بای فارسی هم بنظر آمده **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر (اریغ) بیان کرده ایم جز این نباشد که فارسیان استعمال این لغت یونانی هم کرده اند و محققین فارسی زبان این را در لغات فرس جا داده اند و (بربوسیس) هم به همین معنی گذشت (اردو) دیکھو اریغ۔ جس کی یہ ایک قسم ہے۔

بریون | بقول سروری بفتح با و واو و کسر رای مهمله (۱) ریشی باشد که بر بدن پیدا شود و هر چند برآید پهن شود و خارش کند و پوست گداز د و بضم با نیز بنظر رسیده بعربی قوبا گویند بضم قاف و فتح واو (یوسفی ۵) بواسیر و بریون را کند و فتح ثو بر دهم علت ماخولیا را ٹو صاحب رشیدی هم ذکر این کرده صاحب جهانگیری صراحت مزید کند که این را بهندی داد گویند و صاحب برهان گوید که بروزن دویدن است و فرماید که

بروزن فرعون و دمحون هم آمده و نیز فرماید که بروزن افیون (۲) گرداگرد دهان را گویند صاحب
ناصری نسبت معنی اوّل گوید که سبب این مرض دو چیز بود یکی خلط بد در تن و دیگر قوّت
طبیعت و خلط بد نیز دو گونه بود یکی خلطے بود تیز و رقیق و دیگر خلط بدره از اندامهای شریف
باز می دارد و بظاهر پوست دفع می کند و پهن می گردد و خارش می کند و بعربی قوبا نام دارد
و ذکر معنی دوم بحوالهٔ برهان کرده - صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده خان آرزو در سراج
بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که این ظاهراً تصحیف بر تور است و بحوالهٔ قوسی فرماید
که (۳) بمعنی دیبای تنک و گوید که این تصحیف بدیون عربی است **مؤلّف** عرض
کند که (ادرفن) به معنی اوّل بجایش گذشت و اشارهٔ این هم همدر انجا کرده ایم و (پریون)
بپای فارسی هم به همین معنی می آید خیال ما نسبت ماخذ همین که این مرکّب است از بر بمعنی
بدن و یون بقول برهان بمعنی فلس و نمد بدینوجه که ازین مرض جسم انسان فلس پیدا کند
و مثل نمد درشت می شود - فارسیان این را بدین اسم موسوم کردند و انچه به بای فارسی
می آید مبدّل این که موحّده به بای فارسی بدل شود چنانکه تب و تپ نسبت معنی دوم
عرض می شود که باعتبار صاحب جامع که از اهل زبان است این را تسلیم کنیم و آنچه
خان آرزو در سراج این را تصحیف بر تور گوید نسبت آن عرض می شود که بر تور بدین معنی
نیامده بلکه بر تو بمعنی سوم بجایش گذشت پس نسبت ماخذ معنی دوم جز این متحقّق نشد که اسم
جامد فارسی زبان دانیم باعتبار محقّق اهل زبان دیگر هیچ و بمعنی سوم جا دارد که این را مبدّل
بر یون دانیم که به موحده عوض تحتانی گذشت که موحده به تحتانی بدل شود چنانکه بالیوس

وبآلبوس وضرورت ندارد کہ تصحیف خوانیم (اردو) (۱) دیکھو اورفن (۲) دہن کا اطراف منہ کا حلقہ ۔ مذکر ۔ دیکھو برپوز (۳) دیکھو برپون ۔

بای موحّدہ بازای ہوّز

بز بقول سروری وبرہان وناصری وجامع بفتح بارا) بمعنی آئین وروش (سوزنی ؎) حجرہ زنبسان وناز ازین کردار تو شغل ازین طرز وحرفتی زین بز تو صاحب رشیدی صراحت مزید کند کہ بز درعربی بمعنی قماش آمدہ شاید معنی آئین وروش ازین گرفتہ اند خان آرزو در سراج نقل قول رشیدی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما ازین ماخذ اتّفاق نداریم ونظر بر معنی قماش اگر درعربی باشد آئین وروش را بدان متعلق نہ کنیم وجز این نیست کہ اسم جامد فارسی قدیم است وبس ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و آئین وروش را استعمال کنند مخفی مبادا کہ بز بمعنی قماش بقول کنز لغت ترکی ہم (اردو) دیکھو آئین کے دوسرے معنے ۔

(۲) بز ۔ بقول سروری ورشیدی وبرہان وناصری وجامع امر حاضر از مصدر بہ بزیدن (سوزنی ؎) حجرہ ماست بادخانہ بوق تو ساعتی بادبوق مارا بز تو خان آرزو درسراج ذکر این کردہ گوید کہ این امر بزیدن مبدّلش وزیدن یا برعکس واین لفظ مخصوص باد است وفرماید کہ آنچہ صاحب برہان بمعنی جستن آوردہ خطا است **مؤلف** عرض کند کہ بزیدن بقول بحر عجم بمعنی وزیدن وجستن می آید ووزیدن بمعنی جنبیدن وموج زدن ہوا وباد خصوصاً وبمعنی جستن بالفتح عموماً وما بزیدن را مبدّل وزیدن دانیم ۔ معاصرین عجم تصدیق این می کنند وحقیقت معانی بجاہایش عرض کنیم ودر اینجا ہمین قدر کافی است کہ امر حاضر بزیدن

است (اردو) دیکھو بزیدن یہ اس کا امر حاضر ہے۔

(۳) بز۔ بقول جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع مخفف بزم صاحب برہان صراحت مزید کند کہ مجلس عیش و مہمانی مراد است **مؤلف** عرض کند کہ نظر بر اعتبار ناصری و جامع کہ از اہل زبانند بدون سند استعمال اینمعنی را تسلیم کنیم و موافق قیاس است۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مباد کہ در فارسی زبان میم از بعض لغات حذف می شود چنانکہ آہرمن و آہرن (اردو) بزم بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ سبھا۔ محفل۔ مجلس۔

(۴) بز۔ بالکسر بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و جہانگیری زنبور (خاقانی ؎) شاید اگر در حرم سگ ندہد آبدست ٭ زیبد اگر در ارم بز نبود میوہ چین ٭ و صاحب رشیدی فرماید کہ چون بوز بالفتح بمعنی زنبور سیاہ کہ بہندی (بھونرا) گویند مذکور خواہد شد شاید این مخفف آن باشد پس بفتح باید نہ بکسر خان آرزو در سراج ذکر قول رشیدی اکتفا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بوز بہ زیادت واو قسمی خاص از زنبور کلان پس ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم بمعنی زنبور و بوز را کہ می آید بزیادت واو مزید علیہ آن و صراحت کاملش ہم در انجا کنیم (اردو) زنبور بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ تتیا۔ بھڑ۔ برنی۔

(۵) بز۔ بالفتح بقول برہان و ناصری۔ زمین پشتہ بلند و تیغ کوہ صاحب جامع گوید کہ زمین پشتہ و تیغ کوہ خان آرزو در سراج ذکر قول برہان کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین لغت بہ بای فارسی و زای فارسی بمعنی زمین پست و بلند و کوہ و کتل می آید پس فارسیان بہ تبدیل بای فارسی بموحدہ و زای فارسی بعربی این را خاص کردند برای پشتہ بلند و تیغ کوہ

چنانکہ تپ وتب وژند وژند محفی مبادکہ طرز بیان برہان بغلط می اندازد کہ واو عطف میان زمین و پشتہ بمعنی مطلق زمین ہم قائم کند ومعاصرین عجم قول جامع را صحیح دانند کہ معنی مطلق زمین دریں داخل نیست (ارد و) بلند پشتہ۔ بلند ٹیلا مذکر۔ پہاڑ کی چوٹی ۔ مؤنث۔

(۶) بز۔ بقول برہان وناصری بضم اوّل تہیں راخوانند خان آرزو در سراج ذکر اینمعنی نکرد۔ بہار ذکر ہمین یک معنی کردہ گوید کہ بالضم بمعنی گوسفند و ترجمہ تہیں۔ صاحب محیط فرماید کہ لغت فارسی است وبعربی معز وماعز ونر آن راتیش وکبش وبترکی کچی وبہندی مادہ آنرا بکری وچھیری ونر آنرا بکرا گویند وآن حیوانی است معروف از حیوانات ماکول اللحم۔ گوشت آن نسبت بلحوم حیوانات دیگر بعد از گوسفند وآن نزد اطبا عبارت از گوسفند ولایتی است یعنی دنبہ باشد نہ گوسفند ہندی کہ لحم آن بعد از گوشت بز است در فضیلت و گوشت آن گرم وتر و گرمی آن از لحم گوسفند ولایتی کمتر وبقول گیلانی معتدل وبارد وموافق گرم مزاجان ومریضان ومسلولین وصالح الکیموس مولّد خون لطیف ومنافع بسیار دارد **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بالضم (ارد و) بز بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث بکری گوسفند۔ بکرا۔ آپ ہی نے چھیلی کو بھی بمعنی بز اور بکری لکھا ہے۔

(الف) **بز آویز** اصطلاح۔ بقول بہار (۱) واژونہ آویختن چنانکہ قصّاب بز را برقنارہ آویزد (میر یحیی ؎) گوشت قصّاب گو دہد بہ پوشش ہا وور نہ دردم کند بز آویزش ہا و فرمانہ کہ (۲) نام فنی است از کشتی (میر نجات ؎) مدعی گرم تلاش نمکیں خواہی شد ہا گر بز آویز شوی بہتر ازیں خواہد شد ہا خان آرزو در چراغ ذکر این بہر دو معنی بالضم کردہ وصاحب

بجز ہم **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و معنی لفظی این آویزندۂ بُز و کنایہ از سہ پایہ کہ از سہ چوب درست کنند و بُز مذبوح را بوسیلہ آن واژگونہ آویزند تا چرم از وجدا ور وده و معده وغیره را خارج و اعضایش پاره پاره کنند و بعض طبّاخان بُز سالم را برہمین بُز آویز کباب کنند چنانکہ آتش بزیر آن بیفروزند و ہمین را وارستہ بر (قناره) ذکر کرده و لغت فارسی گفتہ و صاحب اند ہمزبانش و ہم صاحب اند قنا را بنون ہای آخره بہ ہمین معنی لغت عرب گفتہ باتیّ حَالِ۔ بمعنی سہ پایہ باشد و مجازاً بمعنی معکوس آویختہ شده و برمان ہم واز ہمین است ....

(ب) **برآویز شدن** کنایہ باشد از کباب

(ج) **برآویز کردن** شدن و کردن و معکوس آویختہ شدن و آویختن ہمی دانیم کہ محقّقین با نام و نشان معنی دوم را از سند میرنجات چطور پیدا کردند حق آنست کہ ہر دو اسناد بالا متعلّق است از (ب و ج) تا آنکہ سند دیگر پیش نشود معنی دوم را تسلیم نہ کنیم کہ محقّقین اہل زبان ازین معنی ساکت و معاصرین عجم برزبان ندارند و ہر سہ محقّقین ہند نژاد این معنی را از ہمین یک سند پیدا کرده اند و ما آنرا متعلّق معنی اوّل کرده ایم مخفی مباد کہ صاحب غیاث بدون حوالۂ محقّقی نسبت معنی دوم گوید کہ نام داؤ از کشتی و آن واژگون آویختن حریف است چنانکہ قصّاب ذبیحہ را بر قنار بستہ پوست کشد (انتہی) ما عرض کنیم کہ بانی این معنی خان آرزو می نماید و دیگر ہند نژادان نقلش کردند و او از کلام میرنجات سکندری خورد و باتیّ حَالِ تا آنکہ سند استعمال پیش نشود اعتبار را نشاید فتأمّل (اردو)

(الف) (۱) سہ پایہ۔ دکن میں تین لکڑیوں یا بانسوں کے کھٹولہ کا نام ہے جس پر مذبوح بکرے کو لٹکاتے ہیں اور پھر کھال اُتارتے ہیں اور بعض لوگ کھال اُتارنے اور آنتوں وغیره کے خارج کرنیکے بعد

اسکے نیچے آگ روشن کرکے اسکو سالم بھونتے ہیں تو تندگرا اور بلچا ہا جاتا ہے اسکے معنی ہیں الٹا لٹکا یا ہوا اور بھونا ہوا (۲) پہلوانوں کی کشتی کے ایک خاص فن کو فارسیوں نے (بُزآویز) کہا ہے (ب) الٹا لٹکایا جانا ۔ کباب ہونا (ج) الٹا لٹکانا ۔ کباب کرنا ۔

بزاخشتن بقول بحر مصدر بیست بر وزن و معنی گداختن و فرماید کہ متروک التصریف است صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ و صاحب مؤید این را با (بزازیدن) نقل کردہ گوید کہ کلاہما بالضم بمعنی گداختن است ۔ صاحبان ہفت و انند ذکر این با مصدر (بزازیدن با ہر دو زای ہوز) کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ (بزاخشتن) بہ بای فارسی عوض موحدہ ہم بجایش بہ ہمین معنی می آید کہ مبدل این است چنانکہ تب و تپ و خیال ما نسبت ماخذ این ہمین قدر است کہ اصل این (بُزآویختن) بود بمعنی حقیقی آن یعنی آویختن بز بر (بزآویز) برای کباب کردنش و واو تحتانی حذف و ممدودہ بمقصورہ بدل شدہ (بزاخشتن) شد و بر سبیل مجاز بمعنی عام گداختن استعمال کردند واز ہمین مصدر اصلی (بزآویز) است کہ بجایش گذشت و حقیقت (بزازیدن) کہ می آید ہم در انجا عرض کنیم و حقیقت ماخذ (آویختن) بجایش متروک و بر (بزآویختن) تلافی مافات کردہ ایم ۔ معاصرین عجم این مصدر را بر زبان ندارند و متروک است (اردو) گلانا ۔ گلا دینا ۔ دیکھو گداختن کے تمام معنے ۔

بزِ اخفش اصطلاح ۔ بہار گوید کہ گویند (۱) اخفش را بزی بود کہ مادام کہ او آواز می کرد اخفش از از بر کردن سبق خاموش نمی ماند و آن آواز کردنش را دلالت صدق حفظ خود گمان می برد (سنجر کاشی ے) قدرتش را قضا بز اخفش ز ہر چہ گوید ہم آنچنان باشد ز صاحب انند نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند کہ قصہ این نہ چنانست بلکہ اخفش بقول منتخب لغت عرب و نام سہ کس از ائمہ نحوی کہ یکی اخفش کبیر

استاد سیبویہ بود دوم (اخفش وسط) معاصر سیبویہ
وسوم (اخفش صغیر) شاگرد سیبویہ بود (انتہی)
معاصرین عجم گویند کہ ازین ہر سہ یکی بود کہ بزی
با خود داشت وچون درس می خواند وبحث آن
می کرد بز مذکور بسبیل عادت خود سر را حرکت
می داد چنانکہ بز ان می کنند وازین حرکت اخفش
را تسکین می باشد ومی دانست کہ بز ما تصدیق
وتحقیق بحث ما می کند وابن الہیش بود ازینجا
کہ فارسیان در اصطلاح خود (۲) بز اخفش ہر کسے
اضافی کسی را گویند کہ بغیر فہم مضمون مخاطب متکلم
سر را حرکت دہد ودرست گوید (ظہوری ع
سر تصدیق بہر حرف تو چون جنبانم نہ مدعی را
بمطلب تا بز اخفش باشد) (اردو) بز اخفش
بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر (۱) اخفش صرفی
کا بکرا (۲) بے سمجھے گردن ہلانے والا ۔ نافہمیدہ
اقرار کرنے والا ۔ کھوکھلے دماغ کا ۔ آپ ہی فر
لکھا ہے کہ کہتے ہیں کہ اخفش نے اپنا سبق یاد کرکے
سنانے کے واسطے ایک بکرا پالا تھا جب تک وہ
گردن نہیں ہلاتا یا سنکر بول نہیں اٹھتا یہ اپنے
سبق کا پیچھا نہیں چھوڑتا اور جانتا تھا کہ ابھی
سبق یاد نہیں ہوا جس وقت اس بکرے کو
ذبح کیا تو معلوم ہوا کہ یہ اس کا سارا دماغ چاٹ
گیا تھا (انتہی) **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ غالباً
آپ نے صاحب بہار عجم کا ترجمہ فرمایا ۔ ہم نے اس
حکایت کے متعلق جو کچھ عرض کیا وہ استعمال
شعرائے فارسی کے مطابق معلوم ہوتا ہے ۔

بزاد بر آمدہ | اصطلاح ۔ بقول سروری
وبرہان وجامع وبحر وسراج زینکہ بنہایت پیر
باشد وسال بسیار برو گذشتہ **مؤلف** عرض
کند کہ موحدہ اول افادہ معنی آز کند چنانکہ بر
معنی بستمش گذشت وزاد بقول برہان حاصل
بالمصدر زائیدن وسن وسال ہم پس معنی لفظی
این کسی کہ از زائیدن خارج شدہ واز سن وسال
بر آمدہ وکنایہ از پیر سالہ کہ بنہایت پیری رسیدہ

باشد (اردو) بہت بڑی عمر کی بڑھیا۔ مؤنث

بزادی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وکسر دال لغت فارسی (۱) زبرجد و (۲) بلور را گویند **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت و سند استعمال پیش نه شد۔ تا آنکه سند استعمال بدست نیاید اعتبار را نشاید۔ صاحب محیط برزمرد گوید که آنرا بہندی پنّا گویند و آن از جملۂ سنگہای شریفۂ نفیسه۔ و در معدن طلا بہم رسد و مادّۂ آن طلاست و فرماید که دران و زبرجد اختلاف بسیار است و صحیح تر آنست که زمرّد و زبرجد یک چیز است و متساوی الطبع و از یک جنس باختلاف رنگ که زمرّد سبز است و زبرجد زرد۔ و ہم او بر زبرجد گوید که قسمی از زمرّد۔ زرد رنگ و ہر دو از معدن طلا پیدا شود۔ سرد و خشک در سوم قاطع نزف الدم و رافع عسر البول و شکننده سنگ و منافع بسیار دارد و ہم او بر بلور گوید سنگے است معدنی سفید و شفاف و نرم تر از زمرّد و سخت تر از شیشه۔ قلیل الاستعمال و رطب و مُصلح آن قند کہنه و اکتحال باریک سودۂ آن برای رفع بیاض چشم و سبل و جرب عین نافع و از خواص آنست که تعلیق آن جہت رعشۂ اطفال و منع فزع در خواب و درد دندان نافع۔ **مؤلف** عرض کند که اگر این لغت فارسی به تحقیق رسد اسم جامد فارسی زبان دانیم برای زمرّد و بلور (اردو) (۱) زبرجد۔ بقول منتخب عربی ایک مشہور جوہر جس کا رنگ سبز ہوتا ہے مذکّر (انتہی) بعض کی راے میں زمرّد۔ صاحب آصفیه نے زمرّد پر فرمایا ہے۔ عربی۔ اسم مذکّر ایک سبز رنگ کے قیمتی پتّھر کا نام۔ زبرجد۔ سبز پنّا (۲) بلور۔ بقول آصفیه اسم مذکّر۔ عربی

ایک چمکدار کانی جوہر کا نام جو نہایت شفاف	ہوتا ہے بعض لوگ اس کو کچا ہیرا خیال کرتے ہیں۔

بزاریدن بقول بحر و ملحقات برہان بہ ضمّ اوّل و بہ رای مہملہ چہارم بمعنی گداختن است و در نسخۂ از نسخہ ہای قلمی صاحب مؤید ہم این را بہ رای مہملۂ چہارم نوشتہ و در نسخۂ دیگر قلمی این را ترک کردہ و در نسخۂ مطبوعہ آن بہ ہر دو زای ہوز آوردہ۔ صاحب انند ذکر این با ہر دو زای ہوز کردہ و صاحب ہفت با زای ہوز دوم و رای مہملۂ چہارم آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما (بزآویزیدن) اصل است بمعنی (برآویختن) کہ حقیقت آن بر (بزاختن) بیان کردہ ایم پس چنانکہ (بزاختن) مخفف (بزآویختن) است ہم چنان (بزازیدن) بہ ہر دو زای ہوز مخفف (بزآویزیدن) باشد بحذف واو و تحتانی و تبدیل ممدودہ بہ مقصور و معنیٔ مرادف (بزاختن) کہ گذشت تسامح صاحبان بحر و ہفت است کہ پی بہ ماخذ نبردند و بہ رای مہملۂ چہارم ذکر این کردند این است محاسن تحقیق ماخذ کہ غلطی کتابت و خیال آنہا را ظاہر کرد (اردو) دیکھو بزاختن۔

بزّازستان اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و تشدید ثانی و کسر زای ثانی بمعنی بازار **مؤلف** عرض کند کہ بزّاز لغت عرب است بمعنی جامہ و متاع فروش از بز کہ بعربی جامہ را گویند اگر سند استعمال این بدست آید توانیم قیاس کرد کہ از قبیل گلستان است کہ فارسیان لفظ ستان برای بیان کثرت بر آخر کلمات می آرند معنی لفظی این جای کہ دران کثرت بزّازان است و کنایہ از بازار (اردو) دیکھو بازار۔

بزازیدن بقول مؤید و انند ہمان بزاریدن است کہ ذکرش بہ رای مہملۂ چہارم

گذشت وحقیقت این ہمہ را اینجا مذکور (اردو) دیکھو بزازیدن۔

بزّاغ خان آرزو در سراج گوید کہ بتشدید در ذیل لغات فارسی بہ زای معجمہ بمعنی فصد کنندہ نوشتہ اند و فرماید کہ صاحب برہان بہ رای مہملہ آوردہ وتحقیق آنست کہ بہ زای معجمہ لغت عربی است وآنہا در تصحیف وغلط افتادہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت (برّاغ) را بہ رای مہملہ دوم بجایش بیان کردہ ایم کہ مبدل (بزّاغ عربی است کہ بزای ہوز) است واختلاف خان آرزو را ہم ہمہ را اینجا ذکر کردہ ایم پس نمی دانیم کہ او چرا این لغت عربی را دریجا با لغات فارسی ذکر کردہ فضولی بی محل می کند ویا دندارد کہ بر (برّاغ) بہ رای مہملہ ہرچہ خیالش بود ذکر شد کہ تصفیہ آن ہمہ را اینجا کردہ ایم ومی پرسیم ازو کہ (بزّاغ را بہ زای ہوز) دوم کدام محقق فارسی زبان آوردہ است کہ تکذیب آن می کند وای برو (اردو) دیکھو برّاغ۔

بزاگندن بقول شمس بکاف فارسی کنایہ از سحر برای کشش کسی **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان عموماً ومحققین مصادر فرس خصوصاً ومعاصرین عجم ازین مصدر ساکت وغیر از محقق بی تحقیق دیگر کسی ذکر این نکردہ ومعنی اسم برای مصدر خبر می دہد از نقد معلوماتش ـ تا آنکہ سند استعمال پیش نشود اعتبار را نشاید وما خدا این ہم ہیچ (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بزان بقول سروری بروزن رزان باد ونسیم وجنندہ باشد وفرماید کہ حالا بکثرت استعمال وزان می گویند (حکیم انوری ؎) باز چون باد آمد از اقبال ہمیون موکبش ؛ تازہ شد چون در سحرگاہان گل از باد بزان ؛ صاحب جہانگیری این را بمعنی وزندہ ومرادف بزانہ وبزندہ گوید (مسعود سعد سلمان ؎) نہ ابر بہارم کہ چندین بگریم ؛ نہ باد بزانم کہ چندین بپویم ؛

صاحبان برہان و رشیدی و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مصدر وزیدن اصل است و (بزیدن) مبدل آن دہر دو بجایش می آید پس بزان بقاعدۂ فارسی اسم حال بزیدن است چنانکہ وزان اسم حال وزیدن از قبیل چمان و کنان محققین با نام و نشان در مشتقات مصادر می روند و این قسم لغات مشتقہ را اسم جامد می دانند (اردو) چلنے والی (ہوا کے ساتھ خصوصیت) جیسے چلنے والی ہوا۔ لیکن محاورہ اُردو میں چلتی ہوئی ہوا کہیں گے جس سے اسم حال کا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

بزانداختن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس بمعنی گذاختن **مؤلف** عرض کند کہ دیگر محققین مصادر و اہل زبان ازین ساکت مقصود غیر از (بزاختن) نیست کہ بجایش گذشت بی تحقیقی او آنرا ترک و این را قائم کرد۔ دیگر ہیچ۔ تا آنکہ سند استعمال بنظر نیاید اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو بزاختن۔

بزانو در آمدن مصدر اصطلاحی بقول بہار دیگر دانند (۱) بزانو نشستن (ملا عبد اللہ ہاتفی در رسیدن ایلچی بحضور صاحبقران ؎) بزانو در آمد۔ ان پیشگاہ کہ کس را نبودی

از ان پیش راہ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم گویند کہ (۲) بزانو استادہ عرض حال کردن است و این رتبۂ مخصوصین بارگاہ باشد (اردو) (۱) زانو پر بیٹھنا (۲) زانو پر کھڑا ہو کر عرض حال کرنا۔

بزانہ بقول سروری و رشیدی بزای ہجمہ بر وزن روانہ یعنی وزندہ (امیر خسرو ؎) ولایت دارم و گنج و خزانہ کہ سپاہی تیز چون باد بزانہ کہ وبقول جہانگیری و رشیدی و جامع مرادف (بزان) کہ گذشت وبقول صاحب برہان بمعنی وزندہ و جہندہ **مؤلف** عرض کند کہ جز این نیست کہ ہای زائد است در آخر (بزان) کہ بمعنی

گذشت وصراحت ماخذش ہم در آنجا مذکور و
این مزید علیہ آنست چنانکہ ستمگار و ستمگاره (اردو) دیکھو بزان۔

(الف) **بزباز** | اصطلاح۔ بقول برہان
بروزن پرواز (۱) معروف کہ آنرا بعربی بسبآسہ خوانند و بعضی دیگر گویند کہ شگوفہ وگل و بہار جوز است۔ بہار گوید کہ (۲) قومی است از معرکہ گیران کہ بز و بوزینہ را باہم رقصانند (محسن تاثیرؔ) پہلوان ظاہر بزبازکہ چند۔ بن زین پیش تو دہر دون دادہ بُدش منصب مخلص خانی تو (ملک الکلام بہاءالدّین محمد بن مؤیّد) من گرگ پیر فضلم و بزباز این فلک تو نی راندم بہم طرفی ہمچو گوسپند۔ تو صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ کسیکہ بز را تعلیم بازی و حرکت ورقاصی دہد عامل آن عمل را گویند و فرماید کہ۔۔۔

(ب) **بزبازی** | آن عمل را مانند (مولوی معنوی ؒ) ای بسا شیر کہ آموختش بزبازی تو سوی بازار کہ برجہ ہلہ زیرک ہلہ زود تو بہار ہم ذکر (ب) کردہ (ملّا طغرا در معراج ؒ) قضا طرح بزبازی جدی کردہ تا نشد ملتفت شاہ اولاک گردد (امیر خسرو ؒ) زعدلت پیش بزبازی کند باشیر ہمچون سگ تو زہر پاسبانی گرگ در شبانان شبان گیر دو وارستہ و بحر ہم ذکر (ب) کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ (الف) بمعنی اوّل ہمان انگدان است کہ بجایش گذشت و ما بحوالہ محیط تعریفش کردہ ایم۔ صاحب محیط بر بسبآسہ ذکر این کردہ گوید کہ آنرا فارسیان (بزباز) گویند بخیال ما بالفتح مبدّل و مخفّف (بسبآسہ) عربی است کہ فارسیان ہای ہوّز آخرہ را حذف کردند و ہر دو سین مہملہ را بزای ہوّز بدل کردند چنانکہ سمار وغ و زمار وغ۔ ہمین قدر است ماخذ این و بمعنی دوم بالضّم اسم فاعل ترکیبی و کنایہ از کسانی کہ بزی را بابزی بر سبیل بازی بجنگانند و معاصرین عجم ہم آنرا (بزباز) خوانند

وانچہ محققین بالا ذکر بازی بز با بوزینہ کردہ اند
معاصرین عجم آنرا پسند نمی کنند۔ و (ب) ہمان
بازی رانام است کہ بمقابلہ بز با بز بسبیل بازی
شود (اردو) الف۔ (۱) دیکھو انگدان (۲)
بکرے لڑانے والا (ب) بکروں کی لڑائی۔ مؤنث

بزبان افتادن مصدر اصطلاحی بقول
بہار و انند (۱) کنایہ از رسوا شدن (ابوطالب کلیم
؎) خواہم ز پس پردۂ تقوی بدر افتم ٭ چندی
بزبان ہمہ کس چون خبر افتم ٭ (شفیع اثر ؎)
بزبان جہانی افتاد است ٭ چون سخن ہرکہ آدمی
زاد است ٭ **مؤلف** عرض کند کہ (۲) بمعنی
مشہور شدن ہم کہ بمعنی حقیقی قریب است و
ہر دو سند بکار معنی دوم ہم می خورد و بمعنی اوّل
کنایہ باشد۔ مخفی مباد کہ بہار معنی دوم بیان کردہ
مارا بر (بر زبان افتادن) نوشتہ است و معاصرین
عجم ہم بر زبان دارند موافق قیاس است (اردو) (۱)
رسوا ہونا۔ (۲) زبان زد ہونا۔ دیکھو بر زبان
افتادن۔

بزبان انداختن مصدر اصطلاحی۔
بمعنی مشہور کردن (آصفی ؎) در حسن باد گل
سخن زیر زبان داشت ٭ انداخت ولی زدوش
نسیمش بزبانہا ٭ (اردو) مشہور کرنا۔

بزبان برداشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و غیاث (۱) بحرف ہای ملائم فریب دادن
و (۲) سخنان نالائق گفتن نیز **مؤلف** عرض
کند کہ صاحب غیاث بحوالۂ وارستہ ذکر این کرد
و وارستہ ازین مصدر اصطلاحی ساکت و صاحب
بحر سندی پیش نکرد بدون سند استعمال تسلیم نکنیم
معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) چرب
زبانی سے فریب دینا (۲) ناشائستہ باتیں کہنا۔

بزبان داشتن مصدر اصطلاحی بقول
وارستہ (۱) بحرف ہای ملائم فریب دادن و بسخن
بیچاندہ از سر مقصود باز داشتن بہار گوید کہ فریب
دادن بحرف و صوت ملائم (صائب ؎) محو

دلجوئی پروانہ بود در دی ولش ؎ شمع وارد بزبان گرچہ همہ محفل را ؎ (خواجہ سلمان سہ) زیر لب میدہم وعدہ کہ کامت بدہم ؎ غالب آنست کہ با را بزبان می دارد ؎ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و ضرورت ندارد کہ با حرف ہای ملائم مخصوص کنیم فریب دادن بسخن کافی است (اردو) باتوں میں اڑانا۔ بقول آصفیہ۔ مغالطہ دینا۔ دھوکا دینا۔ فریب دینا۔ جھانسا دینا۔

(۲) بزبان داشتن۔ بقول وارستہ در نفرین گرفتن صاحب انند گوید کہ سخنان نالائق گفتن کسی را مؤلف عرض کند کہ (بر زبان داشتن) بہمین معنی گذشت وسندش ہم ہمدر انجا مذکور پس موافق قیاس و مرادف آنست (اردو) دیکھو بر زبان داشتن۔

(۳) بزبان داشتن۔ بقول انند کنایہ از زبان زد و رسوا کردن (محسن تاثیر سہ) بر سر ہر مژہ لخت دل دعائی دارد ؎ ہر کرا سحر نگاہش بزبانی دارد ؎ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔

(اردو) رسوا کرنا۔ دکن میں (زبان پہ چڑھانا) کہتے ہیں۔

بزبان وگرداشتن | مصدر اصطلاحی۔

بقول بحر۔ باضافت۔ فریب دادن بحرف ہای ملائم (ملا وحشی سہ) بلبل گلہ می کرد زگل دوش بصد رنگ ؎ گل بود کہ ہر دم بزبان دگرش داشت ؎ مؤلف عرض کند کہ متعلق است از ہما مصدر عام (بزبان داشتن) کہ گذشت و موافق قیاس ولیکن ضرورت ندارد کہ حرف ہای ملائم را داخل معنی کنیم۔ مجرد فریب دادن از سخنان کافی است (اردو) دیکھو بزبان داشتن کے پہلے معنے۔

بزبان گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ (۱) بحرف ہای ملائم فریب دادن مرادف (بزبان داشتن) (شانی تکلو سہ) آن لطف کو کہ تا زہ رشش زدو بگذرم ؎ از گرمی سخنہا بزبانم گرفتہ بود ؎ صاحب بحر گوید کہ مرادف (بزبان

داشتن) مؤلف عرض می کند که سند بالا متعلق بہ معنی دوم می نماید مشتاق سند دیگری باشیم۔ معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو بزبان داشتن کے پہلے معنے۔

(۲) بزبان گرفتن۔ بقول وارستہ کنایہ از سخنان نالائق گفتن (صائب ۵) من چون ہدف نی روم از جای خویشتن ٭ مژگان او عبث بزبانم گرفتہ است ٭ بقول بہار سخنان ناسزا گفتن مؤلف عرض کند کہ این سند را با معنی سوم متعلق دانیم۔ معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) سخت سست کہنا۔ بقول آصفیہ۔ برا بھلا کہنا۔ درشتی اور سختی سے پیش آنا۔ لعنت ملامت کرنا۔ زجر و توبیخ کرنا۔ جھڑکنا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔ لتاڑنا۔

(۳) بزبان گرفتن۔ بقول بہار رسوا کردن سند این از صائب بمعنی دوم گذشت۔ مؤلف عرض کند کہ (بر زبان گرفتن) ہم بدین معنی گذشت و موافق قیاس ما است (اردو) رسوا کرنا۔

(۴) بزبان گرفتن بہ تحقیق ما۔ گرفتن بر زبان چنانکہ سخن بر زبان گرفتن و زبان زد کردن سخنی و شہرت دادن و (بر زبان گرفتن) ہم بہمین معنی گذشت (صائب ۵) چنان گداخت مرا فکر آن دہان و میان ٭ کہ میتوان بزبان چون خبر گرفت مرا ٭ (محسن تاثیر ۵) نرمی زہر کہ دیدہ گرفتار گشتہ ام ٭ حرفم کہ ہر دہان بزبانم گرفتہ اند ٭ (طالب آملی ۵) عیشم بزبان گرفتہ گوئی ٭ کز خاطر غم شدم فراموش ٭ (اردو) ؟ ہو بر زبان گرفتن۔

(۵) بزبان گرفتن بہ تحقیق ما گرفت سخن کردن۔ (محمد سعید اشرف ۵) دیگر بطعن عشق بتانم گرفتہ اند ٭ طوطی نیم چرا بزبانم گرفتہ اند ٭ (اردو) گرفت کرنا۔ بقول آصفیہ۔ اعتراض کرنا۔ حجت لگانا۔ نکتہ چینی کرنا۔ خردہ گیری کرنا۔

بزبانہا افتادن مصدر۔ اصطلاحی لبقول وارستہ و بحر (۱) مشہور شدن و (۲) رسوا شدن۔ (صائب ۵) از جام نام جم بزبانہا فتادہ است ٭

(۲۸۸۸)

(۲۸۸۹)

زنہار در بساط جہان بے اثر مباش ؛ بہار گوید کہ مشہور شدن بزبونی وعیب (صائب ؎) راز من از لب خامش بزبانہا افتاد ؛ گرچہ از خامہ بی مشق نتر اودسخنی ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (بزبان افتادن) است کہ گذشت وضرورت ندارد کہ بلحاظ جمع این را قائم کردہ عام را خاص کنیم کہ جمع ہم داخل تعمیم واحد است۔ انچہ بہار در معنی اوّل خصوصیت زبونی وعیب قائم می کند درست نیست کہ از معنی دوم مقصودش حاصل می شود واز تخصیصش معنی اوّل خارج می گردد مخفی مباد کہ بخیال ما سند دوم ہم متعلق بمعنی اوّل است نسامح بہار است کہ آنرا متعلق بمعنی دوم کردہ معاصرین عجم ہم معنی دوم را بزبان دارند و (برزبان افتادن) ہم بجائش گذشت (اردو) (۱) مشہور ہونا (۲) رسوا ہونا۔

برزبچہ | اصطلاح۔ بقول مؤید با جیم فارسی بزغالہ۔ صاحب رشیدی ذکر این ذیل (بزبچہ بہ تحتانی سوم) کردہ می فرماید کہ ہمین را (بزبچہ بہ موحدہ عوض تحتانی) ہم گویند وصاحب ہفت ہم ذکر (بزبچہ) بہ تحتانی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی بچہ بز۔ قلب اضافت و حقیقت (بزبچہ) بجائش عرض کنیم (اردو) بکرے کا بچہ مذکر۔

بزپوہندی | بقول جہانگیری در ملحقات بمعنی دہید و فرماید کہ آنرا ہجید نیز نامند۔ صاحب برہان بر ہجید گوید کہ بفتح اوّل بروزن کشید لغت زند و پا زند است بمعنی بدہید کہ امر بہ دادن است **مؤلف** عرض کند کہ (بزپوہتن) مصدر زند و پا زند بمعنی دادن می آید وصاحب برہان ذیل آن (بزپونید) را بمعنی بدہید می آرد پس ہمان (بزپونید) را محقق بالا بہ تصحیف لفظی بطور اسم جامد نوشتہ است تسامح او یا غلطی کاتب بیش نیست (اردو) تم دیو۔ (دینا) کے امر حاضر کی جمع۔

بژه بها | بقول خان آرزو در چراغ بضم و زای معجمه بمعنی غلام هندی و فرماید که از زباندانان به
ثبوت رسیده. [illegible] بمعنی بالا گویند که گویند بالاشش قبر غنه بژه بها ای سیاه کم بها و
صاحب انند نقل نموده. صاحب بحر غلام هندی تابع **مؤلف** عرض کند که ما هم درین با
[illegible] فرمایند که فارسیان مطلقاً هر غلام و سیاه را (بژه بها) گویند - اسم
[illegible] که قدر و قیمتش بوجه غلامی بیشتر از بژی نیست - و این اصطلاحی
است [illegible] غلام [illegible] را سیاه هم گویند بوجه رنگ غلامان که حبشی و سیاه رنگ می باشند (الخ)
نمی دانیم که محققین بالتخصیص هندی چرا کردند و ندانستند که در هند رسم غلامی نیست و سیاهی هم
مخصوص است از غلامان عجم و عرب خیال ما همین قدر است که محقق اول الذکر یا عجمی پرسیده
باشد و [illegible] مخاطب) لفظ هندی را به غلام داخل کرد تا اعتبار غلامان عجم و عرب [illegible] در
نفس سائل [illegible] باشد خیال نکرد که سائل حقیقت جوی لغت است و این استهزا لغت فرس را نقصان
می رساند اگر محقق هندنژاد به ماخذ غوری کرد حقیقت را می دریافت (اردو) غلام بقول آصفیه
وہ زر خرید چھوکرا جو بلا تنخواہ گھر کا کام کاج کرتا ہے۔

بژ پیچیدن | بقول [illegible] با بای فارسی و [illegible] بر وزن پهلو شکن بزبان زند
و پازند بمعنی دادن و فرماید که (بژ بخشی) بمعنی [illegible] و (بژ پوشید) بمعنی [illegible] صاحب موارد
هم ذکرش کرده [illegible] (بژ پوشی) را [illegible] بعوض بای هوّز آورده و صاحب ناصری هم با او متفق
مؤلف عرض کند که در بعض نسخ برهان هم (بژ پوشی) [illegible] است و بلحاظ معنی هم موافق قیاس
که حال متکلم است مخفی مباد که (بژیون) بقول دستوران [illegible] مذهب زرتشت در زند و پاژند

سخن حوالہ۔ حیف است کہ کتب لغات ازین ساکت پس فارسیان قدیم علامت مصدر تن در آخرش زیادہ کردہ مصدری ساختند موافق قیاس و حالا در استعمال متروک است و مبدّل این بہ بای فارسی اوّل ہم می آید چنانکہ تب و تپ (اردو) دنیا۔

بزجگر اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث و انند (بالضّم و بکسر جیم عربی و فتح کاف فارسی) بمعنی ترسان ضدّ بہادر **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست۔ اسم فاعل ترکیبی است مرادف (بزدل) کہ می آید (اردو) بزدل۔ دیکھو اشتر دل

بزحمت افتادن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از مبتلای تکلیف شدن (ظہوری ؎) از اختران ہمہ آزادگان کشند آزار ٭ فلک بزحمت تحصیل حاصل افتاد است (اردو) زحمت میں مبتلا ہونا۔

(الف) بزداغ اصطلاح۔ بقول سروری بزای معجمہ و دال مہملہ بوزن گستاخ مصقلہ کہ بآن زنگ زدایند و فرماید کہ در نسخہ میرزا بالفتح بانیز (منصور شیرازی ؎) دہد ضیا بمہ آئنہ رخت کانرا ٭ بود ز خاطر شاہ فلک محل بزداغ ٭ صاحب جہانگیری گوید کہ با اوّل مکسور افزاری باشد کہ بدان زنگ آئینہ و تیغ و امثال آن بزدائید و آنرا تبازی مصقلہ خوانند صاحبان رشیدی و جامع و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند صاحب ناصری گوید کہ بزدائیدن مصدر این لغت است و (بزداغیدن) و (بزدودن) نیز مثلہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بعضی بفتح اوّل بہ بای فارسی گفتہ اند و بعضی بضم اوّل **مؤلف** عرض کند کہ خان آرزو و چہ التصفیہ نکرد حقیقت اینست کہ این اسم جامد فارسی زبان است مزید علیہ و مبدّل (زدہ) کہ بالفتح بمعنی آراستہ و مزیّن بجایش می آید فارسیان ہای ہوز آخرہ را بالف بدل کردند چنانکہ خارہ و خارا و غین زائد

در آخرش آ در دند چنانکه چرا و چراغ و موحّده مفتوح
در اوّلش زیاده کردند (بزداغ) کردند و اسم جامد
قرار دادند برای مصقله که آلهٔ صیقل است و اختلاف
[illegible] چنانکه بالا مذکور شد تصرّف محاوره باشد
[illegible] ....

(ب) **بزداغیدن** | که صاحب ناصری
ذکرش کرده [illegible] مصدر [illegible] بقاعدهٔ
مصادر [illegible] تحتانی معروف و علامت
مصدر (دن) در آخرش ولیکن این مصدر حالا
متروک التصریف است و محققین مصادر ازین
ساکت و معنی این مصقله کردن و صیقل کردن پس
الف و ب هر دو باعتبار ماخذ بکسر اوّل است
واگر تصدیق فتح و ضمّهٔ اوّل در استعمال شود تصرّف محاوره
دانیم و آنچه خان آرزو به بای فارسی می نویسد از نظر ما
نگذشت و اگر سند آن ما را بدست آید بجایش ذکر کنیم
و بمقابل این دانیم چنانکه [illegible] (اردو) (الف)
مصقله بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ صیقل کرنے کا
اوزار۔ ریتی (ب) صیقل کرنا۔

بزدائیدن | بقول سروری مرادف (بزدودن) که می آید و هر دو بمعنی دور کردن زنگ
از آئینه و تیغ و امثال آن صاحب هفت و هر دو را مرادف یکدیگر قرار داده گوید که هر کدام لغتی است
در (زدودن) و (زدائیدن) که بجایش نمی آید صاحب بحر هر دو را بالکسر کامل التصریف گفته
و (بزداید) را مضارع هر دو قرار داده معنی با سروری متفق۔ صاحب برهان هم ذکر این
کرده خان آرزو در سراج بذکر قول برهان فرماید که تحقیق آنست که موحّده جزو کلمه نیست
پس اصل همان زدائیدن و زدودن است **مؤلّف** عرض کند که زده بقول برهان بفتح
اوّل بمعنی آراسته و مزیّن می آید فارسیان های هوّز آخر را با الف بدل کردند چنانکه خاره و خارا
و تحتانی زائد زیاده کردند چنانکه پا و پای و بقاعدهٔ مصادر جعلی تحتانی معروف و علامت مصدر

دن درآخرش آورده مصدری وضع کردند که بمعنی حقیقی آراسته و مزیّن کردن است و کنایه از
مصقله کردن و دور کردن زنگ از آئینه و غیر ذلک و در (زدودن) هم اسم مصدر آن
همان (زده) است که ہای ہوّز آخره بدل شده به واو چنانکه آوسه و آوسو و حق آنست که مصدر
(زدودن) اصلی است و (زدائیدن) جعلی و اطلاق جعلی بر این برای آنست که اسم مصدر مال المستعمل
غیر فارسی است چه اگر (زده) خود مال فارسی زبان است بلکه بنا و اقفیت ماخذ وضع شده
و ضرورت آن نبود و نیستا قی سند استعمالش می باشیم مخفی مباد که موحّده در اوّل هر دو زائد
است پس بقاعدهٔ فارسی هر دو را بالکسر خواندن صحیح باشد و (زداید) مضارع زدائیدن
که این کامل التّصریف است و (زدودن) را مضارعی نیامده که سالم التّصریف باشد و سالم
التّصریف را غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نباید ـ تسامح صاحب بحر است که (زداید)
را مضارع هر دو دانست و هر دو را (کامل التّصریف) خیال کرده ما حقیقت مصادر
اصلی و جعلی را بر لفظ (اسم مصدر) بیان کرده ایم (اردو) زنگ آئینه یا تلوار وغیرہ سے
دور کرنا ـ صیقل کرنا ـ

(الف) بُزدل | اصطلاح ـ الف
(ب) بُزدلی | بقول اند بحر الف

فرہنگ فرنگ بمعنی ترسان و نامرد و بیدل
و بقول صاحب فدائی ترسو و کم دل و ترسان
چنانکه بیدل و بیباک و دلیر را شیر دل نامیده اند و نسبت (ب) فرماید که ترسوگری و جبن
مؤلف عرض کند که (الف) اسم فاعل
ترکیبی است یعنی کسی که دل او مثل بز است
و دلی دارنده همچون بز ـ ضدّ شیر دل و (ب)
بزیادتی یای مصدری است (اردو) الف

بُزدِل - دیکھو بشتر دل - (ب) بُز دلی بقول آصفیہ - فارسی - اسم مؤنث - نامردی - ڈرپوک پن - بُز وودن | صاحبان نوادر و موارد و بحر و سروری و جہانگیری و رشیدی و سراج و ناصری ذکر این کردہ اند و ما حقیقت این را بز (بزدائیدن) نوشتہ ایم (ار دو) دیکھو بزدائیدن -

بزر | بقول ضمیمہ برہان بفتح اوّل و سکون ثانی و رای قرشت (۱) تخم کتان کہ غذائی است صاحب محیط گوید کہ لغت عرب است کہ تخم نبات را گویند جمع آن بزور و بیونانی آفیور و بہندی بیج نامند و بقول گیلانی می فرماید کہ عادت اطبا بران جاری شدہ کہ چون اطلاق بزر فقط نمایند مرادازان (بزر کتان) باشد و بعدہ اصطلاح مقرر کردند کہ چون اطلاق بزر کنند مراد ازان (۲) روغن کتان بود پس چون لفظ بزر مطلقاً در کتب واقع شود مرادازان روغن کتان باشد (انتہٰی) البتہ صاحب مؤید ہم این را بذیل لغات فارسی جا دادہ گوید کہ کتان عربی و بزر فارسی است بمعنی تخم **مؤلف** عرض کند کہ بلحاظ قول صاحب محیط کہ این لغت عرب را بمعنی روغن کتان استعمال می کنند مفرس دانیم بہ تصرّف در معنی از ہمجاست کہ محققین فارسی زبان این را جا دادہ اند (ار دو) (۱) کتان کے بیج - مذکر (۲) کتان کا روغن مذکر -

بزرا | بقول جہانگیری در ملحقات تخم را گویند صاحبان برہان و ناصری گویند کہ این لغت زند و پاژند است بمعنی تخم زراعت مطلقاً یعنی ہر چیز کہ بجہت خوردن حیوانات کاشتہ میشود **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار ناصری می گوئیم کہ مفرس است از لغت عرب (بزر) بزیادت الف در آخرش و تخصیص معنی معاصرین عجم بر زبان ندارند (ار دو) وہ تخم جو کاشت زراعت کے لئے رکھا جاوے - مذکر -

بُزرا غم جانست قصّاب را غم پیہ مثل

صاحبان خزینہ واشال فارسی ذکرا ین کرده از معنی و محل استعمال ساکت و صاحب محبوب الامثال ذکرا ین بتخفیف کلمہ (است) کرده و بعوض (پیہ) (پیشہ و پیسہ) را نوشته مؤلف عرض کند کہ حذف است عیبی ندارد و تبدیل لفظ پیہ غلطی کتابت است فارسیان درین مثل پیہ را استعمال کنند مقصود شان اینست کہ قصّاب را پیہ بز عزیز است و پروای جانش نیست فارسیان این مثل را در محل اظہار خود غرضی کسی می زنند وبس (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال "لڑکا روئے بالونکو نائی روئے منڈائی کو" اس اردو کہاوت میں بھی خود غرضی ہی کا بیان ہے یعنی لڑکا اس لئے روتا ہے کہ میرے بال نہ جائیں یعنی اسکو بالونکا غم ہے اور حجّام کو لڑکے کے بالوں کا کچھ غم نہیں بلکہ اپنی اجرت کا غم ہے۔ دکن میں کہتے ہیں "بکرے کو اپنی جان کی لگی ہے اور قصائی کو اسکی ران کی" یہ کہاوت قریب فارسی مثل کا ترجمہ ہے۔

بزرجمہر بقول انند بحوالہ غیاث بضمّتین وسکون رای مہملہ وضمّ جیم عربی وکسر میم نام وزیر اعظم نوشیروان و فرماید کہ این معرّب بزرگ مہر است و گوید کہ آنچہ در بعض لغات نوشته اند کہ بضم جیم نشاید و جیم و رای مہملہ ہر دو را ساکن باید خواند این قول غلط است صحیح ہمانست کہ جیم را مضموم خوانند چراکہ در عربی دو ساکن بدون مدہ بہم نیایند و فرماید کہ از رسالۂ معرّبات صاحب منتخب چون ضمّہ نسبت کسره و فتحہ حرکت قوی است پس کلمۂ معرّب را کہ ضعیف بود باین حرکت قوی قوّت دادند و قوّت ضمّہ بشرح ملّا در بحث فعل مذکور (انتہی) صاحب ہفت ذکرا ین بہ جیم عربی کرده گوید کہ بعضی بر آنند کہ وزیر قباد شاه پدر نوشیروان

بودہ صاحب ملحقات برہان بہ جیم فارسی آوردہ گوید کہ ہمان (بزرجمہر بہ جیم عربی) کہ وزیر
نوشیروان باشد صاحب مؤیّد ہم بہ جیم فارسی آوردہ فرماید کہ (بوزرجمہر) بزیادت واو بعد
موحّدہ ہم آمدہ کہ آنرا (قباد پادشاہ) گفتندی و در نسخۂ قلمی اتّفاق با صاحب ہفت قلزم
عرض کند کہ در فارسی زبان مبدّل (بزرگ مہر) است کہ بہ ہمین معنی می آید و وجہ تسمیۂ آن
ہمانجا مذکور شود درین جا ہمین قدر کافی است کہ کاف فارسی بہ جیم عربی بدل شود چنانکہ
شنگرف و شنجرف و آخشیگ و آخشیج و رنگ و رنج و بر سبیل تعریب ہم چنانکہ لگام و
لجام پس آنانکہ این را بہ جیم فارسی گرفتہ اند خطا کردہ اند کہ کاف فارسی بجیم فارسی و بالعکس
آن بدل نشود۔ فارسیان استعمال این معرّب ہم کردہ اند و نسبت اعراب عرض می شود کہ
ہرگاہ این را معرّب تسلیم کردہ ایم نسبت اعراب ہم بقاعدۂ عربی پیروی کنیم و تصرّف دران
نکنیم و آنچہ بہ کاف فارسی می آید ظاہر است کہ بہ ضمّ اوّل و دوم و بہ سکون کاف فارسی و مرکّب
از لفظ بزرگ با لفظ مہر است پس آنانکہ این معرّب را بہ ضمّ جیم گرفتہ اند درست است
و کسانی کہ بر خلاف این رفتہ اند از برای آن دلیلی نیست **(اردو)** بزرجمہر۔ نوشیروان کے
وزیر کا نام۔ مذکر۔

بزرغانہ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وکسر ثانی وسکون را شکنجۂ عصّار و چرخ عصّار را گویند کہ بعربی معصار و بہ ہندی کولھو نامند **مؤلف**
عرض کند کہ برز در اصطلاح اطبّا روغن کتان قرار یافت چنانکہ بجایش گذشت پس فارسیان آن را بر سبیل مجاز بمعنی مطلق روغن گرفتند و بترکیب قلب اضافت چرخ عصّار را نام

نہادند کہ خانہ ایست برای ہر قسم روغن۔ مشتاق
سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند
مخفی مباد کہ از لفظ (بزر) کہ بر معنی دوش گذشت
باید کہ این را بالفتح صحیح دانیم (اردو) کولھو۔
بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ تیل نکالنے
کی کل۔ تیل پیلنے یا رس نکالنے کا آلہ۔ معصارہ۔
(دکن میں اس کو گھانا کہتے ہیں ح)۔

بزرقطونا اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
ناصر المعالجین بفتح اوّل و کسر ثانی و ضم قاف و
طای حطی لغت فارسی است اسپغول را گویند مؤلف
عرض کند کہ صاحب مخزن الادویہ این را لغت عرب گفتہ
و جا دارد کہ اطبای عرب (بزرالقطونا) گفتہ باشند تعریف کامل
این بر اسپغول گذشت۔ تسامح صاحب انند بفارسی نسبت کردہ
این لغت فارسی خیال کرد (اردو) دیکھو اسپغول۔

بزرقی بقول ضمیمہ برہان یعنی احتیاط تمام و تعمق بسیار **مؤلف** عرض کند کہ دیگری کسے
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بظاہر لغت ترکی می نماید ولیکن محققین ترکی زبان ہم ازین
ساکت۔ سند استعمال پیش نہ شد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند ہیچ ماخذ ہم نمی کشاید مشتاق
سندی باشیم (اردو) کامل احتیاط مؤنث اور کامل غور و تعمق۔ مذکر۔

بزرک بقول رشیدی بالفتح با و رای مہملہ تخم کتان۔ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این
کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بحوالہ قوسی گوید کہ بید انجیر باشد کہ از تخم آن ہم روغن گیرند و
بمعنی کتان مخصوص خوزستان و بحوالہ تحفۃ المومنین گوید کہ چون مطلق گفتہ شود ازان کتان
مراد است و ازینجا مستفاد می شود کہ کلمہ عربی است کہ فارسیان تصرف نمودہ اند **مؤلف**
عرض کند کہ تصرف ہمین قدر می نماید کہ کاف نسبت در آخر لغت عربی آوردہ مفرس کردہ
اند بمعنی تخم کتان کہ بزر بقول منتخب بمعنی تخم است و ازین تخصیص معنی خاص پیدا کردند برلے

تخم کتان (اردو) کتان کا تخم۔ مذکر۔

بزرکار | اصطلاح۔ بقول برہان بروزن شرمسار برزیگر و زراعت کنندہ صاحب جامع صراحت کاف فارسی نکردہ و صاحب ناصری ہم بلا صراحت کاف آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ (برزکار) بہ رای مہملہ دوم و زای ہوز سوم بہ کاف عربی گذشت بہ ہمین معنی و ما آن را قلب بعض این قرار دادہ ایم و حقیقت کامل بر معنی دوم لفظ برز نوشتہ ایم و برز (بذر گر) ہم۔ معنی لفظی این کار تخم کنندہ باشد (اسم فاعل ترکیبی) و کنایہ از کاشتکار و مزارع و متحقق بہ کاف عربی است (**اردو**) دیکھو (برزکار)

بزرگ | بقول سروری (۱) ضد خرد و (۲) نام یکی از دوازدہ مقام و بقول فدائی (۳) مردی کہ از خاندان ناموری باشد (سعدی ۱۵۳) بزرگش نخوانند اہل خرد ٭ کہ نام بزرگان بہ زشتی برد ٭ (شاعر در حصر دوازدہ مقام ۵۳) عشاق مراقد حسینی است چو راست ٭ در پردہ بوسلیک رہاوی و نواست ٭ چون گشت بزرگ در صفاہان و عراق ٭ زنگولہ حجاز و کوچک اندر برماست ٭ صاحب ناصری ذکر معنی اول کردہ نسبت معنی دوم فرماید کہ نام مقامی است از موسیقی صاحب برہان ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان دانیم و بمعنی سوم مجاز زبان فارسیان مرد کلان عمر و مرد باخدا و باشوکت و شان را ہم گویند کہ داخل معنی اول باشد و بمعنی دوم ہم مجاز کہ نظر بر بلندی مقام موسیقی آن را بدین اسم موسوم کردند (**اردو**) (۱) بزرگ بقول آصفیہ۔ بڑا۔ کلان۔ دیکھو اختیار (۲) فارسیوں نے موسیقی کے ایک راگنی کو بزرگ کہا ہے جس کی سُریں بلند ہیں مؤنث (۳) بزرگ۔ بقول آصفیہ معزز۔ شریف۔ خدارسیدہ۔

بزرگ استخوان | اصطلاح۔ بہان (استخوان بزرگ) است کہ بجایش گذشت (**اردو**) دیکھو استخوان بزرگ۔

بزرگ امید | اصطلاح ۔ بقول برہان نام حکیمی کہ استاد و پرورندۂ پرویز بن انوشیروان بود صاحب ناصری فرماید کہ نام دانای فرزانہ از مخصوصان خسرو پرویز صاحب مؤید گوید کہ نام استاد خسرو کہ ندیم ہرمز بن نوشیروان و منجم حکیم پیشہ بود (نظامی ۵) بزرگ امید خورد امید گشتہ ؛ بلرزانی چو برگ بید گشتہ ؛ **مؤلف** عرض کند کہ در وجہ تسمیۂ این معنی حقیقی ہر دو لفظ مرکب داخل است و اسم فاعل ترکیبی است و بترکیب ۔ علم شخصی (اردو) (بزرگ امید) ایک حکیم گزرا ہے جو خسرو پرویز کا مصاحب تھا ۔ مذکر ۔

بزرگان خردہ بر خردان نگیرند | مثل صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قریب است بمعنی و محل استعمال (از خردان خطا و از بزرگان عطا) کہ بجایش گذشت فارسیان چون بزرگی را بر خورد خود ناراض بینند استعمال این کنند (اردو) دیکھو (از خردان خطا و از بزرگان عطا)

بزرگان دربار | اصطلاح ۔ بقول فدائی

بزرگان درگاہ | کہ از علمای معاصر عجم بود چاکران تخت و اعیان دولت **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی و موافق قیاس است مراد از اکابر سلطنت (اردو) اعیان دولت دربار شاہی کے امراء ۔ مذکر

بزرگ اندیشہ | اصطلاح ۔ اسم فاعل ترکیبی کنایہ از عاقل و کسی کہ فکر او بلند است (انوری ۵) وز دہر پیر دیگر بود و ہند و ؛ بزرگ اندیشہ دچونان مشتہر ؛ (اردو) عاقل ۔ بلند فکر

بزرگان کشور | اصطلاح ۔ بقول فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود بمعنی اکابر سلطنت **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ولیکن کنایہ باشد از اکابر عالم و تخصیص سلطنت

برسبیل مجاز باشد (اردو) دیکھو بزرگان دریا۔

بزرگ بار خدا استعمال۔ ذات باری تعالیٰ شانہ (انوری ؎) بزرگ بار خدایکہ گر قیاس کنند٭ ہمہ جہان ز بزرگیش نیست عشر عشیر٭ (اردو) ذات باری تعالیٰ شانہ۔ مذکر۔

بزرگ پست اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی بسیار خرد **مؤلف** عرض کند کہ مجاز آپست را بمعنی خرد و بزرگ را بمعنی بسیار گرفتہ اند دیگر ہیچ مرکب توصیفی است مقلوب (اردو) بہت چھوٹا۔

بزرگری اصطلاح۔ بقول مؤید و شمس بفتح اول بازای موقوف وکاف فارسی زراعت وکشاورزی **مؤلف** عرض کند کہ یای مصدری بر لفظ (بزرگر) زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) زراعت۔ کھیتی باڑی۔ مؤنث۔

بزرگ زادہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتحتین بمعنی عالی نژاد (شیخ شیراز ؎) بزرگ زادہ نادان بشہر وا ماند٭ کہ در دیار غریبش بہیچ نستانند٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بزرگ زادہ بڑے اور شریف گھرانے کا لڑکا۔

بزرگ سال اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ سالخوردہ و مسن و معمر **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی عمر بسیار دارندہ (اردو) بڈھا۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر۔ بوڑھا۔ کہن سال۔ مسن۔ عمر رسیدہ۔ سالخوردہ۔ معمر۔

بزرگش نخوانند اہل خرد٭ کہ نام بزرگان بزشتی برد٭ مقولہ صاحب خزینہ ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بطریق موعظت استعمال این کنند تا اخلاق انسان درست شود و این مثل نیست بلکہ مقولہ ایست (اردو) بزرگون کو ہمیشہ نیکی سے یاد کرو۔ بزرگوں کی عیب جوئی

معیوب ہے"، بڑوں کی مذمت اپنی فضیحت"۔
یہ سب دکن کے مقولے ہیں۔

بزرگ فرمان | اصطلاح۔ بقول ناصری
واند بمعنی فرمان بزرگ و فرماید که در سوابق
ایام آنرا که اکنون بعربی وزیر خوانند و بعد از
شاه حکم او بر همه روان است بپارسی (بزرگ
فرمان) خواندندی و در تاریخ فارس آمده که
کیخسرو چون خدمات گودرز را بدید او را بزرگ
فرمان فرموده که هیچ منزلت ازان برتر نبودی
و نائب شاه شدی **مؤلف** عرض کند که
اسم فاعل ترکیبی است بمعنی فرمان بزرگ دارنده
و کنایه از وزیر اعظم حالا معاصرین عجم این را
دستور اعظم خوانند (اردو) وزیر اعظم عربی
اسم مذکر۔ دستور معظم۔ بڑا وزیر۔ وزیر الملک۔

بزرگ مہر | اصطلاح۔ بقول ناصری و
انندرا ۱) ترکیباً بمعنی آفتاب بزرگ و ۲)
صاحب محبت بزرگ و ۳) نام حکیم هندگوار

و نجیب دانش شعار پسر بختگان بوده۔ سالها وزارت
انوشیروان دادگر کرده و به حکمت معروف
است و بپند بیر مشهور و فرماید که۔ در اغلب
کتب تواریخ و شهنامهٔ فردوسی حالات
وی مسطور۔ گویند بازی نرد را در برابر شترنگ
که از هند آورده بودند اختراع نمود (نظامی
ط) بزم نوشیروان سپهری بود ٭ کز جهانش
بزرگ مهری بود ٭ و گوید که عربان این را (بوزرجمهر)
کرده اند و گاهی الفی نیز بدان افزوده اند
مانند این که کیفیت کسی باشد چه زبان عرب
کاف عجمی ندارد و بجای آن جیم می آرند
چنانکه بزرج معرب بزرگ است **مؤلف**
عرض کند که ذکر (بزرجمهر) بجایش گذشت
پس بمعنی اول قلب اضافت و بمعنی دوم
اسم فاعل ترکیبی هست و بمعنی سوم هم قلب
اضافت (مهر بزرگ) بمعنی آفتاب بزرگ
و علم حکیمی که ذکرش بالا گذشت (اردو) (۱)

بڑا آفتاب (۲) بہت محبت رکھنے والا (۳) دیکھو بزرجمہر۔

(الف) بزرگوار اصطلاح۔ بقول ہاؔ
(ب) بزرگواری وبحر (الف) (۱)

مزید علیہ بزرگ چون قبہ وتحفہ و درخت وبخت (میر معزی ؎) دیدم شبی بخواب درختی بزرگوار٭ از علم وعقل وعدل بروشاخ وبرگ و بار٭ (ولہ ؎) شاہا بساز مجلس ومی نوش کن کہ ہست٭ امروز توزدی بہ واشتال توز پار٭ دولت ہمی بتہنیت آید کہ کردہ٭ جشن بزرگوار بروز بزرگوار٭ شادیم وکامگار کہ شاد است وکامگار٭ میر بزرگوار بعہد بزرگوار٭ (ولہ درتعریف ایوان ؎) از نقش چون خورنق نعمان طرب فزای٭ وز عز ہمچو قبّہ خضرا بزرگوار٭ (ولہ ؎) ہمہ سلامتِ رای جہان فروز تو باد٭ ہمہ سعادتِ بخت بزرگوار تو باد٭ (نظامی ؎) تحفہ ہای بزرگوارش داد٭ ہریکی درعوض ہزارش داد٭ (انوری ؎) لیکن چو سنّتے است قدیمی روا بود٭ احیای سنّت شعرای بزرگوار٭ صاحب فدای کہ از علمای معاصرین عجم بود گوید کہ (۲) بزرگیست کہ بزرگیش سرورش مانی بود (روحانی) و (ب) بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ عظمت وجلال ودولت واقبال (شیخ شیراز ؎) خدای راست مسلّم بزرگواری وحلم٭ کہ جرم بیند ونان برقرار می دارد٭ مؤلّف عرض کند کہ (الف) مرکب است از لفظ بزرگ بمعنی خورش وکلمۂ وار بقول برہان بمعنی صاحب وخداوند (الخ) ما می گوییم کہ افادہ معنی فاعلی کند چنانکہ در آخر لفظے ترکیب یابد چنانکہ (سوگوار) بمعنی سوگ دارندہ و (بزرگوار) (۱) بمعنی بزرگی دارندہ کہ دریجا بزرگ را بر سبیل مجاز بمعنی بزرگی گرفتہ اند پس این را مزید علیہ بزرگ نتوان گفت تسامح محقق ہند نژاد است کہ از ماخذ خبر ندارد بلکہ استعمال این برای صفت ذوی العقول آمدہ چنانکہ مرد بزرگوار وپدر بزرگوار

وام بر (؟) ی غیر ذوی العقول چنانکہ از اسناد بالا متحقق شد و (۲) ذات بزرگ بمعنی حقیقی کہ ذات بزرگی دارندہ را بزرگوار گفتند چنانکہ صاحب فدائی ذکرش کردہ و (ب) بزیادت یای مصدری در آخر الف بمعنی بزرگی است وبس (اردو) الف (۱) بزرگوار جیسے پدر بزرگوار۔ بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں یعنی وہ شخص جو صاحب بزرگی ہے اور یہاں (بزرگوار) صفت واقع ہے ایک شخص خاص کی اور غیر ذوی العقول کیلئے بڑا۔ بلند۔ عمدہ۔ اچھا وغیرہ بحسب موقع (۲) بزرگ۔ بزرگوار۔ ایک ذات خاص کے لئے جیسے "یہ بڑے بزرگ ہیں اور" "اُن بزرگواروں سے یہ ایک ہیں" (ب) بزرگی اور بزرگواری بھی کہہ سکتے ہیں۔

بزرگی | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ حشمت و عظمت و بقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود بمعنی امیری و امارت و جلالت **مؤلف** عرض کند کہ جزین نیست کہ یای مصدری در آخر لفظ بزرگ زیادہ کردہ اند چنانکہ تونگری و بلندی و دشمنی (گلستان سعدی) بزرگی بعقل است نہ بسال۔ تونگری بدل است نہ بہ مال" (انوری ؎) از بلندی اوج گردون زیبدت سقف خیال۔ وز بزرگی جرم کیوان شایدت میخ طناب و گر (ولہ ؎) ای نہان گشتہ در بزرگی خویش تو وز بزرگی ز آسمان شدہ بیش (اردو) بزرگی مؤنث۔ دیکھو بزرگ کے ساتویں معنے۔

بزرگی باکسی کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر خود را بہتر از و دانستن بہار سندی کہ بر (بزرگی کردن) می آرد۔ وارستہ آنرا برای این نقل کرد و حق آنست کہ سند مذکور برای (بزرگی بکسی کردن) است و منجہ برای (بزرگی کردن) ہم **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) کسی دوسرے کے

مقابل اپنے آپ کو بزرگ خیال کرنا۔ بزرگ سمجھنا
دکن میں کہتے ہیں اپنی بڑائی کرنا۔

بزرگی بایدت بخشندگی کن | مقولہ۔

صاحب خزینۃ الامثال فارسی این را بطور مثل آوردہ از معنی ومحل استعمال ساکت
مؤلف عرض کند کہ مقولہ ایست کہ فارسیان بطریق موعظت باظہار خوبی ومحاسن کرم استعمالش کنند مقصود این قدر است کہ اگر بزرگی خود می خواہی کرم کن کہ خلائق۔ کریم وسخی را بزرگ شمردہ اند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "سخاوت انسان کو بزرگ بناتی ہے" اردو میں خود اس فارسی مثل کا استعمال ہے صاحب محاورات ہند نے اس کا ذکر کیا ہے۔

بزرگی بعقل است نہ بسال | مثل۔

صاحبان خزینۃ الامثال فارسی ومحبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال سکوت ورزیدہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این فقرہ گلستان سعدی است علیہ الرحمہ کہ مقبول عام شدہ وصورت مثل گرفت فارسیان این مثل را بجائے زنند کہ بزرگ سالی بہ نادانشمندی کار کند یا خرد سالے بہ دانشمندی و اکثر استعمال این با لفظ ہمانا و آری کنند یعنی گویند (آری بزرگی بعقل است نہ بسال) (اردو) دکن میں کہتے ہیں "عقل سے ساری بزرگی ہے" اور یہ فارسی مثل بھی اردو میں مستعمل ہے۔ صاحب محاورات ہند نے اس فارسی مثل کا ذکر کیا ہے۔

بزرگی تنخواہ کردن | مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ مرادف خواہش تنخواہ کردن (مرزا داراب جویا در تعریف کوہ پیر پنجال ؏) کند بر رہروان این کوہ تنخواہ ؛ بہر گامی بزرگی ہائے پیراہ ؛ صاحبان بحر وبہار عجم گویند کہ نخوت وغرور کردن است ووارستہ بر (خواہش تنخواہ کردن) ہم ہمین معنی نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ زنہار این معنی را درست ندانیم وتسامح

ہر سہ محققین خوانیم و مدار معنی آفرینی این ہر سہ
محققین ہمین یک شعر مرزا داراب است کہ
در مصرع اوّلش (تنخواہ) را بصفت کوہ آوردہ
و (بزرگی کردن) را بمعنی تبختر کردن و بزرگ
دانستن - می فرماید کہ این کوہ تنخواہ بمعنی این
کوہ تن پرور و تن پسند در ہر گام بر رہروان
بزرگی خود ظاہر می کند بہ بی راہی - مخفی مباد
کہ (تنخواہ) بمعنی تن پرور بجای خودش
می آید و شعر بالا سند آنست - اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی خواہندۂ تن و کنایہ از کسی کہ
تن پرور است و تن خود را حفاظت کند مخفی
مباد کہ از ترکیب الفاظ شعر ہم مصدر (بزرگی
تنخواہ کردن) پیدا نمی شود - فتامل - (اردو)
غرور کرنا -

بزرگی دادن | استعمال عزت بخشیدن
بمرتبہ عطا کردن است (انوری ع) گر ترا
یزدان بزرگی داد راضی نیست خصم ؎ خصم را گو
دفتر تقدیر باید کرد حک ؎ (اردو) بزرگی
دینا - بزرگی عطا کرنا - مرتبہ بڑھانا - عزت
بخشنا - رتبہ بڑھانا -

بزرگی طفل از ادب است | مثل -
صاحبان خزینۃ الامثال فارسی ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض
کند کہ مثل نیست بلکہ مقولۂ فارسیان است کہ
بطور موعظت بعض اطفال گویند می فرمایند
کہ " بابا با ادب باش کہ بزرگی طفل از ادب
است " حیف است کہ محققین بالا الفاظ
اوّل الذکر را چرا خارج کردہ اند کہ جان مقولہ
شان است (اردو) دکن میں کہتے ہیں "
ہے تو لڑکا مگر بڑا بزرگ ہے " یعنی آئین ادب
سے واقف ہے -

بزرگی کردن | مصدر اصطلاحی بقول
بہار کنایہ از خویشتن را بچشم دیگران بزرگ
وانمودن (صائب ع) اگر کریم بزرگی کند

بجای خود است ؎ ز چرخ سفله بزرگی نمی توان برداشت ؎ (محمد قلی سلیم ؎) بر خاک آبروی خود ای آسمان مریز ؎ ہرگز نہ کرده است بزرگی بما کسی ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (**اردو**) دیکھو بزرگی با کسی کردن ۔

برسک | بقول جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و ہفت و انند با اوّل مضموم و ثانی مکسور بسین زده عدس را گویند ۔ صاحب رشیدی بذکر این گوید که این لفظ بنون است نہ به بای موحّده و به رای مہملہ است نہ معجمہ ۔ خان آرزو در سراج گوید که ظاہر ابرنگ است که از کابل آرند و آن دوائیست مشہور پس عدس غلط باشد و بمعنی عدس (نرسک) است به نون و رای مہملہ پس غیر از تصحیف نباشد ۔ صاحب محیط بر (نرسک به نون و رای مہملہ) می فرماید که اسم فارسی عدس است و بر عدس گوید که در یمن بلسن و بفارسی نشک و مرجمک و بنو سرخ و بہ ہندی مسور گویند (الخ) **مؤلف** عرض کند که با حقیقت این غلّه را بر (استرار) بیان کرده ایم و اینقدر متحقق شد که غلطی کتابت صاحب محیط است که (نسک به سین مہملہ) را (نشک به شین معجمہ نوشت و بقول برہان (نرسک و نسک) ہر دو در فارسی زبان نام عدس است پس (برسک) را باعتبار جامع و ناصری چرا اسم جامد فارسی نگوییم که ہر دو از اہل زبانند و (نرسک) را به نون و را و سین مہملہ چه تخصیص است که آنرا صحیح دانیم و لسند ہمین یک لغت چرا نگوییم که موحّده بدل شده به نون یا بالعکس و تبدیل رای مہملہ به زای ہوّز ہم آمده چنانکه برزخ و برزغ چون سخن در تصحیح لغت فارسی زبان است جامع و ناصری را گذاشتن و رشیدی و خان آرزوی ہندی نژاد را صحیح گماشتن شرط عقل نباشد خطای خان آرزو ست که تصحیف گوید و بی غوری اوست که درین لغت ذکر (برنگ) می کند که بجایش گذشت (**اردو**) دیکھو استرار

برشتی رسانیدن مصدر اصطلاحی بقول بهار (۱) درشتی و بی اندامی کردن (اسمعیل ایما ع) برقع از روی نکویش نکشاید آسان ٭ تا برشتی نرسانم نه نماید رو را ٭ **مؤلف** عرض کند که ظاهراً درین شعر همین معنی بنظر می آید که ذکرش بالا شد ولیکن اینقدر متحقق است که این معنی را صاحب بهار عجم از همین یک شعر پیدا کرده است و غیر از آنند که نقل نگار اوست دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و اگر بر معنی شعر غور کنیم درشتی کردن با معشوق کار عاشق نیست و ترک ادب است که استعمال این بر اشعار عاشقان نیست پس (برشتی رسانیدن) کنایه باشد از حالت تباه کردن و مبتلا در خرابی و تباه شدن شاعر گوید که تا آنکه خود تباه نمی شوم و حالت را برشتی نمی رسانم یار ما نقاب از روی نکوی خود جدا نمی کند اندرینصورت معنی این (۲) تباه شدن و مبتلای خرابی شدن است و جا دارد که این معنی را متعدی خیال کنیم و لفظ (خود را) را محذوف گیریم ولیکن اوّل بهتر از آخر است فتامّل (۱) [illegible] معنی کرنا (۲) تباه هونا - مبتلای خرابی هونا سیا اپنے آپکو تباه کرنا -

برشک بقول جهانگیری با اوّل و ثانی مکسور بشین منقوطه زده بمعنی حکیم و طبیب و جراح و فرماید که بعضی از صاحب فرهنگان ببای عجمی نیز تصحیح کرده اند و به جیم عربی نیز درست است چنانکه ناصر خسرو بمعنی حکیم آورده (ع) عرب بر ره شعر وار دسواری ٭ برشکی گزیدند مردان یونان ٭ و حکیم اسدی بمعنی طبیب استعمال کرد (ع) خورش باید از میزبان گونه گون ٭ نه گفتن که [illegible] کم خور و زن فزون ٭ اگرچه بود میزبان خوش زبان ٭ برشکی نه خوب آید از مهربان ٭ و حکیم ازرقی بمعنی جراح آورده (ع) باده خوار ازمی چو سنگین دل برشک و ستمکار ٭ جیب پر صفا ره [illegible]

صاحب رشیدی گوید کہ بر وزن و معنی بجشک است کہ حکیم و طبیب و جرّاح باشد۔ صاحبان برہان و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ بجشک بمبدل این است و فرماید کہ تحقیق آنست کہ درین زای فارسی است نہ تازی چہ تبدیل آن بجیم دلالت دارد۔ برین مؤلف عرض می کند کہ بجشک بجایش گذشت و بمعنی اوّلش مرادف این است و ما حقیقت ماخذ این راہم۔ را آنجا بیان کردہ ایم و تکملۂ بیان بر (بزشگ) می آید کہ بکاف فارسی است و معنی حقیقی این حکیم است و بس و طبیب و جرّاح مجاز آن و دیگر ہیچ و آنچہ خان آرزو تحقیق خود را ظاہر می کند حقیقت آنرا در تحقیق خود بر (بجشک) ظاہر کردہ ایم و لہذا ضرورت اعادہ آن نیست (اردو) (۱) دیکھو بجشک کے پہلے معنے۔ طبیب اور جرّاح اس کا مجاز ہے۔ صاحب آصفیہ نے جرّاح پر فرمایا ہے عربی اسم مذکر چیرا لگانے والا۔ فصّاد۔ سرجن۔ رگ زن (صیغۂ مبالغہ) اور طبیب پر فرماتے ہیں عربی۔ اسم مذکر۔ ڈاکٹر۔ بید۔ حکیم۔ معالج۔ علاج کرنے والا۔ (نیاز ۵) مجھ سے مریض کو طبیب ہاتھ تو اپنا مت لگا ؎ اسکو خدا پہ چھوڑ دے بہر خدا جو ہو سو ہو ؎

بزشکی نمودن استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی طبابت کردن مؤلف عرض کند کہ (بزشکی) بزیادت تحتانی آخرہ کہ افادہ معنی مصدری کند بمعنی طبابت است پس بترکیب فارسی با مصدر نمودن موافق قیاس باشد (اردو) طبابت کرنا۔ حکیمی کرنا۔

بزشگ بقول سروری بہ زای تازی و کاف فارسی طبیب باشد و آنرا بجشک نیز گویند۔ (لبیبی ۵) برروی بزشگ زن ہیندیش ؎ چون بود درست بشبابت ؎ مؤلف عرض کند کہ در (بزشک) کہ بہ بای فارسی و زای ہوّز و شین معجمہ و کاف عربی) می آید کاف نسبت است

ولفظ (بزش) و (پزش) بالضم حاصل بالمصدر این (پزیدن) است که بمعنی پختن می آید و مصدر (پزانیدن) متعدی آنست و (پزیدن) وضع شد از لفظ پز که بمعنی پخت است پس معنی لفظی (پزش) پختگی است و معنی (پُزشک) بالضم کسی که نسبت دارد با پختگی و جا دارد که کاف آخر را برای تعظیم گیریم چنانکه مالک پس کسی که پختگی دارد کنایه شد از حکیم که پخته کار می باشد نتیجه تحقیق ماخذ همین است که کاف آخر عربی است نه فارسی و کسره اوّل تصرف محاوره و استعمال زبان است و بس و ماخذ این ضمه اوّل می خواهد نه کسره بسندی که صاحب سروری برای کاف فارسی پیش کرده اگر در قافیه یا ردیف واقع می شد بکار او می خورد و صاحبان ناصری و جامع که هم اهل زبانند کاف عربی را تسلیم کرده اند چنانکه بر (برشک) گذشت پس این را تسامح صاحب سروری دانیم و اگر سند دیگر موافق مقصودش بنظر آید آنرا مبدل (برشک) دانیم که کاف عربی بفارسی هم بدل میشود چنانکه کند و گند. ما می خواهیم که صراحت بالا را بر (پزشک) کنیم که اصل همه و در ردیف بای فارسی می آید و لیکن در ینجا بحث کاف مقتضی آن شد که همینجا ذکرش کنیم (اردو) دیکھو برشک

برشم | بقول جهانگیری و رشیدی و برهان و جامع و ناصری با اوّل مضموم و ثانی مفتوح پشم نرمی را گویند که از بن موی بز می روید و آنرا بشانه بر آورده بتابند و از آن شال می بافند و آنرا کلکش نیز خوانند (سعدی ع) یارم ز سفر آمد و دیدم که برشم آورد * چون نیک نگه کردم پیش آمد و پشم آورد ک خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که اغلب که در اصل (بز پشم) است چه بای فارسی که بکثرت استعمال حذف شد و هر دو کلمه بهم آمیخته شد مؤلف عرض کند که درست گوید و حقیقت هم همین است چنانکه معاصرین عجم هم تسلیمش کنند و لیکن سعدی علیه الرحمه در کلام خود این را استعاره کرده است از خط عارض یار (اردو) پشم. بقول آصفیه. فارسی. اسم مؤنث. اون. بال. روان. پشم

اس کا ترجمہ نرم پشم ۔

برزغ | بقول سروری و رشیدی بفتح با وزای ہوز زدا) وزغ باشد و آنرا غوک نیز گویند صاحب جہانگیری گوید کہ جانوریست کہ وزغ و مکل و بک نیز نام دارد صاحب برہان گوید مکل بفتحتین غوک نام وزغ است و بکسر ثانی زلو باشد (نظامی) اگر خود شود غرقہ در زہر مار ٭ نخواہد کسی از برزغ زینہار ٭ (شرفنامہ) ماہی از یافہ درائی برزغ کم سخنست ٭ کوہ از خست آواز درا خاموش است ٭ صاحبان برہان و جامع گویند کہ بعربی آنرا ضفدع نام است ۔ صاحب ناصری فرماید کہ ہمان وزغ و بلغت دری بک و وک خان آرزو در سراج ہمین قدر گوید کہ انچہ بواو می آید مبدل این **مؤلف** عرض کند کہ وزغ بہ واو و زای ہوز در فارسی نیامده بلکہ ورغ بہ واو و رای مہملہ بمعنی بند آب می آید کہ متعلق بہ معنی چارم این است و صاحب برہان بر غوک گوید کہ ترجمہ ضفدع ۔ عربی و صاحب منتخب بر ضفدع گوید کہ ہمان وزغ و غوک و چغز صاحب اند بر غوک گوید کہ جانوری کہ در آب و زمین نمناک می ماند صاحب برہان بر چغز فرماید کہ وزغ و غوک است و ہم او بہ بک و وک گوید کہ ہمان وزغ است صاحب نفائس اللغات بر (چونک ۔ ہندی) فرماید کہ زلو است و بر (مینڈک ۔ ہندی) گوید کہ بعربی ضفدع و بفارسی غوک و غنجرش و صاحب برہان بر غنجرش فرماید کہ ہمان وزغ و غوک کہ بعربی ضفدع خوانند پس نتیجہ اینہمہ تحقیق ہمین قدر است کہ برزغ ہمان است کہ بہندی مینڈک نامند بالجملہ این اسم جامد فارسی زبان است و خیال بعض معاصرین عجم آنست کہ فارسیان این را از لغات ترکی گرفتہ اند و وضع لغت تائید خیال شان می کند و لیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت اند پس چاره نیست کہ این را لغت فارسی زبان دانیم مخفی مباد کہ وزغ بقول منتخب عربی زبان بفتحتین بمعنی آفتاب پرست

است (که نوعی از چلپاسه باشد) و بقول انند در زبان عرب بمعنی پاره پاره کرده اند اخلق ناقه
بوقت آبستن و مرد بیمار و برجای فرومانده و فرومایه و خوار پس عجبی نیست که فارسیان واو را
به بای موحده بدل کرده (چنانکه آب و آو) این را مفرس کرده باشند برای غوک که نظر بر معانی
بالا تعلقی دارد که همچو بیمار بجای ماند و زود سپر نباشد و خوار هم والله اعلم (اردو) مینڈک۔
بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ غوک۔ ایک قسم کے آبی جانور کا نام جو اکثر برسات میں پیدا ہوکر
تالابوں۔ جوہڑوں وغیرہ کے کناروں پر چلّایا کرتا ہے۔

(۲) برزغ۔ بقول سروری بحوالہ نسخہ حلیمی بسکون زای هوز بمعنی شاخی که نشانده باشند و هنوز
سبز نگشته **مؤلف** عرض کند که دیگر محققین فارسی زبان سوا ناصری و جامع و برهان هم سکوت
ورزیده اند پس باعتبار صاحب سروری این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و جا دارد که مجاز [illegible]
باشد که شاخ نشانده هم مثل غوک دائما طالب نمی و تری زمین است و بدون آن بیخ پیدا نمی کند
والله اعلم (اردو) لگائی ہوئی شاخ یعنی وہ شاخ جو زمین میں دابدی جاتی تا اس میں جڑیں
نکل آئیں اور درخت بنجائے۔ مؤنث۔

(۳) برزغ۔ بقول سروری بمعنی دانه که کشته باشد و هنوز نه دمیده باشد **مؤلف** عرض کند
که دیگر محققین و زبان دانان فارسی و معاصرین عجم ازین هم ساکت و جا دارد که مجاز معنی
دوم دانیم به همان توجیه که بر معنی دوم گذشت و میتوان به بدل برزگیریم که رای مهمله بدل باشد
بغین معجمه چنانکه کتار و کتاغ والله اعلم (اردو) زمین میں بویا ہوا تخم۔ مذکر۔ جو ابھی اوگا نہ ہو

(۴) برزغ۔ بقول برهان و ناصری و جامع بفتحتین بندی که پیش آب بندند و بقول مؤید بمعنی

بند رود آب **مؤلف** عرض کند که قیاس قوی‌ست که مجاز معنی اوّل باشد که بند آب هم برکنار آب دائماً قائم باشد چنانکه غوک که دائماً کنار آب را می‌پسندد و با صراحت مأخذ دیگر برد (برغ) هم کرده‌ایم که به همین معنی به رای مهمله دوم بجایش گذشت و آنرا مبدل همین قرار داده‌ایم والله اعلم بحقیقته الحال (اردو) (دیکھو برغ کے دوسرے معنے)

(۵) برغ - بقول برهان و جامع بالفتح بمعنی گوی که آب دران جمع شود صاحب ناصری این را هم به تحقیق آورده **مؤلف** عرض کند که (برغ به رای مهمله دوم) هم بدین معنی گذشت - خیال ما همین قدر است که همان برغ را که بمعنی چهارم این گذشت بر سبیل مجاز بدین معنی گرفته اند که بند آب را مجازاً گوی آب گفتند و آنچه به رای مهمله گذشت مبدل این باشد و همین لغت سند این قسم تبدیل است که بظاهر خلاف قیاس می‌نماید (اردو) دیکھو برغ کے پہلے معنے -

(۶) برغ - بقول جامع بالفتح بمعنی رنگ صاحب مؤید بحواله قنیه و مفتاح خسرو شیرین این را (رنگ آب) گوید و در نسخهٔ دیگر مؤید که قلمی است مذکور است که به رنگ آب و وسمه و رنگ آب - **مؤلف** عرض کند که اختلاف نسخ مؤید که قلمی است اعتباری ندارد و در نسخهٔ مطبوعه رنگ آب (وسمه رنگ آب) نوشته پس از این همه اختلاف بیانها قطع نظر کنیم و بر اعتماد صاحب جامع که اهل زبان است بمعنی رنگ را قائم داریم و رنگ برسی و سه معانی می‌آید و هیچ بحث از مأخذ این نمیتوانیم کرد چون که هم جامد است و بس معاصرین عجم از حل این قاصر و خیال ما این است که صاحب مؤید و مفتاح بمعنی سمه را بیان کرده پس ازان (برغ سمه) را نوشته است که می‌آید و صاحبان مطبع و کاتبین لفظ سمه را ترک کرده این خرابی را در معنی لفظ برغ پیدا کرده اند و دلیل این است تکرار لفظ برغ در مؤید

(اردو) دیکھو رنگ کے کل معنے۔

بزغاب اصطلاح۔ بقول سروری ذیل برغاب مرادف آن **مؤلف** عرض کند کہ فک اضافت (بزغ آب) باشد بمعنی چہارم و پنجم و آن مبدل این (اردو) دیکھو برغاب۔

بزغالہ اصطلاح۔ بالضم بقول بحر (۱) بز کوہی۔ فرماید کہ غال بمعنی شگاف و غار کوہ آمدہ و بابرای نسبت صاحبان انند و غیاث ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤید این را (۲) بمعنی بچہ بز کوہی و مطلق بچہ گوسپند گفتہ صاحب محیط بر (جدی) گوید کہ بفارسی بزغالہ گویند و بر بزغالہ فرماید کہ بچہ بز است صاحبان ہفت و شمس بر معنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ غال مبدل غار است چنانکہ چنار و چنال و گوسپند ان صحرائی دائما در غارہای کوہ بچہ می دہند پس معنی ترکیبی این بزی کہ منسوب بہ غار کوہ است۔ و ہمین است معنی حقیقی کہ صاحب بحر ذکرش کردہ و معنی دوم کنایہ و مطلق بچہ گوسپند مجازش (اردو) (۱) پہاڑی بکرا۔ مذکر۔ (۲) پہاڑی بکرے کا بچہ۔ مطلق بکرے کا بچہ۔ مذکر۔

بزغالۂ فلک اصطلاح۔ بقول جہانگیری (و ملحقات) کنایہ از برج جدی صاحبان رشیدی و برہان و بحر و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و معنی لفظی این بچہ گوسفند فلک و کنایہ باشد از معنی بالا کہ شکل او ہمچون بچہ بز است (اردو) جدی۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ اس کے لغوی معنے بکرا۔ بزغالہ تو اصطلاح میں وہ آسمانی برج جو بزغالہ کی شکل کا ہے جسے ہندی میں مکر کہتے ہیں۔

بزغمہ اصطلاح۔ بقول سروری بفتح با و زای معجمہ و سین مہملہ و سکون غین معجمہ سبزہ کہ در میان آب روید و بزغ کہ غوک باشد دران پنہان شود (فہیر و کاتب ۵) مختفی گشتہ تیز در رشیش کہ چون

برزغ در بره عسمه پنهان ؟ و فرماید که این از سند سراج الدین
راجی متفق صاحب جهانگیری فرماید که سبزی باشد مانند
ابریشم که در میان آب بهم رسد و آنرا شیرازیان (جل بک)
گویند صاحب رشیدی گوید که این را (جامهٔ غوک)
هم نامند صاحب ناصری فرماید که این را (جل وزغ)
هم نام است و صراحت کند که سمه بمعنی پنهان و
برزغ بمعنی غوک یعنی جای پنهان شدن وزغ۔
صاحب جامع هم ذکر این کرده خان آرزو در سراج
گوید که بعربی طحلب بضم طا۔ **مؤلف** عرض کند
که صاحب برهان بر (سمه) بکسر اول و فتح ثانی
گوید که بمعنی سبزی است که بر روی آبهای ایستاده
بهم رسد بمعنی پوشیده و پنهان هم آمده پس بخیال ما
معنی ترکیبی این سبزی غوک است که بر جسمش پیدا
شود۔ قلب اضافت (سمهٔ برزغ) و مجازاً بمعنی
مطلق سبزی آب مستعمل شد که در دکن آنرا کنجال
نام است و بماخذ بیان کردهٔ صاحب ناصری
اسم فاعل ترکیبی گیریم یعنی پنهان کنندهٔ غوک
و حق آنست که غوک ازین سبزی پنهان نمی شود
بلکه رنگش سبزی نماید گویا لباس اوست و تائید
همین ماخذ از (جل بک) و (جل وزغ) بمعنی
جل غوک و (جامهٔ غوک) هم می شود که از مرادفات
این بجایش می آید و پس ماخذ آخر الذکر بهتر از اول است
مخفی مباد که حقیقت خواص و طبیع این برمعنی دوم برزغ
گذشت (اردو) کائی۔ دیکھو عبرت کے دوسرے معنے

برغش | بقول برهان بضم اول و ثالث و سکون ثانی و شین قرشت لقب یکی از اولیاء اللہ
و طائفهٔ ایشان را برغشیه خوانند صاحب ناصری فرماید که نام یکی از فضلا و حکما و آن (ابو النجیب
ظهیر الدین عبد الرحمن برغش) بود و او و قاضی ناصر الدین بیضاوی و قطب الدین علامهٔ شیرازی
در خدمت شیخ عبد اللہ بن ابی تراب بن بهرام بن زکی بن عبد اللہ بن خبر که از فحول فضلا و عدول
حکما و مکمل عرفای عهد بود تحصیل و تکمیل کرده اند و آن سلسلهٔ علیه در شیراز بفضائل پسندیده و محاسن

گریده معروف و موصوف و آن سلسله را (برغشیه) خوانند **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیه برغش البته باشد که محققین ازان سکوت ورزیده اند و قیاس ما هم نمیرسد جز این که مشتاق شکار باشد که تائید این از کنیت او می‌شود و پوستین بز را می پوشید که غشا ر بکسر اوّل بمعنی پوشش لغت عرب است والله اعلم **(اردو)** برغش ـ لقب تھا ابو النجاش ظہیر الدّین عبد الرحمٰن کا جو شیراز میں ایک بزرگ گزرے ہیں ـ مذکر ـ

برغنج | بقول سروری بضم با و غین معجمه و سکون زای معجمه پستهٔ بی مغز که پوست را آن دباغت کنند و گوید که برغند نیز گویند به رای مهمله و دال مهمله عوض جیم عربی ـ صاحب جهانگیری فرماید که درخت پسته یکسال میوه با مغز آرد و دو یکسال بی مغز پس آن مغزدار را پسته نام است و بی مغز را برغنج ـ صاحبان رشیدی و سراج هم ذکر این کرده اند صاحبان برهان و ناصری و جامع بذکر کیفیت بالائی فرمایند که این چیزی است که بدان پوست را دباغت کنند **مؤلف** عرض کند که بخیال ما این مبدّل (برغند) است که به همین معنی به دال مهمله می آید و آن مرکّب از کلمه بز و غند که بز بمعنی اوست معنی گوسفند و غند بمعنی گرد کرده شده و جمع کرده شده یعنی چیزی که برای بزان و پوست بزان جمع کنند یعنی پستهٔ بی مغز است که برای خوراک بزان و برای دباغت پوست شان جمع می کنند دال مهمله به جیم بدل شده (چنانکه زکند و زکنج) برغنج قرار یافت صراحت خواص وغیره بر (برغند) کنیم **(اردو)** بی مغز پسته ـ مذکر

برغند | بقول برهان (۱) همان برغنج که بجیم عربی گذشت و (۲) نام درختی است صاحب سروری گوید که بضم با و غین معجمه و سکون زای تازی نام درختی و بحواله نسخه میرزا گوید که چیزی است که

از درخت پسته بهم رسد و مغز ندارد و فرماید که ببای
فارسی نیز آمده و بقول جامع و سراج مرادف (برغنج)
صاحب محیط نسبت (برغنج و برغند) هر دو گوید
که هم تخم بار درخت پسته است که یکسال ثمرش
نیاید و بعضی آنرا گل پسته گویند - سرد و خشک
و بسیار قابض و مفرح و مفید سرفه و مصلح قبض
آن شکار و بدلش آن نوفل و بذکر مکرر گوید که اسم
قرظ است و ذکر قرظ بجایش نکرد بلکه (قرغند)
به قاف عوض موحده آورده گوید که همان (برغند
و برغنج) است مؤلف عرض کند که غلطی

کتابت باشد که (قرغند) را (قرظ) نقل کرد -
باقی حال صراحت ماخذ این بر (برغنج) کرده ایم
و نسبت (قرغند) گوئیم که مثال تبدیل موحده به
قاف همین است که صاحب برهان (قرغند) را
هم لغت فارسی گفته و مرادف برغند نوشته و آنچه
به بای فارسی می آید مبدل این که موحده به بای فارسی
بدل شود چنانکه تب و تپ و نسبت معنی دوم
عرض می شود که محققین با نام و نشان تعریفی
مبهم کرده اند که ترکش بر هیچ بیان تفوق داشت - صاحب محیط ازین بذکر
معنی سپاکت (اردو) (۱) دیکھو برغنج - (۲) ایک درخت کا نام

پرغنه | بقول سروری بزا و غین معجمتین بوزن پنبه (۱) انگولیکه شاخ درخت انگور را بران
اندازند که بزمین نرسد صاحب برهان صراحت کند که بسکون ثانی است صاحبان ناصری و
جامع و سراج هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که پرغ بر نشان دوش بمعنی شاخ درخت
گذشت - فارسیان در آخر این بزیادت های نسبت اسم جامد وضع کرده اند برای معنی مذکور القدر
(اردو) ٹٹی بقول آصفیه - هندی - اسم مؤنث - وه چھت جس پر انگور کی بیل چڑھاتے ہیں - اور دکن میں اسکو منڈوا کہتے ہیں
(۲) پرغنه - بقول جهانگیری با اول و ثانی مفتوح - چلپاسه را گویند صاحب برهان گوید که همان چلپاسه که
و نیز سم گیندش صاحبان ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند - خان آرزو در سراج بذکر قول برهان گوید که

درین صورت ہا برای نسبت خواہد بود **مؤلّف** عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ بزغ
راکہ بمعنی غوک گذشت بزیادت ہای نسبت بزغہ وبمعنی چلپاسہ مخصوص کردند وانچہ بہ وا وعوض
موحّدہ می آید مبدّل اینست چنانکہ آب وآو (اردو) چھپکلی ۔ دیکھو باشو۔

(۳) بزغہ ۔ بقول جہانگیری با اوّل مضموم وبثانی زدہ وغین مفتوح وہای مختفی دست افزاری
کہ شاخ درخت راآن ببرند وآنرا وتہر نیز نامند صاحب سروری گوید کہ وتہرہ باشد صاحب برہان
گوید کہ حربہ ایست دستہ دار وسرآن بہ داس ماند کہ بیشتر مردم دار المرز۔ درخت را بدان اندازند
صاحبان ناصری وجامع وسراج ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤیّد فرماید کہ انچہ بر وشاخ درخت
افگنند وبحوالۂ دستور گوید کہ انچہ از شاخ برافگنند وبحوالۂ فرہنگ قوّاس گوید کہ انچہ از شاخ خرما
باشد ۔ صاحب انند صراحت مزید کند کہ این را تبر گویند **مؤلّف** عرض کند کہ در تبر وبزغہ
فرق است تبر سلاحی است برای کارزار وبزغہ آلہ ایست برای بریدن درخت وغیر ذلک
بزغہ را از قبیل تبر نتوان گفت ۔ مخفی مباد کہ پریشان بیانی مؤیّد کہ اصل معنی را دور می کند
از برای تائید فضلا باشد للہ العجب چہ خوش تائیدی است بالجملہ درین ہم ہای نسبت زیادہ
کردہ اند بر کلمۂ بزغ کہ بمعنی اوّل گذشت وسر آہنین این آلہ غوکی را ماند از ینجاست کہ فارسیان
این اسم جامد بہ تناسب غوک وضع کردہ اند (اردو) تبر ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر۔
کلہاڑی ایک قسم کا فولادی آلہ جس سے لکڑی چیرتے اور درخت کاٹتے ہیں ۔ نیز ایک ہتھیار۔
مؤلّف عرض کرتا ہے کہ ہتھیار اور آلہ مذکور کی صورت میں فرق ہے ۔ دستہ چوب پر لوہے کا
جو آلہ لگاتے ہیں وہ تبر کے لئے پہناوی ہوتا ہے اور کلہاڑی کے لئے چوڑا نہیں اس کا حقیقی

ترجمہ کلہاڑی ہے۔ (مؤنث)۔

بز فند | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث بمعنی سست و کاہل و نامرد۔ دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد معاصرین عجم برزبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود ببینیم کہ وجہ فتح اوّل چہ باشد قیاس متقاضی آنست کہ بالضم باشد کہ اسم فاعل ترکیبی است کہ فند بقول برہان بالفتح بمعنی سخن ہای بیہودہ می آید پس معنی لفظی این ہیچو بز سخن ہای بیہودہ دارندہ وکنایہ از معنی بالا (اردو) سست کاہل۔ نامرد۔ جیسے بزدل۔ دیکھو بزدل۔

بز قدم | اصطلاح۔ بقول وارستہ وبحر (۱) حقیر وناتوان بطی الحرکہ (فوقی یزدی ؎) منم بازواین زاغ طبعان چو عصفور ہا منم شیر واین بز قدمہا ثعالب ؎ ۲ بہار فرماید کہ ظاہر آنست کہ کنایہ از مبارک قدم باشد بحکم (الشاة برکة) لیکن از کلام فوقی یزدی حقیر وناتوان بطی الحرکہ مستفاد می شود مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ قدم او ہمچو بز است۔ یعنی او مثل بز قدم خود را بہ ناتوانی بردارد (اردو) وہ شخص جس کا قدم ناتوانی سے پڑتا ہے۔ بکرے کی چال چلنے والا۔ (ناتوان قدم کہہ سکتے ہیں۔ ترکیب فارسی۔

بزوک | بقول رشیدی بضم با و فتح زا (۱) مرغ سیاہ رنگ کہ نول دراز دارد و بیشتر بر کنار آب و بر درخت نشیند و آواز بلند کند (حالی سبزواری ؎) ہر شام گرد نالۂ او دولۂ شغال ؎ ہر صبح گرد خندۂ او نعرۂ بزوک ؎ صاحب برہان گوید کہ این پرند منقار زرد دارد صاحب ناصری گوید کہ این را بزرہ نیز خوانند (فلکی ؎) ہر شام گرد قلعۂ او دولۂ شغال ؎ ہر صبح گرد خندق او

نعرۂ بزک بود فرماید کہ ظنّ غالب است کہ مبدّل وزَغ باشد و با خندق شہر و حصار و آب مناسب تر خواہد بود واللہ اعلم۔ صاحب جامع می فرماید کہ سر این سرخ و منقار این درازمی باشد۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ (۲) تصغیر بُز کہ جانوریست معروف و فرماید کہ اینکہ در مثل سائر است (بزک نمیر کہ بہار می آید) اغلب آنست کہ بمعنی ثانی باشد چہ در زمستان بُز و گوسفند بسبب بی علفی و برگ ریز درختان خشک و لاغر می شوند **مؤلّف** عرض کند کہ ما از معاصرین عجم تحقیق کردہ ایم کہ ثانی این پرندکلان تر از زغن و قریب بہ بچۂ بُز است پس عجبی نیست کہ فارسیان کاف تصغیر بر لفظ بُز زیادہ کردہ برای این پرند اسم جامد وضع کردہ باشند۔ و ہمین باشد ماخذ این دیگر تحقیق و قیاس صاحب ناصری ہم درست نیست و جز این نباشد کہ قائم شد بوجہ اختلاف بعض الفاظ مصرع اوّل سند کہ بعوض نالہ۔ قلعہ قائم کردہ و در مصرع ثانی بعوض خندہ خندق نقل ساخت و از این (قلعہ و خندق) غوک را کہ بزَغ ہم گویندش درین شعر بہتر از بزک خیال کرد و این است شاعری محقق زباندان کہ با وجود وجود لغت خاص کہ خود آنرا تسلیم کند شبہ تبدیل لفظ قائم می کند و ای برو (اردو) (۱) ایک بڑے قد اور بڑے آواز والے پرند کا نام (بزک) جس کی گردن لال اور چونچ زرد اور دراز ہوتی ہے اور اکثر کنارۂ آب پر رہتا ہے۔ مذکر۔ (۲) دُبلا بکرا۔ مذکر۔

بزکار | اصطلاح۔ بقول شمس یعنی کہنہ کار **مؤلّف** عرض کند کہ اصلا بدین معنی در محاورۂ فارسی زبان نیست معاصرین عجم بر در شنیدی می کنند و محققین فارسی زبان از اینہا [illegible] پیش نہ شد۔ اعتبار را نشاید (اردو) [illegible] بقول آصفیہ۔ آزمودہ کار۔ جہاندیدہ۔ [illegible]

بزکوہی استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی حقیقی است یعنی بزی کہ در کوہ و بیابان باشد **مؤلف** عرض کند کہ ترکیب توصیفی است بہ یای نسبت آخرہ۔ مثنا جیسا بہ (بز ترکوہی) گوید کہ اسم وعل است و بہ ترکی فتح واو وکسر عین ولام بقول گیلانی وغیرہ اسم (تیس جبلی) یعنی بز نر کوہی حقیقت پیش گذشت (اردو) جنگلی بکرا۔ مذکر۔

بزکہ گرگین شدہ از گلہ بدر باید کرد مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ گرگین در فارسی زبان بقول برہان بمعنی مرب دانہ پہ گ بمعنی جرب است معنی حقیقی این ہمین است کہ چون بز بمرض جرب مبتلا شد باید کہ آنرا از گلہ بدر کنند تا بزان گلہ ازان مرض کہ متعدی است محفوظ مانند۔ پس فارسیان این مثل را بحق کسی زنند کہ بد روش یا مفسد باشد مقصود از استعمال این مثل آن باشد کہ ہمچنین کس را باید کہ از محفل خود دور کنند (اردو) گندی مچھلی سارے جل کو گندہ کرتی ہے" صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے۔ دکن میں کہتے ہیں " کھجلی پالو تو سنگت سے نکالو "

بزگر اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث و انند کسی کہ بز جنگلی را بجنگانند **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان (بز باز) گویند کہ بمعنی دوش گذشت و (بزگر) در محاورہ فرس نیامدہ۔ مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو (بز باز) کے دوسرے معنے۔

بزگرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) مکر و حیلہ کردن و (۲) دزدی نمودن و (۳) تمسخر کردن صاحب انند بحوالۂ غیاث بمعنی سوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ (بزگیری) حاصل بالمصدر از ہمین است کہ بجایش می آید۔ (کمال اسمٰعیل ۵) آن بز گرفتن تو در راہ بازیست یک روزی

ترا فوائد شیر زبان کند ؎ مابحث کامل ہمہ را اینجا کنیم و دریںجا ہمین قدر کافی است کہ معنی سوم را بدون سند استعمال بر مجرّد قول صاحب بحر کہ از اہل زبان نیست تسلیم نہ کنیم کہ خلاف قیاس است و محقّقین زباندان و معاصرین اہل زبان ہم ازین ساکت (اردو) (۱) مکر کرنا۔ بقول آصفیہ۔ فریب کرنا۔ دھوکا دینا۔ (۲) چوری کرنا چرانا۔ دیکھو بُردن کے چھٹے معنے (۳) تمسخر کرنا۔ مسخری کرنا۔

بزگلّہ | استعمال۔ بقول ہفت بضمّ اوّل و سکون زای ہوّز و فتح کاف پارسی ولام وہای مدوّرہ زدہ۔ گلّۂ بز را گویند **مؤلّف** عرض کند کہ قلب اضافت (گلّہ بز) بمعنی حقیقی صاحبان آنند و ملحقاتِ برہان و مؤیّد ہم ذکر این کردہ اند (اردو) ریوڑ۔ دیکھو بارہ۔

بزگند | اصطلاح۔ بقول سروری بہ زای معجمہ و کاف فارسی بوزن گوسپند۔ ایوان باشد و فرماید کہ ببای فارسی ہم آمدہ **مؤلّف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محقّقین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت واز وزن (گوسپند) متحقّق است کہ این (بوزگند) باشد کہ بجایش بہ ہمین معنی می آید تسامح کاتب سروری باشد کہ تصرّف در لفظ کرد و مؤلّفش معذور (اردو) دیکھو بوزگند۔

(الف) **بزگیری** | اصطلاح۔ (الف)
(ب) **بزگیری کردن** | بقول وارستہ (۱) مکر و حیلہ و (۲) دزدی (میر یحییٰ کاشی در ہجو کول) نیست از ہیچ گلہ اش سیری ؎ کہ کند ہمچو گرگ بزگیری ؎ (درویش والہ ہروی ؒ) ہرچہ بزگیری از اشعار عزیزان کردی ؎ خطبۂ دفتر رنگین تو خواہم کردن ؎ و فرماید کہ بزعم بعضی (۳) امتحان کردن و (۴) امتیاز کردن است ولیکن از محاورہ دانان و اشعار فصحا ثابت نمیشود و خان آرزو در چراغ فرماید کہ بضم و زای معجمہ و کاف فارسی بپارسیدہ عبارت از امتحان و امتیاز۔

که ذال معجمه به زای هوز بدل شد و نظر بر اعتبار صاحبان جامع و ناصری این را غلط ندانیم ادّعای
غالب دهلوی بی دلیل و بذال معجمه بدین معنی لغت عرب متحقّق نه شد و اگر می شد در استحالت هم ما این را
مفرّس می دانستیم - خان آرزو از غالب دهلوی یک درجه کم است که بر لغت عرب بودن
(بذله به ذال معجمه - باین معنی) ادّعا نکرد و اسے بر خیالش که این را به زای هوّز غلط می داند می پرسیم
از و که این چه قسم منطق است که نظر بر قول همان محقّقین (بذله بذال) را در فارسی صحیح می دانی و
بالالحاظ قول شان (بزله به زای هوّز) را غلط می خوانی خیال ما همین قدر که اعتبار صاحبان
جامع و ناصری که از اهل زبانند نسبت زبان شان بالاتر از محقّق هند نژاد است (اردو) دیکھو بذله

بزم | بالفتح بقول سروری (۱) مجلس شراب و جشن (مولانا کاتبی ـــه) در گه کین معرکه آرای
رزم ها در دم عیش انجمن آسای بزم ها صاحب رشیدی گوید که مجلس شراب و مهمانی و شادی
و (۲) دهی است از ولایات که می گویند که یکی از امام زاده ها در آن مدفون است صاحبان برهان
و جامع و جهانگیری بذکر هر دو معنی می فرمایند که در عربی گزیدن بدندان پیش و دوشیدن شیر باشد
صاحبان ناصری و هفت و اند هم ذکر این کرده اند صاحب فدائی که از علمای معاصرین عجم
بود گوید که خانه ایست که برای گرفتن جشن و هر گونه خوشی و شادی و بپدرام آراسته کنند چنانکه
(ـــه) بزم نگیرد فروغ تا تو نخیزی به رقص ها بادنه بخشد نشاط تا تو نریزی بجام ها خان آرزو در
سراج گوید که تخصیص بمجلس شراب و مهمانی بی جاست - مقابل رزم است بمعنی مجلس عیش
و ذکر معنی دوم هم کرده - ناله بر دارش بهار گوید که مجلس است عموماً و مجلس عیش و نشاط خصوصاً
و بزم مخفّف آن و دلفروز و نامور از صفاتش و با لفظ آراستن و انداختن و بهم خوردن و برهم زدن

(وله ۹) چنگ بزم غم ظهوری عالمی را هوش برد ٭ هر زبان بر تار آهم زخمهٔ افغان مزن (وله ۱۰) گشتی مرید حرص زیاد تو کم نگشت ٭ بزم تنا عقت کم من زیاده شد ٭ (انوری ۱۱) تا همی در بزم گیتی باشد از مجلس نا باشد ٭ درو باعش از دل وجان جام وساغر یافته (ظهوری ۱۲) بزم نشاط از دیگران بهر تمنا خوش کرده ام ٭ احیای مردن می کنم عیسی دمی خوش کرده ام ٭ (وله ۱۳) بر نتابد عشق بالادست تقدیم هوس ٭ می برم خود را ببزم وصل ممنون می برم ٭ (وله ۱۴) ورچیدن بزم هوس چندانکه دل ز دوست و پا ٭ بر سر نکردم این جفا گر فکر سامان بر کنم ٭ (اردو) (۱) دیکھو بزم کے تیسرے معنے (۲) بزم ایک دیہہ ہے جو شہر بوانات میں واقع ہے جو فارس کا ایک شہر ہے۔ مذکر۔

(الف) بزم آراستن مصدر اصطلاحی۔

(ب) بزم آرائی صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قائم کردن جمعیت مجلس باشد (ظهوری ۵) بزم شرح ناتوانیها چه آرایم بهبیت ٭ زیر دست ناله فریادیم بیین احوال تہ بیت ٭ (حکیم نزاری ۵) اسباب طرب جمع کن و بزم بیارای ٭ اطباق سموات چه گسترده و چه طی ٭ بهار ذکر (ب) کرده گوید که کنایه از صاحب مجلس **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (الف) بزم آراستہ کرنا۔ مجلس منعقد کرنا۔ (ب) بزم آرا۔ وہ شخص جو محفل قائم کرے۔ محفل کا بانی۔ بانی محفل۔ مذکر۔

بزم افروختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف بزم آراستن است که گذشت و این کنایه باشد که (روشن کردن بزم) آراستن انسب است (ابن زمانی ۵) خیز و بزم طرب افروز که وقت سحر است ٭ افق مشرقی از عارض گل تازه تر است ٭ (اردو) دیکھو بزم آراستن۔

برزمان اصطلاح ـ بقول ملحقات برہان بفتح اوّل وضم اوّل ہر دو بمعنی (۱) مخمور و (۲) غمگین و (۳) آرزو را گویند و فرماید کہ باینمعنی با بازای فارسی ہم آمده ـ صاحب مؤیّد بر ہر دو معنی اوّل الذکر قانع صاحب ہفت بذکر معنی اوّل و دوم گوید کہ بکسر موحّده و بالضّم نیز دیده شد و بجای موحّده بای فارسی و بجای زای ہوز زای پارسی ہم بنظر آمده صاحب انند بر معنی اوّل قانع (حکیم ازرقی ـه) کدام زهره بسی گذاره خواہد کرد ہر کسی کہ او بہار چنین بود برزمان ہر **مؤلّف** عرض کند کہ الف و نون نسبت بر لفظ بزم زیاده کرده اند چنانکہ توران و ایران و معنی لفظی این منسوب بہ بزم و کنایہ از مخمور کہ اکثر اہل بزم نشاط مخمور باشند و (۲) و (۳) ہم بمجاز کہ بعض از اہل بزم غمگین و آرزومند چنانکہ عاشق و از آرزومند مجبور و آرزو گرفتن مجاز مجاز و لیکن برای معنی دوم و سوم مشتاق سند استعمال می باشیم کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و جا دارد کہ این را مبدّل پژمان گیریم کہ بہ بازای فارسی بہمین معنی می آید چنانکہ تپ و تب و ژند و زند و آن اسم جامد است مرکّب از پژم کہ بمعنی کوه می آید والف و نون نسبت یعنی کسی کہ کوه دارد یعنی بار غم و اختلاف اعراب تصرّف محاوره بیش نیست کہ ناواقفین از ماخذ کرده اند بالجملہ نتیجہ تحقیق آنست کہ بمعنی اوّل بالفتح صحیح است و این اصل است نظر بہ ترکیب بزم و بمعنی دوم بالفتح و بالکسر ہم کہ این مبدّل پژمان است و آن مرکّب از پژم کہ بالفتح و بالکسر ہر دو آمده (اردو) (۱) مخمور بقول آصفیہ ـ عربی ـ مست ـ متوالا ـ بدمست ـ نشہ میں چور ـ شراب پیا ہوا ـ مدہوش (مجروح ـه) وہ مخمور آنکھیں ذرا دیکھنا ہو یہ مستی کہاں بادۂ ناب میں ہو (۲) غمگین ـ دیکھو بدرختہ ـ (۳) آرزو ـ دیکھو آرزو ـ

مؤلّف آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت	مصدر اصطلاحی ـ صاحب	برزم نشستن

عرض کنند که قائم کردن محفل و طرح بزم انداختن
واین کنایه باشد که انداختن بمعنی پیچش بمعنی ترتیب
دادن گذشت (تنہا شیرازی ؎) شب که از باد
لبش بزم شراب انداختم ٭ اہل عالم را در آتش چون
کباب انداختم ٭ مرادف (بزم آراستن) (اردو)
دیکھو بزم آراستن۔

برماورد اصطلاح - بقول سروری بفتح باء
واو و سکون زای معجمه و مهمله - گوشت و تره و خاگینه
باشد که در نان تنک و پهن پیچند که بعرف آن را
نواله گویند و باز آنرا بکارد پاره کنند و بخورند صاحب
برهان فرماید که بجای حرف ثانی رای بی نقطه هم
بنظر آمده صاحبان بحر و ناصری وانند هم ذکر
این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مخفف
وقلب اضافت (آورده بزم) است های هوز
حذف شد که آورد مخفف آورده باشد چنانکه
گیاه وگیا ممدوده به مقصوره بدل شد در ترکیب
قلب اضافت چنانکه آزما و بیازما پس معنی
لفظی این آورده بزم و تحفه بزم و کنایه از غذای
مرکب که بالا مذکور شد که همخواران با شراب
خورند همچون کباب و آنرا گزک نامند و آنچه
بارای مهمله باشد مبدل این چنانکه بزغ و برغ
(اردو) وه سموسا جس میں گوشت اور ترکاری
اور خاگینه بھر کر تلتے ہیں اور شراب کے ساتھ بطور
گزک کھاتے ہیں۔ مذکر۔

برمایون بقول سروری به زای معجمه و میم و یای حطی بر وزن افلاطون نام گاو یکه فریدون
بشیر او پرورده شد **مؤلف** عرض کند که با صراحت ماخذ این بر (برمایون - به رای مهمله)
کرده ایم و این مبدل آنست و بس چنانکه برغ و بزغ (شمس فخری ؎) تو سپهی و فریدون
و بارگیر ترا ٭ ز احترام بخوانند رخش و برمایون ٭ صاحبان برهان و ناصری و بهار عجم هم ذکر این
کرده اند (اردو) دیکھو برمایون۔

برزم برافروختن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ مزید علیہ و مرادف (بزم افروختن) کہ گذشت
و کلمہ بر زائد (ملا جامی ؎) بزم کرامت ز رخش
برفروخت ؎ ہر کہ رخش . دید بران چشم
بروخت ؎ مخفی مباد کہ فروختن مخفف
افروختن است و بس (اردو) دیکھو
بزم افروختن۔

بزمچ | بقول ہفت بالفتح و فتح میم و سکون زای ہوز و جیم فارسی بمعنی لمس و لامسہ **مؤلف**
عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود
معتبر دانیم و اسم جامد فارسی قدیم خوانیم (اردو) دیکھو بپسودن۔

بزم چیدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ مرادف بزم آراستن است و موافق
قیاس کہ مصدر (چیدن) بمعنی آراستن می آید
(مخلص کاشی ؎) بخلوت خوش بود با محرمان
بزم طرب چیدن ؎ غزلہای مناسب خواندن
و با یار فہمیدن ؎ (اردو) دیکھو بزم آراستن۔

بزم داشتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ قائم کردن و موجود داشتن بزم ا
(وحید ثانی ؎) بزم تو بہ ام بزم خوشی آن
رشک مہ دارد ؎ خدا از آفت طاقت دل ما را
نگہدارد ؎ (اردو) مجلس رکھنا۔

بزم مردہ شاخ زرین دارد | مقولہ۔ بہار
گوید کہ جائیکہ چیزی از دست رفتہ باشد و اعادہ
آن امکان ندارد و ہر قدر کہ او را ستایش کنند
بر تقدیر غیر و ... ع چون حاضر نیست پیش می رود
و تشبیہ ہا دارد . صاحبان خزینہ و امثال فارسی
بر (بزم مردہ و شاخ زرین) قناعت کردہ اند و
امثال قرار دادہ اند **مؤلف** عرض کند کہ

معنی لفظی این ہمین قدر کہ بُزی کہ مردہ است او را
شاخ زرّین بود تحقق اوّل الذکر کہ لفظ (دارد)
را حماآخر این زیادہ کردہ ذوق زبان ندارد و
ساحرین ہم متشکل پیش کردہ ہر دو محققین آخرالذکر
را پسند کنند مقصود آنست کہ بُزی کہ مردہ و الآن
پیش نظر نیست نسبت آن آسان است کہ گوئیم
کہ شاخش زرّین بود زیرا کہ عدم وجودش موقع
ادعای لغو ہم می دہد پس فارسیان این مثل را بجای
زنند کہ ذکر چیزی کہ از دست رفتہ است بمبالغہ
کنند مثلاً کسی گوید کہ ”پدرم مرحوم اسپ از
افلاک می جہاند یا مسافت دو صد کروہ را در یک
روز طی می کرد“ سامعین می دانند کہ قائل فضولی
می کند و در ہمچو محل این مثل را می زنند (اردو)
دکن میں کہتے ہیں ”ہیں بچپن میں انگلیوں پہ
چلتا تھا“ یہ ایک سفید جھوٹ اور خلاف قیاس بات ہے
لیکن بچپن گزر چکا ہے جس کے متعلق ایک ایسا واقعہ
بیان کیا جاتا ہے جب کوئی شخص بعد از وقت کوئی
فوقیت کرتا ہو تو اسوقت اس کہاوت کا استعمال کرتے ہیں

(الف) بزھرہ	(الف) بقول صاحب رشیدی بزبان اصفہان بالضم (۱) سوسمار باشد
(ب) بزھرشہ	چنانکہ او دو زبان دارد و چون شیراز بزی مرد بیک زبان می مکد و بزبان دیگر

آواز می کند مانند آواز کسی کہ شیر دوشد و بحوالہ نسخہ سروری گوید کہ (۲) چلپاسہ و بحوالہ فرہنگ
(۳) آفتاب پرست و فرماید کہ او زای اوّل را فارسی گفتہ و ہمہ خلاف تحقیق (انتہی) صاحب سروری
ذکر (ب) کردہ گوید کہ سام ابرص است و کشتن او بغایت ثواب و بعد از کشتن غسل سنت چہ
کشندہ از گناہ پاک بیشود (شیخ سودان ــہ) ازرق و بیچہرہ بزھرہ رنگ ہُو ازبدی مشت ورزہ
و ننگ ہُو و فرماید کہ در فرہنگ زای اوّل نیز فارسی آوردہ صاحب محیط بہ (بزچہ) فرماید کہ ورل
است و بر ورل گوید کہ امن را بفارسی و ترکی بزچہ و بیونانی قورورس و بہندی گوہی نامند

و آن حیوانیست برخلقت سوسمار غلیظ سر ـ سریع الحرکة و پوست آن خاکستری و خشن و ابلق مخطوط
زرد و بقول شیخ الرئیس بزرگ از اشکال وزغ و سام ابرص ـ دراز دم ـ کوچک سر ـ و غیر
سوسمار و هم او بر سوسمار فرماید که اسم فارسی و بیونانی (انوفومالنس) و بعربی ضب و بهندی
گوه و گویند شاید که گوه غیر آن باشد و آن حیوانی است کوچک تر از گربه و بقول بعض سوسمار
حیوان مائی است و بعربی ورل و بهندی گوه بالجمله مزاج آن گرم و خشک در سوم و در حدت
کیفیت میان ورل و حردون و گوشت آن مقوی باه و استعمال آن گرم مزاجان را جائز نیست
(الخ) و بر چلپاسه گوید که اسم فارسی است و نیز بفارسی کربس و بشیرازی ماترنگ و باصفهانی فال
مالی و بهندی چھپکلی نامند و در بنگاله تکٹکی و باصطلاح اطبا صحرائی آنرا سام ابرص و بلدی را
وزغه نامند و آن حیوانی است معروف و سمیت آن بحد سمیت چلپاسه نیست و بقول گیلانی
فرماید که وزغ اسم عربی سام ابرص و آن حیوانی است شبیه به ورل و عقرب را لج می کند بالجمله
هر دو نوع آن گرم و خشک در سوم ـ رافع ثآلیل و نمله و مسماریه ـ مسکن درد دندان نافع دارد (الخ)
صاحب برهان ذکر (بژمژه) بهر دو زای فارسی کرده گوید که (آفتاب پرست) است از جنس
چلپاسه **مؤلف** عرض کند که ظاهرا این مبدل بزمچه می نماید که زای هوز به جیم فارسی و برعکس
آن بدل شود چنانکه پزشک و پچشک و حقیقت بزمچه بالا گذشت و حیف است که صاحب محیط
بر سوسمار و چلپاسه هر دو ذکر (بزمزه) نه کرده است و لیکن (بژمژه) به هر دو زای فارسی لغتی
خاص می آید برای (آفتاب پرست ـ که بجایش گذشت) پس قیاس غالب همین است که الف و
ب هر دو را مبدل بژمژه دانیم که زای فارسی به زای هوز بدل شود چنانکه ژند و زند نتیجهٔ این

ہمہ تحقیق ہمین قدر است کہ ما این را (آفتاب پرست) دانیم و بلحاظ اختلاف صاحبان تحقیق حقیقت سوسمار و چلپاسہ را ہم ذکر کردہ ایم ۔ آفتاب پرست در ممدودہ گذشت (اردو) (۱) دیکھو سوسمار (۲) دیکھو چلپاسہ اور باشو (۳) دیکھو آفتاب پرست ۔

بزم ساختن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند قائم کردن بزم و مرادف (بزم آراستن) کہ گذشت (طالب آملی ؎) دُردی کشان عشق چو سازند بزم خویش ۔ الماس در پیالۂ زہری فروکنند ۔ (اردو) دیکھو بزم آراستن ۔

بزم سنگین اصطلاح ۔ بقول وارستہ بزمی کہ مردم کثیر دران جمع باشند (واراب جویا ؎) رخش شد محفل آرا شمع را بردار ازین محفل ۔ کہ باشد چون رگ یاقوت عیب بزم سنگینش ۔ بہار بذکر معنی بالا فرماید کہ بزم عالی کہ ہمہ چیز بمراد توان یافت و فرماید کہ این از اہل زبان بتحقیق پیوستہ صاحب بحر با وارستہ متفق **مؤلف** عرض کند کہ مقصود محاورہ جز این نیست کہ فارسیان بزم گرانقدر را بزم سنگین گفتہ اند محققین بالا در تعریفش پی بہ نزاکت لفظ و معنی نبردہ اند (اردو) معزز مجلس قابل تعظیم مجلس ۔ مجلس عالی بھی کہہ سکتے ہین مؤنث ۔

بزم کردن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بزم آراستن) کہ گذشت (رفیع قزوینی ؎) بزمی نکرد یار کہ حاضر نگشت غیر ۔ ہرگز جدا انگشت ز دوزخ بہشت ما ۔ (اردو) دیکھو بزم آراستن ۔

بزم کشیدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بزم آراستن) است کہ بجایش گذشت (صائب ؎) می کشد ہر لحظہ بزم تازہ بر روی ما ۔ داغ دارد جام جم را

کاسہ زانوی ما ؎ (اردو) دیکھو (بزم آراستن)

بزم گاہ | اصطلاح۔ بقول برہان وناصری بروزن رزمگاہ (۱) مجلس شراب وجشن وعیش ومہمانی باشد و (۲) نام کتابی ہم در مقامات صوفیہ بہار نسبت معنی اوّل گوید کہ جائیکہ بزم واقع شود از عالم منزلگاہ ومجلس گاہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی این ہمین است کہ بہار ذکرش کردہ لیکن فارسیان بمعنی مطلق بزم استعمالش کنند (ابوطالب کلیم ؎) تو شمع مہر فروغی ببزم گاہ وجود ؎ فلک ہمیشہ چو فانوس پاسبان تو باد ؎ (خواجہ نظامی ؎) چو شاہان نشستند در بزم شاہ ؎ شد آراستہ حلقۂ بزم گاہ ؎ (انوری ؎) جام ساقی بزم گاہ ترا ؎ آسمان کردہ امین از زنگار ؎ (ولہ ؎) ببارگاہ تو حاجب ہزار چون خاقان ؎ بہ بزمگاہ تو چاکر ہزار چون قیصر ؎ (ولہ ؎) مطرب بزمگاہ او ناہید ؎ حاجب بارگاہ او بہرام ؎ (ظہوری ؎) اگرچہ بستہ در بزمگاہ خاص بر دیم ؎ تلاشی شدہ در بار عام کارندارم ؎ (اردو) (۱) دیکھو بزم (۲) ایک کتاب کا نام جو سلوک میں ہے۔ مونث

بزم گذاشتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند بحال خودش گذاشتن بزم باشد (شانی مشہدی ؎) محتسب میکدہ را باد ف وطنبور گذار ؎ بزم ما را بہمین شیوہ و دستور گذار ؎ (اردو) بزم کو اسکی حالت پر چھوڑنا۔

(الف) بزم نشستن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب

(ب) بزم نشین | آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ الف چیزی نیست بدون حروف جار و بہ بزم نشستن بمعنی حقیقی اوست۔ محقق بالا پسند (ب) کہ اسم فاعل ترکیبی است الف را قائم وغور نکردہ (ب) بمعنی صاحب بزم است (ظہوری ؎) طلب شگفتہ جبین انتظار گوشہ نشین ؎ نشاط بزم نشین غصہ وشت پیما بود ؎ (ولہ ؎) گفتگو

بزم نشینان دارند ؎ گرچہ کردیم بدرمان چہ نزاع ؎ (اردو) الف۔ مجلس میں بیٹھنا (ب) بزم نشین بقاعدۂ فارسی شریک بزم کو کہہ سکتے ہیں۔

بزم نہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بزم آراستن) است و قائم کردنش (ظہوری ؎) چون بزم و بیت نہند فرد ا ؎ خونم زدر بدر درباید ؎ (اردو) دیکھو بزم آراستن۔

برزموئہ بقول جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج باوّل مفتوح نام روز دوم است از ماہ ہای ملکی **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان درین روز بزم طرب می آرایند از ینجاست کہ لفظی از برای آن وضع کردند کہ بمعنی لائق بزم است از قبیل ماہانہ و جرمانہ و بیعانہ پس اصل این برزمانہ بود بہ ترکیب لفظ بزم با کلمہ آنہ الف بدل شد بہ واو چنانکہ تاغ و توغ پس برزموئہ اسم جامد قرار یافت برای روز دوم ماہ ملکی (اردو) ہر ماہ ملکی یعنی فارسی مہینے کی دوسری تاریخ کو فارسیوں نے برزموئہ کہا ہے جس میں بزم نشاط آراستہ ہوتی ہے۔ مؤنث۔

برزمہ بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و بہار بہ زای معجمہ بروزن بردہ گوشۂ بزمگاہ (خواجوی کرمانی ؎) ارم نقشی از برزمۂ بزم او ؎ قیامت نموداری از رزم او ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ہای نسبت بر لفظ بزم زیادہ کردند دیگر ہیچ (اردو) گوشۂ بزم۔ بزم کا گوشہ۔ مذکر۔

بزمین بوس درآمدن مصدر اصطلاحی۔ آمادہ زمین بوسی شدن و زمین بوسی کردن (ظہوری ؎) رفت است کہ نرقم بزمین بوس درآید ؎ لب از سخن غیر بافسوس درآید ؎ (اردو) زمین بوس ہونا۔ زمین کو بوسہ دینا۔ یہ ایک طریقہ ہے مخاطب کی تعظیم کا جو [illegible]

کے رو برو زمین کو بوسہ دیتے ہیں۔

برزمین خط کشیدن مصدر اصطلاحی

شرمندہ شدن۔ و خط بر زمین کشیدن۔ عادت ست کہ انسان در حالت شرمندگی نظر بر زمین افگندہ و خط ہا بروی کشد (صائب ؎) از شرم گنہ بسکہ کشیدیم بزمین خط ؏ مسطر زدہ شد دامن صحرای قیامت ؏ (اردو) شرمندہ ہونا۔ حالت شرمندگی میں زمین پر لکیرین کھینچنا جیسا کہ اکثر شرمندے سر نیچے کرتے ہیں اور زمین پر خطوط کھینچتے ہیں۔

برزمین نقش بستن مصدر اصطلاحی۔

نقش [illegible] شدن و یارای استادن و مشی نداشتن [illegible] (ظہوری ؎) بند د بزمین نقش چہ قاصد چہ کبوتر ؏ از شرح غم نامہ و طومار گران است ؏ (اردو) فرش زمین ہونا۔ دکن میں مستعمل ہے یعنی زمین پر پڑ جانا کسی بوجھ یا بار یا اور کسی وجہ سے۔

برزمین نو اختن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بہار و بحر بر زمین زدن حریف (میر نجات ؎) جان من چون بدل دشمن بد آئین کن ؏ بنوازش بزمین یا علی رنگین کن ؏ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این سر فراز کردن بر زمین و کنایہ از انداختن بر زمین (اردو) زمین پر دے مارنا۔ زمین پر گرانا۔ (زمین دکھانا) بقول آصفیہ گرا دینا دے مارنا۔

برزن بقول سروری بحوالہ تحفہ بہ موحدہ و زای ہوز (۱) چوبکیہ بآن زمین شیار کردہ ہموار کنند صاحب رشیدی صراحت کند کہ بفتحتین است صاحب برہان فرماید کہ برون چمن [illegible] برزگران و آن چوبی یا تختہ باشد کہ زمین شیار کردہ را بدان ہموار کنند و (۲) ہمراہ اول برزن صاحبان جامع و ناصری و سراج ہم ذکر معنی اول کردہ اند **مؤلف**

عرض کند کہ مرکّب است از کلمہ بز کہ بمعنی اوّلش گذشت و نون نسبت چنانکہ جوش و جوشن و معنی لفظی این منسوب بہ آئین و روش (حکیم سنائی ؒ) اشتقاقش زچیست دانی زن ؏ یعنی آن تختہ را بہ تیر بزن ؏ (اردو) (۱) کاشتکاروں کا وہ آلہ چوبیں جس سے ہل چلانے کے بعد زمین کی ناہمواری کو درست کیا جاتا ہے جو ایک لانبی لکڑی میں چوڑا تختہ لگا ہوا ہوتا ہے اور اسی تختۂ عریض سے زمین ہموار ہوتی ہے۔ مذکّر (۲) مارد مارنا کا امر حاضر۔

بزن بہادر اصطلاح۔ بقول صاحب فدائی کہ از معاصرین علمای عجم بود بمعنی مرد چالاک و بی باک۔ پُر دل را گویند کہ بیم جان و اندیشہ از چیزی نکند صاحب بول چال فرماید کہ بمعنی بسیار بہادر است **مؤلف** عرض کند کہ بتخفیفِ مخفّف (بزندن بہادر) کہ دال مہملہ حذف شد بہ کثرت استعمال (اردو) بڑا بہادر۔ نڈر۔ مذکّر۔

بزنجیر کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی قید و محبوس کردن است (ظہوری ؒ) خلق را مژدۂ آسایش خواب آور دم ؏ ضعیف از آہ بزنجیر کشد افغان را ؏ (اردو) زنجیر ڈالنا بیڑیاں پہنانا۔ قید کرنا۔

(۳۱۴)

بزندار اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری و انند و ہفت بفتح و کسر ثانی و سکون ثالث و دال ابجد بالف کشیدہ و بہ رای قرشت زدہ بلغت زند و پا زند پنجرہ و تجری باشد کہ در پیش آستان در سازند صاحب جہانگیری در ملحقات فرماید کہ این را (دارزین) نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این آئین دارندہ۔ اسم فاعل ترکیبی کہ کلمہ بز بمعنی اوّلش و نون در آخرش زائد است چنانکہ پاداش و پاداشن و دار امر حاضر داشتن و معنی لفظی این آئین دارندہ و جادار دکہ بزن بمعنی اوست کہ گذشت یعنی تختہ و معنی لفظی این چیزی کہ تختۂ بزن دارد دکتا

از قطار چوب ہای متعدده پنجره مانندی که مردمان آنرا حرکت داده داخل خانه شوند و بہائم از این معذور مانند - حیف است که (دارزین) بجایش مذکور نه شد تا ماہیئت این متحقق می شد که چه چیز است واز تجبر مقصود محققین بالا جز این نباشد که پیش آستان یا در خانه ہای قدیم عوض پنجره قطار سنگ ہای کلان ہم بنظر آمد که انسان از فاصله یکدیگرش داخل در تواند رفت و بہائم ازان نتوانند گذشت باین حال ہمین قسم چیزی است که مانع بہائم از دخول خانه می باشد و (دارزین) ہم اسم فاعل ترکیبی است که معنی لفظی آن زینت دہنده خانه است و لیس (اردو) وه لکڑی کا چرخه جو دروازه مکان کے روبرو بنایا جاتا ہے جس کو گھما کر انسان داخل ہوتا ہے اور چارپائے داخل نہیں ہوسکتے یا پتھر یا لکڑی کی کڑیاں جو دروازهٔ مکان کے روبرو اس قدر فاصلے سے گاڑھی جاتی ہیں که ان میں سے انسان تو گزر سکتا ہے لیکن چارپائے نہیں گزر سکتے

برندان سرکشیدن

مصدر اصطلاحی - خیال وارادهٔ زندان کردن مخفی مباد که خصوصیت زندان نباشد (بجای سرکشیدن) مصدر عام این است (ظہوری ع) ریاض ارم آرزو کرده ای (ظہوری سرکشیدن برندان ما) (اردو) قید خانے کا خیال کرنا - قصد کرنا - اراده کرنا -

برندان کردن

مصدر اصطلاحی - بقول بحر محبوس کردن مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ظہوری ع) بہ طرف شد سیر باغ و بوستان کو باغ و بستان را بزندان کرده ایم کو تا دیگر خیال او نباید (اردو) قید کرنا قید خانه میں بھیجدینا - محبوس کرنا -

برنطیه

بقول ملحقات برہان نام شہر روم است که آنرا قسطنطنیه می گویند مؤلف عرض کند که ہمه محققین فارسی زبان ازین ساکت و محققین لغات ترک و عرب ہم ہیچ متحقق نه شد

کہ لغت کدام زبان است (اردو) قسطنطنیہ ۔ مذکر ۔ پای تخت دولت عثمانیہ ۔

بزنگ بقول صاحب برہان بروزن پلنگ بمعنی غلق در خانہ وکلید کہ بعربی مفتاح خوانند خان آرزو در سراج گوید کہ این بہ رای مہلہ است صاحب ناصری فرماید کہ بہ ہیم اوّل مدنگ ہم بہ ہمین معنی می آید ۔ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر (برنگ بہ رای مہلہ دوم) عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو برنگ ۔

بزنگاہ اصطلاح ۔ بقول وارستہ بکسر اوّل (۱) جائیکہ خوف رہزنان داشتہ باشند (سعید اشرف ؎) لب شکوہ را کی دہد راہ حرف ٭ ہجوم سخن در بزنگاہ حرف ٭ و فرماید کہ (۲) مقعد (شفیع اثر در ہجو ؎) ہر کرا شوق صحبتت چسپید ٭ بوصالت چو احتلام رسید ٭ نیست دشوار ازین راہی ٭ کس ندیدہ چنین بزنگاہی ٭ خان آرزو در چراغ بر ذکر معنی اوّل قانع صاحب بحر ذکر ہر دو معنی کردہ وبہار ہم ۔ صاحب فدائی کہ از معاصرین علمای عجم است فرماید کہ جای وہنگام درست است برای زدن **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیانش خلاف قیاس وپردہ بر حقیقت می اندازد معنی لفظی این جای زدن وکنایہ از ہر دو معنی بالا کہ مذکور شد (اردو) (۱) وہ جگہ جہاں چوروں کا خوف ہو ۔ مؤنث (۲) مقعد ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث مبرز ۔ کون ۔ گانڈ ۔

بزوش بقول انند وناصری بضمّ اوّل وبفتح واو وسکون شین معجمہ (۱) پشم موی و (۲) پشم ۔ بزرا گویند **مؤلف** عرض کند کہ بز بمعنی اوست ووش بقول برہان بالفتح بمعنی انتخاب کردہ شدہ می آید پس معنی لفظی این انتخاب کردہ شدہ از بز وکنایہ از پشم بز و

بمجاز مطلق پشم موی (اردو) (۱) پشم - دیکھو بزشم (۲) بکرے کے پشم - مذکّر -

بزوشم اصطلاح - بقول سروری بضمّ با وسکون زای معجمه وشین معجمه وفتح واو پشم بزنا ملائم (کذا فی شرح النسّامی) وبحواله فرہنگ فرماید که (بزشم) بحذف واو پشم نرمیکه درتحت موی بزمی باشد صاحب برہان ہم ذکر این کرده وصاحب جامع گوید پشم نرم بز را گویند خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که این دلالت دارد که (بزشم) مخفّف این است واین مبدّل (بزپشم) و فرماید که ولیکن اکثر بای تازی به واو بدل شود نه بای فارسی **مؤلّف** عرض کند که بیچاره ندیده باشد (چاروا) را که مبدّل (چارپا) است و وآم مبدّل پآم - حق همین است که این مبدّل (بزپشم) است وبس (اردو) بکرے کے بال - مذکّر -

بزوشه بقول برہان وجامع بضمّ اوّل وفتح ثانی ورابع وسکون ثالث رستنی باشد که بعربی (لسان الحمل) گویند وتخم آنرا بارتنگ خوانند صاحب محیط ذکر این نکرد وبر (لسان الحمل) گوید که اسم (بارتنگ) است وبر بارتنگ ذکر این نکرد **مؤلّف** عرض کند که ما ذکر (بارتنگ) بجایش کرده ایم و وجه تسمیهٔ این جز این نباشد که اصل این (بزشه) بود ومعنی لفظی این چیزی که منسوب به کراہت بز است که کراہت بزان از ین مسلّم بود چون بز دہن بر واندازد وسرانزو بکشد وآوازی کند بکراہیت ہمچون عطسه و (شه) بالضّم کلمه ایست که در محلّ کراہت و نفرت گویند و واو در میان دو کلمه زائد است چنانکه (تن مند) و (تنومند) یکی از معاصرین عجم گوید که معنی لفظی این منسوب به پشم بز است که ہای نسبت در آخر (بزوش) مرکّب کرده اند (بزوش) بمعنی پشم بز گذشت وبارتنگ را بدین اسم بر سبیل کنایه موسوم کردند که رنگ

وکرختی او ہمچون پشم است برخلاف ابریشم چون دست بر و گذارند محسوس شود واز دور ہم پشم را ماند واللہ اعلم (اردو) دیکھو بارتنگ۔

برزون | بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بز کوہی را گویند **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت جادار و کہ معاصرین عجم از لفظ بز بزیادت کلمۂ ون بران مرکب کردہ باشند کہ بمعنی صاف و بی غش آمدہ پس معنی لفظی این بز بی غش و کنایہ از بز کوہی کہ بز اصلی است و حکما دران از علم الحیوانات تصرفی نہ کردہ اند چنانکہ گویند در بز اہلی و شہری تصرف ہا راہ یافتہ است کہ بجفت کردن بز کوہی با آہو کارہا کردہ اند و گویند بزی کہ در ہندی (کوپین چپلی) نام دارد اکثرش است با بز و آہو و بعض اقسام بز را خصّی کنند کہ ازان بعض احوالش مخصوص و متغیّر می شود از بز کوہی (اردو) جنگلی بکرا۔ مذکر۔

برزونہ | بقول برہان وہفت واشد بروزن نمونہ بلغت زند و پازند بمعنی زانو باشد کہ بعربی رکبہ خوانند صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم دانیم عجبی نیست کہ فارسیان از ہمین اسم جامد بحذف و تبدیل بعض حروف زانو وضع کردہ باشند کہ بجای خودش می آید (اردو) گھٹنا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ رکبہ۔ زانو۔ پنڈلی اور ران کے بیچ کا جوڑ۔ زانو۔

برزہ | بقول سروری بضمّ با و فتح زای ہجمہ (۱) زمین پشتہ دار و بقول برہان زمین پشتہ پشتہ و بقول جامع زمین پشتہ پشتہ **مؤلف** عرض کند کہ ہای نسبت بر لفظ برز زیادہ کردہ اند یعنی منسوب بہ برز و کنایہ از زمین پشتہ دار کہ ہر یک پشتۂ آن برز را ماند یا اینکہ برزان و اکثر شاکی زمین پشتہ دار می باشد چنانکہ

متحقق است و لہذا این را بدین اسم موسوم کردند۔ اسم جامد است و لبس و جا دارد که این را مبتدل اسم جامد (پژه) گیریم که بهمین معنی به با و زای فارسی می آید هر دو بدل شدند بعربی چنانکه تپ و تب و ژند و زند۔ (اردو) وہ زمین جس پر ٹیلے ہوں۔ مذکر۔

(۳) بُزه۔ بقول سروری بضمّ با و فتح زا میوه خوشبو و بحوالهٔ نسخهٔ میرزا و تحفة السعادت گوید که میوهٔ گرد خوشبو و خربزه از همین است بمعنی میوهٔ کلان و بزرگ چه چیزهای کلان را خر گویند چنانکه خربط و خرسنگ صاحب رشیدی بحوالهٔ سروری ذکر این معنی کرده و بقول برهان و جامع نوعی از میوهٔ خوشبو و صاحب مؤید بر میوهٔ خوشبو قانع خان آرزو در سراج بر نقل قول بعض محققین بالا قانع **مؤلف** عرض کند که اصل این (پزه) به بای فارسی است بمعنی پخته که بجایش می آید و آن اسم مصدر (پزیدن) است پس چیزی پخته شده کنایه از میوهٔ خوشبو باشد و بعض برانند که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی میوه والله علم بحقیقة الحال (اردو) خوشبو میوه۔

(۴) بزه۔ بقول سروری و رشیدی و برهان و جامع و جهانگیری و سراج بفتحتین گناه و بقول خدائی گناه و هر کاری که سزاوار کیفر باشد صاحب سفرنگ بشرح دبست و نہمی فقرهٔ دساتیر آسمانی بعفرز آباد و خشوران و خشور) ذکر این کرده گوید که (بزه گر) بمعنی گناهگار از همین است (شاعر ؎) ای خون دوستانت بگردن مکن بزه ٭ کس بر نداشت است بدستی دو خربزه ٭ (مسعود سعد ؎) پسرش را خدای مزدو ها دو ٭ پیش ازان کان پلید را بزه داد ٭ (حکیم سنائی ؎) یک گره را تا نها پر غیبت و پر وزر و بزه ٭ یک گره را کنها پر طاعت و اعمال ناز

فردوسی ؎) اگرچہ وطم بود زان بامزہ ؎ ہمی کاشتم تخم وزر و بزہ ؎ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم و جا دارد کہ فارسیان قدیم از لغت عرب (وزر) این را مفرس کردہ باشند کہ واو بدل شد بموحدہ چنانکہ ورنجن و برنجن و رای مہملہ بہ ہای ہوز چنانکہ ہوبر و ہوبہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) گناہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ کام جس کے کرنے سے آدمی کیفر کردار کا مستحق ہو۔

(۴) بزہ۔ بقول سروری بفتحتین بمعنی شخص مرحوم و مسکین۔ صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی شخص مرحوم مسکین و فرماید کہ بدینمعنی بہ تشدید زا نیز استعمال کنند امّا این معنی در کلام قدما بنظر نرسیدہ از مستحدثات نسبت خان آرزو در سراج نقل این برداشتہ۔ صاحبان برہان و جامع گویند کہ مردم نامراد و مسکین صاحب جہانگیری فرماید کہ شخص مسکین مرحوم **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم دانیم (اردو) مرحوم بقول آصفیہ۔ عربی۔ مجازاً بمعنی مرا ہوا۔ فوت شدہ۔ نامراد۔ بقولہ بے مراد۔ ناکام۔ محروم۔ بے نصیب۔

(۵) بزہ۔ بفتحتین بقول سروری و برہان و جامع بمعنی جور و حیف۔ خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق بمعنی گناہ است و (بزہ کار) گنہ گار را گویند و اگر بمعنی ستم می بود بمعنی ستمگار مستعمل می شد مگر آنکہ بمجاز بر ستم کہ سر گناہان است اطلاق آن آمدہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ شک نیست کہ مجاز معنی سوم است و باعتبار قول سروری و جامع کہ از اہل زبانست اینمعنی را تسلیم کنیم (اردو) جور۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ظلم۔ ستم۔ جفا۔

برہان | بقول ہفت بالفتح بمعنی آرزو **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین اہل زبان

وزبانداناں فارسی ذکر این نکردہ معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم (اردو) دیکھو آرزدہ۔

بزہ دادن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی مرتکب گناہ کردن است سند این از مسعود سعد بمعنی سوم بزہ گذشت (اردو) گناہ گار کرنا۔ مرتکب گناہ کرنا۔ گناہ کرانا۔

بزہش بقول سروری بضم با وسکون زای معجمہ وکسرہا (بہ حوالہ تحفہ) بمعنی مقابلہ صاحبان برہان وجامع وسراج وہفت واند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل بالمصدر است کہ بزیادت شین معجمہ بر لفظ (بزہ) کہ بمعنی پنجم بش گذشت بمعنی ستمگری است وکنایہ باشد از مقابلہ کہ مقابلہ ہم غیر از ستمگری نباشد ولیکن نظر برین ماخذ بالفتح خوانیم یا ضمہ اوّل تصرف محاورہ دانیم وجادارد کہ از لفظ بز بالضم این را اسم جامد دانیم کہ بزیادت شین معجمہ بمعنی مقابلہ وضع شد وازینکہ بزان رامی جنگانند بزہش را بمعنی مقابلہ استعمال کردند اندرین صورت ضمہ اوّل ہم درست باشد وہای ہوّز زائد (اردو) مقابلہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ آمنا سامنا۔ مٹھ بھیڑ۔

بزہ کار اصطلاح۔ بقول برہان وبحر وسروری ورشیدی وسراج (۱) بمعنی گناہگار **مؤلف** عرض کند کہ بزہ بمعنی سوم بش بمعنی گناہ گذشت واین مرکب است از ہمان ولفظ گار کہ افادہ معنی فاعلیت کند چنانکہ آموزگار و سازگار۔ صاحب رشیدی صراحت مزیدی کند کہ (۲) لقب یزدجرد پدر بہرام گور است ولہذا عرب (یزدجرد الاثیم) می گفتندش۔ صاحب برہان بکاف عربی آوردہ گوید کہ بکاف فارسی ہم آمدہ وصاحب سروری ہم صراحت کاف

نکرد بای حالی اگر بزه را با (کار - بکاف عربی) مرکّب دانیم اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که کار او گناه است و گناه کننده و اگر باد گار بکاف فارسی) مرکّب کنیم همان که بالا مذکور شد یعنی گناه دارنده و صاحب گناه (حکیم نزاری ؎)
از دل چه لاف می زنم آخر کدام دل
چو آخر چه آید از بزه کار هوا پرست
(اردو) (۱) گنه گار - بقول آصفیه - فارسی - پاپی - عاصی - اثیم - فاسق - بدکار - (۲) بزه کار - یزدجرد کا لقب تھا جو بہرام گور کا باپ تھا - مذکّر -

بزه گر | اصطلاح - بقول سفرنگ بفتح کاف فارسی و سکون رای مهمله گناه گار - **مؤلّف** عرض کند که از قبیل بزرگر است که گذشت بزه بمعنی گناه بجایش مذکور و گر بقول برهان بمعنی کننده و سازنده همچون کوزه گر و کاسه گر و امثال آن (اردو) گنه گار

بزه مند | اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ مرادف (بزه کار) **مؤلّف** عرض کند که از قبیل برومند که مند بقول برهان بمعنی صاحب و خداوند است چنانکه حاجتمند و بزه بمعنی گناه بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو بزه کار -

بزیا بهای بز | مثل - صاحب خزینه ذکر این کرده از معنی و محلّ استعمال ساکت **مؤلّف** عرض کند که غلطی کاتبش در غلط انداخته است در حقیقت این با موحّده سوم است عوض تحتانی سوم یعنی (بز با بهای بز) حیف است که ما این را بجای خودش قائم نکردیم و تصحیح این در بیجا ای محل است ولیکن بغیر آن علاجی نیست فارسیان چون در بهای چیزی بحث اعتدالش کنند و قیمت بیان کرده بائع را گران دانند و اینما این مثل را زنند مقصود شان همین قدر می باشد که چیز زیر هیچ را باید بهای مناسب حالش باشد نه زائد از آن چنانکه

گویند" بزبا بہای بز است چہ قیمت این را گران می گوئی" (اردو) دکن میں کہتے ہیں" گھوڑے کی قیمت گھوڑے کے ساتھ اور چھیلے کی قیمت چھیلے کے ساتھ" مقصد یہ ہے کہ چھیلے کے لئے گھوڑے کی قیمت کیوں چاہتے ہو یعنی اس قدر بھاری قیمت کیوں بیان کرتے ہو۔

بزبچہ بقول سروری بجیم فارسی بوزن بریدہ (۱) بزغالہ باشد (مسعود سعد ؎) از بن بزبچہ پربستہ دہن چہ از سی کہ ہرگزش نہ چراخور بود نہ آبشخور ٭ صاحبان برہان وجامع وناصری وجہانگیری بذکر معنی اوّل گویند کہ (۲) بمعنی برج جدی ہم وبقول جہانگیری (۳) بااوّل مضموم وثانی مکسور ویای مجہول ارد ہ کنجد۔ صاحب برہان بذکر معنی اوّل ودوم فرماید کہ (۴) سہ پایہ قصّاب وسلاّخ را نیز گفتہ اند صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل ودوم وچہارم کردہ (عمید لوبکی ؎) مخالفان ترا چون بزبچہ سلاّخ ٭ سہ پایہ از علمت بادو چار مسلخ ٭ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی چہارم بیان کردہ برہان گوید کہ غلط است وفرماید کہ غالباً این معنی از شعر عمید لوبکی استنباط کردہ واین از قلّت تدبّر است وگوید کہ کلمہ بزبچہ دلالت دارد کہ در تصغیر تحتانی وجیم فارسی نیز آید پس لفظ باغیچہ کہ در عرف عوام بزیادت یا استعمال نمایند نیز وجہ صحّت پیدا می کند واین تحقیق منافاتی باتحقیق سابق دارد کہ در لفظ آبشیزہ نوشتہ آمد صاحب محیط بر (اردہ) گوید کہ در فارسی رہشی وصاحب برہان بر رہشی فرماید کہ اردہ کنجد است وبہ تحقیق ما کہ گذشت بمعنی آرد کردہ شدہ مخفی مباد کہ اصل این بمعنی اوّل (بزبچہ) بہ موحدۂ سوم گذشت وموحدہ بدل شد بہ تحتانی چنانکہ پابوس وپابیوس ومعنی دوم مجاز آن کہ برج جدی را ہم اہل ہیئت بہ شکل بز بچہ می نویسند وماخذ این

عنی سوم ہیچ متحقّق نمی شود و این معنی را غیر از صاحب جہانگیری دیگر کسی ذکر نکرده و بدون سند
ستعمال تسلیم نہ کنیم کہ ہمہ محقّقین ازین ساکت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و تحقیق کامل
ین بر (بزیشہ) می آید و نسبت معنی چہارم عرض می شود کہ خیال خان آرزو درست می نماید
ہ صاحب برہان این معنی را از مجرّد کلام عمید لویکی پیدا کرده است و او بدینمعنی استعمال
کرده بلکہ (بزبچہ سلّاخ) بمعنی بچہ بز است کہ بدست سلّاخ و قصّاب باشد اگر (بزبچہ سلّاخ)
ا بمعنی سہ پایہ گیریم ذکر سہ پایہ در مصرع ثانی معنی شعر را برہم می کند۔ شاعر۔ مخالفان را
(بزبچہ) قرار داده کہ بدست قصّاب باشد و سہ پایۂ علم را برای سلخ او تجویز کرده فتامّل
(اردو) (۱) و (۲) دیکھو بزبچہ۔ (۳) تِل کا آٹا سفوف۔ مذکّر۔ (۴) دیکھو بزآویز۔

(الف) بزیدن	(الف) بقول بحر بر وزن و معنی (۱) وزیدن و (۲) بمعنی جستن فرمایند
(ب) بزیده	کہ کامل التّصریف است و مضارع این بزد صاحبان مؤیّد و برہان

و جامع ہم ذکر این کرده اند (میر معزّی ؎) باد چو بر زلف او بزید جہان را ؂ داد بہ پیروزی
و سعادت بشری ؂ **مؤلّف** عرض کند کہ ما اشارۂ این بمعنی دوم بزآہم کرده ایم کہ
بجایش گذشت و این مبدّل وزیدن است کہ می آید و او بدل شد بہ موحّده چنانکہ آکوّ
آب و صراحت ماخذ و اسم مصدرش ہمدر انجا کنیم و (ب) بقول سروری مرادف وزیده
یعنی باد و نسیم جستہ (اثیر الدین اخسیکتی ؎) ای نقش مہر بر ہمہ دلہا نشستہ ؂ وی باد لطف
بر ہمہ تنہا بزیده ؂ **مؤلّف** عرض کند کہ از مشتقات الف است و بس (اردو)
(الف) (۱) چلنا۔ حرکت کرنا جیسے ہوا چلنا (۲) کودنا (ب) چلا ہوا۔ حرکت کیا ہوا۔ کودا ہوا

(الف) **بزیر آمدن** | (ب) **بزیر آوردن** — مصادر اصطلاحی - الف لازم و ب متعدّی است بمعنی مغلوب شدن و مغلوب کردن و زیر کردن و ذلیل کردن و بذلت رسانیدن کسی را معاصرین عجم برزبان دارند چنانکه گویند ؎ او بزیر نیامد بلکه دشمن خود را بزیر آورد یعنی مغلوب کرد (اردو) الف مغلوب ہونا (ب) نیچا دکھانا - دیکھو بچاه آوردن -

بزیر خاک بردن مصدر اصطلاحی - بقول بہار دانند مدفون و خاکپوش کردن (محمد قلی سلیم ؎) زرکشی با خود بزیر خاک جز قارون نبرد ؎ این سخن را گل بگوش اہل دنیا می کشد ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دفن کرنا مٹی کے نیچے چھپانا -

بزیر خاک سپردن | **بزیر خاک کردن** — مصادر اصطلاحی - بقول بہار دانند مرادف (بزیر خاک بردن) (ملا نسبتی تھانیسری ؎) جدا از یاد دل ما را بزیر خاک کنید ؎ بان ستم زده دریک مزار نتوان کرد ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) دیکھو بزیر خاک بردن -

بزیر زنخ دست ستون کردن مصدر اصطلاحی - بقول جہانگیری در ملحقات کنایه از غمگین بودن است (حکیم فردوسی ؎) مرا خوشتر آید بزندان درون ؎ بزیر زنخ دست کردن ستون ؎ صاحبان رشیدی و ملحقات برہان و بحر ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که عادت است که چون کسی غمگین شود بحالت غم دست خود را زیر زنخدان قائم کند از ہمین عادت این اصطلاح قائم شد (اردو) غمگین ہونا -

(الف) **بزیر زمین آوردن** مصدر اصطلاحی - بقول بہار زمین بستن مرکب را (ع) بزیر زمین در آورد ند باوی ؎ **مؤلف** عرض کند که صراحت نکرد که سند بالا مال کدام است - عیبی ندارد و لیکن

ہرچہ ازین سند پیدا است۔

(ب) **برزیر زین درآوردن با کسی** بمعنی سوار شدن بر مرکب و مجرّد (بزیر زین آوردن مرکب) کنایہ باشد از زین بستن۔ تسامح بہار است کہ غور بر سند استعمال نکرد و مصدر (الف) کہ قائم کرد ناقص است و معنیش حاصل نمی شود تا آنکہ لفظ مرکب در آخرش اضافہ نکنند۔ فتأمّل (اردو) (الف) زین کسنا (ب) کسی کو ساتھ سوار ہونا۔

بزیر سر داشتن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت فرمایدکہ بمعنی منظور داشتن چیزی و در خیال آن بودن است۔ (سالک قزوینی ؎) روشن بود کہ شمع چہ دارد بزیر سر ٭ پروانہ را کہ رخصت پرواز میدہد ٭ صاحب بحر ذکر این بزیادت لفظ (چیزی) در آخرش کردہ **مؤلف** عرض کند کہ خصوصیت (چیزی) داشتن و (کسی) را با این قائم نکردن چرا تسیم خان آرزو بہتر است ازین تخصیص و معنی صحیح در خیال داشتن چیزی راست (اردو) کسی بات کا خیال رکھنا۔

بزیر قلم داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند کنایہ از مطیع و منقاد داشتن و مسخر و محکوم کردن مرادف (بزیر نگین داشتن) (میر معزی ؎) زقدر و مرتبہ دارد جہان بزیر قلم ٭ چنانکہ داشت سلیمان۔ جہان بزیر نگین ٭ **مؤلف** عرض کند کہ معنی صحیح این در اختیار و قدرت داشتن چیزی است (اردو) اختیار میں رکھنا۔ امیر نے (اختیار میں ہونا) کا ذکر فرمایا ہے جو اسی کا لازم ہے (حکم میں رکھنا) (مقتدر ہونا)

(الف) **بزیر نگین آوردن** مصدر
(ب) **بزیر نگین داشتن** اصطلاحی

(الف) بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی مطیع و مسخر کردن و (ب) بقول بہار و انند مرادف (بزیر قلم داشتن) **مؤلف** عرض کند

کہ سند (ب)، بر (بزیر قلم داشتن) گذشت و ما خیال خود ہمدر انجا ظاہر کردہ ایم اگرچہ سند الف پیش نہ شد ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند و سماً فتح	قیاس (اردو) الف ۔ قبضہ میں لانا قابض ہونا ۔ فتح کرنا (ب) دیکھو بزیر قلم داشتن ۔

بزویست بقول ناصری واننذ بروزن گریست نامی است پارسی و نام منجّمی بودہ پسر پیروز نام ، بزستانی بعد از مہارت درین علم بمامون خلیفہ رسیدہ منجّم مخصوص گردید و مامون نام او را از پارسی بعربی ترجمہ کردہ چون زیستن بمعنی حیات است او را یحییٰ خواند چون فیروز بمعنی مظفّر و منصور است او بہ یحییٰ بن منصور موسوم کرد **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ (بزویست) متحقّق نہ شد (اردو) بزویست ایک مشہور منجّم کا نام ہے ۔

بزیشہ بقول سروری بہ زاء شین منقوطتین بوزن بریدہ آرد گنجد باشد و فرماید کہ در اکثر نسخ چنین آمدہ و در تحفہ مسطور است کہ گنجد آرد کردہ و گویند کنجارہ و بحوالہ فرہنگ فرماید کہ (آردۂ کنجد) صاحب جہانگیری بر (آردۂ کنجد) قانع و رشیدی ہمزبانش صاحبان برہان و جامع باتفاق جہانگیری گویند کہ ثقل کنجد را نیز گویند کہ روغن او را کشیدہ باشند صاحب ناصری باتفاق برہان فرماید کہ ثقل کنجد بروغن کشیدہ را (اردہ) ہم گویند کہ ازان حلوا سازند ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بخاطر میرسد کہ این لفظ در اصل بزہ چہ باشد کہ جیم فارسی بشین بدل شد و تصغیر درین لفظ برای نسبت باشد چنانکہ کاف تصغیر برای نسبت آید و چون آرد کنجد غذای بز است چنین گفتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ محقق با نام و نشان کاف تصغیر را برای نسبت از کجا پیدا کرد و کاف برای تصغیر ہم می آید و برای نسبت ہم ولیکن کاف تصغیر افادہ

معنی نسبت نمی کند و اینقدر متحقق که (برزیچه) به جیم فارسی عوض شین معجمه به ہمین معنی گذشته است
و ما ہمدرا انجا اشارۂ این کرده ایم و این قدر متحقق که این مبدل آن نیست بلکه آن مبدل این
است که شین معجمه بجیم فارسی بدل می شود چنانکه پاشیدن و پاچیدن - حالا عرض می شود نسبت
(برزیشه) که این مرکّب است از برز بمعنی تپش و یشه ماخوذ از یشت که در زند و پازند نسکی را
گویند که از کتاب زند و مصدر یشتن بمعنی زمزمه کردن و چیزی خواندن در وقت طعام از
ہمین اسم مصدر است فارسیان بحذف فوقانی (چنانکه راست و راس) یشت را یش کردند
و بزیادت ہای نسبت یشه شد و برزیشه بمعنی حقیقی نسکی است منسوب به برز که ہنگام راتب خوردن
می خواند و کنایه از آوازی که او در وقت راتب خوردن یا بتقاضای آن می کند پس فارسیان
بر سبیل کنایه این را برای آر و کنجد نام نہادند که برزان بروقت سینه بطلب این آواز می کنند
معاصرین عجم گویند که ما درین روزہا ہم برزیشه آواز برز را گوئیم که بتقاضای راتب می کند
پس ازین ہم تائید خیال ما می شود و برزیشه ہمان است که آنرا به ہندی کھل و کھلی و بفارسی
کنجار نام است (اردو) کھلّی - بقول آصفیه - ہندی اسم مؤنث - کھل - کُسپ - کنجار
جیسے "جب نہیں کھلّی کی ڈلی چیلا پھرے گلی گلی"

برزین بقول جہانگیری و رشیدی که بابزائی [illegible] ذکر این کرده (۱) مرادف آن صاحب برہان می فرماید که بمعنی وزنده باشد که از وزیدن است و (۲) نام آتشکده ہم در روستائی نیشاپور

و فرماید که بدین معنی با رای قرشت ہم آمده و صاحب ناصری و جامع ہم ذکر این کرده (۳) روستائی زمین غلامان مائی بگزین [illegible] که رودزی [illegible] چو باد برزین [illegible] صاحب رشیدی بدین سند گفته که

دریں تامل است چراکہ (بار برمان) بہ زای مہملہ ہم آمدہ کہ بمعنی باد صبا است خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ این تصحیف برزین است بہ رای مہملہ و فرماید کہ برزین نیز بمعنی آتشکدہ صحیح نیست بلکہ صحیح برزین است و برزین نام بانی آتشکدہ حقیقۃً نہ نام آتشکدہ چنانکہ فرسی اصرار کردہ پس صاحب این نسخہ را غلط در غلط واقع شدہ (انتہیٰ) **مؤلف** عرض کند (برزیدن) بجایش گذشت و برزان اسم حالیش و برزین آمالۂ آن کہ الف بدل شدہ بہ تحتانی چنانکہ حساب و حسیب و نسبت معنی دوم ہمینقدر کافی است کہ این مبدل برزین است کہ رای مہملہ بہ معجمہ بدل می شود چنانکہ برسغ و برزغ و آنچہ خان آرزو این را تصحیف نام می نہند غلطی اوست بلکہ مبدل است و آنچہ او نسبت غیر صحت این لفظ اصرار کنند با او را بمقابلۂ صاحب جامع و ناصری کہ از اہل زبانند نسبت زبان شان معتبر نمیدانیم اگر برزین نام بانی آتشکدہ باشد چہ عیب است کہ فارسیان آتشکدہ را بہ برزین موسوم کنند خیال نمی کند کہ ہرگاہ (برزین) نام بانی آتشکدہ مسلّم است چہ عیب است کہ آتشکدہ را ہم بدین اسم خوانیم چنانکہ بر معنی دوم شما گذشت و برزین را مخفف آن دانیم (اردو) دیکھو برزین۔

بہ زینہار آمدن

مصدر اصطلاحی

پناہ گرفتن (انوری ۵) تا حشر منکشف نشود آفتاب اگر گو آید بزینہار سایۂ عدلت بزینہار **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما خصوصیت زینہار نیست بلکہ بہ پناہ آمدن ہم استعمال می توانیم کرد (اردو) پناہ لینا بقول آصفیہ۔ سرن لینا۔ کسی کے پاس دشمنوں سے بچنے کے لئے جا کے رہنا۔ امن میں جانا۔

(۱۲۹۸)

بزیون بقول مؤید (۱) همان برمایون که گذشت و بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بضم اوّل و ثالث (۲) نوعی از ابریشم نفیس **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل مخفف (برمایون به زای هوز) که مبدّل (برمایون به رای مهله) گذشت و بمعنی دوم مبدّل بریون که به رای مهله بمعنی پشم مشتو مذکور شد که رای مهله به زای معجمه بدل می شود چنانکه برتخ و بزتخ ولیکن برای هر دو معنی طالب سند استعمال می باشیم که محقّقین اهل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت صاحب سوار السبیل ذکر این در معرّبات کرده گوید که (۳) لغت فارسی است بمعنی کشمی که رنگ برزوارد یا نمدی که از پشم بز ساخته باشند چه یون بفارسی بمعنی رنگ و غاشیه و نمد زمین آمده **مؤلف** عرض کند که اگرچه موافق قیاس می نماید ولیکن همه محقّقین فارسی زبان ازین معنی ساکت (اردو) (۱) دیکھو برمایون (۲) دیکھو (بریون) کے تیسرے معنے (۳) پشم یا وہ نمدہ جو بکری کے بالوں سے بنایا جاتا ہے۔ مذکر۔

بای موحّده با زای فارسی

باژ بقول سروری همان باج که گذشت بسه معنی که بر معنی اوّل و دوم و سوّمش گذشت (فردوسی ﷺ) به بیچارگی باژ و ساوگران ٭ پذیرفت باید ترا بیکران ٭ (خاقانی ﷺ) زان این رصدان مقیم راهند ٭ کز قافله باژ عمر خواهند ٭ (حکیم فردوسی ﷺ) نشستند با باژ هر سه براسپ ٭ دوان تا سوی خان آذرگشسپ ٭ و بحوالهٔ فرهنگ گوید که (۴) نام قریهٔ از قری طوس و گویند مولد حکیم فردوسی **مؤلف** عرض کند که حقیقت ماخذ این بمعنی اوّل باج نوشته ایم و ذکر معنی چهارم این هم بمعنی ششمش (اردو) دیکھو باج کے پہلے اور دوسرے

اور تیسرے اور چھٹے معنے۔

بژ | بقول سروری و رشیدی و ناصری بضمّ با۔ (۱) برف ریزہ ہا کہ از ہوا ریزد در حین شتات
مرا صاحب برہان بفتح اوّل وسکون ثانی آوردہ گوید کہ برف ودمہ وسرما ریزہ تہ صاحب
جامع ہم بفتح آوردہ صاحب مؤید فرماید کہ (۲) بالفتح دک بلند وقیل پژ با بای فارسی ہم مؤلف
عرض کند کہ آنچہ بہ بای فارسی می آید بالفتح بمعنی زمین پست وبلند است وکوہ وکتل وبالضم
برف ریزہا و دک بہ دال مہملہ وکاف عربی بمعنی کوہ وزمین سخت می آید خیال ما این است کہ
این اسم جامد فارسی قدیم است وآنچہ بہ بای فارسی می آید مبدّل این یا این مبدّل آن چنانکہ
تب وتپ واسپ واسب۔ اختلاف محققین در اعراب معنی اوّل تصرف محاورہ زبان
است وغلبہ بر ضمّ اوّل واضح باد کہ بمعنی دوم عجمی نیست کہ مبدّل بر باشد کہ بمعنی لبستش گذشت
چنانکہ برکم وبژکم مفرّس از بر عربی کہ صراحتش ہمدرانجا کردہ ایم وآنچہ در معنی دک ودر بژ
بہ بای وزای فارسی) ودر بر بہ بای عربی) اختلاف است کم التفاقی صاحب مؤید در تعریف
وذکر معنی دوم غیر از مؤید دیگر کسی از محققین نکرد وبدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم (اردو) (۱)
برف کے ٹکڑے۔ برف مؤنث (۲) دیکھو بر کے بیسویں معنے۔ اور دیکھو دک۔

بژ بژ | بقول سروری بضمّ ہر دو باہمان (بچ بچ) بمعنی دوش (حکیم سنائی ؎) نشود دل
بحرف قرآن چو بژ نشود دم بہ بژ بژی فربہ بژ وبحوالہ فرہنگ گوید کہ با بای فارسی۔ بہ ہر دو معنی
(بچ بچ) مؤلف عرض کند کہ حقیقت ماخذ این ہمدرانجا بیان کردہ ایم وجز این نیست
کہ این مبدّل آنست۔ چنانکہ آزیدہ وآژیدہ (اردو) دیکھو بچ بچ کے دوسرے معنے۔

بژکم | بقول برہان وناصری وجامع وسراج بفتح اوّل وکاف وسکون ثانی ومیم بمعنی بازداشتن ومنع **مؤلف** عرض کند که این مبدّل برکم بمعنی سوم اوست که به رای مهمله عوض زای عجمی گذشت وما هم در انجا اشاره این کرده ایم (**اردو**) دیکھو برکم کے تیسرے معنے ۔

بژکول | بقول سروری بذیل بشکول بمعنی قوی هیکل ورنج کش وجلد وحریص درکار وفرماید که تبدیل است صاحبان برهان وجامع وناصری وسراج هم بذکر این گویند که بکسر اوّل هم آمده **مؤلف** عرض کند که بژ بمعنی حقیقی اوست که بر معنی نخچش گذشت وگول بکاف فارسی بمعنی ابله ونادان ومکر وفریب وغیره می آید پس معنی لفظی این بژ ابله ونادان وکنا از کسی که بالا مذکور شد کاف فارسی بدل شد به عربی چنانکه گند وکند انچه بکسر می آید تصرف زبان ومحاورهٔ مقامی که بنا واقفیت از ماخذ باشد دیگر هیچ ۔ وانچه به شین معجمه عوض زای فارسی می آید هم مبدّل که زای فارسی به شین معجمه تبدیل می یابد چنانکه باژگونه وباشگونه (**اردو**) قوی هیکل ۔ رنج کش جلد باز حریص شخص ۔

بژم | بقول سروری بحواله جهانگیری به زای فارسی بوزن چشم شبنم را گویند صاحب رشیدی هم ذکر این کرده گوید که بخار بامداد است که روی زمین را پوشد وفرماید که صحیح نژم است بکسر نون وزای تازی نیز گوید که به همین معنی بشک هم می آید صاحب جهانگیری همزبان صاحبان برهان وجامع هم ذکر این کرده اند ۔ خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید که این محض خبط وخطا ست چه بژم به بای وزای فارسی بمعنی شبنم زیده است که چیزها را سفید می نماید وپشم به شین مبدّل آن ونژم به نون بخاریست که صباح روی زمین می پوشد

چنانکه قوسی و برهان تصحیح کرده اند پس رشیدی دو لفظ را یک پنداشته و از تخطیهٔ جهانگیری در خطای فاحش افتاده **مؤلف** عرض کند که بژ بمعنی برف ریزه هم بالیش گذشت فارسیان بزیادت هم تخصیص در آخرش چنانکه یکم و دوم مخصوصش کردند برای شبنم و انچه بدین معنی بشک می آید اصل آن بژک است و آن هم تصغیر بژه باشد به کاف آخر صراحت کاوش همه را انجا کنیم (اردو) شبنم۔ دیکھو اپشک۔

بژمان | بقول سروری به زای فارسی بر وزن قربان (۱) غبطه باشد بعربی و آن معنی است در آدمی که چون چیزی نزد کسی بیند آرزو کند که مثل آن چیز او را باشد بی آنکه آن کس ازو محروم شود و این محمود است برخلاف حسد که برعکس این است یعنی خواهد آن کس ازو محروم باشد و او را باشد و این مذموم است و بحوالهٔ ادات گوید که ببای فارسی آمده و استاد بهرامی (ع) برپیچ زلف تست شب را غیرت و برتابش روی تست مه را بژمان برهان گوید که بر وزن افغان (۲) غمگین و غمخور و افسرده و فرماید که بضم اول هم آمده صاحب ناصری باتفاق برهان گوید که ظن مؤلف است که تبدیل پشمان باشد شین به زای پارسی بدل شد چه بژمان و پژمند و پژمرده و پژمریده هر چهار لغت بالکسر و قلیل بالفتح بمعنی افسرده و بی رونق و بی قدر آمده (سیف ع) پژمان ترا ز چراغ بر وزن زمان زمان گوید که بضم هم گفته اند صاحب جامع بر غمناک و افسرده قانع خان آرزو در سراج بذکر قول برهان می فرماید که صحیح بدین معنی به بای فارسی است **مؤلف** عرض کند که (بژمان به زای هوز) هم گذشت و ما تحقیقت ماخذ این چند را انجا ذکر کرده ایم و (پژمان) را که به بای و زای

فارسی می آید اصل قرار داده ایم و دربنجا همین قدر کافی دانیم که این مبدّل آنست به تبدیل
بای فارسی بعربی چنانکه تپ و تب و بحث کامل ماخذ همدرانجا کنیم ـ نسبت معنی این عرض
می شود که از اسناد پیش شده معنی پژمرده و پژمردگی هردو پیدا می شود و خیال غالب آنست
که معنی پژمرده حقیقی است و معنی پژمردگی مجاز آن و معنی بیان کردهٔ سروری از اسناد پیدا
نیست و محقّقین اہل زبان یعنی ناصری و جامع هم با سروری اتّفاق ندارند و ما بر غلبهٔ قول
هردو در معنی غبطه تأمّل کنیم انچه صاحب ناصری این را از پشیمان خیال می کند ما برعکس آن
می گوییم که پشیمان از پژمان تعلّق دارد چنانکه پشم مبدّل پژم است و ما حقیقت حال را
به پژمان عرض کنیم که چیست و دربنجا همین قدر اشاره کافی است که این اسم حال است
و با (پژمردن) که می آید تعلّق دارد (اردو) (۱) رشک بقول آصفیه ـ فارسی ـ اسم مذکر
کسی کی نسبت ہرا ان کے زوال کے بغیر رشک کرنا دیکھو (ارشک) (۲) دیکھو پژمان ـ

بژمژه | بقول جہانگیری و برہان و جامع با اوّل مضموم بثانی زده و میم مفتوح و زای
عجمی جانوریست شبیه بچلپاسه لیکن از چلپاسه بزرگتر و توجّه به نیّر اعظم دارد و آنرا آفتاب
پرست نیز گویند و بتازی حربا ـ صاحب ناصری فرماید که همان بژمزه **مؤلّف** عرض
کند که سندی که برای این از شیخ سودان پیش شده همان است که بر (بزمژه) مذکور که بهزای
هوّز دوم و زای فارسی چهارم گذشت و ای بر محقّقینے که یک سند را بکرد و لغت به تبدیل حروف
پیش می کنند و ما صراحت کامل همدرانجا و نیز بر (آفتاب پرست) و همدرانجا اشارهٔ این
کرده ایم که این اصل است و آن مبدّل این چرا نیست که این اسم جانور فارسی قدیم

است و نیز (اردو) دیکھو آفتاب پرست۔

بژلن | بقول سروری بحوالۂ تحفہ بہ زای فارسی بوزن رسن گل سیاہ تہ حوض باشد کہ آنرا لشن نیز گویند صاحب جہانگیری فرماید کہ این را لژن و لجن ہم خوانند صاحب رشیدی گوید کہ ظاہرا صحیح لژن است بلام صاحب ناصری گوید کہ این مبدل لژن است۔ صاحبان برہان و جامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی می فرماید کہ صحیح لژن است بلام و کسر زای فارسی و لجن و لشن مبدل آن **مؤلف** عرض کند کہ بیچارہ از تحقیقت واقف نیست نمی داند کہ اصل ہمہ لشن است بہ لام و شین معجمہ و نون کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی چیزی نرم و لغزیدہ و بی خشونت و بی نقش و سادہ و ہموار (کذا فی البرہان) پس چرا نباشد کہ فارسیان بقاعدۂ تبدیل شین معجمہ را بہ زای فارسی بدل کردہ (چنانکہ باشگونہ و باژگونہ) اسم جامد قرار دادند برای گل سیاہ تہ حوض و لای کہ آن ہم نرم و لغزیدہ می باشد و لام بموحدہ بدل شدہ بژن شد و ہمین است سند این تبدیل و زای فارسی بہ جیم تبدیل یافتہ لجن شد چنانکہ کژنگ و کجنگ (اردو) تہ حوض کی جمی ہوئی کالی مٹی مؤنث۔

بژمند | بقول برہان بروزن سمند (۱) گیاہی است خوشبو و فرماید کہ بقول بعض (۲) ہمان بخشت کہ خودرو ست شبیہ باسفناج کہ در غلہ زارہا کنارہای جوی آب می روید و در آشہا کنند صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید کہ (۳) بعضی بمعنی چوب بقم دانستہ اند کہ آنرا بپزند و سرخ رنگ کنند و فرماید کہ بہ زای عجمی اصح از عربی است (فردوسی طوسی ـہ) نہ کرپاس باشد بسان پرند نہ ہمرنگ گلنار باشد بژند (۴) و ہم او گوید کہ (۴) بمعنی حنظل نیز گفتہ اند (فخری ـہ) بوی خلقت

بهر کجا که گذشت به نیشکر آورده بجای بژند به صاحب جامع بر معنی اوّل و دوم قانع ـ صاحب
مؤیّد بر ذکر معنی اوّل قناعت کرده می فرماید که به زای هوّز هم آمده ـ خان آرزو در سراج بذکر
معنی اوّل و دوم فرماید که بعضی به بای فارسی گفته اند **مؤلّف** عرض کند که به زای هوّز
لغتی نگذشت و محقّقین ازان ساکت و به بای فارسی می آید و بر غست بجایش گذشت و صاحب
محیط بذیل آن اشارهٔ این کرده پس ما بمعنی اسم جامد فارسی قدیم دانیم و هم او ذکر بقم کرده
که معرّب بکم است و ما حقیقتش بر دارن پیمبر بیان کرده ایم و بر بقم هیچ اشاره بژند نکرد و نسبت
معنی سوم بیان کردهٔ ناصری عرض می شود که فارسیان این را بکم و به کاف فارسی هم گفته اند
که می آید ـ صاحب محیط بر قنابری می فرماید که بر غست است که فارسیان آنرا بزند هم گویند
و هم او ذکر (بژند) نکرد و بر حنظل گوید که بفارسی کبست و کبستو و هندوانهٔ تلخ و خر بزهٔ تلخ
و بهندی اندراین نامند و ما ذکر این بر (انجیر بغدادی) کرده ایم و از ینکه نسبت آن خیال
بعض است که ورای حنظل است صراحت مزید کنیم که حنظل بقول محیط گرم در سوم و بقولی در
چهارم و خشک در دوم و فرماید که کندی غلط کرده که سرد دانسته و ثمرش که در سایه خشک کنند
دران قوّت مسهل بلغم و سودا است و منافع بسیار دارد (الخ) بالجمله معنی اوّل را اگر غیر از دوم دانیم
ترکش بر بیان تفوّق داشت که هیچ صراحت آن نکرده اند که چه چیز است و نظر بر معنی دوم
این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و بزند به زای عربی مبدّل آن چنانکه باز و باژ و نسبت
دیگر معانی هم این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) ایک خوشبو گھانس جس کی کامل
کیفیت معلوم نہ ہو سکی ـ مؤنّث (۲) دیکھو بر غست (۳) دیکھو ایران پیمبر (۴) دیکھو انجیر بغدادی ـ

بژندی | بقول سروری به زای فارسی و نون بمعنی تنگی معیشت و بیچارگی بود و فرماید که
حرکتش متحقق نه شد صاحب برهان گوید که بر وزن لوندی بمعنی نامرادی و دردمندی و بیچارگی
و تنگی معیشت صاحب ناصری بذکر قول برهان می فرماید که (نژندی) را که به نون اول مصحفه
(بژندی) دانسته ـ صاحب جامع که از اهل زبان است متفق با برهان ـ خان آرزو در سراج
گوید که تصحیف نژندی است که بنون به همین معنی می آید صاحبان انند و موارد هم اتفاق با برهان دارند
با برهان **مؤلف** عرض کند که شک نیست که نژند به نون بکسر اول و فتح ثانی بمعنی اندوهگین
و غمناک و فرومانده و افسرده و سرفرو افگنده وغیره می آید و بزیادت تحتانی مصدری در آخر
نژندی را بمعنی مصدری توان گرفت ولیکن نمی توان قیاس کرد که این تصحیف است خصوصا
بلحاظ قول جامع که از اهل زبانست زیرا که موحده به نون و بالعکس آن بدل می شود چنانکه برسک
و نرسک پس توان گفت که این اصل است و آن مبدل این وجا دارد که بالعکس این
هم خیال کنیم ولیکن قیاس صورت اول را می پسندد که ژند در فارسی زبان بمعنی پاره پاره
و خرقهٔ کهنه می آید اگر موحدهٔ اول را بمعنی معیت گیریم و یای آخره را مصدری گوییم ـ اندرین صورت
معنی لفظی این بر سبیل مجاز موافق قیاس است و صورت ثانی هم نادرست نباشد ولیکن تبدیل
را تصحیف گفتن خان آرزو را می زیبد **(اردو)** معیشت کی تنگی ـ نامرادی ـ مؤنث ـ

بژنگ | بقول برهان و جامع و هفت و انند بر وزن فرنگ بمعنی کلید صاحب ناصری گوید
که تصحیف است و اصل (مدنگ) باشد **مؤلف** عرض کند که به زای هوز و دال مهمله هم
به همین معنی گذشت و با صراحت ماخذ (برنگ) کرده ایم که به رای مهمله مذکور شده و ما این را

اصل همه دانیم که اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دیکھو برنگ ۔

پژوال بقول برهان و ناصری و جامع بروزن احوال صدای را گویند که برگردد مانند صدای
کوه وگنبد و امثال آن خان آرزو در سراج گوید که این تصحیف است صحیح پژواک ببای فارسی
وکاف تازی در آخر است وتعجب می کند بر صاحب برهان که (پژواک) را هم بهمین معنی
آورده وگوید که این نیست مگر از کمال بی پروائی یا بی تنقیحی **مؤلف** عرض کند که الحق (پژواک)
به بای و زای فارسی وکاف در آخر عوض لام بهمین معنی می آید وصاحب برهان هم ذکرش کرده ولیکن
خان آرزو نمی داند که لغات متعدده مرادف یکدیگر است حالا عرض می شود نسبت ماخذ هر دو
که پژ بالفتح بمعنی کوه می آید و وال لغت عرب است که بقول منتخب بمعنی پناه است و
بقول آنند بشتافتن بسوی مکان و واک در فارسی زبان نام پرنده ایست کبود رنگ و منقارش
دراز پس قیاس اهل تحقیق متقاضی آنست که اهل زبان لغت را وضع کردند بترکیب لفظ
پژ و لفظ وال و معنی لفظی این کوه پناه و چیزی که بشتابد از کوه بسوی مکان و کنایه از آواز
که در گنبد و دره کوه بازگردد از سقف آن بسوی صداکننده و واک مبدل وال که لام
بدل شد به کاف چنانکه الملاک والماک پس متحقق شد که (پژوال) به بای فارسی و لام اصل
است و پژواک مبدلش و بژوال هم مبدل اصل به تبدیل بای فارسی بموحده چنانکه اسپ
واسب حالا عرض می شود که محققین اول الذکر که در ان دو از اهل زبانند چه خطا کردند که لغت
زبان خود را بیان کردند که موافق قیاس و ماخذ هم می باشد و صاحب برهان چه خطا کرد که در
تحقیق خود هم آنرا درست خیال کرد بس حقیقت جویان تصفیه این کنند که بی پروائی یا بی تنقیح

خان آرزو ـــــ ہمہ ہندیزاد است یا برہان (اردو) گونج۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث
آواز کا دیر تک رہنا یا گنبد وغیرہ میں چکر اتا رہنا۔ تصادم آواز۔ آواز کا ٹکرانا۔ آواز گنبد و
کوہ وغیرہ جو تصادم باد سے سرزد ہوتی ہے۔ صدا۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ گنبد کی
آواز وہ آواز جو کنوئیں یا پہاڑ سے ٹکرا کے نکلے۔

ل

بژوج | بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بالفتح با وضم زای فارسی بمعنی ابتدا کردن وبقول برہان وجامع وسراج وہفت بمعنی پیدا کردن وبہم رسانیدن صاحب ناصری بذکر قول برہان گوید کہ ہانا پژوہ است ومصدر آن پژوہش یعنی پیدا کردن وجویا شدن وپژوہندہ یعنی جوینده وطالب دانش را دانش پژوه وہمچنین حکمت پژوه وخرد پژوه وپژوه بکسر مخفف پژوه وبر این قیاس می آید صیغہا (انتہی) صاحب انند این را بہ جیم فارسی نوشتہ در تعریفش نقل قول صاحب ناصری کند بلاگذشت مؤلف عرض کند کہ محقق زباندان یعنی صاحب ناصری تسامح کند دانستحقیق قواعد زبان خود کار نمی گیرد پژوهش مصدری نیست اصلا بلکہ حاصل بالمصدر است از مصدر پژوہیدن و ذکر پژوہندہ و امثلہ اسم فاعل ہای ترکیبی درینجا ہیچ ضرورت ندارد۔ اکنون دریںجا تحقیق لفظ بژوج مقصود ماست کہ مبدل (پژوج) بہ بای فارسی باشد چنانکہ اسپ واسب و(پژوج) را صاحبان تحقیق ترک کرده اند وآن مبدل پژوه است کہ ہای ہوز بدل شده بہ جیم عربی چنانکہ تاه وتاج وناگاه وناگاج وپژوه اسم جامد فارسی زبان است بکسر اول وضم ثانی بمعنی تفحص وتجسس (کذا فی البرہان) و ہمین اسم جامد اسم مصدر (پژوہیدن) کہ بجایش می آید پس متحقق شد کہ لغت زیر تعریف مبدل

پژده است و معنی مرادفش بتمامه و معانی بیان کرده محققین بالا نتیجه بی غوری و تسامح و نا واقفی از حقیقت ماخذ و دیگر هیچ معاصرین عجم تحقیق مارا پسند کنند اختلاف اعراب تصرف محاوره باشد که ماخذ این تقاضای کسر اول کند (اردو) تجسس بقول آصفیه. کھوج. تحقیقات جستجو. مذکر۔

بژوک | بقول مؤید بحواله دستور بالضم بزای فارسی نارپستان و بحواله لسان الشعرا گوید که بمعنی پژول بالام و ربابِ بای فارسی بزای فارسی می آید۔ صاحب هفت نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که اگر سند استعمال پیش می شد عرض می کردیم که مبدل پژول است چنانکه اسپ و اسب و الماک و المکاک و بدون سند استعمال تسلیمش نه کنیم که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) دیکھو بژول۔

بژول | بقول جهانگیری باول مضموم استخوان شتالنگ و آنرا بجول نیز خوانند صاحبان رشیدی و برهان و جامع و سراج این را مرادف بجول گویند که گذشت صاحب ناصری بچول بجیم فارسی را هم مرادف این داند۔ خان آرزو در سراج باتفاق جهانگیری گوید که عوام آنرا قاب گویند و بجول بجیم مبدل این و فرماید که این لغت را به تبدیل بای تازی و فارسی باهم قائل باید شد اگرچه هیچ یکی از ارباب فرهنگها نه نوشته و بحواله مؤید گوید که بمعنی پستان زنان و گلوله که طفلان بدان بازی کنند و بمعنی فندق نیز آورده و قوسی هم بحواله بعض نسخ بمعنی فندق و صفت پستان گفته چنانکه بژول پستان گویند و غالباً مراد از فندق پستان است و اغلب که بمعنی فندق به بای پارسی باشد و بمعنی کعب ببای تازی والله اعلم (انتهی) **مؤلف** عرض کند

کہ بجول بجایش گذشت و بجل بدون واو ہم و باصراحت ماخذ ہم در انجا کردہ ایم و این مبدل پژول است کہ بہ بای فارسی اوّل می آید و معانی متعددہ دارد ولیکن فارسیان در ین لغت مبدّلہ صرف یک معنی مذکور المصدر را گرفتہ اند و انچہ بعض محققین بژوک را بمعنی نارپستان ۔ مرادف این گرفتہ اند چنانکہ اشارۂ آن ہم در انجا کردہ ایم نسبت آن عرض میشود کہ این معنی با دیگر معانی بیان کردۂ خان آرزو در اصل لغت (پژول) می آید ولیکن محققین بالا در ینجا ترکش کردہ اند و انچہ صاحب مؤید ذکر این بمعانی متعددہ کردہ چنانکہ خان آرزو گوید بای فارسی است نہ عربی بالجملہ این را بمعنی استخوان شتالنگ و مرادف بجول دانیم و بس

(اردو) دیکھو بجل ۔

بژولش | بقول رشیدی مرادف بشولش بالکسر بمعنی ژولش و شولش مرادف ژولیدن و ژولیدگی و فرماید کہ موحدہ اصل کلمہ نیست لیکن چون بسیار مستعمل شدہ گویا از اصل کلمہ شدہ بنابرین در ینجا مذکور ۔ خان آرزو در سراج نقلش کرد و غلطی رشیدی را دور کرد کہ این را مرادف بژولیدن نہ نوشت زیرا کہ بژولیدن مصدر است و این حاصل بالمصدر این و درست است کہ مرادف ژولیدگی است ولیکن بای زائد را کہ در استعمال تسلیم کردہ ایم ما این بوجہ تسلیم نکنیم کہ محققین زبان فارسی این را ترک کردہ اند بلکہ محققین مصادر فرس ہم مصدر (بژولیدن) را نہ نوشتہ اند و بر (ژولیدن) قناعت کردہ اند کہ اصل است البتہ (بشولیدن) کہ می آید ابو شیفتہ آن بشولش را موافق قیاس دانیم با بای زائدہ (اردو) دیکھو ژولیدگی جو حاصل بالمصدر ہے ۔ مصدر ژولیدن کا ۔

بژهان | بقول رشیدی و برهان و ناصری و جامع و سراج بضم با و سکون ژا - غبطه باشد یعنی خوبی در دیگری بیند برای خود خواهد بی آنکه از و زائل شود بخلاف حسد (بهرامی ؎) بر پیچش زلف تست شب را غیرت ٭ بر تابش روی تست مه را بژهان ٭ صاحب جامع فرماید که این به بای فارسی هم می آید صاحب مؤید فرماید که بمعنی آرزو ست **مؤلف** عرض کند که صاحب سروری همین لغت را به میم عوض های هوز آورده که بجایش مذکور شد و همین سند بهرامی را در انجا ذکر کرده در مصرع دومش بجای بژهان - بژمان نقل کرده جهت است ازین تحقیق لغات خیال ما همین قدر هست که در سروری تصرف کاتب راه یافت و او بژهان را بژمان نوشت و در نقل سند هم تصرف کرد و وجود لغت بژمان به میم آنرا در غلط انداخت بای حال در بنجا همین قدر کافی است که این مبدل پژهان است که به بای فارسی به همین معنی می آید چنانکه اسب و اسپ و این مرادف رشک است که بجای خوش می آید و فرق رشک و حسد همین است که بالا مذکور شد و انچه بعض محققین این را آرزو گفته اند تسامح شان است معلوم می شود که از بعض محققین زبان عرب ایشان در تسامح افتاده اند که بر معنی غبطه رشک را گذاشته بر آرزو قناعت کرده اند و ما به (ارشک) صراحت کافی کرده ایم که بجایش گذشت **(اردو)** دیکھو ارشک -

بژیر | بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بالفتح و کسر زای فارسی بمعنی (۱) بازو و جناح و (۲) پر و (۳) پشم و (۴) صوف **مؤلف** عرض کند که همه محققین زبان فارسی و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال این بدست آید اسم جامد فارسی قدیم و معنی دوم را حقیقی دانیم و دیگر همه معانی مجاز آن **(اردو)** (۱) پکھ - مذکر - دیکھو بژهی کے دوسرے معنے (۲) پر -

مذکر۔ دیکھو۔ بال کے دوسرے معنے (۳) پشم۔ مذکر۔ دیکھو پشم (۴) صوف۔ مذکر۔ دیکھو بنات۔

بای موحدہ با سین مہملہ

بس بقول سروری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج بضمّ با (۱) سیخی کہ کباب بران کشند و بلسک نیز گویند و بعربی سفود خوانند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبانست و بس (**اردو**) سیخ۔ مؤنث۔ دیکھو باب زن۔

(۲) بس۔ بقول رشیدی و ناصری و جامع و فدائی و سراج بالفتح بمعنی کافی (حکیم سنائی ؎) اوّل و آخر قرآن زچہ با آمد و سین ؛ یعنی اندر رہ دین رہبر تو قرآن بس ؛ صاحب ناصری گوید بستدہ و بسندہ بہمین معنی کافی است و صاحب برہان ہم بذیل این ذکر بسندہ کردہ۔ بہار گوید کہ دراصل بمعنی کفایت است و بمجاز کافی **مؤلف** عرض کند کہ بسندہ کہ بمعنی پسند و سزاوار و کافی و تمام می آید مرکب است ازہمین و صراحت کاملش بجایش کنیم۔ صاحب منتخب گوید کہ در عربی زبان ہم بہ تشدید سین بہمین معنی آمدہ پس آن مفرس باشد و دیگر صاحبان لغت ہم ذکر تعریب این کردہ اند۔ مخفی مبادکہ ہمین کلمہ در ترکی زبان بقول صاحب کنز بمعنی لاشک آمدہ مخفی مبادکہ بعض محققین کہ بس را بمعنی حسب نوشتہ اند مقصد دشان ازہمین معنی است کہ حسب در عربی زبان بمعنی کافی آمدہ۔ دیگر ہیچ (**اردو**) بس۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ کافی۔ مکتفی۔

(۳) بس۔ بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و فدائی و سراج بالفتح بمعنی بسیار (عسجدی ؎) بس کس کہ ز زردشت بگردید و کنون باز ؛ ناچار کند روی سوی قبلۂ زردشت ؛ بہار گوید کہ اینمعنی بمجاز است **مؤلف** عرض کند کہ بہ تحقیق مابمعنی کثرت است و بسی و بسا

وبسیار وضع شد از همین چنانکه می آید و از کنز اللغات می کشاید که بمعنی مبالغه لغت ترکی است پس جز این نباشد که فارسیان استعمالش کردند و لغات مرکبه بترکیب خود وضع کردند (اردو) بس بقول آصفیه - فارسی - بهت - بکثرت -

(۴) بس - بقول برهان و ناصری و جامع و سراج بالضم مخفف بوس هم که عرب قبله می گویند مؤلف عرض کند که نظر بر اعتبار قول صاحبان ناصری و جامع که از اهل زبانند بدون سند استعمال هم این را تسلیم کنیم و موافق قیاس هم که واو حذف شد (اردو) بوسه - بقول آصفیه - فارسی - مذکر - چوبتی -

(۵) بس - بالفتح بقول برهان و ناصری و جامع ترجمهٔ فقط مؤلف عرض کند که صاحب سواء السبیل این را بدین معنی معرب گفته - پس اسم جامد فارسی زبان و مجاز معنی دوم است (اردو) بس - بقول آصفیه - فارسی - فقط - صرف -

(۶) بس - بقول برهان و جامع بالفتح امر به قطع کردن یعنی قطع کن صاحب ناصری گوید که این بمعنی خاموش است یعنی امر - خاموش شو (ہ) چون با دل تو نیست وفا در یک پوست ٭ در پیش تو یکرنگ بود دشمن و دوست ٭ رو رو که شکایت تو ناگفته به است ٭ بس بس که حکایت تو نشنفته نکوست ٭ خان آرزو در سراج بحواله طوسی گوید که بمعنی منع و نهی از قول یا فعل و فرماید که این اقرب بتحقیق است مؤلف عرض کند که قولش دور از تحقیق که منع و نهی اصلا نیست بلکه این مخفف (بس کن) است یعنی کافی است ما را و زیاده مگو - متعلق باشد به معنی دوم که گذشت حیف است که محققین اوّل الذکر این را امر قرار داده اند و نفی آن نشد

کہ بسیدن یا وسیدن مصدری نیست و (بس کردن) البتہ می آید ولیکن امر حاضرش (بس کن) است وہمانا این مخفف آنست (اردو) بس ۔ بقول آصفیہ ۔ ٹھیر ۔ دم لو ۔ چپ ۔ خاموش ۔ مؤلّف عرض کرتا ہے کہ (بس کرو) کا مخفف ۔

(۲) بس ۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچار بمعنی دوبارہ مؤلّف عرض کند کہ مقام دم زدن نیست کہ معاصرین ہرچہ می خواہند استعمال می کنند و محققین ہرچہ می فہمند حوالۂ قلم می کنند و معاصرین ما کہ عجم زاد بودہ اند سکوت کنند بر قول صاحب روزنامہ و می فرمایند کہ در محلّ معنی سفرنامہ تسامحی راہ یافتہ باشد بخیال مؤلّف جز این نیست کہ ہمان معنی ششم است کہ گذشت طرز تعریف صاحب روزنامہ حقیقت جویان را بغلط می اندازد مقصودش ہمین باشد کہ معاصرین عجم (بس) را بمعنی بس کن استعمال کنند چنانکہ صراحتش بر معنی ششم کردہ ایم یعنی دوبارہ این کار را مکن محقق کم سواد مقصود لغت را نفہمید و بتعریف آن بر الفاظ (دوبارہ) قناعت کرد ۔ معاصرین عجم خیال ما را قبول می کنند و می فرمایند کہ الحق ہمین است و بس (اردو) دوبارہ ۔ بقول آصفیہ ۔ دوسرے مرتبہ ۔ دوسری دفعہ ۔ بار دیگر ۔ مکرر ۔ پھر ۔

(۸) بس ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ چون کلمۂ از بران داخل شود معنی شرط بہم رساند در مقصور جملۂ دیگر کہ حکم جزا دارد بعد از ان می باید و آن با کاف بیانیہ بود و گاہی نبود و گاہی چنانست کہ حکم قضیہ بہم رساند و شرط و جزا نبود چنانکہ ؏ از بس دیوانگی سر بصحرا زدم ؏ زلہ بردارش بہار نقل ہمین عبارت کردہ مؤلّف عرض کند کہ صراحت کامل را (از بس) و (از بسکہ) بجایش گذشت نمی دانیم کہ محقق نازک خیال چرا این را بر کلمۂ بس قائم کردہ است اگر بیان مرکبات

را در مفردات جا دہیم موضوع لغت بربادی رود (اردو) دیکھو ازبس۔ ازبسکہ۔

بس آمدن باکسی مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) حریف شدن در زور و قوت باکسی صاحب بحر ہمزبانش و صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ (۲) عہدہ برآشدن (امیر خسرو ط) ز دست جور نمی خواہمت کہ بینم روی ٭ ولیک با دل خود کام بس نمی آیم ٭ (صائب ط) آرزو خار و خسی نیست کہ آخر گردد ٭ ورنہ باشعلہ خوی تو کہ بس می آید ٭ **مؤلف** عرض کند کہ من وجہ بمعنی اوّل متعلق بمعنی سوم بس بہ سبیل مجاز است و معنی دوم متعلق بمعنی دوش و معنی تحقیقی ایں (۳) (اکتفا کردن و باز آمدن) (**اردو**) (۱) زور و قوّت میں کسی کے ساتھ مقابل ہونا (۲) عہدہ برا ہونا۔ دیکھو (برآمدن از عہدہ) (۳) اکتفا کرنا۔ دیکھو اکتفا کردن۔

بس آمدن برکسی مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف (بس آمدن باکسی) بمعنی اوّلش (امیر خسرو ط) خراب گشتم و برخویش بس نمی آیم ٭ کہ ہیچ با چو توئے ہمنفس نمی آیم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ از سند بالا معنی سوم مصدر گذشتہ پیدا است کہ حقیقی است یعنی اکتفا کردن و باز آمدن۔ مقصود شاعر ہمین قدر است کہ اگرچہ خراب گشتم ولیکن اکتفا بر خرابی خود نمی کنم و جا دارد کہ (ولیکن بر خود غالب نمی آیم) گیریم مگر بخیال ما اوّل بہتر از آخر است۔ فتامّل (**اردو**) دیکھو (بس آمدن باکسی) کے پہلے اور تیسرے معنے۔

بسا بقول سروری و برہان و ناصری و جامع (۱) ای بس و (۲) نام شہریست از فارس کہ آنرا فسا ہم گویند صاحب غیاثی کہ از علمای معاصرین عجم بود می فرماید کہ چہ بسیار و بسیار بسیار۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی بسیاری و فرماید کہ غالباً ماخوذ است از بس **مؤلف** عرض کند کہ تحقیق ہمین است کہ مرکب شد با بس بمعنی سوش و تحتانی یا او و بسی کہ می آید در فارسی

زبان ترجمہ آن (بہت سے) در اردو و مرادف (بسیار)
اندرین صورت بسا مبدل بسی کہ تحتانی بدل شده
به الف چنانکه تازیانه و تازآنه۔ صاحب ناصری
این را از قبیل خوشا گوید اندرین صورت الف
مبالغه باشد که ذکرش بر (الف مبالغه) گذشت
اندرین صورت قول فدائی تائید خیالش می کند
چنانکه (ع مثل) ای بسا آرزو که خاک شده۔
مؤلف عرض کند که ما هم ازین اختلاف
نداریم باقی حال این همه اعتبارات است
دبس ماخذ اول باشد یا دوم و لیکن مرکب است
از لفظ بس و نسبت معنی دوم عرض می شود که
چا یار دیگر از کثرت آبادی بدین نام موسوم شده
باشد یا دیگر معانی لفظ بس را در وجه تسمیه این
دخلی باشد واللّٰه اعلم (اردو) (۱) بہت
سے۔ بہت زیاده (۲) فارس کے ایک شہر کا
نام بسا ہے۔ مذکر۔

بسا آسیا کو غربال بود | مثل۔

چو بشد مزدور دیوان بود | صاحب
محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال
ساکت **مؤلف** عرض کند که این مرادف
(بس۔ قامت خوش که زیر چادر باشد۔ کو چنون
باز کنی مادر مادر باشد) که می آید۔ مقصود آنست
که اعتبار بر صورت ظاهری نباید کرد و از حقیقت
حال واقف شدن ضروراست فارسیان این مثل
را در محلے استعمال کنند که مقصود از نصیحت بالا باشد
یعنی بر آواز بلند آسیا نباید که خوف کنند زیرا که چون
حقیقت را دریابند ظاهر می شود که آله ایست و
بس که خود ما۔ در دیوانش قائم کرده ایم و همچنین
بر قامتی که زیر چادر خوش می نماید اعتبار نباید
کرد ممکن است که داخل چادر جثه فاسده خود
نمو باشد۔ حاصل اینست که بر ظاهر صورت اعتبار
نکنیم و از حقیقت هر کار واقف شده کار کنیم چنین
شارحین سکندرنامه در معنی این شعر کارها کرده اند
و ما هم جز فهمیده ایم حواله قلم کرده ایم (اردو)

دکن میں کہتے ہیں "اور ہر چادر اندر مادر کے ظاہر پہ سجاے اندر کرپاے "

بسابس | اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی است بالفتح بمعنی (۱) سخن ہای باطل و (۲) جاہای خالی صاحب انند این را لغت عرب گوید بفتح اول وکسر ثانی بمعنی (۳) زمین خالی آب وگیاہ و این جمع بسبس صاحب منتخب فرماید کہ بسبس بفتح ہر دو با در عربی بیابان خشک را گویند و بسابس جمع آن و ذکر معنی اول ہم کردہ مؤلف عرض کند کہ بس بمعنی فقط بجایش گذشت۔ اگر سند استعمال پیش شود قیاس توان کرد کہ فارسیان الف عطف درمیان دو بس بس آوردہ بسابس کردہ باشند از قبیل پیاپی معنی حقیقی این فقط و فقط۔ صرف و فقط مبالغہ ایست و بس و معنی اول و دوم مؤلف قیاس است بر سبیل کنایہ و از بیکہ عربان بسبس را معرب کردہ بمعنی فقط استعمالش کردہ اند عجبی نیست کہ تکرار این را کنایہ از بیابان خشک گرفتہ باشند کہ متعلق بمعنی سوم است و بسابس بقاعدۂ شان جمع آن واللہ اعلم بحقیقتہ

اطال (اردو) (۱) بیہودہ باتیں۔ مؤنث (۲) خالی جگہ۔ مؤنث (۳) وہ زمین جس میں گھانس بھی نہ ہو اور پانی بھی۔ مؤنث۔

(الف) بساحل بردن | استعمال۔

(ب) بساحل رسیدن | الف بمعنی رساندن بساحل و (ب) لازمش ولیکن فارسیان ہر دو را کنایۃً بمعنی بمقصد رساندن و رسیدن ہم گیرند۔ معاصرین عجم در زبان دارند و معنی اول [illegible] است (صائب ؎) خضر [illegible] اول [illegible] [illegible] را زود تر دریا بساحل می برد (ولہ ؎) زچاہ موجہ بساحل نمی رسد صائب ز سیل دیگ بسر منزل رضا نرسد (ولہ ؎) زبحر اگرچہ

(۱۹۹۹)

بساحل رسیده ام صائب ؎ ہماں ملاحظه از موجه خطر دارم ؎ (اردو) الف کنارے	پر پہنچانا۔ ساحل پر لیجانا (ب) کنارے پر پہنچنا۔ ساحل پر پہنچنا۔

بسار بقول خان آرزو و سراج بکسر و در آخر رای مہملہ بمعنی دست سودن که بتازیش لمس گویند **مؤلف** عرض کند که دیگرکسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم برزبان ندارند و مصدر (بسارون) که می آید بمعنی شیار کردن زمین است و صدرت لغت مصدری رانمی ماند پس چطور معنی دست سودن را تسلیم کنیم وی پرسیم از محقق هندنژاد که اگر مقصود تو از لمس بود که حاصل بالمصدر است چرا بر لمس قناعت نکردی و چرا (دست سودن) را در معنی این نوشتی۔ باقی حال ما این را تسلیم نه کنیم و غلط دانیم در فارسی زبان و انچه در عربی بقول انند بالکسر جمع (بسر بمعنی نو و تازه از هر چیزی و آب تازه یا آب باران تازه باریده) است از موضوع ما خارج۔ مخفی مبادکه بشار به شین معجمه بمعنی لمس می آید و خان آرزو هم ذکرش کرده و حوالهٔ این هم در انجامی دهد اگر سند استعمال این پیش شود این را مبدّل آن توان گرفت بمعنی لمس چنانکه کشتی و کستی (اردو) لمس۔ مذکر۔ دیکھو بسپودان۔

(الف) **بسارون** الف۔ بقول انند (ب) **بساروه** بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بالفتح و بالکسر بمعنی شیار کردن زمین و (ب) بقول لش بالفتح زمینی که بجهت کاشتن چیزی آب داده باشند صاحبان سروری و برهان و ناصری و جامع و سراج	ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که اگرچه محققین مصادر فارسی زبان غیر از انند و فرہنگ فرنگ ذکر الف نکرده اند ولیکن وجود (ب) که اسم مفعول آنست تصدیق (الف) می کند و الف مرکب باشد از بسار و علامت مصدر (دن)

وموحده در بسار زائد و سار بقول برہان بمعنی جا و
محل عموماً و جای افشردن انگور خصوصاً گویند پس
بمعنی خاص فارسیان جای افشردن ہر قسم غلّه و
محل و مقام زراعت را بر سبیل مجاز اراده کردند
و از ان مصدری وضع کردند که بمعنی حقیقی درست کردن جای
افشردن غلّه و تیار کردن است (اردو) (الف) کاشت
کی زمین کا درست کرنا (ب) وہ زمین جو بغرض کاشت
درست کی گئی ہے۔ مؤنث۔

بساره | بقول سروری - بحوالهٔ تحفه به سین و رای مهملتین بوزن کناره (۱) صفّه باشد صاحب جہانگیری صراحت کند که بااوّل مکسور است بمعنی (۲) بام صفّه و بقول بعض صفّه و صاحب رشیدی متفق با او و بقول برہان و ناصری بالفتح و بالکسر ایوان و صفّه صاحب جامع بر صفّه و ایوان قانع - خان آرزو ہم در سراج ذکر این بہر دو معنی بالا کرده **مؤلف** عرض کند که ایوان و بام بجای خودش گذشت و صفّه بقول منتخب لغت عرب است بالضم و تشدید فا بمعنی ایوان خانه و فرق ایوان و بام از تعریفاتش ظاہر است که گذشت باقی حالِ این را بہر دو معنی بالا اسم جامد فارسی زبان دانیم و عجبی نیست که فارسیان لغت عرب بسر را که تعریفش بذیل بسار گذشت بزیادت الف و ہای نسبت در آخر مفرّس کرده باشند برای این دو معانی واللّٰه اعلم معاصرین عجم این را بر زبان ندارند و بام و ایوان را استعمال کنند (اردو) (۱) دیکھو ایوان (۲) دیکھو بام۔

بساز آمدن | مصدر اصطلاحی - بساز و ادای
آمدن است یعنی بخوبی و خوش اسلوبی و خوش
وضعی و باساز و سامان آمدن (صائب) در
بغل شیشه و در دست قدح در بر چنگ ز چشم
بد دور که بسیار بساز آمده (اردو) ساز و سامان
کے ساتھ آنا - خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ آنا -

(۳۲۶۴)

(۹۷۴۳)

بسازماندن مصدر اصطلاحی۔ بہ سازو سامان وبحالت درست ماندن است (ظہوری ؎) اگر زعمکدہ بانخیرد این شیون ؛ چنین | بسازنماند طرب سرای کسی ؛ (اردو) اچھی حالت میں رہنا۔ سازوسامان کے ساتھ رہنا۔

بساط بقول وارستہ (۱) معروف و (۲) نطعی کہ جوہری جواہر را بران ریختہ در نظر مشتری عرض وہد یا برشتہ کشد (ظہوری ؎) زمین نثار خرد طرح نشاط افگند است ؛ جابجا از نثار در انبساط افگند است ؛ گرو بہ دل از ادویہ اش کیسہ نفع ؛ سینہ زجواہرش بساط افگندست ؛ بہار نسبت معنی اوّل گوید کہ فرش وگستردنی چون بساط قمار وبساط شطرنج و متاع خانہ و اثاث البیت ورخت وقماش وسرمایہ ودستگاہ و (تہ بساط) ازمایہ اندکی باقی ماندہ (نظامی ؎) فراخ افگند بارگہ بر بساط ؛ باندازہ خندد چو یابد نشاط ؛ وفرماید کہ (۳) از بساط آن سفرہ چرمین ہم ارادہ میتوان کرد کہ در وقت طعام کشیدن می گسترند وذکر معنی دوم ہم کندہ و فرماید کہ بہر تقدیر بالفظ آراستن وافشاندن وافگندن وانداختن و برچیدن و برہم پیچیدن وبہم پیچیدن وبریک دیگر زدن وچیدن ودرنوردیدن وریختن وطی شدن وطی کردن وکشادن وکشیدن وگستردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است وبقول منتخب بالفتح زمین فراخ وہموار وبالکسر گستردنی وحصیر وقالین وبستر۔ فارسیان استعمال این بقاعدۂ خود بترکیب لغات فارسی می کنند کہ در ملحقات می آید و انحصار مصادر بالا وتخصیص بامعانی بالاضرورت ندارد (صائب ؎) نہ زروسیم نہ لعل ونہ گہر خواہد ماند ؛ در بساط تو ہمین گرد سفر خواہد ماند ؛ (اردو) بساط۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ بستر۔ فرش۔ بچھونا۔

(الف) **بساط آرا** استعمال - (الف) بقول

(ب) **بساط آراستن** بحر صاحب صدرے

(ج) **بساط آرای** صاحب آصفی ذکر

(ب) کردہ از معنی ساکت و (ج) را مرادف

(الف) گوید و بہار بر ذکر (ج) قانع (نظامی

ﮯ) بساطی چہ باید بر آراستن ٭ کز و ناگزیر است

بر خاستن ٭ **مؤلف** عرض کند کہ (ب) کنایہ

باشد از نشستن بر فرش مسند و (الف) اسم فاعل

ترکیبی است یعنی کسی کہ بر فرش مسند نشیند و

(ج) بزیادت تحتانی در آخر - ہمان چنانکہ

پا و پای - مخفی مباد کہ سند نظامی برای (بساط

برآراستن) است کہ می آید - عیبی ندارد کہ

کلمۂ بر دران زائد است (اردو) الف -

مسند نشین (ب) مسند پر بیٹھنا (ج) مسند نشین -

(۳۳۸۰) **بساط آسیا** استعمال - مرکّب اضافی باضافت

تشبیہی فارسیان آسیا را بہ بساط تشبیہ دادہ اند

کہ بساط آسیا آسیا باشد دیگر ہیچ (صائب ﮯ)

یک دل آسودہ نتوان یافت در زیر فلک ٭ در

بساط آسیا یکدانۂ نشکستہ نیست (اردو) بساط

آسیا بترکیب فارسی آسیا کو کہہ سکتے ہیں - مذکّر -

(۳۳۸۱) **بساط آفرینش** استعمال - مرکّب اضافی

باضافت تشبیہی - فارسیان آفرینش را بہ بساط

تشبیہ دادہ اند کہ بساط آفرینش آفرینش باشد

دیگر ہیچ (صائب ﮯ) گوہر شہوار عبرت گرنمی

آید بدست ٭ از بساط آفرینش من چہ بہ پیمانہ آتش

(اردو) بساط آفرینش بترکیب فارسی -

آفرینش کو کہہ سکتے ہیں - مذکّر -

(۳۳۸۲) **بساط آینہ فام** استعمال - مرکّب توصیفی

فارسیان آینہ فام را بہ صفت بساط آوردہ اند

و بساط استعارہ از لوح و این کنایہ باشد از آسمان

(انوری ﮯ) بی قلم بر بساط آینہ فام ٭ صورت

آفتاب بنگارد ٭ (اردو) دنیا - مؤنث -

بساط افشاندن مصدر اصطلاحی -

صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت -

مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از گستردن
بساط و ازسند او (بساط فشاندن) ہیچ است
چنانچہ ندارد کہ فشاندن مخفف افشاندن است
(طالب آملی ع) فشاندی بر دلم پیرایہ حسن ٭
بساط حسن بر خرمن فشاندی ٭ (اردو) فرش
کرنا۔ بقول آصفیہ۔ بستر بچھانا۔ بچھونا کرنا۔

(۱) **بساط افگن** | اصطلاح۔ (۱) بقول
(۲) **بساط افگندن** | بہار و بحر فراش را گویند
(میر خسرو ع) فرش کشادند بساط افگنان ٭
پیش ستادند سماطین زنان ٭ صاحب آصفی
ذکر (۲) کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ فرش کردن باشد و (۱) اسم فاعل ترکیبی
است (ظہوری ع) بہ گلزارش افگندہ عشرت
بساط ٭ نگنجید در پوست گل از نشاط ٭ (اردو)
(۱) فراش۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ فرش
بچھانے والا۔ جھاڑو۔ بہار و دینے والا۔ وہ شخص
جس کے سپرد فرش و فروش کی خدمت ہو (۲)
فرش بچھانا۔

بساط انداختن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ سامان فروخت را در بازار بترتیب
نہادن بر فرش (ثنائی مشہدی ع) طبع جادو
فہم بساط سخن ٭ باز بر طرز دیگر اندازد ٭ (ظہوری
ع) تا ہوس ہر سو نہند از دبساط خیرگی ٭ عشق
دکاندار بازار حیا را گرم کرد ٭ (اردو) بازار میں
سر راہ دوکان لگا کر بیٹھنا۔ صاحب آصفیہ نے
بساطی پر لکھا ہے۔ بازار میں سر راہ دوکان لگا کر
بیٹھنے والا۔ خردہ فروش۔ لیکن فارسی میں دوکان
لگانا کے معنے عام ہیں۔

بساط بارگاہ | اصطلاح۔ خیمہ بارگاہ شاہ
است و این استعارہ باشد کہ فارسیان بساط را
بمعنی خیمہ بر سبیل مجاز استعمال کردند (انوری ع)
بر بساط بارگاہت جای صبح است آفتاب ٭
چرخ گفتش خویشتن را چند بر جای بری ٭

(اردو) شاہی خیمہ۔ مذکّر۔

بساط بحر | اصطلاح۔ مرکّب اضافی است (۱) فارسیان بحر را بہ بساط تشبیہ داوند و بساط بحر بحر باشد و (۲) کنایہ از (قبضۂ بحر) کہ بساط را استعارۃً بمعنی قبضہ و حیطۂ اقتدار و وسعت استعمال کردہ اند (صائب ع) نیست صائب در بساط بحر این دستگاہ کو آنقدر گوہر کہ دارد دیدۂ ما در صدف (اردو) (۱) سمندر کو بہ ترکیب فارسی بساط بحر کہہ سکتے ہیں۔ مذکّر۔ (۲) سمندر کا قبضہ مذکّر۔ سمندر کا حیطۂ اقتدار مذکّر۔ سمندر کی وسعت۔ مؤنث۔

بساط بر آراستن | مصدر اصطلاحی۔ معزّ علیہ ہمان (بساط آراستن) است کہ گذشت بزیادت کلمۂ بر بر مصدر آراستن و سند این ہم ہمدر آنجا مذکور (اردو) دیکھو بساط آراستن۔

بساط بر چیدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت لطف عرض کند کہ برداشتن و طی کردن بساط باشد ہمان است کہ بر (برچیدن بساط) گذشت۔ (دانش مشہدی ع) بذوق آشتی از دوستان رنجیدنی دارد کہ بساط دوستداری چیدن و برچیدنی دارد کہ اسنادہا واضح تر ازین سند است (ظہوری ع) گو ملال دائمی از سینہ ام برچین بساط کہ بہر دلہا انبساط جاودان آوردہ ام کہ (ولہ ع) کنجی بنشین بساط برچین کہ ہر چیز جز او ز دل برچین کہ (اردو) بساط لپیٹنا۔ دیکھو (برچیدن بساط)

بساط برہم پیچیدن | مصدر اصطلاحی مرادف (بساط برچیدن) است سند این بر (بساط پیچیدن) می آید (اردو) دیکھو بساط پیچیدن۔

بساط برہم چیدن | مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بساط برچیدن) است کہ گذشت (ظہوری ع) تا بساط آرزوی وصل برہم چیدہ ام کہ آن سر و سامان ندارد لی سر و سامان تو کو

(اردو) دیکھو (بساط برچیدن)

(۳۳۸۸) **بساط برکید گرزدن** مصدر اصطلاحی۔ تعریف این باسندش بر (بساط زدن) می آید (اردو) دیکھو بساط زدن۔

بساط پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی نوردیدن بساط و مرادف ہمان (بساط برچیدن) است (صائب ع) کمن با خاکساران سرکشی در روزگار خط ؎ کہ می پیچد بساط حسن را برہم غبار خط ؎ مخفی مباد کہ سند صائب برای (بساط برہم پیچیدن) است کہ گذشت محقق ہند نژاد از نزاکت کارگرفت ولیکن این مصدر خلاف قیاس نیست معاصرین عجم ہم زبان وارند (اردو) دیکھو (بساط برہم پیچیدن و برچیدن۔

(۳۳۸۹) (۱) **بساط جہان** استعمال۔ ہردو مرکب اضافی

(۳۳۹۰) (۲) **بساط چمن** است کہ از بساط جہان۔ جہان مراد است و از بساط چمن۔ چمن۔ راہن ہردو در تشبیہات بساط داخل (صائب ط) صائب چو در بساط جہان برگ عیش نیست ؎ دردا غ غوطہ زن کہ گلستان کند ترا ؎ (ولہ ط) تقصیر سادہ لوحی آئینۂ دل است ؎ نقشی گر از بساط جہان دلپذیر نیست ؎ (ولہ ع) حسن برشتہ کہ نگہ را کند کباب ؎ امروز در بساط چمن غیر لالہ نیست ؎ (اردو) (۱) بساط جہان (۲) بساط چمن۔ فارسی ترکیب کے ساتھ جہان اور چمن کو کہہ سکتے ہیں

بساط چیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر عرض تجمل دادن و فرماید کہ بساط برچیدن برعکس آن است (صائب ع) چون غنچہ این بساط کہ بر خویش چیدہ ؎ تا میکشی نفس ہمہ را باد بردہ است ؎ (نظیری نیشاپوری ع) حریف بین چہ براحت بساط می چینند ؎ ززیر پای افلاک غافل افتادہ است ؎ (ظہوری ع) گریۂ خونین بساطی چیدہ در بازار شوق ؎ ای چکد یاقوت ...

از پنجۂ مژگان ما ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دوکان لگانا۔ دوکان سجانا۔

(الف) **بساط خاک** | اصطلاح۔ بقول بحر (ملحقات برہان) و مؤید و ہفت و انند زمین باشد صاحب شمس ....

(ب) **بساط خاکی** | را بہ ہمین معنی آوردہ (صائب ؎) من آن لعل گران قدرم ببساط خاک را صائب ؎ کہ بوسد دست خود ہر کس مرا از خاک برگیرد ؎ **مؤلف** عرض کند کہ (الف) مرکب اضافی است بہ اضافت تشبیہی (ب) مرکب توصیفی است و کنایہ از زمین کہ فرش خاک ہمان است (اردو) بساط خاک بترکیب فارسی زمین کو کہہ سکتے ہیں۔ زمین دیکھو ارتا۔

بساط خانہ | اصطلاح۔ بقول (خان آرزو در چراغ) و بقول بحر و انند بمعنی متاع خانہ (رضی دانش ؎) بساط خانہ چندان در رہ سیلاب اندازم ؎ باحسان می کنم از خود خجل غارتگر خود را ؎ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی فرش خانہ و بر سبیل مجاز بمعنی متاع خانہ مستعمل شد و دیگر ہیچ (اردو) متاع خانہ۔ گھر کا اسباب۔ مذکر۔

بساط خوبی | استعمال۔ مرکب۔ اضافی باضافت تشبیہی بمعنی خوبی کہ فارسیان خوبی را بہ بساط تشبیہ دادہ اند (انوری ؎) ماہ را بر بساط خوبی تو ؎ عقل بر ہیچ گوشہ بنشاند ؎ (اردو) بساط خوبی۔ فارسی ترکیب کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔

بساط داشتن | استعمال۔ بمعنی حقیقی است یعنی بساط در قبضۂ خود داشتن۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بعض ساکت (ابو البرکات بیہقی ؎) فی کل نہ مال وارم و نی فرش و نی بساط ؎ نی زر نہ زور دارم و نی رحل و نی عطن ؎ (اردو) بساط رکھنا (حقیقی معنوں میں) فرش رکھنا۔

بساط ورنہ ور ابدا [illegible] | استعمال۔ صاحب آصفی

(۱۵۸۱)

بساط درنوشتن ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ در ہر دو کلمہ (در) زائد است و بمعنی حقیقی نوردیدن فرش و بساط مستعمل (طالب آملی ؎) بساط عیش یاران درنوردید؛ طرب خانۂ ما بدشگون است؛ (نظامی ؎) بر شکستند ہنوز این رباط؛ درنوشتند ہنوز این بساط؛ (اردو) فرش اٹھا دینا۔

بساط دست بریکدگر زدن مصدر اصطلاحی تعریف این باسندش بر (بساط زدن) می آید (اردو) دیکھو بساط زدن۔

بساط روزگار استعمال۔ مرکب اضافی باضافت تشبیہی۔ کہ روزگار باشد۔ فارسیان روزگار را بہ بساط تشبیہ دادہ اند (صائب ؎) زور بازوی حوادث در بساط روزگار؛ آنقدر باشد کہ صرف پیچ و تاب من شود؛ (اردو) بساط روزگار فارسی ترکیب کے ساتھ لکھ سکتے ہیں مگر

بساط ریختن مصدر اصطلاحی۔ مرادف بساط چیدن باشد کہ گذشت صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سند (دانش مشہدی) کہ او برای این مصدر مرکب پیش کردہ ہمان است کہ بر (بساط خانہ) بالا گذشت مؤلف عرض کند کہ درین سند (بساط خانہ) بمعنی مال و اسباب خانہ باشد و ریختن بمعنی افگندن مقصود ازین صراحت آنست کہ از سند بالا معنی (دکان چیدن) پیدا نیست (اردو) دیکھو بساط چیدن۔

بساط زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش (۱) (بساط بریکدگر زدن) پیداست کہ بجایش گذشت و آن مرادف (بساط برچیدن) و نوردیدن بساط است (زلالی خوانساری ؎) بساط دست را بریکدگر زد؛ جگر را بر دم تیغ قدر زد؛ و از ہمین سند (۲) (بساط دست بریکدگر زدن) ہم پیدا می شود کہ بجایش ذکر کردہ ایم و این

کنایه باشد از (باز ماندن از تدبیر و دست بر دست نهاده خاموش ماندن) (ارد و) (۱) دیکھو بساط برچیدن (۲) ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا ۔ بقول آصفیہ خالی اور بیکار رہنا (حالی ۵) کماتے تھے دولت جو دن رات بیٹھے ٭ وہ ہیں اب دھرے ہاتھ پر ہاتھ بیٹھے ٭

(۳۳۹۳) (۱) **بساط زلف**
(۳۳۹۵) (۲) **بساط زمانه**
(۳۳۹۴) (۳) **بساط زمین**
(۳۳۹۶) (۴) **بساط زندگانی**

استعمال ۔ ہر چہار مرکب اضافی است که فارسیان باضافت تشبیهی استعمال این کرده اند و از (۱) زلف مراد است و از (۲) زمانه و از (۳) زمین و از (۴) زندگانی ۔ ہر چہار را به بساط تشبیه داوند (صائب ۵) خط عیان شد تا بساط زلف او برچیده شد ٭ فتنها بیدار گرد و چون علم خوابیده شد ٭ (انوری ۵) بگام کام بساط زمانه را بسپر ٭ که پای همت تو چون فلک فلک سیر است ٭ (وله ۵) روشنم شد که در بساط زمین ٭ نیک عهدی فرید خدای ٭ (صائب ۵) هر که در مدّ نظر نازک میانی نیستش ٭ در بساط زندگانی نیم جانی نیستش ٭ (ارد و) فارسی ترکیب ہے (۱) زلف کو (بساط زلف) (۲) زمانے کو (بساط زمانه) (۳) زمین کو بساط زمین) (۴) زندگانی کو (بساط زندگانی) کہہ سکتے ہیں ۔ مذکّر ۔

بساط ساختن از رخسار | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر و ملحقات برہان (۱) کنایه از سر بسجده گذاشتن و (۲) بمراقبه رفتن ۔ صاحب هفت ذکر (بساط سازی از رخسار) و صاحب مؤیّد (بساط سازی بسر از رخسار) بمعنی امر حاصرش کرده اند و در نسخ قلمی مؤیّد لفظ (بسر) ازین خارج است **مؤلّف** عرض کند که غلطی کاتب مطبع نولکشور باشد و خلاف قیاس هم ۔ مخفی مباد که در سجده رخسار متّصل می شود با فرش زمین گویا رخسار را فرش زمین قرار داوند

وہمچنین در مراقبہ چون میلان سر بسوی قلب می شود گویا فرش رخسار است ازہمین عادت این مصدر اصطلاحی قائم شد بہر دو معنی بالا۔ (اردو) (۱) سجدہ کرنا (۲) مراقبہ کرنا۔

بساط سپردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سپردن بمعنی حوالہ کردن آمدہ پس معنی مجازی این گستردن بساط باشد (حسن نیشاپوری ؎) مقام عوانی گرفتہ نوا ئح ؔ بساط عنادل سپردہ عناکب ؔ (اردو) فرش بچھانا۔

(۳۳۹۶)

بساط سجدہ گستردن | مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از سجدہ کردن وسند این از طالب آملی بر (بساط گستردن) می آید موافق قیاس است (اردو) سجدہ کرنا۔

بساط سوختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی سوختن فرش و آتش زدن در بساط (صائب ؎) سوخت بساط ہستیم ریخت بنای طاقتم ؔ چند بر از نفس دہم آہ شکستہ پای را ؔ (اردو) فرش جلا دینا۔

بساط شطرنج | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی عرصۂ شطرنج **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است مراد از بساطی کہ برای بازی شطرنج درست کنند کہ دران شصت و چار خانہ باشد یعنی از ہر جانب ہشت اعم از ینکہ از کاغذ سازند یا پارچہ یا چوب و امثال آن۔ نردہای شطرنج را برہمین بساط قائم می کنند و می بازند (انوری ؎) پیش شطرنجی تدبیر چو بر نطع امور ؔ از پی نظم جہان کرد بساط شطرنج ؔ (اردو) بساط۔ بقول آصفیہ مذکر شطرنج کا کپڑا۔ وہ چیز جس پر شطرنج کے مہرے رکھے جاتے ہیں۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ (بساط شطرنج) بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔

(۳۳۹۹) (۳۴۰۰) (۳۴۰۱)

(۱) **بساط عالم** (۲) **بساط عشق** (۳) **بساط عیش** استعمال - ہر سہ مرکب اضافی است باضافت تشبیہی کہ فارسیان عالم وعشق وعیش را تشبیہ دادہ اند با بساط (صائب ؎) سیر چشمی در بساط عالم اینجا و نیست ؛ رشتہ را گوہر - گہر را رشتہ انجامی خورد ؛ (ظہوری ؎) از برد و تاخت کینہ نکردند گنج سور ؛ تا بر بساط عشق قماری نکردہ اند (ولہ ؎) بساط خوردہ عیش از بزرگان ؛ دماغ چیدن و بر چیدہ نم نیست ؛ (اردو) فارسی ترکیب سے عالم کو (بساط عالم) اور عشق کو (بساط عشق) اور عیش کو (بساط عیش) کہہ سکتے ہیں - مذکر -

بساط فلک اصطلاح - بقول ضمیمۂ برہان و بحر و ہفت و مؤید کنایہ از کرۂ زمین است **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس - مخفی مباد کہ آنچہ زمین را (بساط زمین) گویند باضافت تشبیہی است کہ بساط زمین - زمین باشد و (بساط خاک) کنایہ از زمین و در اینجا اضافت تشبیہی نیست بلکہ فلک را کہ در اطراف زمین است مکانی قرار دادہ زمین را بساط و فرش او قرار دادہ اند و این کنایہ باشد (اردو) زمین - مؤنث -

(۳۴۰۲)

بساط کردن استعمال - بمعنی حقیقی فرش کردن است (صائب ؎) بر آستان تو نقش مراد فرش شود ؛ بساط خود اگر از بوریا توانی کرد ؛ (اردو) فرش کرنا -

(۱) **بساط کشادن** (۲) **بساط کشیدن** مصادر اصطلاحی ہر دو بمعنی فرش کردن است موافق قیاس - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (طالب آملی ؎) لبم چون بساط شکایت کشاید ؛ توان در در فت انادای کلامم ؛ (خسرو ؎) در رہ بساط لعل ز خون جگر کشم ؛ کان نازنین چو سرو خرامان رسیدنی است ؛ (ظہوری ؎) بساط خویش

بصحرا اگر کشد در عشق ؛ ہزار سینہ فزون لالہ زار می بازد ؛ مخفی مبادکہ کشادن بمعنی باز کردن است و کشیدن بمعنی حرکت دادن و این ہر دو آئین فرش کردن است کہ بساط را برای گستردن می کشانید و می کشند پس این کنایہ باشد۔ (اردو) فرش بچھانا۔ فرش کرنا۔

(۱) بساط کمال استعمال۔ فارسیان

(۲) بساط گداز کمال و گداز را بہ بساط تشبیہ دادہ اند و ہر دو مرکب اضافی است بہ اضافت تشبیہی (انوری ؎) زمان و زمین بابساط کمالت ؛ چو خورشید بالا و پہنا گرفتہ ؛ (ظہوری ؎) غازی آنانکہ در بساط گداز ؛ سینہ منت در غزا ندہند ؛ (اردو) فارسی ترکیب ہے (۱) بساط کمال۔ کمال کے لئے اور (۲) بساط گداز۔ گداز کے لئے کہہ سکتے ہیں۔ مذکر

بساط گستردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی فرش کردن است (طالب آملی ؎) بساط سجدہ از بیرون در بر خاک رہ گستر ؛ بس است ای جبہہ بر تصدیع داوی آستانش را ؛ مخفی مبادکہ ازہمین سند مصدر (بساط سجدہ گستردن) بمعنی سجدہ کردن پیدا می شود و این کنایہ باشد کہ بجایش گذشت (اردو) فرش بچھانا۔ فرش کرنا۔

بساط گل فروشان اصطلاح بقول بہار و بحر و انند پارچہ کہ گل فروشان در دکانہا بر سر تختہ چوبی گستردہ و آب بران زدہ گلہا را بران می گذارند تا زودہ پژمردہ نشوند (میرزا رضی دانش ؎) چنین صبح بہار بادہ نوشان ؛ کفل روی بساط گلفروشان ؛ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و اصطلاحیست مخصوص پارچہ نیست معاصرین عجم با ما اتفاق دارند کہ ہمان تختہ گل فروشان است کہ گلہا برای بیع بران کشند و آن را از آب تر دارند (اردو)

(۱۳۸۹) (۱۳۹۰) (۱۳۹۱)

گل فروشوں کے دوکان کا وہ تختہ جس پر
پھول بغرض فروخت رکھتے ہیں۔ مذکر۔

(۱۳۰۵) **بساط گیتی** استعمال۔ مرکب اضافی است
باضافت تشبیہی۔ فارسیان گیتی را با بساط تشبیہ
دادہ اند مرادف بساط جہان و بساط عالم کہ
بجایش گذشت (انوری ے) انوری بر بساط
گیتی کہبست ؎ کہ انا باختہ ہمی ماند ؎ (اردو)
فارسی ترکیب سے بساط گیتی۔ دنیا کو کہہ سکتے
ہیں۔ مذکر۔

بساط مقراضی اصطلاح۔ بقول ضمیمہ
برہان بساطی باشد کہ آنرا با مقراض بریدہ
وبطرح دوختہ باشند بہار بحوالہ ملحقات گوید
و صاحب بحر نقاش کند کہ بساطی منقش را نام
است کہ بمقراض تراشیدہ و بطرح دوختہ
باشند صاحبان ہفت و انند و موید ہم ذکر
این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ مرکب
توصیفی است و ما این بساط را دیدہ ایم
پارہ ہای پارچہ رنگارنگ را از مقراض بریدہ
باہم بآئین نقش و نگار می دوختند و قالین نما
فرشی بنظر می آمد کہ خیلی خوشنما بود حالا فروغ
صنعت این نقش و نگار را در بافت قائم
می کند و بساط مقراضی را الوداع گفتہ اند
(اردو) وہ فرش جس میں رنگ برنگ کپڑوں
کو قینچی سے کتر کر اس طرح سیا جاتا تھا کہ اس میں
مثل قالین کے بیل بوٹے ہوتے تھے اور اب
یہ نقش و نگار خود بافت میں ہوا کرتا ہے۔ مذکر۔

(۱۳۰۶) **بساط ناز** استعمال۔ مرکب اضافی است
بہ اضافت تشبیہی۔ فارسیان ناز را بہ بساط تشبیہ
دادہ اند کہ بساط ناز۔ ناز باشد و بس۔
(ظہوری ے) خوش بساط ناز در بازار عجزم
چیدہ بود ؎ باز خواہد چید فی تقریب برچیدن
نداشت ؎ (اردو) بساط ناز۔ بترکیب
فارسی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بساط نوردیدن استعمال۔ بمعنی حقیقی

است یعنی تہ کردن بساط۔ معاصرین عجم این را بر زبان وارند وصاحب جامع اللغات	ہم ذکر این کردہ (اردو) بساط لپیٹنا۔ فرش اُٹھانا۔

بساک بقول سروری وجہانگیری وناصری وجامع بسین مہملہ بروزن ہلاک تاجیکہ از ریاحین کنند ودر روز عشرت ودامادی برسر نہند (شمس فخری ؎) ہمچو خاک جناب شاہجہان؎ خاک پایت مراست تاج بساک ؎ (اوستاد ابوالفرج ؎) ہمہ امیدش آنکہ خدمت او؎ بسر برنہد ز بخت بساک ؎ صاحب برہان فرماید کہ بابای فارسی ہم می آید صاحب تحقیق الاصطلاح فرماید کہ در ہندی آنرا مور گویند ودر ہند والا رائج است۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ این رسم در ہندوستان بکتخدائی مخصوص کہ روز دامادی از برگ خرما تاج مانندی ساختہ برسر گذارند وگاہی از کاغذ وغیرہ نیز سازند و فرماید کہ این در ملک شرق رویہ ہند مرسوم **مؤلف** عرض کند کہ بساکہا بقول ساطع در زبان سنسکرت بکسر منزل شانزدھم را گویند از منازل قمر پس عجبی نیست کہ فارسیان از ہمین لغت سنسکرت بحذف دو حرف آخر این اسم جامد را بمعنی خاص وضع کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) وہ تاج جو ہندوستان میں ہنود دولھا دلہن کے لئے کاغذ وغیرہ سے بناتے ہیں جس کو سہرے اور پھولوں سے آراستہ کرتے ہیں۔ فارس میں جشن کے دن ایسے تاجوں کا استعمال ہوتا تھا صاحب ساطع نے مَور پہ فرمایا ہے۔ ہندی میں سہرے کو کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے (مَوَر) پر لکھا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ مکٹ۔ تاج۔ افسر۔ وہیم۔

بسالت کردن استعمال۔ بقول صاحب مؤید بمعنی سودن۔ دیگر کسی از محققین فارسی

زبان ذکر این نکرد وجهش است که سند استعمال پیش نه شد **مؤلف** عرض کند که بسالة
در عربی زبان بقول منتخب بالفتح بمعنی دلیری کردن است نمی دانیم که صاحب مؤیدالفضلا
برای تائید فضلا این معنی خلاف قیاس را از کجا پیدا کرد و مشتاق سند می باشیم که سودن
بقول بحر در فارسی زبان بمعنی مساس کردن و سائیدن و ریزه کردن و کهنه ساختن
و شدن و بدست و پای مالیدن و آس کردن و صلایه نمودن عطر و گیاه می آید پس
ازین مصدر مرکبه معنی سودن اصلا پیدا نمی شود خیال ما قرین بقیاس است که (بسالة
کردن) که همین معنی می آید کاتب مؤید آنرا به تحریف (بسالت کردن) نوشت و درصحت
(بسالة) هم گفتگو است که همانجا بحث کنیم (اردو) دیکھو بسالہ کردن۔

بساله کردن مصدر اصطلاحی بقول تحفات برهان و بحر بمعنی سودن و صلایه کردن **مؤلف** عرض کند که (بسالة) در عربی زبان به تای مدوره بمعنی دلیری کردن آمده کذا فی المنتخب و به های هوز در آخرش لغتی نیست و در فارسی زبان هم نیامده و ساله بدون موحده بقول برهان در فارسی لشکری را گویند که در پس سر قلب نگاه دارد و سال در فارسی بقوله حرکت یک دوره آفتاب از نقطهٔ اول برج حمل تا نقطهٔ آخر برج حوت۔ پس خیال ما جزین نیست که فارسیان از لفظ سال بزیادت موحده زائد در اولش و های هوز پنجم در آخرش و ترکیب آن با مصدر کردن مصدری وضع کردند بمعنی سودن مخفی مبادا که معنی لفظی این حرکت کردن و سودن مجاز آن باشد والله اعلم (اردو) دیکھو سودن۔

بسامان بردن مصدر اصطلاحی۔

بردن کسی با ساز و سامان (انوری ؎) از سر زلف تو سامان رہائی ندہد ٭ ہیچ دل را که همی سمت بہ سامان نبرد ٭ (اردو) ساز و سامان کے ساتھ لے جانا۔

بسامان پرسیدن | مصدر اصطلاحی

بقول بہار و انند بطرز دلخواہ پرسیدن (خواجہ شیراز ؎) بسامانم نمی پرسی نمیدانم چہ سر داری ٭ بدرمانم نمی کوشی نمیدانی مگر دردم ٭ و بحوالہ سراج المحققین (کہ مقصودش از صاحب سراج است) می فرماید کہ غالباً (زسامانم) بہ زای تازی باشد چراکہ صلہ پرسیدن ہمی می آید و این ترجمہ متن باشد **مؤلف** عرض کند کہ آفرین بر سراج المحققین خوب صراحتی کردہ است تحقیقت جویان زای ہوز را زای فارسی دانستہ در غلط نیفتند و ترجمہ متن ہم ضرور بود تا زای ہوز را فارسی دانان ترجمہ علی ندانند وای بر و بر ما کہ از بیان بیکار گرفت و گرفتیم۔ مخفی مباد کہ دربنجا چیزی لائق بیان نیست جز این کہ موحدہ بمعنی از باشد و معنی این دریافت احوال کردن است و بس (اردو) حالت دریافت کرنا۔ دریافت حال کرنا۔

بسامان شدن | مصدر اصطلاحی سامان و سامان کردن است (انوری ؎) روز و از عشق پشیمان شوم ٭ توبہ کنم باز بسامان شوم ٭ (اردو) ساز و سامان کرنا۔

بسان | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی مانند و مشابہ و فرماید کہ این یکی از حروف تشبیہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ حیف است از ترک محققین کہ ہمچو کلمہ معروف را ترک کردہ اند بخیال ما مزید علیہ سان است کہ بہ ہمین معنی بجایش می آید و موحدۂ اول زائد فرق استعمال در سان و بسان ہمین قدر است کہ سان در آخر کلمہ می آید چنانکہ (از این سان)

وبسان آن دراوّل کلمه مضاف واقع میشود چنانکه (بسان او) (عرفی ؎) گراز باد خلاف آتش تهرش علم گیرد؛ براندام فلک هر موبسان خیزران بینی ؛ (اردو) مثل ـ مانند ـ

بساتج بقول جهانگیری با اوّل مفتوح وبقول برهان به نون بروزن ایارج گیاهی است که برهئیات هزار پای باشد وبرپوست آن گرها بود ورنگش بروناس ماند وچون اورا بشکنند درونش زرد بود ـ صاحب جامع هم ذکر این کرده صاحب ناصری بذکر این فرماید که اصح بسبایج است وبسفایج معرّب آن اصل اسم او (بس پایه) یعنی بسیار پایه وگوید که این خطای برهان است که بسانج بروزن ایارج ـ نوشته صاحب محیط ذکر این نکرده وبر بسفایج فرماید که معرّب (بست پایه) فارسی است وگویند که اسم سریانی است وگویند یونانی وبحوالهٔ صاحب صیدنه گوید که بسفایج اسم رومی است وبلغت بربرنا (بشنان) وبیونانی (بولوخودیون) بمعنی بسیار پای و (بولوذیون) و (فولودینا) و (قولوفوذیون) و (قمی) وبسریانی (قولوقندون) و (فولوس) وبلغت مصری (اشبتون) وبعربی (اخراس الکلب) و (کثیر الارجل) و (ثاقب الحجر) و (نشیر) نیز گویند ودر مصر معروف به (اشتران) وبهندی (کهنگالی) وآن بیخی است یا چوبی ذی شعب مثل حیوانی که بفارسی چلپاسه مشهور است بالجمله گرم در دوم وخشک در سوم مقوّی قلب ومفرّح بالعرض بجهت استفراغ مواد سوداوی از قلب ودماغ وجمله بدن ومنافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که بسفایج به تحتانی عوض نون در برهان بجایش می آید ولیکن دراینجا اشاره این نشد صاحب ساطع برکهنگلی گوید که ترجمهٔ هندی

بسفائج است و آن داروی است انچہ صاحب ناصری بساتج را تحریف برہان خیال می کند ما آنرا درست ندانیم ازینکہ صاحب جہانگیری ہم ذکرش کردہ و صاحب جامع کہ از اہل زبان و معتبر تر از صاحب ناصری است این را آوردہ و انچہ صاحب ناصری اصل (بس پایہ) قرار می دہد عیبی نیست کہ ہای ہوز بجیم بدل شود چنانکہ ماہ و ماج پس چہ عیب است کہ بساتج را مخفف و مبدل (بسپایج) گیریم کہ موحدہ حذف شد و تحتانی بدل شدہ بنون چنانکہ آدینج و آونج وچہ خطا شد کہ صاحب برہان ذکر نعتی کرد کہ صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکرش کردہ اند۔ اسم جامد فارسی زبان است و بس۔ مخفی مباد کہ بسپایج بجای خودش می آید و (بسپت مایہ) ہم ولیکن قیاس ما اول الذکر را پسند میکند و صراحت ماخذ ہر یکی بجایش کنیم (اردو) کہنگالی۔ کہنگلی۔ مؤنث۔ ایک دوا کا نام ہے جس کا مشہور نام معلوم نہ ہو سکا سوا اس کے کہ صاحب محیط نے ہندی نام کہنگالی لکھا ہے اور صاحب ساطع نے کہنگلی۔

بسانی بقول سفرنگ دیرہفدہمی فقرہ نامہ شت ساسان نخست۔ بکسر بای ابجد و سین مہملہ بالف و نون با تحتانی معروف بمعنی متکثرہ و بسیار **مؤلف** عرض کند کہ بس بمعنی بسیار بجایش گذشت و الف و نون زائدتان در آخر اوست پس بسان مزید علیہ بس و تحتانی آخرہ را مجہول دانیم کہ یای وحدت است چنانکہ بسیار و بسیاری۔ فاتسانان ہر یکی یا را معروف خوانند از ینجاست کہ محقق مذکور صراحت تحتانی معروف کردہ دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بس۔

بسانیج بقول شمس همان گیاهی که ذکرش بر بساتج گذشت **مؤلف** عرض کند که محقق بی تحقیق حلیهٔ لفظ را بیان نکرد عجبی نیست که کاتبش تحتانی بر لغت بساتج زیاده کرده باشد که گذشت یا بساتج را که به تحتانی عوض نون می آید بزیادت نون نوشته که تحریف کتابت در قلم اوست دیگر کسی از اهل تحقیق ذکر این نکرده و حقیقت این بالمعنی بر بساتج گذشت

(اردو) دیکھو بساتج۔

بسانیدن بقول شمس بفتح هاب کردن **مؤلف** عرض کند که این مصدریست قائم کردهٔ صاحب شمس بدون حواله و سند که محققین مصادر فرس ازین ساکت و معنی بیان کردهٔ او غیر صحیح و لغو که هاب کردن چیزی نیست و هاب هم در السنهٔ فارسی و عربی یافته نمی شود جز این که صاحب انند بر هاب گوید که زجری است اسپ را اگر بر بنای قیاس این را قائم کنیم بمعنی مشابه کردن با چیزی درست می شود چرا که بسان بمعنی مثل و مانند بجای خودش مذکور شد و تحتانی معروف با علامت مصدر دن موافق قاعدهٔ فارسی است ولیکن بدون سند استعمال این را تسلیم نه کنیم **(اردو)** ناقابل ترجمه۔

بساوند بقول سروری به سین مهمله و واو بر وزن دماوند (۱) بمعنی قافیهٔ شعر باشد (لیبهی ے) همه بادو همه خام و همه سست ز معانی باز گوشه با بساوند ز صاحب برهان ذکر معنی بالا گوید که (۲) هر دو چیز که با یکدیگر مناسبتی داشته باشد صاحب ناصری بر معنی اول قناعت کرده گوید که چون در دنبال شعر است پساوند به بای فارسی گفتن بهتر است صاحبان جامع و مؤید باتفاق برهان ذکر هر دو معنی کرده اند و صاحب

فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود بمعنی اول قانع وگوید کہ بابای فارسی ہم آمدہ۔ خان آرزو
در سراج بذکر قول برہان می فرماید کہ رشیدی بہ بای فارسی تحقیق کردہ ومعنی ترکیبی این نسبت بتا آخر وارد
چہ (اوند) کلمۂ نسبت است وگوید کہ ببای فارسی مناسب است وبمعنی بس کن وکافی
نیز درست میشود الا آنکہ بمعنی اول درست تر است لیکن تغلیط ثانی بی جاست (انتہیٰ
مؤلف عرض کند کہ (پساوند) کہ بہ بای فارسی می آید اصل است واین مبدل
آن بہ تبدیل بای فارسی بعربی چنانکہ اسپ و اسب ومعنی حقیقی (پساوند) پس آئندہ
یعنی چیزی کہ بس ردیف می آید وکنایہ از قافیہ ومعنی دوم مجاز آن کہ چنانکہ قافیہ با
ردیف تعلق ومناسبت دارد ہر دو چیز بایکدیگر مناسبت دارندہ را ہم فارسیان بدین
اسم خواندند۔ مخفی مباد کہ اوند کلمۂ نسبت نیست چنانکہ خان آرزو نوشتہ بلکہ مبدل
مخفف (آیندہ) کہ اسم فاعل مصدر آمدن است و (آیند) مخفف آن و (آوند
بتدلش کہ تحتانی بہ واو بدل شود چنانکہ انگیل وانگول۔ الف ممدودہ در ترکیب بہ
مقصورہ بدل شد وانچہ صاحب ناصری (دنبال شعر) را ذکر کردہ نسبت آن غرض
میشود کہ قافیہ۔ دنبال ردیف می آید نہ دنبال شعر وانچہ خان آرزو معنی (بس کن و
کافی) را ذکر کند آن متعلق بمعنی ششم لفظ بس است کہ ہیچ تعلق با این ندارد فتأمل۔
(اردو) (۱) قافیہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ لغوی معنے پیچھے چلنے والا
ردیف سے پہلے کا لفظ (۲) وہ دو چیزیں جن میں باہم مناسبت ہو۔ مؤنث

بسایہ گریختن	استعمال۔ خور را در سایہ	آوردن و از تمازت آفتاب محفوظ شدن۔

(صائب ۵) در آفتاب قیامت چکار خواهی
کرد؟ اگر بسایه گریزی ز آفتاب این جا؟

(اردو) سائے میں بھاگنا - جانا -
دھوپ سے بچنا۔

بسابس اصطلاح - بقول مؤید در زبان فارسی بالفتح (۱) سخن های باطل و (۲) جاهای
خالی را گویند ما این لغت را غیر از نسخهٔ مطبوعه در دیگر نسخ قلمی نیافتیم خیال ما همین است که
همان بسباس است که می آید - تصرف مطبع موحدهٔ سوم را زیاده کرده است و دیگر هیچ ولیکن
عجب آنست که هم او بسباس را هم بمعنی هرزه و بمعنی قائم کرده و بسابس هم به همین معنی گذشته
است جا دارد که تصرف دران خیال کنیم (اردو) دیکھو بسباس -

(الف) **بسباس** الف - بقول برهان
(ب) **بسباسا** بروزن کرپاس (۱) هرزه
(ج) **بسباسه** و بمعنی را گویند و فرماید که
(۲) در عربی (بزباز) را گویند (حکیم مختاری
۵) بسر من که چون بخوانی شعر؟ این بدل
بر نویسی از قرطاس؟ ای گران جان قلتبان
بس بس؟ زین فضولی و حکمت بسباس؟ ضحاک
جهانگیری و جامع بذکر این می فرمایند که در عربی
بزباز را گویند صاحبان ناصری و رشیدی و
سروری و مؤید هم ذکر معنی بالا کرده اند خان آرزو

در سراج بذکر معنی بالا گوید که دوای خوشبو و لغت
عربست - معرب بزباز و (ب) بقول برهان
بسین دوم بالف کشیده بسریانی نوعی از حرمل
عربی است و آن دوائی باشد که برگ آن مانند
برگ بید بود ولیکن کوچک تر از ان و گل آن
مانند یاسمن سفید و خوشبو صاحب ناصری
گوید که بپارسی صندل دانه و بعربی حرمل
نام دارد و اصل این لغت سریانی است
و (ج) بقول صاحب سوار السبیل نوعی
از حرمل و بفارسی برآزیانه و بقول غیاث

معرب بزباز و بهندی جاوتری باشد مؤلف عرض کند که (بسابس) بمعنی اوّل بجایش گذشت و صراحت ماخذش هم همدر انجا کرده ایم و این قلب بعض است و بس که الف سوم بسابس موخر شد و موحدهٔ چهارمش مقدّم و صاحب محیط بر معنی دوم (الف) گوید که اسم مغربی بادیان است و هم فنجنگشت را نامند. ما عرض می کنیم که بادیان بجایش مذکور شد و بر (اقومارثون) صراحت کامل گذشت و همدر انجا اشاره ببسابس هم کرده ایم که رازیانه هم نام دارد باقی حال این لغت مغربی است نه فرس و ذکر فنجنگشت بر اثلق و ارتد گذشت که ورای بادیان است حالا عرض می شود نسبت (ب) که بقول صاحب محیط لغت عربیست که بشامی ورکیسم و بیونانی ماقن و لاکن و الماقن و آلاکن. و برومی عوسپا و فرسیا و بفارسی بزباز و چارکون و بهندی جاوتری گویند و ما اشاره این بر معنی اوّل (بزباز) و صراحت کافی بر انگدان کرده ایم و متحقق است که این هم لغت فارسی نیست و نسبت (ج) عرض می شود که همان (ب) باشد که الف آخر بدل شده به های هوّز چنانکه باسا و باسه و ذکر رازیانه بر اقومارثون گذشت که مرادف معنی دوم انگدان است و دیگر هیچ و اینقدر متحقق که این هم لغت فارسی نیست (اردو) (الف) (۱) دیکھو بسابس کے پہلے معنے (۲) دیکھو اقومارثون۔ بادیان اور اثلق اور ارتد (ب) اور (ج) دیکھو انگدان کے دوسرے معنے

بساتج | این همان است که ذکر این معه صراحت ماخذ بر بساتج مذکور شد (اردو) دیکھو بساتج

بسیجد | بقول مؤید بمعنی قصد و اراده کند و کارسازی و استعداد نماید **مؤلف** عرض کند که موضوع صاحب مؤید الفضلا با کتابت مطبع نولکشور جمع شده متقاضی آنست که محققین در دریافت حقیقت جگر کاوی کنند و شک نیست که فضلا این را در یابند حقیقت

جویان کم سواد در بحر مغالطہ غوطہ ہا خورند ہمانا این نسخۂ ایست مؤید الفضلا - قیاس می خواہد
کہ صاحب مؤید بسنجد را بہ نون سوم قائم کردہ کاتب مطبع نون سوم را بموحدہ بدل کردہ بسنجد
بہ نون سوم ہم در نسخ قلمی مؤید یافتہ نمی شود پس عجبی نیست کہ این لغت از اضافہ مطبع
باشد وضرورت نداشت کہ آنرا قائم کنند وبشکل اسم جامدی بیان کنند زیراکہ اصل این
سنجد است و موحدۂ اول زائد وسنجد مضارع مصدر سنجیدن کہ بجایش می آید - آری
این بہترین تائید فضلاست کہ از مضارع خبردار شوند و این بدترین کار محققین است
کہ مشتقات مصادر را بصورت اسم جامد ذکر کنند (اردو) دیکھو سنجیدن یہ اس کے تمام
معنوں کے ساتھ مضارع ہے -

بسبل | بقول شمس در فارسی زبان بقیۂ شراب شب است **مؤلف** عرض کند کہ غیر
ازین محقق بی تحقیق دیگری ذکر این لغت نکردہ واین بدین معنی لغتی در فارسی وعربی وترکی
یافتہ نمی شود وسند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند - اعتبار را نشاید (اردو)
رات کی بچی ہوی شراب بیونتشا -

بس بودن | مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی کافی بودن است وسندی
کہ پیش شدہ است برای (بس باشیدن)
(ذوقی اردستانی ؎) من چراغم کشتنم را
حاجت زنجیر نیست ؛ می توان افشاند دامانی کہ
بس باشد مرا (اردو) بس ہونا - کافی ہونا -

بسبیل استمرار | بقول صاحب روزنامچہ
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار
بمعنی علی الدوام **مؤلف** عرض کند کہ

موافق قیاس و مرکب فارسی زبان است از لغات عربی (اردو) علی الدوام دیکھو بر دوام۔

بسپاتج بقول سروری بالفتح مرادف بسپایہ کہ می آید و بساتج کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مبدل بسپایہ کہ ہای ہوز رش بہ جیم عربی بدل شد چنانکہ ماہ و ماج (اردو) دیکھو بسپایہ

بسپایہ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج و رشیدی با بای فارسی بر وزن ہمسایہ ہمان کہ معرب آن بسفایج است **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر بساتج بیان کردہ ایم معنی لفظی این چیزی کہ پای بسیار دارد کنایہ از گیاہی و این اصل است و بسانج و بساتج و بسپاتج و بسفایج ہمہ مبدل این (اردو) دیکھو بسانج۔

بسپوز بقول سروری بسین مہملہ و بای فارسی بر وزن مہموز امر باشد بفرو بردن و بسپوزیدن (سوزنی ۵) ولی را گاہ نہ برگاہ بنشان؛ عدو را چاہ کن در چاہ بسپوز؛ **مؤلف** عرض کند کہ سپوزیدن مرادف سپوختن مصدریست کہ بجایش در ردیف سین مہملہ می آید وجز این نیست کہ بسپوزیدن - مزید علیہ آنست بزیادت بای موحدہ زائد در اولش و ہمچنین بسپوز مزید علیہ سپوز کہ امر حاضر سپوزیدن است - صراحت ماخذش ہم در انجا کنیم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ ترک این بہ بیان تفوق داشت (اردو) دیکھو سپوزیدن یہ اس کا امر حاضر ہے بای زائد کے ساتھ۔

بست بقول جہانگیری و برہان و ناصری و جامع با اول مضموم (۱) گلزار و (۲) جای را گویند کہ میوۂ خوشبو در انجا بسیار باشد مرادف بستہ و بستان۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و دوم فرماید کہ معلوم می شود کہ معنی بو را در کلمۂ بوستان دخلی است یعنی جائیکہ دران

بوی گلها و میوه ها باشد پس این عام تر بود از گلستان و مرادف باغ بود که شامل گل و میوه
است و نسبت بسته بدال فرماید که مبدل آنست دلالت دارد که الف و نون بستان از اصل
کلمه نیست درین صورت بست و بستان از عالم شاد و شادان خواهد بود که الف و نون
مزیده محض پس لفظ بوستان علیحده است مرکب از بو و ستان از عالم گلستان و سنبلستان
و لفظ بستان علیحده و معرب همین است که بساتین جمع آن است و فرماید که هذا
نهایة التحقیق بحد لامزید علیه مؤلف عرض کند که محقق با نام و نشان
پی حقیقت نبرده و برمعنی (بحد لامزید علیه) غور نکرده ـ ضرورت نداشت که از ینقدر
مبالغه کار گیرد حالا عرض می شود از تحقیق مزید که اصل این بوستان است که از کلمهٔ بو و ستان
مرکب باشد بمعنی اوست که شمیم باشد و ستان بقول برهان جای انبوهی و بسیاری چیزها
چنانکه شبستان و گلستان و بوستان و بوستان کنایه است از باغ و بستان مخفف
آن بحذف واو چنانکه هوشیار و هشیار و الف و نون این اصلا از عالم شادان نیست
که در شادان و آبادان الف و نون زائد تان است و در ستان الف و نون اصلی است
اگر این هر دو را زائدتان گیریم بعد از انکه آنرا دور کنیم مجرد سین مهمله چیزی نیست و تعریفی
که در معنی ستان بالا گذشت شامل است بر مجموعهٔ لفظ ستان بالجمله چون متحقق شد که
بستان مخفف بوستان است پس بست را مخفف بستان گیریم که الف و نون آخر از بستان
حذف شده بست باقی ماند و معنی دوم حقیقی است یعنی جائیکه در ان خوشبو بکثرت است
و کنایه از باغ پس میوه را ازین معنی حقیقی هیچ تعلق نیست محققین بالا بنا واقفیت اخذ ذکر

میوه هم کرده اند۔ مخفی مباد که مجرد بو در اصطلاح فرس بمعنی خوشبو مستعمل است بر سبیل مجاز
وهمین است استعمال معاصرین عجم وچون بالفظ خوش یا بد استعمالش کنند لفظ بو در انجا تعمیم
وارد۔ باقی حال همین است حقیقت این لفظ باعتبار ماخذ موافق قیاس ومحاوره واستعمال همین حقیقت
هویان به تحقیق خان آرزو ودعوای آخرینش که در عربی زبان می کند غور کنند واگر بر عکس این
ماخذ رویم وتحقق می شد که بُست بالضم اسم جامد فارسی زبان بمعنی باغ است اندر انصورت
می گفتیم که بستان بزیادت الف ونون زائدتان مزید علیه آنست وبزیادت واو بوستان
مزید علیه مزید علیه ولیکن معاصرین عجم می فرمایند که بُست بمعنی باغ اسم جامد فارسی زبان
نیست جز آن که شعرا از بستان مخففش استعمال کرده اند وهمین پسند قیاس است و بستان به
معنی که به دال مهمله می آید مبدل این که فوقانی بدال بدل شود چنانکه زرتشت وزردشت
وانچه بستان در عربی مستعمل شد معرب بستان فارسی است (اردو) (۱) باغ۔ مذکر دیکھو
باغ (۲) وہ جگہ جہاں خوشبو کثرت سے ہو۔ مؤنث۔
(۳) بُست۔ بقول برہان وناصری وجامع بضم اول وسکون ثانی وفوقانی نام ولایتست
مشہور صاحب ناصری صراحت مزید کند که این ولایت در خراسان واقع واز انجاست
ابوالفتح بستی وزیر سلطان محمود (انوری ؎) مده ار پخته شد وگر نی نے پانه تو در بصره نه
من در بست با **مؤلف** عرض کند که جا دارد که نظر به شا والی این مقام آنرا به بست موسوم
کرده باشند والله اعلم (اردو) بُست۔ خراسان میں ایک ولایت کا نام ہے۔ مؤنث۔
(۴) بُست۔ بقول برہان وناصری وجامع بالضم نام قلعه ایست مشهور صاحب ناصری

صراحت مزید کنند کہ در خراسان است (فرخی - ع) بدو بخشید مال و خطۂ بست ہا خان آرزو در سراج گوید کہ این قلعہ در نواح قندہار واقع و فرماید کہ درین قلعہ ہم میوہ ہای خوشبو و گلہای خوب باشد **مؤلّف** عرض کند کہ جادارد کہ ہمین باشد وجہ تسمیۂ این مگر قیاس ما تقاضای آن می کند کہ این را بالفتح دانیم و متعلق قرار دہیم بامعنی ششم کہ می آید - استعمال این بالضم تصرف محاورہ ہیش نیست **(اردو)** ایک قلعہ کا نام بُست ہے جو خراسان میں واقع ہے - مذکر -

(۵) بست - بقول ناصری بالکسر نام دیہی است بکردستان سنہ ار دلان **مؤلّف** عرض کند کہ جادارد کہ وجہ تسمیۂ این ہم ہمان باشد کہ ذکرش بمعنی سوم کردہ ایم اندرینصورت کسر اوّل تصرف محاورہ باشد - **(اردو)** بست - فارسی زبان میں ایک دیہہ کا نام ہے جو کردستان میں واقع ہے - مذکر -

(۶) بست - بقول برہان و ناصری بفتح اوّل ماضی بستن خان آرزو در سراج بذکر اینمعنی گوید کہ مصدر آن نیز چنانکہ بند و بست **مؤلّف** عرض کند کہ حاشا کہ مصدر باشد بلکہ اسم مصدر است و مصدر بستن وضع شد از ہمین اسم کہ علامت مصدر تن در آخرش زیادہ کردہ اند و معنی حقیقی ہمان سد است کہ می آید و آنچہ بر معنی ہفتم این صراحت مزید می شود بر سبیل مجاز است و بس **(اردو)** سد بقول آصفیہ عربی - اسم مذکر - اوٹ - پردہ - دیوار - روک - دو چیزوں میں حائل اور مانع چیز -

(۷) بست - بالفتح بقول برہان بمعنی سد و بقول سروری سد نمودن و فرماید کہ درین زمان اصطلاح شدہ کہ مردی کہ از بیم باصطبل بادشاہ گریزد یا در مرقد امامزادہ پناہ برد

بنشیند تا بحقیقت امر او برسند"، گویند بست نشسته"، صاحب جامع فرماید که سدّ پیش نهر و آنرا گویند که بر در مزار حضرات بفاصلهٔ یک کرده کما بیش از جهت منع در آمدن دواب چوب بست کنند هر گنهگاری یا دادخواهی که درون بست در آید کسی مزاحم حال نتواند شد و خزنهٔ مزارات حضرات مقدسات بحمایت دادخواه فراهم آمده داد او را از بیداد گر ستانند و هم او گوید که بجای چوب بست زنجیر هم کنند (شفیع اثر ؎) زبست عشق اگر عاقلی میا بیرون؛ حصار عافیتی نیست بهتر از زنجیر؛ صاحب بحر ذیل مصدر بستن ذکر این کرده - خان آرزو در سراج گوید که این معنی متعلق بمعنی ششم است (محسن تاثیر ؎) وزد دیدی ای نسیم چو از کوی او غبار؛ خود را به بست دیدهٔ ما میتوان فگند؛ **مؤلف** عرض کند که قول خان آرزو درست است معنی حقیقی این همان است که بر نشان ششم بست گذشت فارسیان بر سبیل مجاز استعمال این بمعنی بالا کرده اند که همه متعلق به سد باشد یعنی آن حلقهٔ محدود را که در اصطبل شاهی یا مزار بزرگان کنند سد نام نهادند و آنچه صاحب سروری این را بمعنی سد نمودن نوشته تسامح اوست که این اسم مصدر هست نه مصدر و نه حاصل بالمصدر (اردو) درگاه یا طویلهٔ شاهی کے حصار محدود اور زمین محصور کو فارسیوں نے بست کہا ہے (چار دیواری) مونث۔

(۸) بست - بالفتح بقول برهان و ناصری و جامع بمعنی قسمت آبی که برزیگران درمیان خود کرده باشند صاحب ناصری صراحت مزید کند که گویند نشار آن بستن و کشادن آب بوده خان آرزو در سراج ذکر این معنی کرده گوید که ظاهراً بست بمعنی حصه رسد از همین معنی ماخوذ است **مؤلف** عرض کند که (آب بستن در چیزی) بمعنی آب دادن و سیراب کردنش بجایش

گذشت واز ہمین اصطلاح فارسیان مجرد بست را بمعنی قسمت آبی استعمال کردند و آنچہ (بر بست) بجایش گذشت از مصدر (بربستن) است کہ مزید علیہ (بستن) باشد و بربست را ازین ہیچ تعلق نیست (اردو) پانی کی تقسیم۔ مؤنث جو کاشتکار بقدر ضرورت و بقدر گنجایش باہم کر لیتے ہیں۔

(۹) بست۔ بالفتح بقول برہان و جامع بمعنی کوہ صاحب بحر بذیل مصدر بستن ذکر این کردہ خان آرزو در سراج ہم مؤلف عرض کند کہ کوہ ہم مثل سد بیست پس این مجاز معنی ششم است و بس (اردو) کوہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ پہاڑ۔ جبل۔ اچل۔ پربت۔ گر۔ وہ سنگلاخ قلعہ جو سطح زمین سے بلند ہو (ظفر ؎) تمام بادہ کشی خاک میں ملی ساقی ٭ پس اپنے حق میں یہ اک کوہ ہے گراں ٹوٹا ٭۔

(۱۰) بست۔ بقول جامع و برہان بمعنی گرہ و عقدہ خان آرزو در چراغ گوید کہ آنچہ صاحب برہان بدینمعنی نوشتہ تصحیف کوہ باشد مؤلف عرض کند کہ صاحب برہان اینمعنی را ورای معنی کوہ نوشتہ پس نہ تسامح است نہ تصحیف و صاحب جامع کہ از اہل زبانست تصدیق این معنی می کند پس قول محقق تصحیف گو درست نباشد و گرہ و عقدہ را بسد گفتن بر سبیل مجاز درست است حاصل اینست کہ این مخفف بستہ باشد و بس (اردو) گرہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ گانٹھ۔ بندھن۔ عقدہ (ذوق ؎) ہے بسکہ کھلتا عقدہ کشائی کا ول میں شوق ٭ دیکھا جو نیشکر میں کہ ہیں جا بجا گرہ ٭۔

(۱۱) بست۔ بقول جامع بفتح سین مشدد مرجان و بیخ مرجان مؤلف عرض کند کہ

نظر باعتبار محقق اہل زبان مجاز معنی وہم دانیم کہ ازگرہ۔ مرجان وبیخ مرجان را استعارہ کردہ
اند۔ صاحب محیط بر بسد بدال مہملہ آخر (کہ مبدل بست است) گوید کہ بقول صاحب جامع
بحوالہ ارسطاطالیس بسد ومرجان مجرد واحد است غیر آنکہ بسد بیخ متخلخل سوراخدار است
ومرجان منبسط میشود چنانکہ شاخہای درخت منبسط می گردد ومثل شاخہا متفرع می شود وبر
مرجان فرماید کہ لغت عرب است وبفارسی نیز مشہور بداں وکامہ وخردنگ نیز گویند و
بہندی مونگہ۔ پروالا۔ پروال نیز نامند۔ وآن جسمی است حجری شبیہ بساق وشاخ
درخت وسرخ وسفید وسیاہ می باشد ودر بحر یمین در زیر آب از زمین می روید وتا بقدر
یک ذراع وزیادہ نمیشود۔ بہتر آن سرخ ورنگین وبعد آن سپید وسیاہ آن زبون ومزاج
آن سرد وخشک در دوم وگویند سرد در اول وآشامیدن نیم درم آن قابض ومجفف
وحابس سیلانات ومقوی اجفان وتعلیق آن بر معدہ جہت امراض آن بالخاصہ نافع (الخ)
(اردو) مرجان۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ مونگا۔ حجر البحر۔ ایک قسم کا سوراخدار
بحری درخت جسے سمندر کے کیڑے بناتے ہیں یہ اکثر سرخ یا سفید رنگ کا ہوتا ہے اور
بحر روم۔ ساحل سسلی جنوبی اٹلی میں پایا جاتا ہے یہ درخت نبات اور سنگ میں شامل ہے
فارسی میں اسکو خُردھک کہتے ہیں۔ آپ ہی نے مونگا پر فرمایا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ مرجان
خُردھک۔ حجر البحر۔

(۱۲) بست۔ خان آرزو در بہ اسغ ہدایت گوید کہ بفتح طنابیکہ در اصطبل پادشاہ ایران
بندند ور سم آنجا ست کہ ہر واجب التعزیہ یکہ تا سر بست برسد در امان باشد وہر داد خواہی کہ

در انجا ہر سند داد خود بیابد (تاثیر ۵) گر بہ نگاہ دل خستہ زلف چون شست است ؎ ستم رسیدہ علاجش نشستن بست است ؎ (میر نجات ۵) بستہ است بہر دم سرمہ چشم سیاہش ؎ خون کردہ و در بست نشست است نگاہش ؎۔ وارستہ فرماید کہ بست را بمعنی طناب اصطبل سلاطین ایران گفتن بقول ثقات آنجا غلط است بلکہ آن سر کمند است **مؤلف** عرض کند کہ از ہر دو اسناد بالا ظاہر است کہ مقصود ازین ہمان معنی ہفتم است و بس نمی دانیم کہ خان آرزو معنی طناب را از کجا پیدا کرد شاید در اصطبل شاہی اسپے را در طناب بستہ دیدہ و بست را بمعنی طناب دانست (اردو) دیکھو بست کے ساتوین معنے۔

(۱۳) بست۔ بقول بحر (بذیل مصدر بستن) بمعنی منجمد ضد کشادہ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بدون سند استعمال اینمعنی را تسلیم نہ کنیم کہ معاصرین عجم برزبان ندارند اگرچہ موافق قیاس است یعنی مجاز معنی دہم (اردو) منجمد بقول آصفیہ۔ عربی۔ سردی سے جما ہوا۔ بستہ۔

(۱۴) بست۔ بقول بحر (بذیل مصدر بستن) بمعنی حریر منقش **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال این پیش نہ شد۔ دیگر محققین و معاصرین عجم ازین ساکت و خلاف قیاس ہم جزین کہ حریر منقش بستہ را بست گفتہ اند بدون سند استعمال از تسلیم این قاصریم (اردو) وہ حریر جس پر نقش و نگار ہو۔ مذکر۔

(۱۵) بست۔ بقول غیاث بالضم وقتی را گویند کہ منحوس است بمقدار دوازدہ ساعت کہ بعد از سہ شبانہ روز بسبیل دور می آید مبدا آن از ہنگام ابتدای اجتماع شمس و قمر است

وبهندی آنرا بهدّر انامند **مؤلّف** عرض کند که بدون سند استعمال اینمعنی را تسلیم نه کنیم که معاصرین عجم و محقّقین فارسی زبان ازین ساکت. طالب سندمی باشیم (اردو) بهدرا بقول ساطع سنسکرت میں نامبارک وقت کو کہتے ہیں۔ نامبارک وقت مذکر۔ بُری ساعت منحوس

(۱۶۲) بست۔ بالکسر بقول غیاث مخفّف بیست که ترجمه عشرین است **مؤلّف** عرض کند که بعض فارسیان بیست را به زیادت تحتانی دوم اصل دانند و این را بحذف تحتانی مخفّف آن و بعض بر آنند که این اصل است و بیست مزید علیه این بزیادت تحتانی برای اظهار کسره بخیال ما بیست به تحتانی دوم اصل است ماخوذ از بیس که بقول ساطع در سنسکرت ترجمه عشرین عربی است فارسیان فوقانی زائده در آخرش زیاده کرده بیست کردند چنانکه یادانش و فرامش را یاداشت و فرامشت پس مفرس باشد و این مخفّف آن بحذف تحتانی. ازینجاست که تمام محقّقین بست را ترک کرده اند و بیست را با تحتانی دوم ذکر کرده و این دلیل اصلیت است (اردو) بیس بقول آصفیه۔ ہندی بیست کا ترجمہ آپ ہی نے اس پر فرمایا ہے ممتاز۔ ایک درجہ بڑھا ہوا (معلوم ایسا ہوتا ہے کہ چونکہ بیس کا رتبہ عشرات میں دس سے ایک درجہ بڑھا ہوا ہے اسکو بیس کہا گیا۔ مؤلّف)

بستان پیرا اصطلاح۔ بقول شمس باغبان **مؤلّف** عرض کند که مخفّف (بستان پیرا) باشد بضمّ اوّل و فتح بای فارسی۔ اسم فاعل ترکیبی از (بستان پیراستن) که باغبان به قطع برگ و شاخ بیکار پیرایش بستان کند۔ نون بستان حذف شد چنانکه اینشان و اینشا و این وای اگرچه صاحبان تحقیق ازین ساکت ولیکن ما از زبان معاصرین عجم شنیده ایم (اردو) باغبان۔ دیکھو باغبان

بستاخ بقول سروری بروزن ومعنی استاخ کہ گذشت وبحوالۂ فرہنگ گوید کہ بیستاخ بزیادت تحتانی ہم می آید صاحب جہانگیری فرماید کہ مرادف گستاخ واستاخ را امیرخسرو (ع) بزرگی کردن ارچہ ناروا نیست ٭ نہ کبر است این کہ فرّ پادشاہیست ٭ اگر نبود بچشم خاصگان ناز ٭ زبستاخی کہ دارد عام را باز ٭ (کلامی اصفہانی ع) بعہد عدل تو بستاخ ننگرد بلبل ٭ بسوی عارض گلبرگ و طرّۂ شمشاد ٭ صاحب رشیدی فرماید کہ بالکسر است صاحب برہان این را بروزن گستاخ گوید و مرادفش ۔ صاحبان ناصری وجامع وہفت ہم ذکر این کردہ اند ۔ خان آرزو در سراج بہ نقل قول برہان می فرماید کہ بروزن گستاخ غلط است کہ اہل فرہنگہا بکسر آوردہ اند و فرماید کہ بیستاخی بزیادت تحتانی (کہ می آید) دلالت صریح دارد کہ بکسر اوّل است چنانکہ نشتر و نیشتر و افتاد و اوفتاد **مؤلف** عرض کند کہ ما بر استاخ عرض کردہ ایم کہ اصل است و گستاخ مبدّل آن و حالا عرض می شود کہ این مبدّل گستاخ است کہ کاف فارسی بہ موحّدہ بدل می شود چنانکہ گلغونہ و بلغونہ صاحب جامع القواعد ہم ذکر این تبدیل کردہ و ازین سلسلۂ تبدیل متحقق است کہ این ہر سہ لغت بالضّم باشد و کسر اوّل تصرف محاورہ و استعمال فارسیان و انچہ خان آرزو بالکسر را صحیح داند و بالضّم را حکم غلط می دہد و بر صاحب برہان اعتراض می فرماید و بر دعوای خود بیستاخ بہ تحتانی را دلیل گیرد ۔ مقتضای عادت اوست ہر گاہ تسلیم کردیم کہ فارسیان (لغت بالضّم) را در محاورۂ خود بالکسر ہم خواندند پس چہ عیب است کہ باظہار کسرہ تحتانی زیادہ کردند و این دلیل آن نیست کہ بستاخ را بالضّم نگیریم و اگر بستاخ را بالکسر بنفسہ اسم جامد دانیم امر دیگر است و لیکن وجود

گستاخ واستاخ بالضم و وجود قاعدۂ تبدیل کاف فارسی بموحدہ تقاضای آن می کند کہ این را مبدّل گستاخ دانیم چنانکہ گستاخ مبدّل استاخ است۔ فتأمّل (اردو) دیکھو استاخ کے دوسرے معنے اور گستاخ۔

بستار | بقول سروری ورشیدی و برہان وجامع وسراج وہفت وانند بااوّل مکسور وبثانی زدہ (۱) سُست۔ و(۲) نااستوار را گویند (حکیم ناصر خسرو) عروۃ الوثقی حقیقت مہر فرزندان اوست، پوشیدہ است آنکس کہ اندر عہد او بستار نیست۔ صاحب ناصری گوید کہ اصل این بی استوار بود مؤلّف عرض کند کہ خیال ناصری درست است کہ از (بی استوار) تحتانی والف اوّل و واو حذف شدہ۔ بستار باقی ماند ولفظ سُست کہ در تعریف این داخل شد اگر آنرا قائم داریم وسند استعمال بدست آید مجاز معنی دوم دانیم باقی حال معنی اوّل و دوم را بر اعتبار سروری وناصری وجامع کہ از اہل زبانند قائم کردہ ایم (اردو) (۱) سُست بقول آصفیہ کمزور۔ کم طاقت۔ عاجز (۲) نااستوار۔ غیر مضبوط۔ کہہ سکتے ہیں۔

بستاک | بقول شمس بالفتح نام تاجی کہ از گلہا بافند واہل ہند سہرہ خوانند مؤلّف عرض کند کہ این ہمان (بساک) می نماید کہ ذکرش بالا گذشت محقق بی تحقیق یا کاتبش در کتابت دو نقطہ زائد کردہ تصحیف کرد۔ دیگر ہیچ۔ محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند ومعاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بساک۔

بستام | بقول جہانگیری وبرہان وجامع وہفت وموید وشمس وموارد بااوّل مکسور وبثانی زدہ (۱) بسد باشد کہ آنرا تباری مرجان خوانند (امیر خسرو) جہان کہ نزد خردمند

وقت ضحک است و به نیم خنده نیز زده از آن لب بسّام و صاحب رشیدی گوید که خطای صاحب
فرهنگ است که این را بمعنی مرجان نوشت و در شعر خسرو بسّام است بمعنی تبسّم کننده نه
بستام - صاحب ناصری تائید خیال رشیدی می کند و می فرماید که مرزا مهدی خان استرابادی منشی
نادرشاه در تالیف خود که درّه نادره نام دارد غلط می نویسد که "اسپ سواری شاه را به ستام
بستام آراسته بیاوردند" و فرماید که این خطا از اشتباه صاحب جهانگیری بدو دست داده
است - خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا و اختلاف رشیدی هیچ تصفیه نکرده و گوید که (۲)
نام شهری از ولایت قومس که اوّل خراسان است و فرماید که قومسی این را بطای مطبقه
نام خال پرویز و نام شهر مذکور گوید ولیکن بتای منقوطه صحیح است چراکه طا در فارسی اصل
نیست و ظاهرا بسطام به طای مهمله معرّب آنست نیز فرماید که دور نیست که بانی این شهر خال
پرویز باشد که بنامش مشهور شد **مؤلف** عرض کند که صاحب جامع که محقق اهل زبانست
با جهانگیری و برهان و غیرهم متفق است وجهی نباشد که این را بمعنی اوّل صحیح ندانیم سیّما بدین
وجه که بست بمعنی هم گذشت و قیاس ما این است که فارسیان بستان را که بمعنی باغ می آید
به تبدیل نون با میم (چنانکه کبین و کبیم) بمعنی جای گرفته باشند که دران مرجان بکثرت باشد
و بمجاز مرجان را هم گفته باشند و جا دارد که بر بستا که مخفّف بستان است میم تخصیص آورند
چنانکه نوزده و نوزدهم و استعمال این در تالیف مرزا مهدیخان استرابادی تائید قول
جامع کند - صاحب ناصری که باتّباع رشیدی سند خان استرآبادی را خطای او قرار می دهد
بیجاست اگر تسلیم کنیم که در کلام میر خسرو بسّام است اندرین صورت هم نکته بیجا بستام نمی شود

بلکه سند مذکور برای بستام نباشد پس اعتراض رشیدی مبنی برین است که او تصحیح نقل کلام میر خسرو کرده بر جهانگیری اعتراض می کند اگر جهانگیری سند غیر متعلق را بوجه غلطی کتابت نقل کرده باشد لازم نمی آید که تحقیق لغت را غیر معتبر دانیم خصوصاً بحالتے که خان استرابادی و صاحب جامع تائیدش می کنند که اهل زبانند (اردو) (۱) مرجان دیکھو بست کے گیارھوین معنے (۲) بستام - ولایت قومس کے ایک شہر کا نام - اور خال پرویز کا نام -

بستان | بقول جهانگیری و جامع و ناصری و برهان مرادف معنی اوّل و دوم بست بمعنی (۱) گلزار و (۲) جای که میوه های خوشبو در انجا باشد (منوچهری و امغانی ﴿) بوستان بانا - حال و خبر بستان چیست ؛ اندرین بستان چندین طرب مستان چیست ؛ صاحب سوار السبیل این را معرّب بوستان گوید - بهار گوید که این فارسی معرّب است و می فرماید که بالفظ خوردن کنایه از رستنی و نباتات باغ خوردن مؤلّف عرض کند که (بوستان خوردن) در ملحقات بوستان بجایش می آید و ماخذ این برای اوّلین معنی بست بحث کافی کرده ایم (اردو) دیکھو بست کے پہلے اور دوسرے معنے

بستان آرای | اصطلاح - بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی باغبان مؤلّف عرض کند که خلاف قیاس نیست که اسم فاعل ترکیبی است و کنایه باشد کسی که بستان را بیاراید و بپیراید همان باغبان است (اردو) باغبان - دیکھو بستان پیرا

بستان ابروز | اصطلاح - هردو همان **بستان اپروز** | (بستان افروز) که می آید و این هردو مبدّل آن است که فا به موحّده و بای فارسی بدل شود چنانکه فروزیدن و بروزیدن و فام و پام (اردو) دیکھو بستان افروز -

بستان افروختن | مصدر اصطلاحی - صاحب (۱)

(۲) **بستان افروز** | اصطلاح صاحب آصفی مذکر (۱) از معنی ساکت و.بر (۲) فرماید که گل تاج خروس است صاحب سروری بحواله نسخهٔ میرزا نسبت معنی دوم گوید که گلی باشد که سرخ مروش نیز گویند و بوی ندارد و بعضے گویند که سرخ مرد نوعی از بستان افروز است (سیف اسفرنگی ۵)

گر بخواهی بدم سرد صبا در گیرد
در شبستان چمن شعلهٔ بستان افروز

و بحواله نسخهٔ حلیمی می فرماید که (بستان ابروز) نیز بنظر رسیده که بجای فا ـ موحده باشد وگفته اند که آنرا (گل یوسف) نیز گویند صاحبان جهانگیری و رشیدی و برهان و ناصری و جامع و سراج و بحر هم ذکر این کرده اند صاحب برهان اینقدر صراحت مزید کند که بعضے اسپرغم را که ضمیران باشد گفته اند و بجای فا ـ بای فارسی هم آمده صاحب محیط بر (بستان افروز) فرماید که اسم فارسی است و بعربی (حبق بستانی) و (زینة البستان) و (درج الامیر) و (حماحم) و بفارسی (تاج خروس) و (گل حلوا) و (گل یوسف) و بهندی (کلغا) و (مهورا) خوشبو نیست و بهترین آن که در بستان خشک شود ـ جمیع اجزای آن سرد و خشک در اوّل وگویند در دوم ـ قابض و رادع و برای معده و کبد حار ملتهب نیکو و مسکّن حرارت و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلّف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و کنایه از گلی که تعریفش بالا گذشت و آنچه صاحب آصفی بربنیاد (۲) مصدر (۱) را قائم کرده است ضرورت نداشت (سعدی ۵۲) خطمی و خیری و نیلوفر و بستان افروز نقشهای که در و خیره بماند ابصار (اردو) کلغا ـ بقول آصفیه هندی ـ اسم مذکر ـ ایک سرخ رنگ کے پھول کا نام جس میں خوشبو مطلق نہیں ہوتی ـ تاج خروس ـ بستان افروز ـ

بستان بان | اصطلاح ـ بقول بحر

باغبان مؤلّف عرض کند کہ بترکیب باغبان وموافق قیاس است وصراحت ماخذ این ہمد را اینجا کردہ ایم ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو باغبان

(۱) بستان بخت استعمال۔ (۱) مرکب اضافی

(۲) بستان بیان است باضافت تشبیہی

کہ فی بیان بخت را بہ بستان تشبیہ دادہ اند پس مراد از بخت است وبس (ظہوری ؎) دہد از شورہ زار طالع من خار گلہای بگو کہ رنگا رنگ در بستان بخت دیگران باشد ٭ و (۲) ہم مرکب اضافی باضافت تشبیہی ومراد از بیان (ولہ ؎) رودہ بلفظی را خار بلای عاشقی در باغ گل تعریف حسنت چون زبستان بیان روید ٭ (اردو) (۱) بستان بخت۔ قسمت کیلئے (۲) بستان بیان۔ بیان کے لئے۔ بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بستان پیرا اصطلاح۔ بقول جہانگیری ورشیدی وبرہان وجامع وبحر باغبان۔ بہار ذکر (بستان پیرای) بزیادت تحتانی کردہ کہ مزید علیہ ہمین است (انوری ؎) بردہ رضوان بہشت از پی پیوندگری ٭ از تو ہر فضلہ کہ انداختہ بستان پیرای ٭ صاحب ناصری درست گوید کہ باغبان پیرایش دہندہ باغ است کہ گیاہ ہا وشاخ ہای خشک را زدہ از باغ بیرون می ریزد خان آرزو در سراج فرماید کہ مجاز است وبحوالۂ رشیدی گوید کہ حقیقتے کہ از رشیدی معلوم می شود خطاست مؤلّف عرض کند کہ حقیقت طلبان مشتاق علم خطای رشیدی باشند وما تسکین شان می کنیم کہ آنچہ رشیدی بمعنی باغبان لفظ مجاز را مثل خان آرزو نہ نوشت ہمین خطای اوست۔ ما می گوئیم کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پیرایندۂ بستان وکنایہ از باغبان کہ کار او پیراستن باغ است وامن کنایہ قریب بمعنی حقیقی است۔ پس باصول خان آرزو خطای اوست کہ صراحت حقیقت

ہیچو مانکرد وای برین طرز تحقیق او (اردو) دیکھو باغبان ۔

بستان پیراستن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندی که پیش کرد ہمان است که بر (بستان پیرا) گذشت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی صاف و پاک کردن بستان از خس و خاشاک و شاخہای خشک درختان است و بس (اردو) باغ میں کاٹ چھانٹ کرنا ۔ صاحب آصفیہ نے (کاٹ چھانٹ کرنا) پر فرمایا ہے قطع و برید کرنا ۔

بستان خوردن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده و از سندش (بوستان خوردن) پیدا است که بجایش می آید و آن بقولش کنایه باشد از خوردن نباتات و رستنی های باغ چنانکه (سعدی ره) نه در کوه سبزه نه در باغ شخ ٭ ملخ بوستان خورده مردم ملخ ٭ مؤلف عرض کند که خوردن درین جا بمعنی چریدن است و بس (اردو) باغ چر جانا ۔

بستان زاده | اصطلاح ۔ بقول وارستہ و بہار مرادف گلستان زاده و بقول بحر گل و سبزه و محققین اول الذکر ہم بر (گلستان زاده) با معنی بحر اتفاق دارند این کنایه موافق معنی حقیقی است یعنی گل و سبزه که پیدا می شود در باغ گویا زاده بستان است ولیکن ہر نبات و درخت را ہم درین تعریف داخل توان کرد و خیال نازک می خواہد که این را مخصوص داریم با ثمر درختان ثمره دار و گل درختان بی ثمر که تولد این در علم نباتات از نر و ماده درختان ثابت است (میر الہی ہمدانی ره) در باغ خوش است آسمان گون ز شفق ٭ کز بوی دہد دماغ را ہم رونق ٭ این طفل کبود پوش بستان زاده ٭ از صفحہ دشت بالیدش داد سبق ٭ مخفی مباد که ازین سند ہم گل ثابت است

وور اسناد (گلستان زاده) هم مقصود از سبزه
بنظر نیامد پس بقیاس عام اگر سبزه را داخل معنی
کنیم لازم می آید که درختان را هم و اگر بقیاس
نازک گل را گیریم باید که میوه را هم (اردو) پهول
سبزه ـ میوه ـ مذکر ـ

بستان سرا | اصطلاح ـ خان آرزو در
سراج می فرماید که باغی که در صحن خانه سازند
و آن قلب سرابستان است زلّه بردارش
(بهار) هم زبانش و صاحب بحر هم ذکر این کرد
(صائب ؎) هست تا دامن کشان سروِ کے
درین بستان سرا ؎ از گریبان دست ما کوتاه
کردن مشکل است ؎ (وله ؎) تا مگر داغی بدست
آرم درین بستان سرا ؎ همچو برگ لاله سرتا پا
جگر گردیده ایم ؎ مؤلف عرض کند موافق
قیاس است (اردو) خانه باغ ـ مذکر ـ دیکهو باغچه

بستان شیرین | اصطلاح ـ بقول سروری
و برهان و جامع و سراج و بحر نام نوائیست که
مطربان نوازند ـ بهار گوید که این را باغ شیرین
نیز خوانند **مؤلف** عرض کند که نظر بر اعتبار
صاحبان سروری و جامع که از اهل زبانند
این را کنایه دانیم و مرکّب توصیفی است و
(باغ) شیرین بجای خودش گذشت و حقیقت
آن با صراحت ماخذش همدر انجا مذکور (اردو)
دیکهو باغ شیرین ـ جس کا اردو نام معلوم نه هو سکا ـ

بستان غم | استعمال ـ غم باشد که فارسیان
غم را به بستان تشبیه داده اند (ظهوری ؎)
در اقلیم عشق است باد و بهاری ؎ که از بید
بستان غم برگرفتند ؎ (اردو) غم ـ مذکر ـ
فارسیون نے غم کو (بستان غم) کها ہے اور
بستان کے ساته تشبیه دی ہے ـ

بستان کردن | مصدر اصطلاحی ـ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که بمعنی درست کردن و ساختن بستان
است (باقر کاشی ؎) اگر هنگام باغ و راغ

نبود٭ میان خانہ بستان می توان کرد٭ (اردو) باغ بنانا۔ باغ تیار کرنا۔ باغ لگانا۔

(الف) **بستان گرد** اصطلاح۔ صاحب (ب) **بستان گردیدن** بحر ذکر (الف) کرد گوید کہ (۱) بمعنی نظارگی و تماشای باغ است صاحب آصفی بذکر معنی اوّل فرماید کہ معنی ترکیبی این (۲) گردندہ در بوستان و ہم او (ب) را قائم کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ سیر باغ کردن وگشت کردن در باغ ولیکن (الف) را بمعنی اوّلش بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ خلاف قیاس است و بمعنی دومش اسم فاعل ترکیبی است بمذاق قیاس (طغرای مشہدی ۷۵) ایا غیابین بوستان گردوده٭ گل سرخ بستان می زرد ده٭ حنفی مباد کہ درین سند پیش کردہ آصفی استعمال (بوستان گرد) است عیبی ندارد کہ بستان مخفف بوستان باشد (اردو) (الف) (۱) باغ کا تماشا۔ مذکر۔ باغ کی سیر۔ مونث۔ (۲) باغ کی سیر کرنے والا (ب) باغ میں سیر کرنا پھرنا۔

بستانی استعمال بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالضم وکسر نون (۱) منسوب بہ بستان و (۲) بمعنی باغبان و (۳) بقول رہنما بحوالہ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی بقول مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی است بہ یای نسبت بر لفظ بستان و معنی دوم کنایہ باشد کہ کسی کہ بہ باغ منسوب است باغبان باشد معنی سوم ہم ازہمین قبیل است (ظہوری ۵۵) بستانیان گلشن کوی محبتیم٭ خاشاک خشک را گل تر نام کردہ ایم٭ (اردو) (۱) وہ چیز یا شخص جو باغ سے منسوب ہو۔ مونث۔ مذکر۔ (۲) مالی۔ مذکر۔ (۳) باغبان

(۳) ترکاری - بقول آصفیہ - مؤنث -	بھاجی - ترہ - ساگ پات - بقلہ -

بستاوند بقول جہانگیری ورشیدی وجامع باوّل مضموم وثانی زدہ زمینی راگویند کہ پشتہ پشتہ باشد - صاحب برہان گوید کہ بفتح واو زمین ناہموار را نیز گفتہ اند صاحب ناصری می فرماید کہ اصل این (پشتہ وند) بود یعنی پشتہ مانند شین معجمہ بہ مہملہ بدل شدہ - فرماید کہ بضمّ اوّل بہتر از فتح است - خان آرزو در سراج گوید کہ این ظاہرا مرکب است از بست کہ بمعنی کوہ گذشت و آوند کلمہ نسبت است پس بفتح اوّل باید **مؤلف عرض کند** کہ ضمّ اوّل کہ در استعمال و محاورہ فارسی است تقاضای آن می کند کہ ماخذ بیان کردہ ناصری را بہتر از خان آرزو دانیم - پشتہ را بستا کردند کہ بای فارسی بدل شد بہ عربی چنانکہ اسپ و اسب وشین معجمہ بہ مہملہ چنانکہ کشتی و کستی وہای ہوز بہ الف چنانکہ خارہ و خارا و مرکب کردند با آوند و وند بقول برہان بمعنی صاحب وخداوند در آخر کلمہ در آوردند چنانکہ (دولت وند) معنی لفظی این پشتہ دارندہ و کنایہ از زمین ناہموار وپشتہ پشتہ (اردو) ناہموار زمین جس میں ٹیلے ہوں - مونث

بستاہ بقول سروری بوزن درگاہ بمعنی ساز سفر مطلقاً **مؤلف عرض کند** کہ سکوت دیگر محققین تعجب خیز است ومعاصرین عجم بر زبان ندارند جز این نیست کہ فارسی قدیم باشد واسم جامد واگر از قیاس کار گیریم وضع شدہ از بستہ کہ ساز وسامانی کہ برای سفر می بندند - والفی زیادہ کردند پیش از ہای ہوز برای سہولت استعمال وتخصیص معنی چنانکہ جہار وناہار و دیگر ہیچ دارد (اردو) سفر کا ساز وسامان - مذکر -

بست پایه اصطلاح - این همانست که ذکر این بر (بسانج) بحوالهٔ صاحب محیط کرده ایم که بر بسفانج نوشته است و او ذکر این - بطور مستقل هم بجایش کرده حوالهٔ بسفانج می کند این همان (بس پایه) است که بجایش گذشت که عربی آن کثیر الارجل است از لفظ بست هم کثرت مراد است (اردو) دیکھو بسانج و بس پایه -

بستج بقول برهان بضمّ اوّل و سکون ثانی و فتح فوقانی و جیم ساکن معرّب بستک است که می آید و آن صمغی که کندر گویندش و بقول بعض گوید که صمغ درخت پسته است صاحب ناصری گوید که معنی آخر الذکر درست معلوم می شود زیرا که بستج معرّب پسته باشد امّا بکسر اوّل و صاحب سوار السبیل گوید که (۲) بالکسر معرّب پسته فارسی است که میوه درخت برغند است و هم صاحب برهان بر کندر گوید که بضمّ اوّل و ثالث صمغی است که آنرا مصطکی نامند صاحب محیط بر بستج گوید که معرّب پسته فارسی و گویند اسم عربی کندر است بر کندر فرماید که بضمّ کاف و سکون نون و ضمّ دال مهمله اسم فارسی بستج عربی است و لبان نامندش که بیونانی طیسرون و سیغروس و بسریانی لبانون و برومی سیغروسا و بهندی کندرو گوند و سالیکا و در انگلیسی بنجمن خوانند صمغ درختی است خاردار - گرم و خشک در اوّل و دوم و بقول شیخ خشک در اوّل باقوّت مجففه و قابضه و منقّحه و جالیه اندک و منافع بسیار دارد (الخ)، **مؤلّف** عرض کند که حقیقت لوبان بمعنی پنجم با آن نوشته ایم و هم او بر پسته فرماید که اسم فارسی و معرّب آن فستق و بسریانی بستقی و بیونانی بستاقیا و بفرنگی بسپا و بهندی معروف به پسته و آن ثمر درختی است که بپارسی سفر نامند و بقول

شیخ الرئیس گرم در آخر دوم و دران قبض و تحلیل و جلا و تنقیه و تفتیح است و بوجه خوشبو مقوی (اردو) (۱) دیکھو بان کے پانچویں معنے (۲) پستہ بقول آصفیہ فارسی مذکر ایک میوے کا نام ہے جس کا پوست بادامی اور مغز رنگ میں سبز ہوتا ہے۔ فستق۔

بستر بقول سروری انچه گسترانند بجهت خوابیدن و بعربی فراش گویند (حکیم فرخی ؎) بستر گشت و زبهر خفتن ساخت ٭ خویشتن را کنار من بستر ٭ صاحب ملحقات برهان هم ذکر این کرده و بقول فدائی که از علمای معاصر عجم است جای درخت خواب بهار گوید که گاهی مضاف میشود بطرف خواب و بالفظ آرام و آسایش و آسودگی و راحت و با مصادر افگندن و انداختن مستعمل صاحب سخندان فرماید که (بسترت) در سنسکرت بمعنی گسترده شده و هم او گوید که بستر را بزبان سنسکرت بستار نام است صاحب ساطع بر بستار می فرماید که بمعنی گستردن و بسط است و بر بستر فرماید که بزبان سنسکرت پارچه را گویند که فرش و بساط باشد و بستر اهم مؤلف عرض کند که فارسیان لغت سنسکرت را تقریبا استعمال کرده اند و استعمال این بالغات فرس در ملحقات می آید (اردو) بستر بقول آصفیہ فارسی - اسم مذکر - بچھونا - فرش -

بستر آسودگی استعمال - مرکب اضافی بستر راحت است و بستری را گویند که بران راحت نصیب شود مقابل بستر غم (ظهوری ؎) پهلوی دل ریش شد بر بستر آسودگی ٭ خار صحرای مشقت غیرت سنجاب بادی ٭ (وله ؎) ظهوری آخر زمان بر بستر آسودگی غلطی ٭ که دل از شوق مژگان هر زبان بر نشتر غلطد ٭ (صائب ؎) شمع را بالین به بال و پر پروانه شد

است ۲ بستر آسودگی خاکستر پروانہ است ۱۲ (اردو)
فارسی ترکیب سے بسر راحت۔ بستر آسودگی کہہ سکتے
ہیں۔ مذکّر یعنے وہ بستر جس پہ آرام اور راحت ملے

بستر آہنگ اصطلاح۔ بقول جہانگیری
(۱) لحاف باشد صاحب رشیدی فرماید کہ (۲)
چادری کہ بالای بستر کشند و بگسترند (لبیبی ؎)
خوشا حال لحاف و بستر آہنگ ۲ کہ می گیرند ہر شب
در بر تنگ ۱۲ و فرماید کہ بعضی بمعنی چادر شب
گفتہ اند کہ برای گرد نشستن بر بستر و لحاف
گسترند۔ صاحب برہان گوید کہ لحاف و نہالی
بقول بعض چادر شبی۔ صاحب ناصری گوید کہ
بہ معنی دوم اصل است چہ آہنگ بمعنی کشیدن
است صاحب جامع برمعنی اوّل قانع۔ صاحب
بحر ہمزبان برہان۔ خان آرزو در سراج گوید
کہ مطلق رخت خواب است کہ بگسترانند و بقول
بعض چادری کہ محافظت بستر کند۔ ذلہ بردارش
بہار و کرامت نذیل بستر کردہ گوید کہ مثلہ و نیز ذکر
معنی دوم کند **مؤلف** عرض کند کہ سجاف
در عربی زبان جامہ کہ از پنبہ و تر آگندہ باشد
از ہمین است کہ صاحب برہان در معنی این نہالی
را آوردہ آنچہ صاحب ناصری اشارۂ ماخذ کردہ
است مقصودش ہمین قدر باشد کہ قلب اضافت
آہنگ بستر باشد یعنی بستر کش و بستر پوش کہ حفاظت
بستر کند۔ پس معنی دوم حقیقی است و سند لبیبی تائید
معنی اوّل کند ۲ ذکر لحاف کہ در کلام اوست تکرار آن
باشد و پس حاصل اینست کہ معنی دوم اصل است
و معنی اوّل مجاز آن (اردو) (۱) لحاف
اسم مذکّر۔ دیکھو بالاپوش کے پہلے معنے (۲) پلنگ پوش
بقول آصفیہ اسم مذکّر۔ بالاپوش۔ وہ بڑا کپڑا جو
پلنگ پر بستر کی حفاظت کے واسطے ڈالتے ہیں
یہ کپڑا اکثر چھپا ہوا ہوتا ہے۔

بستر افتادن مصدر اصطلاحی۔ گسترده
شدن بستر باشد (ظہوری ؎) خوش آنکہ پیش
درت بسترم چنان افتد ۲ کہ بالشی بسر آستانہ

(بقیہ آئندہ)

بگذارم ؎ (اردو) بچھونا ہونا۔

بستر افسانہ استعمال۔ مرکّب اضافی است باضافت تشبیہی کہ فارسیان افسانہ را بہ بستر تشبیہ دادہ اند (ظہوری ص) گاہی کہ داد نرگس شوخت سری بخواب ؎ از ناز و عشوہ بستر افسانہ پرشد است ؎ (اردو) افسانہ کو فارسیون نے بستر افسانہ کہا ہے۔ مذکر۔

بستر افگندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ گستردن بستر باشد و بس (دانش مشہدی ص) درمیان خلق نتوان بستر راحت فگند ؎ سر نہم بردامن صحرا چو خواب آید مرا ؎ مؤلّف عرض کند کہ از سند بالا (بستر فگندن) پیدا ست عینی مؤلّف کہ فگندن اصل است و افگندن مزید علیہ آن۔ (اردو) بستر بچھانا۔ دکن مین بچھونا کرنا۔

بستر انداختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلّف عرض کند کہ مرادف بستر افگندن است کہ گذشت (فطرت مشہدی ص) بہر وادی کہ شوقم بستر آسایش انداز د ؎ رہ خوابیدہ پہلوی زند بر خواب مخملہا ؎ (ظہوری ص) بستر بیماری انداختیم ؎ آشتی در استخوان تب زدیم ؎ (اردو) دیکھو بستر افگندن۔

(۱۴۱۴)

بستر اندازان کردن مصدر اصطلاحی بمعنی بستر انداختن است و بستر اندازی کردن و بظاہر الف و نون (اندازان) زائد می نماید (ظہوری ص) ناتوانان سنگ کو ہت بہر بالین چیدہ اند ؎ خار می چینند شاید بستر اندازان کنند ؎ (اردو) دیکھو بستر انداختن و افگندن۔

(۱۴۱۵)

بستر برچیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی گستردن بستر باشد (ظہوری ص) برنچیدم بستر آہ ای دریغ ؎ درد بیدردی بدرمان برنخورد ؎ (اردو) دیکھو بستر افگندن۔

(۱۴۱۶) (۱۴۱۷)

(۱) **بستر بیتابی** استعمال (۱) مرکّب اضافی

(۲) **بستر بیماری** است کہ فارسیان باضافت

تشبیہی بیتابی را بہ بستر تشبیہ دادہ اند و (۲) مرکب
اضافی بمعنی خوابش (ظہوری ئ) گستر انم بہر طاقت
بستر بیتابیے کہ بالش بیماری زیر سر صحبت نہیم
سند (۲) بر (بستر انداختن) از ظہوری گذشت
(اردو) (۱) فارسیوں نے بیتابی کو بستر کے ساتھ
تشبیہ دی ہے - بستر بیتابی - بیتابی کو کہہ سکتے
ہیں - مذکر - (۲) بیماری کا بستر - مذکر -

بستر پرست اصطلاح - اسم فاعل ترکیبی
کسی کہ دائما بر بستر خود افتادہ باشد و کنایہ از
سست و اوشنگن (ظہوری ے) ز بیماری چہ
راحت پہلو بستر پرستان را [illegible] مبادا ز زخم مرہم
سینۂ خنجر پرستان را [illegible] (اردو) بستر پرست
بہ ترکیب فارسی اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو
سست اور کاہل ہو اور ہر وقت اپنی سستی
سے بچھونے پر پڑا رہے - کاہل - دیکھو اوشنگن -

بستر خواستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرد
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی
طلب و خواہش بستر کردن معاصرین عجم بر زبان دارند -
(خان آرزو ے) بہر صورت کہ در کوی بتان افتادم افتادم
نخواہم بستر و بالین برنگ خون خوابیدہ ام (اردو) بستر چاہنا

(الف) **بسترد** (الف) بقول شمس دور کرد و حک کردن و محو صاحب مؤید در
(ب) **بستردن** نسخۂ مطبوعہ بحوالہ قنیہ گوید کہ بالضم دور کردن و محو ساخت و بحوالہ شرح
مخزن گوید کہ بمعنی ستردن و حک و محو کردن و نزدیک ستردن بمعنی حلق کردن موی - و در
نسخ قلمی دور کردن (کذا فی القنیہ) و بحوالہ شرح مخزن بمعنی حل کردن و محو ساختن است
و فرماید کہ اما مشہور بمعنی حلق کردہ است - صاحب ہفت گوید کہ دور کردن و حک کردن و محو
ساخت و حلق کرد **مؤلف** عرض کند کہ کم اتفاقی و بی تحقیقی صاحب شمس کہ بر الف معنی
مصدری و اسم جامد بیان کرد و مؤید الفضلا از برای تائید فضلا - پس ما از حقیقت [illegible]

وهمچون صاحب شمس توجه خود بسوی معنی مصدری گماشت ماحقیقت این بذیل (ب) بیان کنیم و (ب)، بقول جهانگیری بای اوّل مکسور بمعنی ستردن یعنی (۱) پاک کردن و (۲) محو ساختن صاحب رشیدی گوید که استعمال به با بسیار است صاحبان برهان و جامع و سراج ذکر این کرده اند و صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که (۳) تراشیدن صاحب بحر این را کامل التصریف گوید و مضارع این بسترد به فتح رای مهمله وهم او بر ستردن بدون بای زائد بذکر معنی اوّل و سوم قانع و فرماید که بیشتر معنی سوم در ازاله موی ها مستعمل و گوید که بضم اوّل نیز آمده صاحب موارد فرماید که مرادف استردن مؤلف عرض کند (استردن) که در مقصوره گذشت اصل است و حقیقت ماخذش همدر انجا مذکور و ستردن که می آید مخفف آن بحذف الف اوّل و بستردن مزید علیه آن به زیادت موحده و صراحت همه معانی بر (استردن) گذشت و (الف) به سکون رای مهمله ماضی مطلق و به فتح رای مهمله مضارع (اردو) الف ۔ ماضی مطلق اور مضارع ہے (ب) کا اور (ب) دیکھو استردنا ۔

بستر ساختن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که قرار دادن و کردن بستر است (ازرقی هروی ۵) ز آب روشن سازیم بستر و بالین را / ز خاک تیره براریم لولوی شهوار بکر (اردو) بچھونا بنانا ۔

بستر سمندر | اصطلاح ۔ بقول رشیدی و برهان و جامع و بحر و سراج و جهانگیری و ملحقات کنایه از آتش مؤلف عرض کند که این کنایه باشد که آتش آرامگاه سمندر است (اردو) دیکھو آتش ۔

بستر شب خواب | استعمال ۔ بقول انند بحواله غواص سخن ۔ بستری که شب بر وی خوا

کنند (شانی تکلو ﮯ) تا بر سرِ خاکستر گلخن نه
نشینم ٭ خورشید من از بستر شب خواب نخیزد ٭
مؤلف عرض کند که مرکّب اضافی است
و (شب خواب) قلب اضافت خواب شب
(اردو) وہ بستر جس پر رات میں سوئیں۔ مذکر۔

بستر شدن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی قرار یافتن بستر است (امامی هروی ﮯ)
تا گلش را نا خبر مشک ختن بستر شود ٭ سنبلش را
تو ده برگ سمن بالین کند ٭ (اردو) بستر ہونا
بچھونا قرار پانا۔

بستر شناختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی
حقیقی است یعنی تمیز بستر کردن و دانستن بستر را
(صائب ﮯ) هیچ عضوی بی بصیرت نیست
در ملک جنون ٭ ورنه چون پهلو شناسد بستر بیگانه
را ٭ (اردو) بستر پہچاننا۔

بستر عدل | استعمال۔ مرکّب اضافی است
بمعنی عدل۔ فارسیان باضافت تشبیهی عدل را
به بستر تشبیه داده‌اند (انوری ﮯ) پهلوی ملک بستر
عدل اگه نبود ٭ تا قبال کرد بالش عالیت آشکار ٭
(اردو) فارسیوں نے عدل کو (بستر عدل) کہا ہے
عدل بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ برابری۔ نصفت
مساوات۔ انصاف۔ معدلت۔ دادگستری۔

بسترغ | بقول مؤید (مطبوعه مطبع نولکشور) بفتح یکم و ضمّ سوم بحواله لسان الشعرا و ادات بر
وزن افشره و فرماید که بضمّ با نیز و بقول بعض بفتح۔ رستنی است که آنرا اسپرک گویند و قیل گیاهی
است که رنگ سبز بدان رزند و آن رنگ را اسپرکی خوانند و بحواله دستور گوید که (۲) پاره
از خوشه انگور و خرما ٭ در نسخه قلمی همین معنی به بشرغ مرقوم که به موحده و به شین معجمه و دوم و رای مهمله
و غین معجمه می آید و در دیگر نسخ قلمی خلاف حروف این است بالجمله اسپرک که بجای خود گذشت

بران اشارهٔ این نیست وانچه از اسپرک حوالهٔ (ارجیقنه) بدست می آید درانجا هم هیچ اشارهٔ این حاصل نمی شود۔ صاحب محیط (بسترغ) را بموحّده به سین مهمله و فوقانی و را و عین مهملتین در آخر نوشته گوید که همان اسپرک و بذیل همین گوید که به شین معجمه عوض مهمله هم باشد که آنرا در عربی اکلیل الملک گویند و اشارهٔ (اکلیل الملک) بر (ارجیقنه) کرده که گذشت و هم درانجا (استرغ) را بالف اوّل لغت سریانی گفته مؤلّف عرض کند که (بشترغ) به موحّده و شین معجمه و فوقانی و رای مهمله و غین معجمه به همین هر دو معنی بیان کردهٔ مویّد می آید پس معلوم می شود که این لغت فارسی زبان نیست بلکه سریانی است واصل این همان بسترع و بشترع به سین مهمله و معجمه و عین مهمله در آخر هر دوست که صاحب محیط ذکرش کرده و تعریف این بر اسپرک و ارجیقنه گذشت اختلاف بعض حروف در تعریف محقّقین بالا نتیجه تصرّف اہل مطابع و کاتبین باشد دیگر هیچ۔ ما قول محیط را که محقّق مفردات طب است معتبر دانیم (اردو) (۱) دیکھو اسپرک اور ارجیقنه (۲) انگور اور کھجور کے خوشے کا ایک حصّہ۔ مذکر۔

بستر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف عرض کند که مرادف بستر ساختن است که گذشت (قاسمی گونابادی ؎) کشان پیش ایشان بُو تا بناف ٭ کهی کرده بستر از ان که کاف (اردو) دیکھو بستر ساختن۔

بستر گستردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف عرض کند که بمعنی حقیقی است (جمالی اصفهانی ؎) از هر آن جانب که رو آری و بس نقش بدیع ٭ جبرئیل آنجا بگسترده است گوئی بستری ٭ (ظهوری ؎) که بستر گستر دهم از سپری ٭ که جز بازوی خود بالین

مذکر (اردو) بستر لگانا یا جمانا۔ بقول آصفیہ کسی کا | جگہ رات بسر کرنے کے واسطے بچھونا کرنا خصوصاً شب باش

بستہم بقول ضمیمۂ برہان بضم اوّل و ثالث (۱) جوشش و دمیدگی اعضا باشد و بکسر اوّل (۲) بمعنی بتر اشتم و پاک ساز هم و فرماید که بمعنی اوّل باشین منقوطه هم می آید۔ صاحب مؤید نسبت معنی اوّل صراحت مزید کند که دمیدگی اندام را باد گویند۔ صاحب ہفت گوید که ترجمهٔ معنی اوّل در عربی شرا است که دمیدگی و جوشش اعضا است با خارش مؤلف عرض کند که آنچه بشین بمعنی اوّل می آید مبدل این باشد چنانکه کستی و کشتی و ماخذ این جز این نمی نماید که بیمار این مرض صاحب فراش می شود پس فارسیان بزیادت میم تخصیص (چون دہم و دوازدہم) این را بمعنی (مخصوص بستر) برای این مرض وضع کردند و بمعنی دوم مضارع متکلم مصدر (بستردن) که گذشت (اردو) (۱) دیکھو انروب (۲) دیکھو مصدر بستردن یہ اسکا مضارع متکلم ہے

بسترنشین اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) از قبیل مسند نشین مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و معنی لفظی این کسی که نشست او بر بستر است و (۲) کنایه از بیمار که دائما بر بستر می باشد معاصرین عجم تصدیق این معنی می کنند و فرق در بستر نشین و صاحب فراش این است که آن بمعنی مجرد بیمار است و این بمعنی بیماری که نشستن نتواند و دائما به بستر افتاده و دراز کشیده باشد بوجه ناتوانی (اردو) (۱) بستر یا بچھونے پر بیٹھا ہوا۔ (۲) بیمار۔ مذکر۔

بستر و بالین نهادن استعمال۔ بستر کردن و بالین بر بستر نهادن است (ظهوری ؎)
در خورِ لیلیٰ و مجنون بستر و بالین نهد کو توده ہای
گل ازین رو توده ہای خار داشت (اردو) بچھونا کرنا۔ اس میں بستر بچھانا اور اسپر تکیہ رکھنا دونوں داخل ہیں۔

بستری بودن | اصطلاح - بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار کنایہ از صاحب فراش و بیمار بودن است **مؤلف** عرض کند کہ یای نسبت را بر لفظ بستر زیادہ کردہ اند و بس **(اردو)** صاحب فراش ہونا - بیمار ہونا - دکن میں (فریش ہونا) کہتے ہیں جیسے "وہ دو مہینے سے فریش ہے" یعنی بچھونے پر پڑا ہے اور بیمار رہے -

بست شکستن | مصدر اصطلاحی - بقول وارستہ و بہار و بحر از حد تجاوز کردن (خان خالص ۵) بردہ از دل کہ خیال بت ہست مرا \ کہ شکست است ندانم دگر این بست مرا \ **مؤلف** عرض کند کہ بست بمعنی حد بر نشان ہفتمش گذشت و این مرکب ازہمانست **(اردو)** حد سے تجاوز کرنا (حد سے بڑھنا دیکھو ازجا بر آمدن)

بستک | بقول رشیدی بالفتح مرتبان کوچک سفالین و چینی - فرماید کہ (۱) مرادف بستو است کہ می آید صاحب برہان می فرماید کہ (۲) بروزن اُردک صمغ درخت پستہ و بقول بعض (۳) کندر است و بقول بعض صمغی است کندر نام کہ بعربی لبان خوانندش - صاحب ناصری ذکر معنی دوم گوید کہ (۴) نام ولایتی از پارس قریب بہ بحر عمان و لار و خاک کرمان کہ حاکمی خاص دارد و در آنجا کلا اہل سنت اند و ذکر (بستو و بستک) را ہم کردہ تصدیق معنی اول کند و فرماید کہ بستہ معرب آنست و ہم او فرماید کہ (۵) چوبی را نیز گویند کہ باران ماست برہم زنند تا کرہ و دوغ از یکدیگر جدا شود آن را آتش ہم نامند - صاحب جامع بر معنی دوم و سوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول مرکب است از بست بمعنی ہفتمش و کاف تصغیر یعنی چیزے کوچک کہ محدود است و کنایہ از مرتبان و بمعنی دوم و سوم اسم جامد است مرکب از ہمان بست کہ بمعنی سیزدہمش گذشت و کاف تصغیر یعنی چیز کوچکے کہ بستہ شدہ است و منجمد و اشارہ این بر تنقیح کردہ ایم کہ معرب

ہمین است نسبت معنی چہارم خیال ما این است کہ ہمان بست باشد کہ بہ معنی سومش مذکور شد بزیادت کاف تعظیم یا زائدہ چنانکہ ماسک وزلوک و وجہ تسمیہ آن ہم ہمدرانجا گذشت یا ولایتی دیگر باشد کہ تعریفش زائد از بیان بالا معلوم نشد۔ حالا عرض می شود نسبت معنی پنجم کہ این مرکب است با بست کہ بمعنی ونہمش گذشت وکاف تصغیر یا تخصیص بمعنی گرہی کوچک یا مخصوص وکنایہ از آلہ کہ سرش گرہ مدور دارد کہ بدان ماست را برہم زدہ مسکہ جدا کنند (اردو) (۱) چھوٹا مرتبان مذکر۔ (۲) درخت پستہ کا گوند۔ مذکر (۳) کُندر۔ دیکھو بان (۴) ایک ولایت کا نام بستک ہے جو پارس میں بحر عمان کے قریب واقع ہے۔ مونث (۵) متھنی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مونث۔ بلونی۔ رئی۔ وہ لکڑی جس سے وہی بلوتے ہیں۔

بستگان اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار باکاف فارسی بمعنی وابستہ مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ بستہ باشد کہ اسم مفعول بستن است بمعنی بستہ شدہ وکنایہ از وابستہ ومتعلق چون خواستند کہ باالف ونون زائدتان مرکب کنند بقاعدۂ فارسی ہای ہوز آخرہ را بہ کاف فارسی بدل کردند۔ جا دارد کہ الف ونون را برای جمع گیریم چنانکہ بچگان اندرینصورت معنی این (۲) وابستگان باشد یعنی متعلقان چنانکہ ''ما ہم از وابستگان یا رئیم'' خیال ما این است ومعاصرین عجم باما اتفاق دارند کہ صاحب رہنما در تعریف این جمع را واحد نوشت (اردو) (۱) وابستہ بقول آصفیہ متعلق۔ دیکھو بازمان (۲) وابستگان (۱) کی جمع۔ بقاعدۂ فارسی۔ اردو میں مستعمل ہے جیسے ''ہم وابستگان در دولت سے ہیں''۔

بست گہوارۂ فنا اصطلاح۔ بقول شمس اسیر وگرفتار محنت دنیا مؤلف عرض کند

اگر بست را مخفف بستہ و مراد از بندی و گرفتار گیریم - مرکب اضافی و کنایہ از معنی بالا موافق قیاس می شود ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت و دیگر محققین اصطلاحات ہم ساکت - بدون سند استعمال تسلیم نکنیم - معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) محبت دنیا میں گرفتار - دنیا دار -

بستگی | اصطلاح - بقول فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود بمعنی (۱) قید و نسبت است - **مؤلف** عرض کند کہ حاصل بالمصدر بستن بمجاز است و معنی حقیقی این بندش و مجازاً بمعنی تعلق چنانکہ (دل بستگی) (صائب ﮦ) بستگی کفر است در آئین واصل گشتگان ؎ از کمر زنار وہ بتخانہ ہا با یکدیگر دو (۲) بمعنی بندش و مسدودی چنانکہ بستگی گوش (ولہ ﮦ) تا دخل نباشد نتوان خرج نمودن ؎ از بستگی گوش زبان لال بر آید ؎ (اردو) (۱) باندھنے کا حاصل بالمصدر بندش - اور بستگی بھی کہتے ہیں جیسے دل بستگی - لیکن مجرد بستگی اردو میں مستعمل نہیں ہے اسکی جگہ تعلق کا استعمال ہے (۲) بند ہونا کا حاصل بالمصدر

بستگی داشتن | مصدر اصطلاحی - بند بودن (صائب ﮦ) قفل روزی در جوانی بستگی ہرگز نداشت ؎ ریخت تا دندان کلید رزق را دندانہ ریخت ؎ (اردو) بند ہونا -

بستم | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالکسر (۱) ترجمہ عشرین است **مؤلف** عرض کند مبہم تخصیص بر بست زیادہ کردہ اند کہ بر معنی شانزدہم و ہمش گذشت و ترجمہ این در سنسکرت بنشٹم است چنانکہ صاحب سخندان آوردہ و این اتحاد قاعدہ باشد مخفی مباد کہ انچہ صاحب انند ترجمہ این محض عشرین نوشتہ درست نباشد - چراکہ در عربی زبان از برای دہم عاشر می آید چنانکہ (ھذا الیوم العاشر) واز برای دیگر عشرات یا یکہ عشرات را مضاف الیہ قرار دہیم کہ (یوم العشرین) بمعنی روز بستم (اردو) بیسوان - یعنی بیس سے

(۳۸۸۹)

نسبت رکھنے والا۔

(۲) بسم۔ بقول مؤید بمعنی لذت مؤلف عرض
کند کہ این را بجز نسخۂ مطبوعہ مطبع نولکشور در دیگر
نسخ قلمی نیافتیم و این دست تصرف مؤلفین مطبع
باشد کہ ہمین قسم کارہا در فرہنگ ہا کردہ اند معاصرین
عجم برزبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین
ساکت۔ بدون سند استعمال اعتبار را نشاید
اردو۔ لذت۔ مؤنث۔

بستن | بقول بحر بالفتح (۱) نقیض کشودن
وکشادن و فرماید کہ کامل التصریف است ومضارع
این بندد۔ نیز فرماید کہ اسم فاعل این نیامده
وگوید کہ تبدیل سین بنون وازدیاد دال ابجد
در صیغہ ہای غیر سالم این مصدر سماعیست۔
صاحب موارد ہم ذکر اینمعنی می کند و فرماید کہ
حاصل بالمصدر این بست و بند و امر این ہم
بند۔ لازم و متعدی ہر دو آمده مؤلف عرض
کند کہ مقصودش جزین نیست کہ بمعنی بندیدن

وابستہ شدن ہر دو باشد۔ بہ تحقیق ما اسم مصدر
این ہمان بست است کہ بر معنی ششمش گذشت
فارسیان آنرا با علامت مصدر (تن) مرکب کرده
مصدری وضع کرده اند از دو فوقانی یکی را حذف
کردند و بمعنی (چیزی را با رسن و امثال آن
بستن است) مخفی نماند کہ بندیدن ہم بہمین
معنی می آید و محققینے کہ ملحقات (بندیدن) را
با مصدر بستن متعلق کرده قواعد تبدیل حروف
را بکار برده اند سکندری خورده اند حاصل این
است بندد کہ بقول بحر مضارع بستن است
بہ تحقیق ما مضارع بندیدن باشد کہ می آید
و صاحب موارد کہ بند را حاصل بالمصدر بستن
قرار می دہد ما آنرا حاصل بالمصدر بندیدن
خیال می کنیم و عرض میشود کہ بستن سالم التصریف
است نہ کامل التصریف چنانکہ صاحب بحر
خیال می کند و آنکہ اورا در غلط انداخت ہمان
مضارع و آنچہ صاحب موارد بند را امر حاضر

بستن خیال می کند تسامح اوست که آن امر حاضر
بندیدن است نه بستن و حقیقت همان است
که بستن را بوجه سالم التصریفے امر حاضر نیامده
و بند و بہ بند امر حاضر بندیدن است که در محاورہ
مستعمل است بہار ہم ذکر این معنی کرده (اردو)
باندھنا۔ بقول آصفیہ کھولنے کے خلاف۔ بندش
کرنا۔ کسنا۔ جکڑنا۔ گرہ لگانا۔ گانٹھ دینا۔

(۲) بستن۔ بقول بحر بمعنی منجمد شدن و گرد و
فراہم آمدن چنانکہ (بستن شکر در چیزی) صاحبان
موارد و بہار ہم ذکر این کرده اند **مؤلف**
عرض کند که اسم مصدر این را با معنی سیزدہم
لفظ بست تعلق است که بمعنی منجمد آمده و سند
این بر (مصدر مرکب) مذکور ۵ بالا می آید (اردو)
منجمد ہونا۔ دیکھو بر بستن کے پانچویں معنے۔

(۳) بستن۔ بقول بحر نشو و نما نکردن و
نیفزودن از انچہ ہست حیف است که سند
استعمال پیش نہ شد و دیگر محققین فارسی زبان
و معاصرین عجم ازین معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که موافق قیاس است ولیکن بدون
سند استعمال تسلیم نہ کنیم اگر سند استعمال بدست
آید مجاز معنی اول دانیم که چون چیزی بستہ شود
نشو و نمای آن بند شود (اردو) ٹھٹرنا۔ بقول
آصفیہ درخت یا پودے یا انسان وغیرہ کا بڑھنے
سے رہجانا۔ قوت نامیہ کا زوال ہو جانا۔

(۴) بستن۔ بقول بحر صورت خیال و نقش
را بستن **مؤلف** عرض کند که ما این را تعلق
بمعنی دہم دانیم که بستن در (بستن نگار) بمعنی
کردن نگار است و بستن بمعنی کردن بر نشان
دہش می آید۔ پس ہیچ ضرورت ندارد که از
مجرد بستن۔ معنی خیال و نقش را بستن پیدا
کنیم معاصرین عجم و محققین زبان فرس ازین معنی ساکت
اند معلوم می شود که صاحب بحر از مصدر مرکب
(بستن خیال) که می آید تسامح کرده است (اردو)
نقش کرنا۔ خیال کرنا۔

(۵) بستن - بقول بحر بمعنی پیوند کردن و پیوند
گرفتن چون (بستن آئینه) و (بستن خضاب) بہا(ستن)
هم ذکر این معنی کرده صاحب موارد همین معنی را پیوسته
نوشته و بسند آن (بستن سخن به کسی) و (بستن
مصرع به یکدیگر) را آورده - بخیال ما (بستن آئینه)
متعلق به معنی هفتم است که مراد از قائم کردن آئینه
باشد و (بستن سخن به چیزی) متعلق به معنی بیست و
دوم که موزون کردن و گفتن باشد و (بستن مصرع
به یکدیگر) بمعنی متعلق کردنش به یکدیگر - تعلق دارد
با معنی شانزدهم که علاقه دادن چیزی با چیزی
است و برای همین معنی البته (بستن خضاب حنا)
سند است ولیکن طرز بیان محققین خوب نیست بهتر
آنست که عوض پیوند کردن و پیوند گرفتن (بالیدن
و چسپاندن) قائم کنیم (اردو) لگانا - ملنا -

(۶) بستن - بقول بحر بمعنی پیدا شدن و کردن و
چون (بستن شگوفه) و (بستن آبله) و آنچه
صاحب موارد (بستن میغ) را بسند این معنی آورده
که می آید و آنچه صاحب موارد و بہار معنی (بر آوردن
و آوردن) را بوثیقه (آبله بستن) جدا قائم کرده
ضرورت آن ندانیم که تعریف بحر حاوی بر همه
معانی است (اردو) پیدا ہونا - پیدا کرنا -

(۷) بستن - بقول بحر و بہار بمعنی بنا کردن
چون (بستن حصار) صاحب موارد این را
باستناد بالا ساختن و ساز کردن نوشته مؤلف
عرض کند که تسامح اوست که از غور کار نگرفت
ما با صاحب بحر اتفاق داریم که (بستن حصار)
بمعنی بنا کردن حصار است یا قائم کردنش که
بر معنی هفدهم می آید (اردو) بنا ڈالنا - بقول
آصفیه - بنیاد رکھنا - تعمیر کرنا - عمارت بنانا بھی
کہہ سکتے ہیں - دکن میں بمعنی تعمیر مستعمل ہے جیسے
"مکان باندھنا"

(۸) بستن - بقول بحر بمعنی بند کردن و بند شدن
چون (بستن رخنه) صاحب موارد بر سندی
قانع مؤلف عرض کند که (بستن در) و

(بستن دکان) بجای خودش می آید که متعلق بهمین است۔ مجاز معنی اوّل باشد (اردو) بند کرنا۔ بند ہونا

(۹) بستن۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی پوشیدن چون (بستن پیرایه) و (بستن زنّار) صاحب موارد صراحت مزید کند که بمعنی متعدّی هم آمده وسند این بر (بستن پیرایه و زیور و کلاه) می آید مؤلّف عرض کند که مجاز معنی اوّل است (اردو) پہنّا۔ پہنانا۔

(۱۰) بستن۔ بقول بحر و موارد بمعنی کردن چون (بستن ورم) مؤلّف عرض کند که مجاز معنی اوّل است (اردو) کرنا۔

(۱۱) بستن۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی بار کردن چون (بستن بارگاه) و (بستن خم) مؤلّف عرض کند که مجاز معنی اوّل است (اردو) لادنا۔ بقول آصفیه کسی جانور پر بوجھ رکھنا۔ بہار رکھنا دکن میں بار کرنا بھی مستعمل ہے۔

(۱۲) بستن۔ بقول بحر بمعنی لازم کردن چون (بازبستن) مؤلّف عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و در (بازبستن) هم نمی آید وسند استعمال پیش نه شد و معاصرین عجم هم برزبان ندارند بس طالب سند می باشیم (اردو) لازم کرنا۔

(۱۳) بستن۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی آراستن و ترتیب دادن چون (بستن تحفه) مؤلّف عرض کند که درینجا اسم مصدر این بست بمعنی اوّل اوست که بمعنی باغ گذشت و آراستگی را بتوجه متعلّق بدان توانیم کرد (اردو) دیکھو آراستن۔ (ترتیب دینا کرنا) بقول آصفیه سلسله وار رکھنا سجانا۔ ٹھکانے سے چننا۔

(۱۴) بستن۔ بقول بحر بمعنی ریختن چون (بستن آب) صاحب موارد (بستن آب) را بمعنی دادن آب آورده مؤلّف عرض کند که هر دو صحیح است و مجاز معنی اوّل بستن و بہار (بستن توپ) را آورده و ما این را با معنی بستن

متعلّق کنیم بای حال ور ینجا ہمین قدر کافی است که بستن بمعنی ریختن و دادن برای آب می آید۔ (اردو) دینا جیسے پانی دینا دکن میں انہیں معنوں میں پانی باندھنا مستعمل ہے جیسے " اس کھیت میں تو آج پانی نہیں باندھا گیا " یعنی پانی نہیں دیا گیا۔

(۱۵) بستن - بقول بحر و موارد و بہار بمعنی رسانیدن چون (بستن آب در جوی) مؤلف عرض کند که مجاز معنی اوّل است و بس (اردو) پہنچانا جیسے " کھیت میں پانی پہنچانا "۔

(۱۶) بستن - بقول موارد - علاقه دادن چیزی را بچیزی چنانکه (بستن وسمه و خضاب و حنا) و (بستن دل) مؤلف عرض کند که تعلّق با چیزی پیدا کردن و متعلّق کردن چیزی بچیزی و مثال (بستن دل) موافق آنست - امّا سند اوّل الذکر باین تعلّق ندارد بلکه ما آنرا متعلّق دانیم با معنی پنجم که وسمه و خضاب و حنا را بر ریش و سر و دست و پا پیوست می کنند - مجاز معنی اوّل باشد (اردو) ایک چیز کو دوسری کے ساتھ متعلّق کرنا - دکن میں (دل باندھنا) انہیں معنوں میں مستعمل ہے جیسے " دل باندھنا " بمعنی دل لگانا - تعلّق خاطر پیدا کرنا -

(۱۷) بستن - بقول موارد و بہار بمعنی مطیع کردن و رام کردن چنانکه (بستن مار) مؤلف عرض کند که مجاز معنی اوّل است (اردو) مطیع کرنا - دیکھو ادب کردن -

(۱۸) بستن - بقول موارد بمعنی ساختن و ساز کردن مؤلف عرض کند که همه اسنادش که در ملحقات می آید متقاضی آنست که بمعنی عاید و قائم کردن یا وضع کردن یا قرار دادن یا قرار گرفتن و قائم شدن گیریم نه ساز کردن و ساختن و نہادن را ہم داخل ہمین معنی دانیم چنانکه (بستن تقصیر) و برای معنی بیان کرده اش سندی نیافتیم (اردو) لانا ساز باز کرنا بقول آصفیه - سازش کرنا میل جول کرنا -

(۱۹) بستن - بقول موارد بمعنی داشتن چنانکہ (بستن روزہ) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) رکھنا۔

(۲۰) بستن - بقول موارد بمعنی پاشیدن چون (بستن نمک) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) چھڑکنا۔

(۲۱) بستن - بقول موارد بمعنی ریختن بر قالب چنانکہ (بستن توپ) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) ڈھالنا۔ دیکھو با قالب ریختن۔

(۲۲) بستن - بقول موارد بمعنی گفتن و موزون کردن چنانکہ (بستن شعر و مصرع) مؤلف عرض کند کہ نقل سخن کردن ہم داخل ہمین است چنانکہ (بستن خبر از زبان کسی) و گفتہ شدن ہم کہ مجہول گفتن است چنانکہ (بستن حرف) (اردو) کہنا۔ موزون کرنا۔ نقل کرنا۔ کہا جانا۔

(۲۳) بستن - بقول موارد بمعنی پنہان کردن چنانکہ (بستن رو) (اردو) چھپانا۔

(۲۴) بستن - بقول موارد بمعنی باز داشتن چنانکہ (آب بستن از چیزی) و کسے مؤلف عرض کند کہ مقصودش غیر از دریغ کردن نباشد (اردو) باندھنا۔ بقول آصفیہ پانی باندھنا۔ یعنی پانی روکنا۔ بند لگانا۔

(۲۵) بستن - بقول موارد بمعنی ازالہ کردن و دور کردن چنانکہ (بستن تپ) (اردو) زائل کرنا۔ دور کرنا۔ دفع کرنا۔

(۲۶) بستن - بقول موارد بمعنی سرودن چنانکہ (بستن ترانہ) (اردو) گانا۔

(۲۷) بستن - بقول موارد بمعنی افگندن و انداختن چنانکہ (بستن زنجیر) و (بستن شورش) مؤلف عرض کند این را متعلق بہ معنی ہیجدہم ہم توان کرد کہ قائم کردن ہم انداختن و نہادن است (اردو) دیکھو افگندن و انداختن اور بستن کے اٹھارویں معنے۔

(۲۸) بستن - بقول موارد بمعنی شورانیدن
چنانکہ (بستن خواب) مؤلف عرض کند کہ
بمعنی مانع شدن و حائل شدن است (اردو)
روکنا -
(۲۹) بستن - بقول موارد بمعنی کشیدن چنانکہ
(بستن بدا -) (اردو) کھینچنا -
(۳۰) بستن - بقول موارد بمعنی جمع کردن
چنانکہ (بستن وخیرہ) (اردو) جمع کرنا -
(۳۱) بستن - بقول موارد بمعنی روان کردن
مؤلف عرض کند کہ مقصودش غیر از جاری
کردن نباشد چنانکہ (بستن سیاست) (اردو)
جاری کرنا -
(۳۲) بستن - بقول موارد - خوردن چیزی
بر چیزی چنانکہ (بستن سیلی) مؤلف عرض
کند مقصودش غیر از واقع شدن و عائد شدن
نیست (اردو) کھانا - جیسے مار کھانا -
(۳۳) بستن - بقول موارد بمعنی خوابانیدن
یا نشاندن چنانکہ (بستن فرزند در مهد) (اردو)
سلانا - لٹانا - بٹھانا -

بستن آب | مصدر اصطلاحی - بقول موارد
(بذیل بستن) بمعنی دادن آب و سیراب کردنش
مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی چہارم دہمش
(ظہوری ؎) نمیدانم چہ آبست این کہ بر گشت
جگر بستم ز گرزان جز خوشہای دانہ اخگر بر نمی خیزد ز کشت
(دولہ ؎) در چمن از طراوت حسنش ز آب بر
روی ارغوان بستم ز (قدسی ؎) آن نہالی کہ
نبود آب گہر لایق او ز بست دہقان اجل
آب بپا از تبرش ز (ظہوری ؎) کسی گشتہ
از نخل جان بہرہ یاب ز کہ از جوی مہرش ببرو
بست آب ز مؤلف عرض کند کہ (آب بچیزی
بستن) در مصدر وہ بجایش گذشت (اردو) دیکھیے
آب بچیزے بستن -

بستن آب از چیزی و کسی | مصدر
اصطلاحی - بقول موارد و بہار (بذیل بستن)

بمعنی باز داشتن آب از چیزی و بر کسی **مؤلف**
عرض کند که متعلق بمعنی بست و چهارم بستن است
(محتشم کاشی ـه) گر از خمار دهم جان عجب مدار
ایدل ٭ که ساقی از لب من آب زندگانی بست ٭
(فغانی ـه) بعمر داده راضی باش و ملک جاودان
کم خواه ٭ که آب زندگانی بر سکندر زین گنه بستند ٭
(شفیع ـه) آب بر روی امام خویش بستند آن
سپاه ٭ پس ز آب تیغ شستند انجنبش گرد راه ٭
مخفی مباد که (آب از چیزی بستن) و (آب بر چیزی
بستن) در مدووده بجایش گذشت (اردو) دیکھو
(آب از چیزی بستن)۔

بستن آب در جوی | مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد و بحر (بذیل بستن) رساندن آب در
جوی باشد **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی
پانزدهم بستن است و خصوصیت جوی نباشد
بعوض آن حوض یا نهر و امثال آن هم استعمال
توان کرد (صائب ـه) اگر نه روی تو آئینه را
دهد پرواز ٭ دگر که آب درین جویبار می بندد ٭
مخفی مباد که بخیال ما سند بالا متعلق به (بند بدین
آب در جوی) باشد۔ واضح باد که (آب بستن در
جوی) بجایش گذشت (اردو) دیکھو آب بجو بستن

بستن آبله | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(بذیل بستن) بر آوردن آبله باشد **مؤلف**
عرض کند که پیدا کردن آبله و متعلق به معنی ششم
بستن است (محمد میرک نظمی ـه) دی وعدۂ
وصالش چو زبان گله بست ٭ جانم ز صبوری کمر
حوصله بست ٭ چندان ره انتظار را پیمودم ٭
کز اشک پیاپے مژه ام آبله بست ٭ (اردو)
آبلہ پیدا کرنا۔ اردو محاورے میں اس کے لازم
کا استعمال ہے یعنی (چھالا پڑنا) بقول آصفیہ
آبلہ کا نمودار ہونا۔

بستن آدمیت را بر کسی | مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی قرار دادن آدمیت
بر کسی **مؤلف** عرض کند که آموختن آدمیت به کسے

باشد و این مجاز است و معنی حقیقی چسپاندن آدمیت
بکسی و این متعلق است بامعنی پنجم بستن (شفیع اثر ؎
برنگی عاری انداز قابلیت مردم دنیا که نتوان
چون حنا بستن برانگشتان آدمیت را (اردو)
کسی کو آدمیت سکھانا۔

بستن آئین | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی زینت دادن مؤلف
عرض کند که بمعنی آئین قائم کردن است متعلق
بمعنی ہجدہم بستن و کنایه باشد از معنی بیان
کرده موارد (عثمان بخاری ؎) ماه فروردین
دیبای ہشت آورده است تا به بندد ہمه
اطراف جہان را آئین مخفی مباد که آئین بستن
بہمین معنی در مصدر گذشت (اردو) دیکھو
آئین بستن۔

بستن آئینه | مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر
این (ذیل بستن) بمعنی بخشش کرده مؤلف
عرض کند که متعلق است به معنی ہجدہم ربد۔
چاچی ؎) ماه سر بنحو ق کمانش ز رخ خویش
آئینه زر بست برین طاق مقرنس مخفی مباد
که آئینه بستن بجایش گذشت و این شامل است
بر ہر دو معنیش (اردو) دیکھو آئینه بستن۔

بستن اثر | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(ذیل بستن) بمعنی دادن اثر مؤلف عرض
کند که اثر قائم کردن است و متعلق به معنی ہجدہم
بستن۔ مخفی مباد که (اثر بستن) بجایش گذشت
و سند این ہم بمصدر انجا مذکور (اردو) دیکھو اثر بستن۔

بستن اساس | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی قائم کردن اساس و
تعمیر کردن مؤلف گوید که متعلق بمعنی ہجدہم
بستن است (نظامی ؎) زمینی که دارد بر و
بوم سست اساسی بر و بست نتوان درست
مخفی مباد که (اساس بستن) بجایش گذشت
(اردو) دیکھو اساس بستن۔

بستن اشعار | مصدر اصطلاحی۔ بقول

موارد (بذیل بستن) بمعنی گفتن اشعار و موزون
گردنش، مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی بست و
دوم بستن است (تاثیر ۵) قسمت بنظم روزی
ما را حوالہ کردہ سند رق بہ بستن اشعار بستہ ام از
صاحب بحر و وارستہ ہر دو این را (بستن شعر)
قائم کردہ اند (اردو) اشعار موزون کرنا۔ شعر کہنا۔

بستن افسانہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی ترتیب دادن افسانہ
باشد مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی
سیزدہم بستن مخفی مباد کہ (افسانہ بستن) بجایش
در مقصود ہ گذشت و سند این ہم ہمدرانجا مذکور
(اردو) دیکھو افسانہ بستن۔

بستن اندازہ | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد بذیل بستن گوید کہ بمعنی آراستن و ترتیب
دادن اندازہ باشد متعلق بمعنی سیزدہم بستن۔
مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہمش یا
بیانی ہفتم بیشش یعنی اندازہ کردن یا قیاس قائم
کردن مخفی مباد کہ (اندازہ بستن) در مقصودہ
بجایش گذشت و سند این از فغانی بر معنی دوم
اندازہ مذکور (اردو) دیکھو اندازہ بستن۔

بستن بار | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(بذیل بستن) بمعنی برآوردن بار۔ مؤلف
عرض کند کہ پیدا کردن بار متعلق بہ معنی ششم
بستن است و مرادف (بستن ثمر) سند این
از صائب بر (بستن غنچہ) می آید۔ مخفی مباد کہ
اگرچہ (بار بستن) بجایش گذشت ولیکن در آنجا
بمعنی تہیہ سفر است متعلق بہ معنی اوّل بار و این
متعلق بمعنی دہم بار است (اردو) ثمرہ پیدا کرنا
باردار ہونا۔ بارور ہونا۔ دکن میں ثمرہ دار ہونا۔
(بار لانا) کہتے ہیں۔

بستن بارگاہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بارگردنش مؤلف گوید
کہ بارگاہ بمعنی چارنش یعنی عماری گذشت پس
بستن عماری بر پیل یا قائم کردنش مراد باشد

ستعلّق بمعنی اوّل یا ہیچ مش ہمان (بارگاہ برپیل بستن) است کہ بجایش گذشت وسند این ہم آنجا مذکور (اردو) دیکھو (بارگاہ برپیل بستن) عماری باندھنا۔

بستن بخود و برخود | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی قرار دادن بخود (جویا ؎) سرشک ودیدۂ گریان نہ شد نسیم انم ؏ کہ بستہ است بخود این قدر چرا گوہر ؏ (سالک یزدی ؎) من درین دریا دلی بر خود ببستم چون حباب ؏ گر شکستی می خورم در بند تاوان نیستم ؏ مؤلف عرض کند کہ علاقہ دادن و متعلّق کردن چیزی بخود باشد متعلّق بمعنی شانزدہم بستن چنانکہ (بستن دل) کہ می آید۔ مخفی مباد کہ (بخود بستن) بجایش گذشت بہ اختلاف نازک در معنی کہ نتیجہ تقدیم وتاخیر الفاظ است در محاورہ۔ وہمچنان (برخود بستن) ہم (اردو) اپنی جانب متوجّہ کرنا اپنے سے متعلّق کرنا۔ کسی چیز کا تعلّق اپنے ساتھ پیدا کرنا۔

بستن بدار | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی کشیدن بردار مؤلف عرض کند کہ بمعنی بست و نہم بستن است (لسانی ؎) بی خطا شحنۂ ملک ستم بستہ بدار ؏ آنکہ بازم کند از دار کدام است امروز ؏ (اردو) کھینچنا۔

بستن برقع | مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد (ذیل بستن) گوید کہ بمعنی برقع افگندن وانداختن است مؤلف عرض کند کہ متعلّق بمعنی بست و ہفتم وجا دارد کہ بامعنی ہچلہ ہم متعلّق کنیم (سید حسین خالص ؎) برقع بہ رخ زدیدن ما از خدا بند ؏ بر روی باغبان در این باغ را بند ؏ مخفی مباد کہ این سند اینجا (بستن برقع) باشد۔ واضح باد کہ (برقع بستن) بجایش گذشت (اردو) دیکھو برقع بستن۔

بستن برکار کسی را | مصدر اصطلاحی۔

بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی مقرر کردن کسی را برکاری مؤلف عرض کند که متعلق است بمعنی ہیجدہم بستن (صائب ؎) موم گردد سنگ خارا در کفش چون کوہکن ؎ روی گرم کار فرما ہر کرا بر کار بست ؎ مخفی مباد که (برکار بستن کسے را) بجای خودش گذشت (اردو) دیکھو برکار بستن کسی را)

بستن پارسائی برخود | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر خود را بہ تکلّف پارسا وانمودن مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی ہیجدہم بستن است که خود را پارسا قرار دادن و ظاہر کردن باشد حیف است که سند استعمال پیش نه شد (اردو) اپنے آپ کو پارسا ظاہر کرنا۔

بستن پیرایه | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی پوشاندن پیرایه مؤلف عرض کند که متعلق به معنی نہم بستن است (سعدی ؎) حریف مجلس ما خود ہمیشه دل می برد ؎ علی الخصوص که پیرایه بر او بستند ؎ (اردو) لباس اور زیور پہنانا۔ آراستہ کرنا۔

بستن تار و پود | مصدر اصطلاحی۔ قائم کردن تار و پود است متعلق بمعنی ہیجدہم بستن صاحب موارد ذیل بستن این را بمعنی ساختن و ساز کردن تار و پود نوشته بر سند خود غور نکرد (صائب ؎) تار و پود مخمل از خواب پریشان بسته اند ؎ دست و بالین کین شکر خواب پریشان بسته اند ؎ مؤلف عرض کند که در مصرع دوم۔ بستن بمعنی اوّل است (اردو) تار و پود قرار دینا۔ تانا بانا قرار دینا۔

بستن تازگی | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی تازگی دادن مؤلف عرض کند که قائم کردن تازگی است متعلق بمعنی ہیجدہم بستن (ظہوری ؎) بر و تازگی آنچنان بسته آب ؎ که لغزد بدر سایه اش آفتاب ؎ (اردو) تازگی قائم کرنا۔ تازگی بخشنا۔

بستن تپ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

ذیل بستن) بمعنی ازالہ تپ است مؤلف عرض
کند کہ متعلق باشد بمعنی بست و پنجم بستن (صائب
ع) چہ می لرزی ز بیم مرگ بر خود بادہ پیش آور ؎
کہ این تپ لرزہ را یک ساغر سرشاری بندد ؎
(مقیما ع) نمی آید ز کس این کار جز بادام چشم
او ؎ تب آز دل بیمار را از یک نظر بستن ؎ مخفی
مباد کہ سند اوّل برای (بندیدن تپ) است
نہ بستن (اردو) بخار کو دفع کرنا۔ زائل کرنا۔
روکنا۔

بستن تحفہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(ذیل بستن) بمعنی آراستن و ترتیب دادن
تحفہ باشد متعلق بمعنی سیزدہم بستن مؤلف
عرض کند کہ قرار دادن تحفہ متعلق بہ معنی ہجدہم
بستن (والہ ہروی ع) تحفہ ز جان بستہ ام
نثار ہری را ؎ وز دم روح القدس بہار ہری
را ؎ (اردو) تحفہ قرار دینا۔

بستن ترانہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی سرودن ترانہ مؤلف
عرض کند کہ متعلق بہ معنی بست و ششم بستن
است (محمد حسن خان حسن ع) ز گل بسینۂ
بلبل ہزار خار شکست ؎ کنون ترانہ بوصف
بہار می بندد ؎ ہم او گوید کہ درین شعر بستن
را بمعنی سیزدہمش توان گرفت مؤلف
عرض کند کہ تعلق بمعنی بست و ششم بہتر از سیزدہم
است۔ مخفی مباد کہ سند بالا برای (بندیدن
ترانہ) باشد نہ بستن (اردو) گیت گانا۔

بستن تقصیر | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی نہادن تقصیر
مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی ہجدہم
بستن (علی خراسانی ع) (؎ تو جاہل گر
باشد گناہ بادہ چیست ؎ بر گلوی شیشہ نتوان
بست تقصیر ترا ؎ (اردو) قصور قرار دینا
الزام رکھنا۔

بستن تمنّا | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

(نذیل بستن) بمعنی تمنا کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن (فغانی ؎) ہر دل کہ زوار الثمر حسن و فاجست ٭ سودای خطا کرد و تمنای تبہ بست ٭ (اردو) تمنا کرنا۔

بستن توپ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد و نذیل بستن ریختن توپ بر قالب مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی بست و یکم بستن است (محمد طاہر نصیر آبادی در احوال محمد بیگ فرصت نثر) او تصرفات مرغوب در بستن توپ کرد٭ (اردو) توپ ڈھالنا۔

بستن تہمت مصدر اصطلاحی۔ بمعنی تہمت کردن است متعلق بہ معنی دہم بستن وسند این از تاخیر بر (بستن سخن) می آید (اردو) تہمت جوڑنا۔ دھرنا۔ دینا۔ لگانا۔ دیکھو اندھنی تہمت اتہام دینا۔ رکھنا۔ لگانا۔ بقول آصفیہ تہمت لگانا۔ بہتان لینا۔

بستن ثمر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (نذیل بستن) بمعنی برآوردن ثمر است مؤلف عرض کند کہ پیدا کردن ثمر متعلق بہ معنی ششم بستن (صائب ؎) سنگ می باروا ز افلاک ندانم دیگر ٭ نخل امید کہ امروز ثمری بند د٭ مخفی مبادکہ این سند (بہ بند بدین ثمر) باشد نہ بستن (اردو) بار آور ہونا۔ دیکھو بستن بار۔

بستن جاروب مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد و نذیل (بستن) گوید کہ بمعنی جاروب کشیدن است و او بستن را بمعنی کشیدن قائم کردہ (ظہوری ؎) در کنج غم ظہوری جاروب آہ بستم ٭ از سینہ پاک رفتم فکر خیال مردم ٭ مؤلف عرض کند کہ حقیقۃً این متعلق بمعنی اول است یعنی درست کردن جاروب از شاخ ہای باریک درسن باشد ولیکن متعلق بہ معنی دہم ہم توان کرد کہ جاروب کردن بمعنی جاروب کشیدن محاورہ زبان است و ضرورت ندارد کہ بونثیقہ این بستن را بمعنی کشیدن قائم کنیم (اردو) جھاڑو دینا دیکھو (برداشتن جاروب)۔

بستن جاگہ مصدر اصطلاحی - بقول موارد (بذیل بستن) آراستن جاگہ متعلق بہ معنی سیزدہم بستن **مؤلف** عرض کند کہ با معنی ہجدہم ہم متعلق بتوان کرد (فغانی ؎) تہنیت جم شمی گنجید ذات قہرمان الحق ٭ بعزت خانۂ عرشش مہیدش جاگہ بستند ٭ (اردو) جاے قائم کرنا۔ جاے آراستہ کرنا۔

بستن جمع مصدر اصطلاحی - بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی مقرر کردن جمع **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی ہجدہم است کہ قرار دادن و مقرر کردن ہر دو یکی است (تاثیر ؎) کسی کہ از دل عاشق قرار می طلبد ٭ زمال جمع بملک خراب می بندد ٭ مخفی مبادکہ این سند (بذیل جمع) است نہ بستن (اردو) جمع مقرر کرنا۔ قائم کرنا۔

بستن چاک در چیزی مصدر اصطلاحی صاحب موارد (بذیل بستن) ذکر این کردہ گویا کہ بمعنی چاک انداختن در چیزی **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی بست و ہفتم وجا دارد کہ متعلق بمعنی ہجدہم کنیم (ظہوری ؎) اجل را توان چاک در جیب بست ٭ اگر دامن دل بہ رشتہ بدست ٭ (اردو) شگاف ڈالنا۔

بستن حجلہ مصدر اصطلاحی - بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی آراستن حجلہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی سیزدہم بستن است (عالی ؎) عقد بکر فکر را با عالی امشب بستہ اند ٭ حجلہ باید از صفای خانۂ داماد بست ٭ (اردو) حجلہ آراستہ کرنا۔

بستن حرف مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختہ گفتن **مؤلف** عرض کند کہ نقل حکایت کردن است متعلق بہ معنی بست و دوم بستن و معنی ساختہ گفتن از لفظ تازہ پیدا میشود متعلق بمعنی بست و دوم بستن کہ مجہول گفتن است (قدسی ؎) از زبان من

غرضنگو گرنہ حرف تازہ بست ٭ یا را وراق تغافل
راچہ اشیرازہ بست ٭ (اردو) کسی کی زبان سے
نقل حکایت کرنا۔ یعنی یہ کہنا کہ فلان شخص
نے یہ کہا ہے۔

بستن حصار مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختن و سازکردن
حصار است متعلق بہ معنی ہجدہم بستن مؤلف
عرض کند کہ ما ہمہ را اینجا اختلاف خود ظاہر کردیم
وقطع نظر ازان می گوئیم کہ بستن بمعنی بناکردن
بر نشان ہفتمش گذشت و بخیال ما این متعلق
بآنست (صائب ؎) عکس رخ تو آینہ را
چون نگار بست ٭ بر گرد شہر حسن ز آہن حصار
بست ٭ (اردو) حصار قائم کرنا یا تعمیر کرنا۔

بستن حکایت مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد ترتیب دادن حکایت مؤلف عرض
کند کہ متعلق بمعنی سیزدہم بستن است (حافظ
شیراز ؎) جملہ وصف عشق من بود است
وحسن روی تو ٭ آن حکایت ہا کہ از فرہاد و
شیرین بستہ اند ٭ (اردو) حکایت مرتب
کرنا۔ قصہ وحکایت کا ترتیب دینا۔

بستن حنا مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(بذیل بستن) بمعنی علاقہ دادن حنا بدست و پا
مؤلف عرض کند کہ حنا بر دست و پا مالیدن
وچسپاندنش تا دست و پا رنگ گیرد متعلق بمعنی
پنجم بستن است (اشرف ؎) از دلم بسکہ نگہ گیسوی
تو خون می آید ٭ پنجہ شانہ حنا بستہ برون می آید ٭
(صائب ؎) بہ بیداری نمی آید ز شوخی بر زمین
پایش ٭ گر مشاطہ در خواب آن پری رو را حنا بندد
٭ مخفی مباد کہ سند صائب متعلق بہ (بندیدن حنا)
است کہ می آید و مصدر بستن را ازان ہیچ تعلق
نیست (اردو) مہندی لگانا۔

بستن خارچین مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختن و سازکردن خارچین
است مؤلف عرض کند کہ قائم کردنش متعلق

بمعنی ہجدہم بستن (ملا نیر ﮯ) نیابد تا کف
گلچین بر و دست ؎ ز مژگان باغبانش خار چین
بست ؎ (اردو) خار بست قائم کرنا۔ کانٹوں کی
باڑھ قائم کرنا۔ لگانا۔

(الف) **بستن خبر** | مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختہ گفتن
مؤلف عرض کند کہ نقل خبر کردن من وجہ
متعلق بمعنی بست و دوم بستن است (ظہوری
ﮯ) مژدۂ وصل ضرور است تو ہم باور کن ؎
از زبان تو ظہوری خبری خواہم بست ؎ مخفی مبادکہ
(ب) **بستن خبر از زبان دیگری** | نقل کردن
خبری کہ از زبان دیگری شنیدہ شدہ و سند این
ہم ہمان کہ گذشت پس مجرّد (الف) را بہمین
بگیر ؎ (اردو) (الف) نقل کرنا۔ کہنا (ب)
کسی خبر کو کسی کی زبان سے نقل کرنا۔

بستن خضاب | مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(بستن وسمہ) کہ می آید و متعلق بمعنی ہجدہم بستن
(والہ ہروی ﮯ) کہکشان کہ کہن چرخ راست
ریش سفید ؎ زکون خصم چو رخ تو کس خضاب
نہ بست ؎ **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل (بستن
حنا) کہ گذشت (اردو) خضاب لگانا۔ کرنا۔

بستن خم | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(بذیل بستن) بار کردن خم باشد **مؤلف** عرض
کند کہ متعلق است بمعنی یازدہم بستن (فردوسی
ﮯ) بفرمود تا بر درش گاودم ؎ زدند و بہ
بستند بر پیل خم ؎ (اردو) خم لادنا۔

بستن خواب | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی شوریدن خواب
مؤلف عرض کند کہ بمعنی حائل و مانع شدن
است متعلق بہ معنی بست و ہشتم بستن (حیاتی
گیلانی ﮯ) زبسکہ بہتو نشینم دو چشم حیرت باز
؎ گمان برم کہ مگر خواب بستہ اندمرا ؎ (اردو)
نیند کا مانع ہونا۔ نیند آنے نہ دینا۔

بستن خودرا | مصدر اصطلاحی۔ بہار این را

بذیل معنی نہم بستن آوردہ یعنی پیوند کردن۔ مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہجدہم است یعنی قائم کردن خود را (محسن تاثیر ؎) بعشق خوش تماشان سوزن دوزندہ را نازم ٭ کہ گر صدرہ کنندم دور خود را بازمی بندم ٭ (اردو) اپنے کو قائم کرنا۔

بستن خوشہ دانہ را | مصدر اصطلاحی بقول صاحب موارد (بذیل بستن) بمعنی برآوردن خوشہ دانہ را مؤلف عرض کند کہ پیدا کردن خوشہ دانہ را متعلق بہ معنی ششم بستن (قائم مشہدی ؎) خوشہ من دانہ گر بندد دل پروانہ است ٭ برق را در خرمن من رنگ روکاہی شود ٭ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بمصدر (بندیدن) است نہ بستن (اردو) خوشہ کا دانہ کو پیدا کرنا۔

بستن خون | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی بستہ شدن خون مؤلف عرض کند کہ بمعنی بند شدن خون است متعلق بمعنی ہشتم بستن (کلیم ؎) جز خاک کوی دوست کہ نتوان ازان گذشت ٭ از چاک سینہ بستن خونم دواند اشت ٭ (اردو) خون کو روکنا۔

بستن خویش را | مصدر اصطلاحی۔ بہار این را بذیل معنی ششم بستن آوردہ کہ برآوردن است مؤلف عرض کند کہ بخیال ما متعلق بہ معنی شانزدہم اوست کہ متعلق کردن باشد (الصیاد ہمدانی ؎) چو دریا خشک لب باشد ز بخت شور اگر صدرہ ٭ چو کشکول گدائی خویش را برنا خدا بندم ٭ مخفی مباد کہ این سند (بندیدن خویش را) است نہ بستن (اردو) اپنے کو متعلق کرنا

بستن خیال | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی خیال کردن مؤلف گوید کہ مقصود ش ہمین قدر است کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است (صائب ؎) خیال بوسہ آن گردن بلند بستہ ٭ لبی کہ میرسد اینجا لب گریبانست ٭ مخفی مباد کہ ما این سند را متعلق بہ (بندیدن خیال)، وانیم

باقی حال از این سند (خیال بستن بچیزی) پیدا
می شود که متعلق بامعنی شانزدهم است یعنی
خیال را متعلق کردن است بچیزی۔ انچه صاحب
بحر معنی (خیال بستن) بر نشان چهارم بستن
قائم کرده است عجبی نیست که از همین سند
تسامح کرده حقیقت اینست که مجرد (بستن
خیال) را بمعنی (خیال کردن) گرفتن غلط
نباشد ولیکن ترکیب الفاظ شعر در سند
بالا تقاضای آن می کند که این را متعلق
به معنی شانزدهم کنیم که (خیال بوسه بگردن
بلند بستن) مراد از خیال بوسه گردن بلند
کردن است پس معنی بیان کرده موارد
حاصل آن است (اردو) خیال کرنا۔ خیال
کو کسی چیز سے متعلق کرنا۔

بستن داغ | مصدر اصطلاحی بقول
موارد نهادن داغ مؤلف عرض کند
که قائم کردن داغ و داغدار کردن متعلق
به معنی هجدهم بستن است (مفید بلخی ؎)
بدل صد داغ از هر تار کاکل می توان بستن ٭
باین تار محبت دسته گل میتوان بستن ٭
مخفی مباد که جا دارد که در هر دو مصرع بستن
را بنظر معنی لفظی بامعنی اوّلش متعلق کنیم
که وجود لفظ تار تقاضای آن می کند
فتامل (اردو) داغ قائم کرنا۔

بستن دانه خوشه را | مصدر اصطلاحی
بقول صاحب موارد بر آوردن دانه خوشه
را (صائب ؎) زبان شکوه بود حاصل
برومندی ٭ ز خوشه بستن پر دانه می
توان دریافت ٭ (وله ؎) فیض ادیبان
کم نیست از ابر بهار ٭ خوشه بندد دانه زنجیر
در زندان ما ٭ مؤلف عرض کند که
پیدا یا قائم کردن دانه خوشه را باشد متعلق
به معانی ششم یا هجدهم بستن (اردو) دانه
کا خوشه پیدا کرنا۔

بستن در مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بستن بمعنی مسدود و بند کردن در باشد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہشتم بستن است (صائب ؏) بجز چشمش کہ چشم از دیدن من از حیا بندد ٭ کدامی آشنا دیدی کہ در بہ آشنا بندد ٭ مخفی مباد کہ این سند (بندیدن در) باشد نہ بستن (اردو) دروازہ بند کرنا۔

بستن دروغ مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) دروغ نہادن بر کسی **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد از قائم کردن الزام دروغ بذمّہ کسی و تہمت کردن آنرا متعلق بہ معنی ہجدہم بستن۔ (شیخ اوحدی ؏) دل چون بدید موی میان تو در کمر ٭ گفتا دروغ بین کہ برین راست بستہ اند ٭ (اردو) جھوٹ قرار دینا۔

بستن دستۂ گل مصدر اصطلاحی۔ دستۂ گل درست کردن و این متعلق است بامعنی اول کہ حقیقی است وسند این از مفید بلخی بر (بستن داغ) گذشت (اردو) گلدستہ باندھنا۔ بنانا۔

بستن دکان مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی بند و مسدود کردن دکان باشد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہشتم بستن است از قبیل (بستن در) (تاثیر ؏) کمر بناز تو آن پرحجاب می بندد ٭ دکان جلوہ گری آفتاب می بندد ٭ مخفی مباد کہ این سند (بندیدن دکان) است نہ بستن (اردو) دوکان بند کرنا۔

بستن دل مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد تعلق دل باکسی و چیزی پیدا کردن وشدن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی شانزدہم بستن است (سعدی ؏) نباید بستن اندر چیز و کس دل ٭ کہ دل برداشتن کاریست

مشکل (فردوسی ؎) دل رزم جویش بہیبت اندران ٭ کہ لشکر کشد سوی مازندران ٭ (صائب ؎) منم از دل بستگی آزار دنیای کشد ٭ تا گہر دارد صدف تلخی ز دریای کشد ٭ (ولہ ؎) چہ کہ دل بطرۂ طرار بستہ اند ٭ اوّل کمر بہ شکستن زنّار بستہ اند (اردو) لفظی معنی۔ دل باندھنا دکن میں مستعمل ہے اور محاورۂ اردو میں دل لگانا۔ بقول آصفیہ تعلّق خاطر پیدا کرنا۔ دل بستن کا ترجمہ۔ دل جمانا۔ دل مشغول کرنا۔

بستن دم | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی بند کردن دم باشد۔ مؤلّف عرض کند کہ متعلّق است بمعنی ہشتم بستن یعنی حبس دم کردن (والہ ہروی ؎) دیدہ را مژگان زبانست و نگہ عرض نیاز ٭ نیستم از گفتگو خاموش اگر دم بستہ ام ٭ (حکیم شفائی ؎) دم بستہ اند گر نکنم شان نوازشی ٭ بی زخمہ ام سرود نخیزد ز تارشان ٭ (اردو) دم بند کرنا۔ دیکھو بر انداختن دم (حبس دم کرنا) سانس روکنا۔

بستن دیوار | مصدر اصطلاحی۔ بنا کردن و قائم کردن دیوار باشد متعلّق بہ معنی ہفتم یا ہجدہم بستن۔ صاحب موارد (بذیل بستن) این را بمعنی ساختن و سانہ کردن دیوار آوردہ (ناصر خسرو ؎) ریزم ز عشقت آبرو تا خاک راہست گل شود ٭ در پیش چشم دلبران دیوار بندم عاقبت ٭ مؤلّف گوید کہ ناصر خسرو برای (بندیدن دیوار) است نہ بستن (اردو) دیوار اٹھانا دیکھو (برداشتن دیوار)

بستن ذخیرہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی جمع کردن ذخیرہ باشد مؤلّف عرض کند کہ متعلّق بہ معنی سی ام بستن (سنجری کاشی ؎) تا سال دگر ذخیرہ بندم ٭ ہر سال ز ارمغان تنہ ٭

جادارد کہ این را متعلق بمعنی دہم کنیم کہ ذخیرہ
کردن ہم محاورۂ زبان است۔ مخفی مباد کہ
سند بالا متعلق بہ (بندیدن ذخیرہ) باشد نہ
بستن (اردو) ذخیرہ جمع کرنا۔

بستن راہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی بند و سد و
کردن راہ باشد مؤلف عرض کند کہ
متعلق بہ معنی ہشتم بستن (حافظ شیراز ؎)
فریاد کہ از شش جہتم راہ بہ بستند ٭ آن خال
و خط و زلف و رخ و عارض و قامت ٭
(اردو) راستہ بند کرنا۔

بستن رو | مصدر اصطلاحی۔ بقول مؤلف
(بذیل بستن) بمعنی پنہان کردن روی باشد
مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی بست و
سوم بستن است (حافظ شیراز ؎) شیدا
از آن شدم کہ نگارم چو ماہ نو ٭ ابرو نمود و
جلوہ گری کرد و رو بہ بست ٭ (اردو) منہ چھپانا۔

بستن روزہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد بذیل بستن بمعنی روزہ داشتن است
مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی نوزدہم
بستن (امیر خسرو ؎) من بیقرار ماندہ و تو
برقرار خویش ٭ درویش روزہ بستہ و حلوا
ہنوز خام ٭ (اردو) روزہ رکھنا۔

بستن زبان | مصدر اصطلاحی۔ بند
کردن زبانست متعلق بہ معنی ہشتم بستن و
سند این از (محمد میرک نظمی) بر دستن آبلہ
گذشت (ظہوری ؎) ز عرض حال بکارم
چہ عقدہا افتاد ٭ بہ برکشادن آن بستن
زبان تدر است ٭ (اردو) زبان بند کرنا۔

بستن زنار | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بہ معنی پوشیدن زنار
در گلو یا کمر (ظہوری ؎) ظہوری دگر راہ دین
زلف کیست ٭ کہ زنار می بندد ایمان ما ٭ مؤلف
گوید کہ این سند (بندیدن زنار) است نہ بستن

و متعلق بہ معنی نہم بستن (اردو) زنار پہننا دکن میں زنار باندھنا مستعمل ہے۔

بستن زنجیر | مصدر اصطلاحی۔ بقول سوائر (ذیل بستن) بمعنی انداختن زنجیر مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی بست و ہفتم بستن است (ریر چاچی ؎) بیرون زچہ پنہان شد در لعل شکر بارش ٭ زنجیر کہ بست از شب گرد مہ رخسارش ٭ بخیال ما این را متعلق بمعنی اول ہم توان کرد (اردو) زنجیر ڈالنا۔

بستن زیور | مصدر اصطلاحی۔ بقول سوائر (ذیل بستن) پوشاندن زیور مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی نہم بستن است (غزنوی ؎) کشاد صورت دولت بشکر شاہ دہان ٭ کہ چہ بست زیور اقبال بر عروس جہان ٭ (اردو) زیور پہنانا۔

بستن سخن | مصدر اصطلاحی۔ بقول سوائر (ذیل بستن) بمعنی ساختہ گفتن مؤلف عرض کند کہ نقل سخن کردن و سخن را بہ دیگری متعلق کردن متعلق بمعنی شانزدہم و بست و دوم بستن است (تاثیر ؎) بیجا سخن از زبان جانان بستن ٭ باشد تہمت بستر پنہان بستن ٭ با آن دو لب ار سخن نگوید چہ عجب ٭ ما بین دو عید عقد نتوان بستن ٭ (اردو) نقل سخن کرنا۔

بستن سخن بچیزی | مصدر اصطلاحی۔ بقول سوارد (ذیل بستن) بمعنی پیوستن سخن بچیزی مؤلف عرض کند کہ این متعلق است بہ معنی بست و دوم یعنی گفتن و موزون کردن سخن (فیضی ؎) دانا کہ سخن بکنہ او بست ٭ بر کنگر شعلہ تار مو بست ٭ (اردو) شعر کہنا۔ شعر لکھنا۔ مضمون باندھنا۔ سخن موزون کرنا (شعر باندھنا) صاحب آصفیہ نے (باندھنا) کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے۔

بستن سد | مصدر اصطلاحی۔ بنا کردن دقائم ساختن سد باشد متعلق بمعنی ہفتم یا ہجدہم

بستن صاحب موارد بذیل بستن این را بمعنی ساختن وساز کردن سد نوشته مؤلف عرض کند که ما با او اتفاق نداریم (صائب ؎) خاکیانی که بهاری تن کوشیدند در ره آب بقا سد سکندر بستند (وله ؎) بمهر خامشی مسدود کردم رخنهٔ دل را که این سد هر که می بندد سکندر می تواند شد بخیال ماسد وهم بر آر بند بدین سلم باشد نه بستن (امیر خسرو ؎) رفت و باد رنگ سکندر نشست از صف پیلان سد یاجوج بست (اردو) سد قائم کرنا۔ بند باندھنا۔ صاحب آصفیہ نے (باندھنا) کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے۔

بستن سر بردار | مصدر اصطلاحی۔ قائم کردنش بر دار است متعلق بہ معنی ہجدہم بستن سند اینش بر (بستن گل بر سر دستار) می آید (اردو) دار پہ لٹکانا۔ دار پر چڑھانا۔

بستن سیاست | مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی روان کردن سیاست یعنی جاری کردنش مؤلف عرض کند که متعلق بہ معنی سی و یکم بستن است و جا دارد که متعلق کنیم بہ معنی ہجدہمش (ابو الفرج رونی ؎) فلک سیاست او بسته بر شهور و سنین زمانه طاعت او بسته بر قلوب و رقاب (اردو) سیاست جاری کرنا۔ سیاست قائم کرنا۔

بستن سیلی | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد خوردن سیلی بر رخ مؤلف عرض کند که واقع شدن و عائد شدن سیلی متعلق بہ معنی سی و دوم بستن (ظہوری ؎) سیلی باد بر رخ او بست که چراغ از چراغ چشمش جست (اردو) طمانچہ۔ تھپیڑ۔ لگنا۔ صاحب آصفیہ نے اس کے متعدی کا ذکر کیا ہے۔

بست نشستن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب فدائی که از علمای معاصر عجم بود می فرماید که گناہ گاری در پرستش گاہ یا در خانہ بزرگی

بپناہ می رود و ہمانجا می ماند تا کسی را بہ او دستی نرسد و کارش درست شود مؤلف عرض کند کہ حقیقت این را بہ معنی ہفتم بست عرض کردہ ایم ۔ پس معنی لفظی این در پناہ آمدن است و بس (اردو) پناہ میں آنا۔

بستن شعر | مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ و بحر از عالم (معنی بستن) مؤلف عرض کند کہ این ہمانست کہ بر (بستن اشعار) مذکور شد (اردو) دیکھو بستن اشعار ۔

بستن شکر در چیزی | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر بمعنی شدن شکر است مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی دوم بستن و جا دارد کہ بمعنی پیدا شدن شکر گیریم متعلق بہ معنی ششم (صائب ؎) ندانم کہ لعل او بشکر خندہ باز شد ٭ در نیشکر ز رشک شیرت شکر نہ بست ٭ (اردو) شکر جمنا ۔ شکر پیدا ہونا ۔

بستن شگوفہ | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد و (ذیل بستن) بمعنی برآوردن شگوفہ بہار این را بمعنی ایجاد کردن گفتہ مؤلف عرض کند کہ پیدا کردن شگوفہ باشد متعلق بہ معنی ششم بستن (فیضی ؎) فیض تو بر و باد شگیر ٭ بست از گل خون شگوفہ شیر ٭ (اردو) شگوفہ پیدا کرنا۔

بستن شورش | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی شورش افگندن مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی بست و ہفتم بستن است و جا دارد کہ بمعنی ہجدہم متعلق کنیم (ظہوری ؎) دو بہار حسن دو در خوبی از سر گرفت ٭ شوق بر اشجام عالم شورش آغاز بست ٭ (اردو) شورش قائم کرنا ۔ پیدا کرنا ۔

بستن شیرازہ | مصدر اصطلاحی ۔ درست کردن شیرازہ و جمع کردن اوراق متعلق بمعنی اوّل است و سنداین از قدسی بر (بستن

(۱۴۱۹)

حرف) گذشت (اردو) شیرازہ باندھنا۔

بستن طاعت مصدر اصطلاحی۔ بمعنی قائم کردن طاعت متعلّق بمعنی دوازدہم بستن وسند این بر (بستن سیاست) گذشت (اردو) طاعت لازم کرنا۔

بستن طاق مصدر اصطلاحی۔ بنا ہی طاق کردن یا قائم کردن طاق متعلّق بمعنی ہفتم یا ہجدہم بستن است صاحب موارد بذیل بستن این را بمعنی ساختن وسازکردن طاق نوشتہ۔ سندش تائید ما می کند (صائب ؎) طاق ابروی ترا تا بست معمار قضا ٭ روی من از قبلۂ اسلام برگردیدہ ماند ٭ (اردو) طاق بنانا۔ تعمیر کرنا۔ قائم کرنا۔

بستن طراز مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بستن نگار) است کہ می آید متعلّق بمعنی دہم بستن انچہ صاحب موارد بذیل بستن این را بمعنی طراز ساختن وسازکردن آوردہ قابل نظر است (جامی ؎) یکی گفتا ہما نا سحر سازی ٭ زسحرش بستہ بر دامان طرازی ٭ (نظامی ؎) طراز آفرین بستم قلم را ٭ زدم بر نام شاہنشہ رقم را ٭ (اردو) نقش قائم کرنا۔ نقش کرنا۔

بستن طلسم مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بستن بمعنی ساختن وسازکردن طلسم است مؤلّف عرض کند کہ قائم کردن ووضع کردن آن است (سلیم ؎) ہیچکس مصر کرد شہرت مجنون نشکست ٭ این طلسمی است کہ بر نام سلیمان بستند ٭ (اردو) طلسم قائم کرنا۔ (طلسم باندھنا) دکن میں کہتے ہیں۔

بستن طمع مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی طمع کردن مؤلّف عرض کند کہ متعلّق بہ معنی دہم بستن است (شاہی ؎) ما دل بہ چین زلف دل آرا نہ بستہ ایم ٭ در بادۂ لبش طمع خام بستہ ایم ٭ (اردو) طمع کرنا۔

بستن عقد مصدر اصطلاحی۔ بمعنی لفظی

عقد کردن متعلّق به معنی دہم بستن وکنایه از متّصل کردن و وصل کردن دو چیز باشد سند این از تاثیر (بستن سخن) گذشت (اردو) عقد باندھنا۔

بستن علم | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی نصب کردن علم مؤلف عرض کند که قائم کردن علم است متعلّق به معنی ہجدہم بستن (میرخسرو) وزیر چتر سیاه آید آفتاب برون ؎ علم بکنگر نیلی حصار بر بندد ؎ مخفی مباد که سند بالا متعلّق به (بندیدن علم) است نه بستن (اردو) علم قائم کرنا۔ کھڑا کرنا۔

بستن غنچه | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی برآوردن غنچه مؤلف عرض کند که پیدا کردن غنچه متعلّق به معنی ششم بستن (صائب) به تکلیف بہاران شاخسار غنچه می بندد ؎ اگر در دست من می بود اوّل بار می بستم ؎ (حافظ شیراز) جان فدای دہنت باد که در باغ وجود ؎ چمن آرای جہان خوشتر ازین غنچه نه بست ؎ مخفی مباد که سند اوّل برای (بندیدن غنچه) باشد نه بستن۔ (اردو) غنچه پیدا کرنا۔

بستن فال | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی قرار دادن فال است مؤلف عرض کند که متعلّق است بمعنی ہجدہم بستن (نظامی) یکی را نشان کرد بر نام خویش ؎ بر و بست فال سرانجام خویش ؎ (اردو) فال قرار دینا۔

بستن فرزند در مهد | مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بستن) و بقول وارسته بمعنی خوابانیدن یا نشاندن فرزند در مهد مؤلف عرض کند که متعلّق به معنی سی و سوم بستن است (تاثیر) از و در مهد این گردون افشرده نبسته عشق فرزندی خلف تر ؎ صاحب بحر برمجرّد (بستن فرزند) معنی بالا را ذکر کرده ما می گوییم که الفاظ (در مهد) را داخل مصدر

اصطلاحی کردن لازم است و مجرد (بستن فرزند) چیزی نیست۔ قائل (اردو) فرزندکو گھوارے میں بٹھانا یا سلانا۔

بستن فرہنگ مصدر اصطلاحی بقول موارد بذیل بستن بمعنی فرہنگ ساختن است مؤلف عرض کند کہ قائم و وضع کردن و قرار دادن فرہنگ است متعلق بمعنی ہجدہم بستن (علی خراسانی ؎) از کتاب عشق و رسم فقرہ دیوانگی است من نمی دانم کدامین عاقل این فرہنگ بست عرض می شود کہ مقصود علی درین شعراز وضع فرہنگ است کہ بر سبیل مجاز از معنی ہجدہم حاصل می شود (اردو) فرہنگ وضع کرنا۔

بستن فریاد مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی فریاد کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی دہم بستن است (ظہوری ؎) رازداری ہای دل چون صبر من بیہودہ باد اقتضای شوق صد فریاد برہم نازبست (اردو) فریاد کرنا۔

بستن قرار مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب موارد (بذیل بستن) بمعنی پیمان کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی دہم بستن است (خواجہ شیراز ؎) قراری بستہ ام با میفروشان کہ روز غم بجز ساغر نگیرم (ولہ ؎) خدارا چون دل ریشم قراری بست با زلف بفرما لعل نوشین را کہ جان را با قرار آرد (اردو) اقرار کرنا۔

بستن قلم مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختن و ساز کردن قلم آوردہ مؤلف عرض کند کہ قرار دادن و وضع کردن قلم باشد (ظہوری ؎) کمر چون در فن صورتگری بست قلم از طرہ حور و پری بست (اردو) قلم بنانا۔ قلم قرار دینا۔

بستن قیمت مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

(ذیل بستن) مقرر کردن قیمت است مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہجدہم بستن باشد (ظہوری ـ ہ) چین مویش قیمتی بر بوی بست ٭ نرخ خاک دقدر مشک چین شکست ٭ (اردو) قیمت قائم کرنا۔

بستن کلاہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی پوشاندن کلاہ مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی نہم بستن (غنی ـ ہ) دید بر ہنگی طفل اشک ما کہ در پا ہست موج کلاہ حباب بست ٭ (اردو) ٹوپی پہنانا۔

بستن کمر | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی (۱) پر تلہ بر کمر بستن و (۲) آمادہ شدن بکاری معنی اوّل این متعلق است بمعنی اوّل بستن و بمعنی دوم کنایہ باشد۔ سند این بر (بستن قلم) از ظہوری گذشت و سند دیگر از (محمد میرک نظمی) بر (بستن آبلہ) و سندی از صائب بر (بستن دل) ہم (اردو) (۱) کمر باندھنا۔ بقول آصفیہ کمر سے دوپٹہ یا پٹکا کسنا۔ پیٹی باندھنا (۲) مستعد ہونا۔ آمادہ ہونا۔ دیکھو بر بستن میان۔

بستن گل بر سر دستار | مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی استوار کردن گل بر سر دستار مؤلف عرض کند کہ قائم کردن بر سر دستار باشد متعلق بہ معنی ہجدہم بستن (صائب ـ ہ) ز شور عشق اگر گل بر سر دستار می بستم ٭ سر شوریدہ منصور را بر دار می بستم ٭ (اردو) پھول پگڑی میں لگانا۔ قائم کرنا۔

بستن گمان | مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بستن) گمان کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی دہم بستن است (میر خسرو ـ ہ) گمان بر اعتماد دش بستہ بیچارہ ٭ کبوتر نازک و شاہین ستمگار ٭ (اردو) گمان کرنا۔ شبہ کرنا۔

بستن لب | مصدر اصطلاحی۔ بندکردن

لب وکنایہ از خاموش شدن متعلق بہ معنی ہشتم بستن (صائب ؎) آہ کز نازک مزاجی پیش این بیدادگر ٭ بستن لب مشکل و فریاد کردن مشکل است ٭ (اردو) زبان بند کرنا۔ دیکھو (از زبان افتادن) صاحب آصفیہ نے (لب بند ہونا) بمعنی خاموش ہونا لکھا ہے جو اسی کا لازم ہے۔

بستن مار | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی رام کردن مار است مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہفدہم بستن است (مخلص کاشی ؎) زبان خصم نتوان کرد کوتہ جز بخاموشی ٭ بافسونی دگر این مار را کی می توان بستن ٭ (اردو) مطیع کرنا دیکھو (ادب کردن) صاحب آصفیہ نے (باندھنا) پر لکھا ہے۔ اثر روکنا جیسے "جادو کے زور سے وار وغیرہ کو بیکار کرنا" پس سانپ کو باندھنا۔ مطیع کرنا۔ اسکا ترجمہ ہے۔

بستن مصرع بیکدیگر | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی پیوستن یک دو مصرعہ بیکدیگر۔ مؤلف عرض کند کہ نہ چنین باشد بلکہ متعلق کردن مصرع بہ یکدیگر متعلق بہ معنی شانزدہم بستن است (حزین ؏) نہ ہر کہ یک دو سہ مصرع بہ یکدگر بندد ٭ تخفی مباد کہ این سند بہ بندیدن مصرع بیکدیگر است نہ بستن۔ (اردو) ایک مصرع کو دوسرے سے متعلق کرنا۔

بستن مغز در استخوان | مصدر اصطلاحی بقول موارد و بہار (بذیل بستن) بمعنی گرد فراہم آمدنش مؤلف عرض کند کہ پیدا شدن مغز در استخوان متعلق بمعنی ششم بستن (صائب ؎) شود رزق ہما گر استخوان من زہی تابی ٭ عجب دارم دگر در استخوان مغز ہما بندد ٭ (خواجہ شیراز ؎) بی طلعت تو جان نگراید بکالبد ٭ بی نعمت تو مغز نہ بندد در استخوان ٭

مخفی مباد کہ ما ہر دو سند بالا متعلق بہ (بند پدید شدن در استخوان) دانیم نہ بستن (اردو) ہڈیوں میں مغز پیدا ہونا۔

بستن می | مصدر اصطلاحی۔ بہار بذیل معنی پانزدہم بستن این را آوردہ کہ رسانیدن است **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ریختن می باشد متعلق بمعنی چہاردہمش (علی خراسانی ؎) می بہ پیمانۂ ما از خم دیگر بندید ٭ بادۂ کز ہنر از خون کبوتر بندید ٭ مخفی مباد کہ این سند (بند پدن می باشد نہ بستن (اردو) شراب ڈالنا (ساغر یا قدح میں)۔

بستن میغ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی پیدا شدن ابر است **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است بہ معنی ششم بستن (نظامی ؎) رتاب نفس بر ہوا بستہ میغ ٭ جہان سوخت از آتش برق تیغ ٭ (اردو) ابر آنا۔

بستن نسق | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی جاری کردن نسق متعلق بہ معنی سی و یکم بستن **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی قائم کردن نسق گیرد کہ متعلق است بمعنی ہجدہم (ظہوری ؎) کہ بر رنگ گلنار بندد نسق ٭ کہ گردید مجموعہ دار شفق ٭ (اردو) انتظام قائم کرنا۔

بستن نطفہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی قرار گرفتن آن **مؤلف** عرض کند کہ قائم شدن حمل است متعلق بمعنی ہجدہم بستن (والہ ہروی ؎) بغیر خطبۂ تر و بیج عقد بگسست ٭ درون بطن صدف نطفۂ سحاب بہ بست ٭ (اردو) نطفہ قرار پانا۔ حمل قائم ہونا۔

بستن نقص | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی نقصان نہادن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است بہ معنی

ہجدہم بستن (مجد ہمگرؒ) ہزار نقص کہ
بر سر بست لائق بست ؎ ہزار طعنہ کہ برباد
کرد در خور کرد ؎ (اردو) نقصان عائد کرنا۔

بستن نکاح | مصدر اصطلاحی بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی نکاح کردن مؤلف
عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است۔
(سلیمؒ) دختر تاک حلال آمدہ در خانۂ ما ؎
این نکاحیست کہ در عالم بالا بستند ؎ (اردو)
نکاح باندھنا۔

بستن نگار | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد (بذیل بستن) ذکرش بمعنی ساز کردن
وساختن نقش نوشتہ مؤلف عرض کند
کہ بستن بمعنی کردن بر نشان و ہشتم گذشت
پس ہیچ ضرورت ندارد کہ این را بدان متعلق
نکنیم سند این از صائب بر (بستن حصار) گذشت
(اردو) نقش کرنا۔

بستن نمک | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی پاشیدن نمک مؤلف
عرض کند کہ متعلق بمعنی بستم بستن (ظہوریؒ)
در دکن بخت بر خراش دلم ؎ نمک لولیان
کابل بست ؎ (اردو) نمک چھڑکنا۔

بستن ورم | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی ورم کردن مؤلف
عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است
(زلالیؒ) گردید درین بحر گہر چشم حسودان ؎
مانند حبابی کہ بنظارہ ورم بست ؎ (اردو) ورم
کرنا۔ متورم ہونا۔ پھولنا۔

بستن وسمہ | مصدر اصطلاحی۔ مالیدن و
چسپاندن وسمہ بریش یا موی سر تا رنگ گیرد
متعلق بمعنی پنجم بستن مرادف (بستن خضاب)
(سنجر کاشیؒ) در پس پردہ زہرہ را دیدم ؎
چون سر زلف خویش بی آرام ؎ وسمہ نا بستہ
برابرو کو سرمہ نا نشستہ او با دام ؎ (صائبؒ)
می توان صد رنگ گل را در نگاہی دید وسمہ

بست ؎ بسکه رنگ چهرهٔ آن ماه سیما نازک است ؎
(اردو) خضاب لگانا۔

بستن وطن | مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی قرار دادن وطن است متعلق به معنی هجدهم بستن صاحب موارد بذیل بستن این را بمعنی وطن ساختن وساز کردن آورده قابل نظر است (سلمان ؎) زگوشهای سرپر تو بخت بسته وطن ؎ بخانهای کمانت ظفر گرفته وثاق ؎
(اردو) وطن قرار دینا۔

بستی | بقول رهنما سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار (۱) بمعنی چیزی که آنرا در برف منجمد کرده باشند صاحب روزنامه (۲) برف منجمد برف قانع وصاحب بول چال فرماید که (۳) معاصرین عجم بقول را گویند صاحب سخندان بامعنی بیان کرده رهنما متفق مؤلف عرض کند که بست به معنی منجمد بجایش گذشت پس یای نسبت در آخرش زیاده کردند معنی لفظی این منسوب به منجمد وکنایه از معنی اوّل ودوم واین بالفتح باشد وبمعنی سوم به همین ترکیب متعلق باشد بالفظ بُست بالضّم که بمعنی باغ است ومنسوب به باغ کنایه باشد از بقول اندر بست منصور باید که بالضّم خوانیم (اردو) (۱) برف کی قفلی وقلفی مؤنّث (۲) برف مؤنّث (۳) ترکاری ۔ مؤنّث ۔

بستو | بقول سروری (۱) خمچه کوچک که روغن ودوشاب وغیرها دران کنند و بستوقه معرّبش (نظامی ؎) چو گردون باوطم تاکی کنی حرب ؎ به بستوی تهی می کن سرم چرب ؎ (۲) چوبی باشد که بدان ماست را بشورانند تا مسکه از دوغ جدا شود صاحب جهانگیری بهر دو معنی همزبانش صاحب رشیدی این را بمعنی اوّل مرادف بستک گوید وذکر معنی دوم هم صاحب برهان بذکر هر دو معنی گوید که معرّب معنی اوّل بستوق باشد صاحبان

جامع و ناصری بذکر ہر دو معنی می فرمایند کہ
بمعنی دوم مرادف آئین۔ خان آرزو در
سراج۔ بذکر ہر دو معنی بحوالۂ قوسی گوید کہ
(۳) چمچہ کہ روغن و دوشاب بدان کشند
و فرماید کہ آنچہ رشیدی سند نظامی را متعلق بہ
معنی اول کردہ محل تأمل است چراکہ درین
صورت (زبستوی تہی) می باید نہ (بہ بستوی
تہی) مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول
مبدل بستک دانیم کہ کاف بدل شدہ بہ واو
چنانکہ پوپک و پوپو و جا دارد کہ بر کلمۂ بست
کہ بمعنی ہفتمش گذشت واو نسبت زیادہ کردہ
اند چنانکہ ہند و ہندو و پس معنی لفظی این
منسوب بہ محیط یا نظر بہ معنی سیزدہم بست منسوب
بہ منجمد و کنایہ از ظرف تہا نیکہ دران روغن یا دوشا
منجمد۔ روشن است یا ظرفی است کہ
روغن یا دوشاب دران منجمد مرادف آئین
کہ در محدودہ گذشت و بمعنی دوم ہم بہمان

قاعدۂ تبدیل کہ ذکرش بالا گذشت مبدل
بستک دانیم کہ بمعنی پنجمش گذشت و ماخذش
ہمدرانجا مذکور۔ نسبت معنی سوم عرض می شود
کہ ماخذش ہم ہمان باشد کہ برای معنی دوم
مذکور شد صاحب انند معرب معنی اول را بستوج
بخاین معجمہ گفتہ۔ ما سند نظامی را متعلق بہ معنی
اول کنیم کہ صفت تہی برای بستو تقاضای
آن می کند خان آرزو و سکندری خوردہ کہ بر
صاحب رشیدی اعتراض کردہ اگر در سند نظا[می]
تحریف کنیم و موحدہ معیت (بہ بستوی) را بہ زای
ہوز بدل کردہ (زبستوی) خوانیم اندرین صورت
سند نظامی بہ معنی سوم متعلق خواہد شد پس ہیچ
ضرورت تحریف و اشکال نیست (اردو) (۱)
دیکھو بستک کے پہلے معنے (۲) دیکھو بستک کے
پانچویں معنے اور آئین (۳) چمچہ بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مذکر۔ شوربہ یا شربت یا اور کوئی
رقیق چیز پینے کا ظرف۔

بست وبند اصطلاح - بقول جہانگیری ورشیدی وبرہان وبہار وبحر (۱) کنایہ از استحکام وضبط وربط است (ظہوری ؎) ورنگاہ بقفل تغافلش بست است ٭ ولی زیادہ ازین بست وبند می خواہد ٭ صاحب ناصری فرماید کہ (۲) بمعنی بستن جلو آب وسیل (مظفر کرمانی ؎) سیل از کہسار آمد با شتاب ٭ بست وبند پشتہ وپل شد خراب ٭ خان آرزو در سراج بصراحت معنی اول گوید کہ استحکام وضبط وبند وبست قلب آن - **مؤلف** عرض کند کہ تکرار حاصل بالمصدر بستن وبندیدن است وبس ومعنی اول درست ومعنی دوم ہیچ کہ سندش ہم متعلق بمعنی اول است - کم التفاتی صاحب ناصری این را قائم کرد فتأمل (اردو) بند وبست بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - نظم ونسق - انتظام - انضباط - اہتمام - ضابطہ -

بست وکشاد اصطلاح - بقول بہار وبحر ترجمہ حل وعقد صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود می نویسد کہ بمعنی نظم وانتظام کارہای لشکری وکشوری است از انچہ بستہ بہ شہریار بست ہم او فرماید کہ کشاد وبست ہم ہمانست - (صائب ؎) نیست در بست وکشاد خویش ٭ ما را اختیار ٭ بہ بیلۂ دست قضا سر پنجۂ تدبیرہاست ٭ **مؤلف** عرض کند کہ صاحبان بہار وبحر خوش تعریفی کردہ اند (اردو) حل وعقد بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہیں (نظم ونسق) بقول آصفیہ - اسم مذکر - ترتیب وانتظام - بند وبست -

بستوہ بقول جہانگیری وجامع مرادف بستہ باول مکسور (۱) بمعنی ستوہ وستہ صاحب رشیدی ہم این را بمعنی ستوہ گوید صاحب برہان گوید کہ بمعنی ستوہ وملول وتنگ - صاحب ناصری فرماید کہ این را بحذف واو بستہ وستہ نیز گفتہ اند - خان آرزو در سراج فرماید کہ اصل این

ستوه است بقیاس بستردن مؤلف عرض کند که قیاس بستردن مثال زیادت موحده باشد وبس۔ (استوه) بہ ہمین معنی در مقصوره گذشت وماہمدرانجا حقیقت ماخذ این بیان کرده ایم اگر آنرا اصل دانیم ستوه مخفف آن بحذف الف وبستوه مزید علیه ستوه بزیادت موحده زائد واگر بقول خان آرزو ستوه را که اسم جامد باشد اصل دانیم استوه بزیادت الف وصلی وبستوه هم مزید علیه آن باشد (اردو) عاجز ۔ بتنگ ۔ ملول ۔

بست ویک پیکر نور در ایوان شمال (صاحب) انند بحواله غیاث گوید که اہل ہیئت از کواکب مرصوده همگی چهل وهشت صور بر فلک قرار داده اند۔ ازانجمله دوازده صور بر نفس منطقة البروج واقع اند که دوازده بروج مشهور عبارت ازآن نست وازان جمله بست ویک صور بجانب شمال از منطقة البروج اند۔ یکی ازان (دب اصغر) بصورت خرس استاده وکواکب آن هفت ودوم (دب اکبر) وآن نیز بصورت خرس کلان است وکواکب آن بست وهفت وسوم تنین بصورت اژدهای بزرگ باشکنهای بسیار وکواکبش سی وهفت وچهارم کیقاوش بشکل مثلثی بزرگ وکواکبش یازده وپنجم عوا بصورت مردایستاده ودستهای کشیده وبدست راست عصا گرفته واین را (حارس السما) نیز نامند وکواکبش بست ودو وششم فکه وآنرا کاسه درویشان نیز گویند چراکه دراستدارت آن رخنه افتاده است گویا که کاسه لب شکسته است وستاره آن هشت وهفتم (جاثی علی رکبته) بصورت مردی برزانو درآمده ای برزانو نشسته ستاره آن بست وهشت وهشتم شلیاق وآن بصورت سلحفاة است یعنی باخه وکواکبش ده وازانجمله کوکبی است ازقدر اوّل۔ آنرا (نسر واقع) گویند ونهم وجاجه وآن بصورت ماکیان

است و کواکبش هفده و دهم (ذات الکرسی) بصورت
زنی است برکرسی نشسته و پاها فروگذاشته و کواکبش
سیزده و یکی از کواکب آن (کف الخضیب) است
از قدر ثالث و یازدهم (حامل راس الغول) بر مثال
مردی است بر پای چپ خود استاده و پای راست
برداشته و دست راست بر سر نهاده و بدست
چپ سر دیو خونچکان بموی سر گرفته و کواکبش
بست و شش و دوازدهم (ممسک العنان)
بصورت مردی ایستاده به یکدست تازیانه و بدست
دیگر عنانی و کواکبش چهارده - ازانجمله عیوق
از قدر اول و سیزدهم عقاب آنرا (نسر طائر)
نیز گویند و کواکبش نه و چهاردهم - دلفین
بصورت حیوان بحری است که بشکسته پر باد
کرده مشابهت دارد و کواکبش ده و پانزدهم
سهم بصورت تیر و کواکبش پنج و شانزدهم حوا
بصورت مرد مارافسا است (یعنی جادوگر) و
کواکبش بست و چهار و هفدهم حیه بصورت
مارکه بدست همان مارافسا است و کواکبش هیجده
و هیجدهم قطعة الفرس و کواکبش چهار و بحواله نفائس
الفنون) گوید که بجای (قطعة الفرس) فرس تام
که بصورت اسپ خوش شکل است و کواکبش
سی و نوزدهم (فرس اکبر) بصورت اسپی که اورا
سر و دو دست باشد و کفل و دو پای نبود و
کواکبش بست و بستم (مرأة مسلسله) بصورت
زنی استاده دستها کشیده و زنجیری بر دو پای او
نهاده و بحواله بعض گوید که زنجیری بر دست او
و کواکبش بیست و بست و یکم مثلث و آن مثلثی
است که در وی طول باشد و کواکبش چهار و فی
فرماید که پانزده صور که بجانب جنوب از منطقة
البروج واقع شده اول آن قنطس و آن بر
شکل حیوان بحری است که اورا دو دست و دو
بال و دُم چون مرغ و کواکبش بست و دو و دو
دوم جبار بر شکل مرد قائم بر کرسی و در دست
عصا گرفته و کمر بسته و شمشیری حمائل کرده و این را

جوزا نیز گویند و کواکبش سی و ہشت و سوم نہر بر
شکل جوی باریک باگردش ہای بسیار و کواکبش
سی و چہار و چہارم ارنب بصورت خرگوش و
کواکبش دوازدہ و پنجم کلب اکبر بصورت سگ و
کواکبش ہجدہ و منجملہ آن شعری یمانی از قدر
اوّل و ششم کلب اصغر از کواکب او یکی شعری
شامی و دیگر مرزم و ہفتم سفینہ بشکل کشتی و کواکبش
چہل و پنج و منجملہ آن سہیل است از قدر اوّل و
ہشتم شجاع بصورت مار بزرگ و دراز باشکنہای
بسیار بر برج اسد پیوستہ و کواکبش بیست و نہم
باطیہ و آنرا کاس نیز گویند شکلی است مستدیرہ
و کواکبش ہفت و دہم غراب بصورت زاغ و
کواکبش ہفت و یازدہم قنطورس بصورت حیوانی
مرکب از اسپ و آدمی از سر تا پشت چون مقدم
آدمی از کمر تا پا مثل اسپ و کواکبش سی و ہفت
و دوازدہم سبع بصورت حیوانی درندہ و کواکبش
نوزدہ و سیزدہم مجمرہ بصورت منقل و کواکبش
ہفت و چہاردہم (اکلیل جنوبی) بشکل صنوبری
و کواکبش سیزدہ و پانزدہم حوت جنوبی بشکل
ماہی بزرگ و کواکبش یازدہ (اردو) اکیس
ستارے جو شمال میں واقع ہیں۔ مذکر۔

بست ویکشاق | اصطلاح۔ بقول
شمس بست و یک پیکر از جملہ سی و شش پیکر
دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد۔ مؤلف عرض
کند کہ (بست و یک وشاق) بجایش می آید و
بقول انند و غیاث کنایہ است از ہمان (بست و یک
صورت شمالی) کہ تعریفش بر (بست و یک
پیکر نور و ایوان شمال) گذشت۔ مخفی مباد
کہ (وشاق) بقول غیاث بضم بمعنی خدمتگار
و غلام پیادہ رو و فرماید کہ این ترکیب صاحب
کنز کہ محقق ترکی است این را بمعنی حیوان نوشتہ
صاحب انند گوید کہ بر وزن سحاب لغت عرب
است بمعنی روندہ و صاحب برہان ہم ذکر
(وشاق) بمعنی غلام مقبول و پسر سادہ و

خدمتگار فقیران وکنیزک گرده واشاق که درمقصوره گذشت مبدّل این باشد. اگر سند استعمال (بست ویکشاق) پیش شود توانیم قیاس کرد که شاق مخفف آن باشد، درینصورت این اصطلاح را مخفف (بست ویک شاق) دانیم که می آید والّا تصحیف کاتب شمس پیش نیست (اردو) دیکھو بست ویک پیکرنود ورایوان شال۔

بست ویک قران اصطلاح صاحبان انند وغیاث گویند که ترتیبش اینست که زحل را با شش کوکب که زیر اوست ومشتری را با پنج کوکب که زیر اوست ومریخ را با چهار کوکب که زیر اوست وشمس را با سه کوکب که زیر او ست وزهره را بدو کوکب وعطارد را با قمر قران شود مؤلف عرض کند که مجموعه این همه قرانها بست ویک است وفارسیان همین مجموعه را (بست ویک قران) نام کردند (اردو) اکیس قران۔ یہ مجموعہ ہے اون کُل قرانوں کا جو زحل کو چھہ ستاروں کے ساتھ اور مشتری کو پانچ اور مریخ کو چار اور آفتاب کو تین اور زہرہ کو دو اور عطارد کو صرف قمر کے ساتھ واقع ہوتے ہیں۔ مذکر۔

بست ویک وشاق اصطلاح۔ همان که تعریفش بر (بست ویک شاق) گذشت (اردو) دیکھو بست ویک شاق)

بسته بقول سروری وجهانگیری ورشیدی وبرهان وناصری وجامع وسراج برون دسته (۱) حریر منقش که در تختهای مشبّک بندند ورنگ در نقشها زنند چنانکه در رنگ براو کرده استرآباد گرگان سازند بهار نیز این از ملا قاسم مشهدی سندی آورده (ص) عشق مفلس از کجا جاه وجلالش از کجا تو هر دو عالم از متاع حسن او یک بسته است تو

(ملا سفید بلخی ھ) برنگ غنچه زکوی تو رخصت می بندم ؏ ز رواغ بسته بر پشت بخت می بندم ؏ مؤلف عرض کند که مخفف (رنگ بسته) اشاره وبس یا بمعنی حقیقی آویخته وکنایه از پرده که در تخته های مشبک آویزند دیگر هیچ (اردو) وه ریشمی پرده جس پر رنگ برنگ نقش ونگار هوتا ہے اور مشبک دریچوں میں لٹکاتے ہیں ۔ نا کرہ

(۲) بسته ـ بقول جهانگیری ورشیدی وبرهان وجامع وسراج با اوّل مکسور وثالث مضموم مرادف بستوه بمعنی ستوه که ستوه هم آمده مؤلف عرض کند که بستوه مزید علیه ستوه است بزیادت موحده وبسته مخفف آن بحذف واو چنانکه هوشیار وهشیار وخاموش وخامش (اردو) دیکھو بستوه ـ

(۳) بسته ـ بقول رشیدی بمعنی معروف بهار گوید که مقابل کشاده چنانکه در بسته وکار بسته وامید بسته ونظر بسته (صائب ع) خانهٔ دل بصفا از نظر بسته بود ؏ (سعدی ھ) امید بسته برامد ولی چه فائده زانکه ؏ امید نیست که عمر گذشته باز آید ؏ (وله ھ) زکار بسته میندیش دل شکسته مدار ؏ که آب چشمهٔ حیوان درون تاریکی است ؏ (انوری ھ) می کنم تدبیر گوناگون ولی ؏ بسته تقدیر نکشایم همی ؏ مؤلف عرض کند که مقصود رشیدی از معروف معنی حقیقی اسم مفعول بستن است که بمعنی اوّلش مذکور شد ـ مخفی مبادکه بر همه معانی مجازی بستن شامل باشد که بجایش گذشت (اردو) باندھا ہوا ـ

(۴) بسته ـ بقول رشیدی وبرهان وناصری وجامع وسراج بمعنی آهنگی است از موسیقی که آنرا (بسته نگار) نام است وآن مرکب است از حصار وحجاز وسه گاه مؤلف عرض کند که بستن بمجاز بمعنی سرودن بر معنی بست ششمش گذشت وبهمین معنی اسم مفعولش بسته بمعنی مطرود

شدہ و کنایہ از آہنگے است وبس (اردو) الٹی مؤنث۔

(۵) بستہ۔ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج شخصے را گویند کہ آنرا سحر بستہ باشند و داماد نتواند شد۔ بہار بصراحت مزید گوید کہ کسی کہ بستہ بر عروس قادر نشود و فرماید کہ ظاہرا فارسی ہندوستان است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (سحر بستہ) و نظر بر قول ناصری و جامع کہ از محققین اہل زبانند این را فارسی ہندوستان نتوان گفت (اردو) وہ شخص جو جادو کے اثر سے اپنی عورت پر قادر نہو سکے۔ مذکر۔

(۶) بستہ۔ بقول برہان و جامع و سراج بضم اول و فتح فوقانی فندق را گویند و آن مغزے باشد کہ خورند۔ صاحب محیط ذکر بستہ نکردہ و بر فندق گوید کہ بہاں بندق است و صاحب مخزن ہم بر فندق بضم دال فرماید کہ میوۂ معروف کہ آنرا بندق نیز گویند و صاحب محیط بر بندق می فرماید کہ بالضم معرب از فندق فارسی و بعربی جلوز نامند و گویند بندق بکسر اول اسم فارسی جلوز است کہ بادام کشمیری و سہ گوشہ بادام کوہی نیز و بیونانی قیلیفیا و (قرو باثا) نامند و آن ثمر درختی است۔ گرم در آخر اول و خشک در اوائل آن۔ از آن مفرح مقوی اشتہا و قابض مزید جوہر دماغ و مقوی آن و منافع بسیار دارد **مؤلف** عرض کند کہ اشارہ فندق بہ (بادام کوہی) گذشت و این متعلق بہ پشتی و ہم بستہ است بای نسبت پیوند یادہ کردہ اند وبس (اردو) فندق بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ ولایت کے ایک مشہور میوے کا نام جو نہایت سرخ اور بھاڑی کے بیر کے برابر ہوتا ہے۔ دیکھو (بادام کوہی)

(۷) بستہ۔ بقول ناصری بمعنی ستودہ است و مستعمل [illegible] نیست **مؤلف** عرض

کند کہ نظر بر اعتبار ناصری کہ از اہل زبانست تسلیم کنیم و بہ مجاز متعلق دانیم با معنی بستہ دوم بستن و اسم مفعول آنست و معنی ستایش بمجاز است و جادارد کہ متعلق بمعنی سیزدہم ش کنیم و انہم مجاز باشد و بستن بمعنی ستودن نیامدہ و جادارد کہ (ستہ) را مخفف (ستائیدہ) گیریم و موحدہ اول را زائد ولیکن اول بہتر از آخر است (اردو) تعریف کیا ہوا۔

(۸) بستہ۔ بقول ناصری بمعنی ستیزہ کردن ہم و فرماید کہ در شع از ستیزہ بفتح میم و کسر آورد است (مولوی معنوی ع) مستو صنا چند بن سے وہ بطرب بامن ہو مؤلف عرض کند کہ ستہیدن بمعنی ستیزہ کردن می آید و اسم مصدر آن ستہہ بمعنی ستیزہ و این بزیادت موحدہ باشد و بس۔ پس باید بالفتح خوانیم۔ تسامح صاحب ناصری است کہ معنی مصدری بیان کرد مخفی مباد کہ استہ در مقصورہ بہ ہمین معنی بر نشان چارمش گذشت و فروگذاشت ماست کہ درانجا بر حال بالمصدر اکتفا کردہ ایم و اسم مصدر را ذکر نکردہ ایم و ما از ماخذش ہم ہمدرا اینجا بحث کردہ ایم (اردو) دیکھو استہ کے چوتھے معنے۔

(۹) بستہ۔ بقول سواء السبیل بند آب نہر را گویند کہ آنرا کشادہ آب بہر جا کہ خواہند می برند و جمع آن بستان است مؤلف عرض کند کہ معنی مفعولی این بستہ شدہ و تعبیر کردہ شدہ متعلق بہ معنی ہفتم یا ہجدہم بستن و کنایہ از بند آب۔ تسامح محقق بالا است کہ بستان جمع این نوشتہ۔ جمع این بستہ ہا است و خصوصیت با نہر ہم نباشد (اردو) بند۔ دیکھو بند ع

بستہ چیزی بودن مصدر اصطلاحی بقول ... (۱) بہر (۱) دل نہادن بر (۲) اعتماد کردن بروے

مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد اگرچہ خلاف قیاس نیست بلحاظ معانی

بستن ولیکن بنظر سکوت معاصرین عجم و محققین فارسی مشتاق سندمی باشیم (اردو) (۱) دل لگانا (۲) اعتماد کرنا۔

بسته رحم اصطلاح بقول سروری ورشیدی وبرہان وجامع وسراج وبہار زن عقیم را گویند (رکن الدین کرانی ؎) ای در نظر جو تو بیند درم ؎ وزادن شبه تو جہان بسته رحم ؎ صاحب جہانگیری درملحقات گوید که مرادف استرون۔ صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید که زنی که از زادن باز مانده باشد آنرا هم بدین اسم موسوم کنند مؤلف عرض کند که معنی اول این است زنی که رحم او بند است وحامله نشود وتعمیم حق اجازت آن نمی دہد که معنی بیان کرده صاحب بحر را هم درین داخل کنیم ولیکن محاوره زبان چیزی دیگر است صاحبان سروری وجامع که اہل زبانند ذکر آن نکرده اند ولہذا بر عقیم اکتفا کنیم (اردو) بانجھ عورت استرون۔

بسته زبان اصطلاح۔ بقول بہار وبحر آنکه بسخن گفتن قادر نباشد (صائب ؎) زبان شکوه من چشم خون فشان من است ؎ چو طفل بسته زبان گریه ترجمان من است ؎ (اردو) وه شخص جو بات نه کرسکے جیسے کمسن بچه یا گونگا۔

بسته گہواره فنا اصطلاح۔ بقول بحر و مؤید اسیر محبت دنیا وگرفتار دنیا مؤلف عرض کند که بسته درین اصطلاح اسم مفعول بستن است بمعنی مسی وسوم آن ومرکب توصیفی است وگہواره فنا بترکیب اضافی کنایه از دنیا صاحبان انند وہفت تعریف این درج کرده اند تسامح شان است (اردو) اسیر محبت دنیا اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو دنیا دار ہو۔

(الف) **بسته لب** اصطلاح (الف) کسی که (ب) **بسته لبی** خاموش وساکت باشد اسم فاعل ترکیبی است و (ب) بزیادت یای

مصدری خاموشی و سکوت (ظهوری ب)
فتاده در قفس از گفتگوی خود طوطی ۔ کشود کار
سخنور رهین بسته لبی است ۔ (اردو) (الف)
خاموش ۔ ساکت ۔ بسته لب ۔ بھی کہہ سکتے ہیں
(ب) خاموشی ۔ مؤنث ۔ سکوت ۔ مذکر۔

بسته میان | اصطلاح ۔ بقول بهار و
انند مستعد و آماده خدمت **مؤلف** عرض
کند که اسم مفعول ترکیبی است (میر معزی ۵)
ثنا و خدمت او واجب است از ینمعنی ۔ قضا
کشاده زبان است و بخت بسته میان ۔ چنانچه
بسته میانست بخت در خدمت ۔ همیشه هست
قضا بر ثنا کشاده زبان (اردو) کمر باندھا ہوا
مستعد ۔ آماده ۔ تیّار۔

بسته نگار | اصطلاح ۔ بقول رشیدی
و بحر و بهار آهنگی است در موسیقی که ذکرش
به بسته گذشت ۔ خان آرزو در چراغ هدایت
گوید که نوعی از سرود (طغرا ۵) اندرین ره
حور بر صورتش نثار است ۔ که نقش چینیش بسته
نگار است ۔ **مؤلف** عرض کند که اسم مفعول
ترکیبی است و معنی لفظی این نقش بسته و کنایه
از آهنگی که سامعین از حیرانی نقش دیوار شوند
همین است وجه تسمیه این (اردو) بسته نگار ۔
فارسی میں ایک راگنی کا نام ہے جس کا اصطلاحی
نام اردو میں معلوم نہ ہوسکا۔

بسته نیشکر | اصطلاح ۔ بقول (خان
آرزو در چراغ هدایت) و بحر و بهار نیشکرهای
بسیار بهم بسته که آنرا بهندی بهاندی و بولی
گویند (کلیم ۵) قلم می شدی ترکش اندر کمر ۔
بیک ضرب چون بسته نیشکر ۔ **مؤلف** عرض
کند که اگرچه بمعنی لفظی مرکب اضافی است
ولیکن در محاوره فرس بسته را گویند که شرط
بازان نیشکر را به تعداد مخصوص می بندند
و بران شمشیری زنند هر که بسته را در یک ضرب شمشیر
قطع کرد بازی برد (اردو) بهاندی بقول آصفیه

ہندی - اسم مؤنث - گنّوں کا بنڈل - پونڈا دنگا
بوجھا - پشتارۂ نیشکر - سو پچاس گنّوں کا بوجھ مؤلف
عرض کرتا ہے کہ دکن میں (بولی) اسی بستۂ نیشکر
کے لئے مستعمل ہے جس پر شرط باندھکر تلوار چلاتی ہیں -

بستی | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بالضم باغبان و منسوب بباغ مؤلف عرض
کند کہ بزیادت تحتانی نسبت بر لغت بست کہ
بمعنی اوّلش گذشت موافق قیاس است
ولیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ
معاصرین عجم بر زبان ندارند
و محققین فارسی زبان ازین ساکت
(اردو) دیکھو باغبان -

بستیباج | بقول برہان و ہفت بفتح اوّل و سکون ثانی و فوقانی بہ تحتانی رسیدہ و بای ابجد
بالف کشیدہ و بجیم زدہ بلغت رومی خسک را گویند و بلغت اہل مغرب (حمص الامیر) خوانند
طبیعت وی سرد است باعتدال و ضماد کردن آن بر ورمہای گرم نافع صاحب محیط تبرک
موحدہ ذکر بستیاج کردہ گوید کہ بفارسی درمنۂ ترکی و (خلال مکہ) و بعربی سدی و حشیشۃ الفراخ
و بزبان مصری آخلہ و حسکہ نامند و آن نباتی است خاردار گویند گیاہ آن گرم و خشک در
اوّل دوم و باندک عطریت خلال کردن آن جہت تقویت دندان و طلای آن جہت تحلیل
اورام نافع و منافع دارد و تخم آن گرم و خشک در آخر دوم - جہت سرفہ و فواق و ریاح
و سنگ و تفتیح سدہ جگر و ادرار بول نافع مؤلف عرض کند کہ اگرچہ اسم فارسی این بالا
مذکور شد ولیکن فارسیان ہمین لغت رومی را بر زبان دارند ازینجاست کہ صاحب برہان
در لغات مستعملۂ فرس ذکر این کردہ مخفی مباد کہ بخیال ما این ہمان درخت پیلو باشد کہ مسواک
آن از مکہ معظمہ می آرند صاحب محیط بر (پیلو) گوید کہ بہندی اسم راک است و بہ سنسکرت

کرپچل - درخت صحرائی است ونزد ہندیان گرم وسبک وملیّن ومشتہی طعام و دافع قی و مضمضہ آب جوشیدۂ آن دافع درد دندان ومقوی باہ حیف است کہ از اسمای السنہ غیر مطابقت خیال مانمی شود واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) ایک نبات کا نام ہے خو خاردار ہوتا جس کو فارسیوں نے (خلال مکّہ) کہا ہے ہمارے خیال میں وہی درخت ہے جسکو دکن میں پیلو کہتے ہیں اور حجّاج بطور تحفہ مکّۂ معظّمہ سے جو مسکوا کین لاتے ہیں وہ اسی درخت کی ہوتی ہیں صاحب آصفیہ نے پیلو پر کہا ہے اسم مذکر وہ درخت جس کی جڑ اور شاخوں کی اکثر مسواک بناتے ہیں - صاحب محیط نے (درمنہ) کا ترجمہ اجوائن لکھا ہے -

بسجتہ بقول ناصری دانستہ بفتح باو ضم جیم بمعنی (۱) محبوب ومعشوق است وآنرا بس خواستہ نیز گفتہ اند و (۲) بمعنی مطلوب تمنا نیز آمدہ و فرماید کہ این لغت از دساتیر نقل شد مؤلف عرض کند کہ فارسیان قدیم این را مرکب کردہ باشند با لفظ بس بمعنی بسیار وجستہ کہ اسم مفعول جستن است یعنی چیزے کہ تلاش او بسیار کردہ شد کنایۂ معشوق وتمنا ہم - نظر باعتبار ناصری این را لغت مرکب تراشیدہ وپا ترندانیم - معاصرین عجم برزبان ندارند وسکوت دیگر محققین بے توجہی وسرو مہری شان است با فارسی قدیم دیگر ہیچ (اردو) (۱) محبوب معشوق - مذکر - (۲) تمنا - دیکھو آرزو -

بسخن درشدن مصدر اصطلاحی - متفق الرائے ومتفق الکلام شدن - (انوری ۵) بسخن درشدیم ہر سہ بہم گو چون سہ یار موافق ومشتاق تو (اردو) متفق الکلام - متفق الرا ہونا -

بسخندن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و فتح خاے معجمہ وسکون نون بمعنی خمیر ساختن
مؤلف عرض کند کہ محققین مصادر و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال بدست آید
توانیم عرض کرد کہ این مصدر مرکب است از لفظ بس و خندہ ۔ بس بمعنی بسیار و خندہ بمعنی شگفتگی
کہ اسم مصدر (خندیدن) است کہ بجایش مذکور شود ۔ فارسیان بحذف ہاے ہوز بزیادت علامت
مصدر و آن و حذف یک دال مہملہ مصدری ساختند کہ معنی لفظی این بسیار شگفتہ کردن و کنایہ
از خمیر ساختن (اردو) خمیر کرنا ۔

بس خواسته اصطلاح ۔ بقول برہان و
جامع و بحر و ہفت کنایہ از مطلوب و معشوق
مؤلف عرض کند کہ از قبیل (بس جستہ)
کہ بالاگذشت یعنی چیزی کہ خواہش آن بسیار
است مطلوب و معشوق است و بس (اردو)
دیکھو بس جستہ ۔

بسد بقول سروری بحوالۂ عجائب البلدان بضم با و فتح سین مہملہ مشدد و بتخفیف سین (۱) مرجان
و فرماید کہ آنرا کامہ نیز خوانند و ضبط آن قعر دریاست ۔ رسمی انگنند و برکشند چوان باد برد و وزد
و آفتاب تا بد سرخ گردد (انوری ؎) فرو گسست بعناب عنبرین سنبل ٭ فرو شکست بخوشاب
بسدین شکر ٭ صاحب جہانگیری این را (۲) مرادف بست بمعنی اول و دومش نوشتہ و ذکر
بستان ہم باو کردہ صاحب برہان ذکر معنی اول و دوم و گوید کہ بمعنی اول بکسر اول ہم آمدہ
صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند ۔ صاحب سوار السبیل فرماید کہ بہ تشدید و ذال معجمہ
آخر معرب بستد فارسی است کہ مرجان باشد **مؤلف** عرض کند کہ اشارۂ این بر معنی یازدہم بست
کردہ ایم و آن مبدل این است و قول صاحب محیط را نسبت مزاج و خواص این ہم در انجا

نقل کردہ ایم صاحب سروری این لغت فارسی را بہ ذیل فوقانی آوردہ کہ آخرش ذال معجمہ است
تسامح او بیش نباشد کہ محققین فارسی زبان بالاتفاق این را بہ دال مہملہ آخر آوردہ و آنچہ صاحب
سوار السبیل گوید درست کہ بہ تشدید سین و ذال معجمہ معرب است ولیکن تسامح او می نماید کہ در فارسی
بستد بہ فوقانی سوم گفتہ کہ لغتی بدین معنی در فارسی نیست غلطی کتابت او می نماید کہ بستد فارسی را بہ
فوقانی بستد فارسی نوشت (اردو) دیکھو بستد کے پہلے اور گیارھویں معنے -

بسدک | بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا و بقول رشیدی - بفتح با و سین مہملہ و سکون دال
مہملہ (۱) بمعنی دستۂ جو و گندم درودہ باشد صاحب برہان بذکر معنی اوّل فرماید کہ (۲) بسکون
ثانی بر وزن زردک دارو ئیست کہ آنرا (اکلیل الملک) خوانند صاحب ناصری بذکر معنی
اوّل بدون اختلاف اعراب ذکر معنی دوم کردہ و صاحب جامع ہمزبان برہان - خان آرزو
در سراج بذکر معنی اوّل قانع و فرماید کہ بسک مخفف این باشد **مؤلف** عرض کند کہ قیاس
می خواہد کہ اصل این بستک بودہ بمعنی چیزی خورد کہ بستہ شدہ و کنایہ از دستۂ جو و گندم تا
فوقانی بدل شدہ بہ دال مہملہ چنانکہ زرتشت و زردشت پس تصرف در اعراب تصرف
محاورہ باشد و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ حقیقت این بر (ارحیقنہ) گذشت و ماخذ
این جز این نباشد اصل این ہم بہ فوقانی عوض دال مہملہ بود و معنی لفظی این بستان خرد
و کنایہ از (اکلیل الملک) فوقانی بدل شد بہ دال مہملہ - دیگر ہیچ تصرف محاورہ باشد کہ ضمّ
اوّل را بہ فتح بدل کردند (اردو) (۱) درخت جو اور گندم کا پولا - دستہ - مذکر (۲) دیکھو ازحیقنہ

بسدین | بقول انند و غیاث منسوب بہ بسّد کہ مرجان است مراد از سرخ **مؤلف**

این را

عرض کند که یا و نون نسبت موافق قیاس و بمعنی سرخ هم کنایه ایست موافق قیاس ولیکن طالب سند استعمال می باشیم (اردو) سرخ بقول آصفیه - فارسی - لال - احمر -

بسر آمدن | مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی حقیقی واقع شدن و آمدن بسر است چنانکه (بسر آمدن سنگ) (صائب ع) آه کار من و رشتهٔ تسبیح یکی است ٭ کز صدمه گرهم سنگ بسر می آید ٭ و (۲) بمعنی پیش آمدن و این کنایه باشد چنانکه (بسر آمدن بخت) (انوری ع) ای شاه جهانی که ز عدل تو جهان را ٭ در وصف نیاید که چه بختی بسر آمد ٭ وارستهٔ گوید که (۳) از چیزی برآمدن و جوش کردن مؤلف عرض کند که لبریز شدن هم داخل همین معنی است صاحب بحر این را مخصوص کند به دیگ بخیال ما با جام و ساغر هم بتوان (صائب ع) چرخ را آه شرربار من از جا برداشت ٭ دیگ کم حوصلگان زود بسر می آید ٭ و بقول بحر و بهار (۴) آخر شدن چنانکه (بسر آمدن گیتی و روز) (انوری ع) بر دل نفسی آمده گیتی بسر آید ٭ گیرید که گیتی همه یکسر بسر آمد ٭ (وله ع) ایچ روزی مرا بسر نامد ٭ تا دلم عشق او ز سر نگرفت ٭ و (بسر آمدن کان) (وله ع) آصف که ز بیم قلمش تیغ سکون یافت ٭ حاتم که ز دست کرمش کان بسر آمد ٭ و (بسر آمدن درد) (وله ع) درد سر دل بسر نمی آید ٭ پا ز گل عشق بر نمی آید ٭ و بقول بحر و بهار (۵) بمعنی برباد رفتن مؤلف عرض کند که این مجاز معنی چهارم است که از سند (بسر آمدن کان) من وجه این معنی هم پیدا می شود که آخر شدن کان برباد شدن آنست (اردو) (۱) سر پر واقع ہونا (۲) پیش آنا (۳) ابلنا۔ جوش کرنا۔ (۴) آخر ہونا۔ ختم ہونا (۵) برباد ہونا۔

بسر آوردن | مصدر اصطلاحی متعدی بسر آمدن

است سعدی (از انوری) بمعنی چہارمش گذشت
(ولہ ۵) ای ہجر تو گفتہ بمریزم خونش * وقت آمد
خون بریزد و عمرم بسر آمد (اردو) بسر آمدن کے

تمام معنوں میں اس کا متعدی جیسے (۱) سر پہ لانا (۲)
واقع کرنا (۳) ابالنا - جوش دلانا (۴) ختم کرنا (۵)
برباد کرنا -

بسراق بقول وارستہ بضم اول و رای مہملہ یاقوت زردی کہ در ہندش پکھراج گویند (باقر کاشی ۵) زرد گوشت آنکہ از بن گوش تو کردہ بسراق تار پیکو باد تو ہم او گوید کہ پیکو بہ بای عجمی و یای حطی مجہول - ملکی است بجانب زیرباد - بہار گوید کہ این ظاہرا (ہندی معرب) است و اصلش پکھراج یا پکھراگ - صاحب انند این را لغت عرب گوید ولیکن صاحب سواء السبیل کہ محقق معربات است ازین ساکت و صاحب منتخب ہم نیاوردہ و صاحب محیط بر پکھراج گوید کہ یاقوت زرد است و پکھراگ را نہ نوشت و بر یاقوت ذکر ہمہ اقسامش باعتبار رنگ آن کردہ و ہمانجا گفتہ کہ زرد آن را بعربی بسراق و بہندی پکھراج و بانگریزی وتوپس گویند - بقول گیلانی خشک است و مائل بسردی اندک و بقول شیخ الرئیس معتدل - مفرح و مسکن - قاطع خون - نافع اورام و دافع صرع و ام الصبیان و منافع بیشمار دارد - صاحب ساطع بر پکھراج گوید کہ زبرجد باشد و آن جوہریست سبز رنگ **مؤلف** عرض کند کہ سکندری خوردہ است کہ زرد را سبز نوشت و انچہ در ترجمۂ آن زبرجد را قائم کردہ نسبت آن عرض می شود کہ زبرجد سبز و زرد ہر دو می باشد ولیکن دیگر لغات زبان ہندی پکھراج را زرد رنگ گفتہ اند نہ سبز - بالجملہ بہ تحقیق ما (پسراگ) لغت فارسی است بہ بای فارسی و سین مہملہ و رای مہملہ و الف و کاف فارسی - جا دارد کہ این را مفرس دانیم از پکھراج کہ کاف را حذف کردند و ہای ہوز بدل شد بہ سین مہملہ چنانکہ راہ و راس و جیم

بہ کاف فارسی) چنانکہ اخشیج واخشیگ وپس ازان عربان فارس بہ تبدیل بای فارسی بعربی وکاف فارسی بہ قاف بسراق کردند وشعرای فرس استعمال ہمین کردند چنانکہ سند باقر کاشی تصدیق آن می کند ولیکن این تعریب از محققین معربات تصدیق نیافت وانچہ مفرس از فرہنگ ہا ترک شد وبہ آن جز این نیست کہ صاحبان تحقیق از تحقیق ماخذ سروکاری نداشتند وعجب آنست کہ ہمہ محققین اہل زبان (بسراق) را ہم گذاشتہ اند (اردو) بچھراج بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکّر۔ زبرجد کی ایک قسم جس کا رنگ عموماً زرد اور نہایت روشن ہوتا ہے۔

بسراک بقول سروری۔ مخفف بیسراک کہ می آید بحذف یا بروزن امساک بمعنی شتر بچہ یک ودو سالہ (پوربہای جامی ۵) شافی زبہر کون تو ترتیب کردہ ام ؎ خرطوم پیل وگردن بسراک دست الک ؎ مؤلف عرض کند کہ صراحت ماخذ بہ بیسراک می آید (اردو) اونٹ کا بچہ ایک دو سال کی عمر کا۔ مذکّر۔

بسراگ این ہمان است کہ ذکرش بر (بسراق) گذشت وصراحت ماخذ ہم ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو (بسراق)۔

بسرباری اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالہ قنیہ باری بر سر آن وفرماید کہ باری کہ بر سر بود وصاحب ہفت گوید کہ باری کہ بر سر ہو اعلاوہ بود مؤلف عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش اصطلاحی برای تائید فضلا قائم شدہ است تا فضلا این مرکب را کہ بمعنی لفظی اوست اسم جامد نفہمند وصراحت صاحب ہفت شایان اوست (اردو) سر پر بوجھ۔ مذکّر۔

بسربر اصطلاح۔ بقول مؤید ای بر سر مؤلف عرض کند کلمہ بر زائد است

چنانکہ (ـہ) بسر بر بند کافوری عمامہ ؎ بستن در پوش عنبر بوی جامہ ؎ چہ خوش تائیدی است برای فضلا تا کلمۂ سر پر بر را جزو اسم جامد ندانند (اردو)

بسر بردن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول سروری در ملحقات (۱) کنایہ از گذراندن و باتمام رسانیدن و وفا کردن و (۲) سازگاری نمودن (سعدی ـلہ) در اقصای عالم بگشتم بسی ؎ بسر بردم ایام باہر کسی ؎ (مخلص کاشی ـلہ) زلف مشکین را کمند گردن عشاق کن ؎ ای بری تا کی بسر تنہا شب دیجور را ؎ (سنجر کاشی ـلہ) سنجر بسخت جانی یک ہفتہ ہیچ زیست ؎ ما را گمان نبود کہ یک شب بسر برد ؎ (سعدی ـلہ) وان دگر پخت ہمچنان ہوسی ؎ وین عمارت بسر نبرد کسی ؎ صاحب جہانگیری ہم در ملحقات ذکر ہر دو معنی کردہ ۔ صاحبان رشیدی و ناصری و بہار ذکر این کنند ۔ بہار بر معنی دوم موافقت کردن می گوید ۔ عجبی نیست ہر دو بکلیست صاحب برہان بذکر معنی اوّل و دوم گوید کہ (۳) غمخواری کردن ہم ۔ صاحبان جامع و بحر و موید ہم با خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی اوّل گوید کہ (۴) بسر برداشتہ بردن ہم (ظہوری ـہ) عشق لیلی برد مجنون را بسر ؎ داغ دل از لالہ بر صحرا گریست ؎ مؤلف عرض کند کہ معنی چہارم حقیقی است و شک نیست کہ کلام سعدی کہ بسند اوّلین گذشت سند معنی چہارم است و دیگر معانی بمجاز (اردو) بسر کرنا ۔ بقول آصفیہ (۱) گذارنا اوقات گذاری کرنا ۔ انجام کو پہونچانا ۔ پورا کرنا (۲) نباہنا ۔ دوسرے معنے کا ترجمہ (موافقت کرنا) بھی ہو سکتا ہے (۳) غمخواری کرنا ۔ بقول مہذب ہمدردی کرنا ۔ شریک رنج و راحت ہونا (دیکھو بدرد دیگران رسیدن (۴) سر پر اٹھا لیجانا ۔

بسر بر زدن | مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی بسر کردن و موافقت کردن (انوری ـہ) از عشقت ای شیرین پسر گرچہ بسر بر میزنم ؎ ہر با دو دیگر می کنم فی رای دیگر می زنم (اردو) بسر کرنا

موافقت کرنا۔ گزارنا۔

بسر برزدن بار مصدر اصطلاحی آبا
برسر نہادن است (انوری ؎) در دو ہجرت
گرم اشکے می دہد ؂ عشق صد بارم بسر بر می زند ؂
(ارد و) بوجھ سر پر رکھنا۔ زیر بار کرنا۔

(الف) **بسر پا آمدن** مصدر اصطلاحی۔
بقول وارستہ و بہار و بحر از مرض شفا یافتن۔
(مفید بلخی ؎) عمرہا بود کہ ضعف از شکن زلف
تو داشت ؂ زین شکست آمدہ اکنون بسر پا زنجیر ؂
مؤلف عرض کند کہ (برسر پا آمدن) بجایش
گذشت و این ہمہ معانیش مرادف آن است
و در ینجا ہمین قدر کافیست کہ از سند مفید بلخی....

(ب) **بسر پا آمدن زنجیر** بمعنی وقت
آن رسیدن کہ زنجیر از پا برآید و رستگاری نصیب
شود یعنی زنجیری کہ در پا افتادہ بود بسر پا رسید ؂
و قریب است کہ از پای بیرون شود پس معنی این
مصدر مرکب (آثار نجات پیدا شدن) است
وضعش ور است کہ برای این معنی زنجیر را دخل
اصطلاح کنیم و بدون آن جز این نیست کہ مرادف
(برسر پا آمدن) باشد و بس۔ پس محققین
بالا سکندری خوردہ اند کہ این را بمعنی (از مرض
شفا یافتن) نوشتہ اند و این معنی از سند بالا
اصلا حاصل نمی شود فتامل۔ شاعر گوید کہ عاشق از
مدت دراز بوجہ شکن زلف تو ضعف می داشت
و مبتلای قید عشق بود ولیکن بوجہ آنکہ زلف تو
شکست داشت اکنون آثار نجات پیدا شد۔
(ارد و) (الف) مرض سے شفا پانا اور بہار
خیال کے لحاظ سے دیکھو (برسر پا آمدن) (ب)
آثار نجات پیدا ہونا۔

بسر پا نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول
خان آرزو در چراغ مہیا بودن برای رفتن صاحب
بحر ہم زبانش (سلیم ؎) تیر صد امیم کہ زبس بی
تعلقی ؂ ہر جا نشستہ ام بسر پا نشستہ ام ؂ **مؤلف**
عرض کند کہ مراد ازین معنی اول و سوم (برسر پا نشستن)

است و بسر) (اردو) دیکھو (بسر پا نشستن) کے پہلے اور تیسرے معنے۔

بسر پردازیدن مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی گرفتن سر و آویختن بسر سند این از ظہوری (بسر پا نہادن) گذشت معاصرین عجم گویند که (۲) مرادف معنی دوم (بسر پیچیدن) ہم که می آید (اردو) (۱) سر سے لپٹ جانا (۱) دیکھو (بسر پیچیدن) کے دوسرے معنے۔

بسر پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر (۱) پیچیدن دستار و مانند آن بمعنی حقیقی و (۲) مسموع است که باصطلاح لوطیان فعل بد کردن باشد (میر نجات ملا) پر نگر رشده دستار زری ؛ ساده باشد بسرش می پیچم ؛ (میرزا امان اللہ امانی ے) غیر پندار و بسر دستار زر پیچیده ام ؛ این نه دستار است درد سر بسر پیچیده ام ؛ **مؤلف** عرض کند که (بسر پیچیدن درد سر) بمعنی درد سر پیدا شدن بسبب است و درد سر را بہ مسر گردن و (بسر پیچیدن دستار) بمعنی نہادن و درست کردن دستار بسر پس معنی اوّل خصوصیتے دارد و آن را پسند نکنیم۔ بجای اُو معنی اوّل پیچیدن چیزی بسر و متعلق شدن چیزے بسر باشد۔ معنی دوم بیان کردۂ بہار برای لواطت مخصوص است که لوطیان عجم صراحتش می کنند که فاعل در لواطت دست ہا را بر سر مفعول می پیچید چنانکه در جماع با زن دست ہای فاعل در بغلش (اردو) (۱) سر پر لپیٹنا۔ جیسے دستار سر پر لپیٹنا۔ باندھنا۔ اور سر مارنا (دیکھو افگندن بکسی) اور سر ہونا۔ (۲) اغلام کرنا۔

بسر تازیانه بخشیدن مصدر اصطلاحی بقول بہار و آنند چیزی را سہل و فرومایه دانسته باشاره سر تازیانه عطا فرمودن مرادف (بسر تازیانه دادن) (انوری ے) خسرو بسر تازیانه بخشد ؛ چون ملک عراق ار ہزار باشد ؛ **مؤلف** عرض کند که کنایه ایست لطیف که تازیانه در دست

شناہات می باشد و بی پروائی بدان اشارہ کنند
برای دادن چیزی بکسی (اردو) اشارہ سے عطا کرنا۔

بسر تازیانہ بستانم | مقولہ۔ بقول مؤیدی
بغیر تیغ بید رنگ بزخم تازیانہ فتح کنم صاحب ہفت
ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند (بسر تازیانہ
ستاندن) مصدر ریست اصطلاحی بمعنی گرفتن بآسانی
یعنی بدون استعمال شمشیر حاصل کردن چیزی نمی دانیم
کہ ہر دو محققین بالا چرا این را مقولہ قرار دادہ اند
و چرا ذکر مصدر ترک کردہ اند (اردو) آسانی
سے لینا۔ بغیر جنگ کے حاصل کرنا۔

بسر تازیانہ دادن | مصدر اصطلاحی۔
بقول بہار و انند مرادف (بسر تازیانہ بخشیدن)
کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
است (نظامی ؎) آوریدی جہان بہ تیغ فراز
بسر تازیانہ دادی باز (اردو) دیکھو بسر تازیانہ بخشیدن۔

بسر تازیانہ ستاندن | مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر بی تیغ و شمشیر بسر سواری گرفتن (مرادف
بسر تازیانہ گرفتن) مؤلف عرض کند کہ ما صراحت
این ذیل (بسر تازیانہ بستانم) کردہ ایم کہ گذشت
(اردو) آسانی سے بغیر جنگ و جدل کے لینا۔

بسر تازیانہ گرفتن | مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر و بہار و ملحقات برہان مرادف (بسر
تازیانہ ستاندن) مؤلف عرض کند کہ ہمانجا
صراحت کردہ ایم (اردو) دیکھو بسر تازیانہ ستاندن۔

(الف) **بسر جنگ آمدن** | مصدر اصطلاحی
بقول بحر قریب بقبض و تصرف آمدن بہار گوید
کہ کنایہ از کمال قرب یار و قبض و تصرف خود آمدن
(خواجہ آصفی ؎) دست در زلف سیاہت
من بدروز زدم کہ آمدم سوی تو چون شب بسر
چنگ آمدم و فریاد کہ میتوان گفت کہ ....

(ب) **بسر چنگ آمدن شب** | کنایہ از
قریب آخر رسیدن شب گیریم چنانکہ از سند بالا معلوم
می شود صاحب بحر ذکر (ب) بو ثیقہ سند خواجہ
آصفی بجای خودش کردہ بامعنی بیان کردہ بہار متفق

مؤلف عرض کند کہ از سند بالا تصدیق (ب) می شود و این کنایہ باشد و الف بمعنی حقیقی است و بس ولیکن ضرورت ندارد کہ قرب قبض و تصرف گیریم بلکہ بمعنی بچنگ آمدن است مطلقاً کہ چنگ و سرچنگ ہر دو یکی است۔ مخفی مباد کہ آنچہ بہار بلفظ خورد را در معنی الف داخل کردہ سکندری خوردہ ہیچ ضرورت تخصیص بہ خود نیست فتامل (اردو) (الف) قبضہ میں آنا (ب) رات کا قریب الختم ہونا۔

بسر چیزی نہادن | مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار بمعنی صرف چیزی کردن (محمد قلی سلیم ؎) از طبع خسیس خویش چون ناف ہر کون را بسر شکم نہادی ہر (ولہ ؎) از سر تا پا تن تو چون آیینہ صاف ہر چون تیغ مژہ برآمدی خوش زغلاف ہر رفتی بضیافت حریفان آخر ہر کون را بسر شکم نہادی چون ناف ہر **مؤلف** عرض کند کہ (چیزی را بسر چیزی نہادن) بمعنی حقیقی است یعنی چیزی را بالای چیزی نہادن و تسلیم در ہر دو سند (کون بسر شکم نہادن) آوردہ و معاصرینش عجم گویند کہ این بمعنی آمادہ شدن مشغول است برای مفعولی کہ کونش بسر شکم فاصل می رسد و این مصدر عام را کہ بالا مذکور شد بحذف لفظ چیزی کہ در اول اوست مختصر کردن و پسندی کارگرفتن کہ بدون اختصار است کار بہار باشد۔ حیف است کہ صاحبان بحر و انند نقاش کردہ اند معلوم می شود کہ نظر بر رکاکت معنای این اصل مقصود را گذاشتند و این از رشتہ تحقیق دور است (اردو) کسی چیز کے لئے صرف کرنا۔ بلحاظ تحقیق کے لحاظ سے کسی چیز کو کسی چیز پر رکھنا۔

بسر چیزی یا کسی رسیدن | مصدر اصطلاحی حملہ کردن بر آن و تاختن آوردن بر و (انوری ؎) گفتم جانی بسر آمد مرا ہر عشق تو آخر بسر آن رسید ہر (اردو) سر پر آ چڑھنا۔ بقول آصفیہ۔ چھاتی پر آموجود ہونا (امانت ؎) شامت ہے کسی کی منہ جو ترے ناصحا پڑتے ہو ہر جو شخص یوں بلا کی طرح سر پہ آ چڑھے ہو

بسر خامہ سخن گفتن | مصدر اصطلاحی بقول انند سخن شایستہ گفتن وفرماید کہ از عالم بزبان قلم حرف زدن است (فرخی ؎) با عطارد بسر خامہ سخن بایگفت چو ہر دبیری کہ بدیوان کند آغاز تقریر
مؤلف عرض کند کہ با تعریف صاحب انند اتفاق نداریم سندش تقاضای آن می کند کہ این کنایہ باشد از مراسلت وخط وکتابت کردن (اردو) شایستہ گفتگو کرنا اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے مراسلت کرنا۔ خط وکتابت کرنا۔

(الف) **بسر خود** | اصطلاح۔ بقول وارستہ وبہار مرادف بر سر خود وآن بجایش گذشت (زکی بدخشی ؎) کاکلت چند بگردد متابان گردد بسر خود بگذارش کہ پریشان گردد مؤلف عرض کند کہ بای موحدہ بمعنی بر می آید واز توجہ شنوانیم کہ این را مرادف (بر سر خود) گیریم وخیال خود نسبت حقیقتش بہ ہر رانجا بیان کردہ ایم ولیکن دریجا ہمین قدر کافی است کہ از سند بالا مصدر ....

(ب) **بسر خود گذاشتن کسی را** | بمعنی بحال خود گذاشتن کسی را پیدا میشود پس اگر بجیمہ (الف) را از ہمین سند گیریم (بسر خود) بمعنی بحال خود باشد وبس (اردو) الف۔ اپنے حال پر (ب) اپنے حال پر چھوڑنا۔

بسر خویش | اصطلاح۔ بقول شمس بفتحتین وکسر سوم یعنی استقلال خود ودر نسخہ مؤیدیہ مطبوعہ مطبع نولکشور ہم ہمین لفظ است وہمین معنی لیکن در دیگر نسخ قلمی مؤید (بسر خویش) بہ تحتانی ششم نوشتہ وہمین است موافق قیاس نظر بر معنی مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این بالای سر خود است و برای معنی بیان کردہ مؤید طالب سند استعمالی باشیم سند استعمالی اہل زبان نظر بگذشت ومعاصرین عجم ہر زبان اہل زبان ومحققین فارسی زبان ازین ساکت ... مرادف (بسر خویش) نوشتہ کہ بجایش گذشت ... (اردو) اپنا استقلال۔ اور ہمارے معنوں ...

لحاظ سے اپنے سر پر (دیکھو بر سر خویش)

بسر در آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند پیش پا خوردن است (ظہوری ؎)

از غاشیہ داری تو خورشید ؎ از گرم روی بسر در آید ؎ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است

(اردو) سر کے بل گرنا۔

بسر دست آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (بسر چنگ آمدن) بہار گوید کہ کنایہ از کمال تقرب یا در قبض و تصرف خود آمدن مؤلف عرض کند کہ ہمین معنی بقول بہار بر (بسر چنگ آمدن) مذکور شد و ما با واختلاف کردہ ایم دو بہا ہم ہمان (فخر الدین علی ؎)

کو بخت کہ بیگہ مہ من مست در آید ؎ زلفش کشم و شب بسر دست در آید ؎ (اردو) دیکھو بسر چنگ آمدن۔

بسر دستی | اصطلاح۔ بقول مؤید بمعنی بسر پیشگی و اندک سی صاحب شمس گوید کہ بمعنی سرسری و اندک دستی۔ صاحب ہفت باتفاق مؤید گوید کہ بکسر رای مہملہ باشد مؤلف عرض کند کہ مقصودش غیر از اضافت بسوی دستی نباشد و محققین فرس ازین ساکت و سند استعمال پیش نہ شد ولیکن موافق قیاس است و ذوق زبان می خواہد کہ بدون اضافت خوانیم و می توانیم گفت کہ "ما درین کار بسر دستی کامیاب شدیم" باین حال مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) تھوڑی سی کوشش سے۔ سرسری طور پر۔

بسر دویدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) دویدن بکمال سرعت و مبالغہ کردن در آن (بوستان سعدی شیرازی ؎) پیادہ بسر بر در بارگاہ ؎ دویدند و بر تخت دیدند شاہ ؎ و ہم او بقول بعض محققین فرماید کہ (۲) در محل تعظیم مستعمل صاحبان انند و بحر نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ بہر دو معنی کنایہ باشد و بہ تحقیق ما معنی اول متحقق کہ بہ طوع و رغبت و مسرت و با امتثال حکم حاکم و معشوق دویدن است سند سعدی ہم برای ہمین

(ب) **بسر رشته شدن** | باضافت رای مهمله

اوّل بمعنی۔ سلسلۂ سخن را نگاه داشتن پیدا میشود تا از جملۂ معترضه سلسلۂ بیان قطع نشود دیگر هیچ و مولوی معنوی استعمال همین مصدر کرده است نمی دانیم که محقّقین بالا این را بسند (الف) چطور آورند و اگر عوض (شو) (رو) باشد همین سند البته (الف) را بکار می خورد باقی حال حقیقت معنی این مصدر اصطلاحی۔ (الف باشد یا ب) همین قدر است که ذکرش کرده ایم طرز بیان محقّقین بالا و سیما صاحب جهانگیری کشف حقیقت نمی کند۔ (اردو) (الف و ب) سلسلۂ کلام کو باقی رکھنا اور کسی جملۂ معترضہ کی وجہ سے سلسلہ قطع نہ ہونے دینا۔

بسر رفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول اننذ بمعنی (۱) بسر افتادن (نظیری ؎) دل نزار من بر دبار خواہد عشق ٭ که از نسیم بجوش آید و بسر نرود ٭ (ولہ ؎) ظرفی بهم رسان که مباد از بسر روی ٭ منصور را کند بلا در گلو کمند ٭ (ظهوری ؎) مشکل اگر بدجله و جیحون بسر رود ٭ تشنه است قطره قلزم و عمّان چه بکشم ٭ **مؤلف** عرض کند که بسر افتادن بمعنی واقع شدن بر سر است اگر این را بمعنی اوّل بیان کرده محقق بنگلوری گیریم مشتاق سند دیگر باشیم که این معنی از سند نظیری پیدا نیست بلکه از کلامش (۲) معنی لبریز شدن است و مراد از جامۂ خود بیرون شدن کسی و تحمّل چیزی نه کردن و دیگر هر دو اسناد هم بهمین معنی آمده تامّل (اردو) (۱) سر پر واقع ہونا (۲) اُبل پڑنا۔ بقول امیر کے ظرفی سے کہہ اٹھنا (اسیر ؎) منصور کا یہ ظرف کہاں تھا عشق کا اُبل پڑا تو مشکل ہے شرب بادہ مرد آزمائے کا۔

بسر رفتن صحبت | مصدر اصطلاحی بقول بحر موافق شدن صحبت **مؤلف** عرض کند که زبان معاصرین عجم نیست و محققین فارسی زبان از این معنی ساکت مشتاق سند استعمال می باشیم خلاف قیاس نباشد (اردو) صحبت بننا۔

بقول آصفیہ۔ صحبت بدار ہونا (ممنون ہ) دیکھئے یارب کہ اس سے صحبتیں کیونکر بنیں ہو وہ ہے اک مرزانش چاہیں سوا ہم اختلاط ہو صحبت موافق ہونا بھی کہہ سکتے ہیں۔

بسر زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند (۱) باخبر رسانیدن چیزی را و (۲) موافقت کردن باچیزی بگیر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ساکت بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ از نظر ما گذشت (بسر برزدن) البتہ بمعنی دوم گذشت (اردو) (۱) دیکھو بسر رسانیدن۔ (۲) موافقت کرنا۔

بسر زدن گل | مصدر اصطلاحی۔ قائم کردن گل بر دستار (ظہوری ہ) کسیکہ پای دلش را ببست خار غمی ہو گلی بسر نزد از باغ زندگانی خویش ہو (اردو) سر پر پھول قائم کرنا۔ پگڑی میں پھول لگانا۔

بسر زلف | اصطلاحی۔ بقول بہار نیاز و تبختر و فرماید کہ در اقوال و افعال ہر دو مستعمل چون (ج بسر زلف می بجام کردن) مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این باشارۂ زلف است و با بسر بمعنی ولفظ کہ استعمال این می شود حرکت بناز پیدا می شود (اردو) اشارۂ زلف سے۔ زلف کے اشارے سے۔

مصادر اصطلاحی بہار نسبت (الف)	(الف) **بسر زلف حرف زدن**
	(ب) **بسر زلف سخن کردن**
	(ج) **بسر زلف سخن گفتن**
	(د) **بسر زلف سخن می گوید**

گوید کہ باستغنا و بی پروائی و کنایہ و بناز و تبختر حرف زدن است (الف صائب ہ) از قرب حسن گرنہ دماغش مشوش است ہو چون حرف می زند بسر زلف شانہ اش ہو (الف رفیع ہ) بسر زلف اگر حرف زنی مشکل نیست ہو مشکل این است کہ با چین جبین می گوئی ہو ہم او نسبت (ب) فرماید کہ مرادف (الف) است (ب ملا مفید بلخی ہ) ناخن چو شانہ در جگر زلف می کنم ہو با نو خطان سخن بسر زلف می کنم ہو خان آرزو در چراغ ہدایت نسبت الف گوید کہ بمعنی ناز کردن

بمعنی بے اعتبار و زبون ساختن است (تاثیر ؎)
گر چنین دست دہد ہمت من احسان را۔ تا بچو سنگک
بسر سنگ نشانم تان را۔ بہار ندکرا این ذکر......

(ب) **بسر سنگ نشستن** ہم کردہ گوید کہ کنایہ از
خوار و بی اعتبار شدن است صاحب بحر ہم ذکر این
کردہ گوید کہ مرادف (بر سر سنگ نشستن) است کہ
بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت این
ہر دو مصدر را ہمانجا ذکر کردہ ایم (اردو) دیکھو بر
سر سنگ نشاندن و نشستن۔

بسر شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
بمعنی بسر رسیدن (خواجہ شیراز ؎) بپای شوق گر
این رہ بسر شدی حافظ۔ بدست ہجر ندادی کسی عنان
فراق۔ صاحب بحر گوید کہ (۱) آخر شدن و (۲) بر باد
رفتن است صاحب شمس ذکر ماضی مطلق این کردہ
می فرماید کہ بمعنی آخر شد **مؤلف** عرض کند کہ ما
خیال خود را نسبت معنی دوم ہم در انجا ظاہر کردہ ایم
معاصرین عجم بر زبان دارند و تحقیق ما از مجرد (بسر
شدن) معنی بسر شدن زندگی ہم پیدا
می شود چنانکہ (انوری ؎) ای عشق
تو ام بسر نخواہد شد۔ با خوی تو خوی در
نخواہد شد۔ جز وصل ترا نمی شود در
سر۔ وین کار چنین بسر نخواہد شد۔
(اردو) دیکھو بسر رسیدن اور ہمارے معنوں
کے لحاظ سے بسر ہونا۔

بسر شند استعمال۔ بقول مؤید و ہفت بحوالہ شرفنامہ بسکون دوم سرشتہ کنند یعنی خمیر و
فرماید کہ قیاس بکسرات آید **مؤلف** عرض کند کہ موحدہ اول زائد است و مکسور و سین مہملہ ہم
مکسور و مزید علیہ سرشند صیغہ جمع مضارع از مصدر سرشتن کہ بجایش می آید و واحد این سرشد۔
بیچارہ صاحب مؤید الفضلا از تعریف بلیغ مشتق را اسم جامد کرد و علما را خوش تائیدی داد (اردو) خمیر کریں۔

بسر غلطیدن مصدر اصطلاحی۔ سر بزمین افگندن و در خاک غلطیدن (ظہوری ؎) نگہ

کز چشم من رو بید تارگی بسر غلطد ؎ ز تلخی پوست
انداز دسخن کز کام من باشد ؎ (ولہ ص) بہ نیم
جرعہ فلک اینچنین بسر غلطید ؎ خوش آن
حریف کہ خم خانہا تمام کشید ؎ (ولہ ص) خوشا
صیدی کہ از خم غمی بر یکدگر غلطد ؎ اگر سازد بروی
شوق پا محکم بسر غلطد ؎ (اردو) سر کے بل خاک
میں لوٹنا۔

بسر فکندن مصدر اصطلاحی۔ افکندن

(۴۴۷)

بر زمین ذریعہ سر (انوری ص) عمری کمان صبر
بزہ کردہ داشتم ؎ واخر بہ تیر غمزہ نکندنا بسر
مرا ؎ (اردو) سر کے بل زمین پر گرانا۔

بسر کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
مرادف بسر بردن (زکی ہمدانی ص) نہ یار را
زغم خود خبر توانم کرد ؎ نہ با جفای غم او بسر
توانم کرد ؎ **مؤلف** عرض کند مرادف معنی
اوّل بسر بردن است کہ بجایش گذشت محققی
مبادکہ اصل این بسر کردن زندگی بود بمعنی لفظی
باخر رسانیدن و بمجاز بمعنی گذاردن زمانہ زندگی مستعمل
شد و بحذف زندگی مجرد (بسر کردن) ہم بہمان
معنی اصطلاح قرار یافت (اردو) بسر کرنا۔ دیکھو بسر
بردن کے پہلے معنے۔

بسر کسی آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
دوا رستہ و بحر بخیال او وا رسیدن (محمد کاظم قمی ص)
رو دم زتن برون جان چو زدر تو خواہی آمد ؎ چہ
بمدعا بسیرم چو بسر تو خواہی آمد ؎ **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی حقیقی رسیدن بہ بالین است و بسر
(اردو) بیمار پرسی کرنا۔ عیادت کو آنا۔

بسر کسی پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(برسر کسی پیچیدن) کہ بجایش گذشت (میر نجات
ص) بہتر است از ہمہ فن گرد سرت گردیدن ؎
دست برداشتن از پا بسرت پیچیدن ؎ **مؤلف**
عرض کند کہ صراحت کامل بر (برسر پیچیدن) گذشت
(اردو) دیکھو برسر کسی پیچیدن و برسر پیچیدن۔

بسر کسی رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار

د وابستہ و بحر مرادف (بسرکسی آمدن) **مؤلف**
عرض کند کہ ما ہمہ را اینجا خیال خود ظاہر کردہ ایم (لاادری
ے) بچہ ناز رفتہ باشد ز جہان نیازمندی ٭ کہ بوقت
جان سپردن بسرش رسیدہ باشی ٭ سند دیگر برای (از
سرشدن) گذشت (اردو) دیکھو (بسرکسی آمدن)

(الف) بسرکسی گردیدن | مصادر اصطلاحی
(ب) بسرکسی گشتن | (الف) بقول

وارستہ و بہار مرادف گرد سرگردیدن - صاحب بحر
گوید کہ طواف آن کردن و قربان آن شدن -
(محسن تاثیر ے) باآنکہ می کشتم ستمی را ہزار بار ٭
گردم ہمان بسر صنمی را ہزار بار ٭ (ب) مرادفش
(نظیری ے) گرد سر تو گشتن و مردن گناہ من ٭
دیدن ہلاک و رحم نکردن گناہ کیست ٭ (اردو)
صدقے ہونا - قربان ہونا - طواف کرنا -

بسرکشیدن | مصدر اصطلاحی - بقول وارستہ
و بحر واند بیکدفعہ بلاجرعہ کشیدن (عالی ے)
جام داغی از جنون عالی بسر خواہم کشید ٭ در خمارم
ساغر سرشاری باید مرا ٭ **مؤلف** عرض کند کہ
تخصیص این با پیالہ و جام و ساغر ہا شامل این
است مخفی مبادکہ چون خواہند کہ جام و ساغر را
بیکدفعہ بلاجرعہ بکشند سر را بجانب پس میل دہند
از ہمین عادت این محاورہ قائم شد کہ در فعل کشیدن
سر ہم داخل است (اردو) ایک گھونٹ میں
پی لینا -

بسرمنزل رسیدن | مصدر اصطلاحی -
بمعنی رسیدن بمنزل است (صائب ے) زجا
موجہ بساحل نمیرسد صائب ٭ سبکرو کہ بسرمنزل
رضا نرسد ٭ (اردو) منزل پر پہنچنا -

(الف) بسرچشم | اصطلاح - بقول بہار
(ب) بسرودیدہ | بجہت تعظیم امر در
وقت قبول کردن کاری گویند و درین مبالغہ
زیادہ از ان است کہ تنہا گویند (بچشم) (شاعر ے)
قدمی نہ بسر و دیدہ غمدیدہ ما ٭ کہ گلہی داشتہ ای
بسر و دیدہ ما (خواجہ سلمان ے) بسر و دیدہ

آمدی پیشت ٭ دیدہ بر پای خواجہ مالیدی ٭ موٴلف
عرض کند کہ۔ حاشا کہ چنین باشد۔ محقق ہندنژاد
ذوق زبان ندارد و نمی داند کہ در ہر دو سند (الف و ب)
بمعنی بیان کردۂ او نیست و حق آنست کہ فارسیان
بامتثال حکم کسی نظر بہ تعظیمش گویند "چشم" و "بچشم"
ہم و ما از معاصرین عجم اصلا نشنیدیم کہ درین موقع
عوض (چشم) بسر و چشم یا بسر و دیدہ گفتہ باشند
فارسی دانان ہندوستان استعمال الف البتہ کنند
ولیکن (ب) را اصلا بر زبان ندارند و آنچہ محقق
بیچارہ تخصیص این با مبالغہ کردہ است ہیچ مدعی
چست است و گواہش سست۔ سندی باید و
بدون آن اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو بچشم۔

بسر وقت آمدن مصدر اصطلاحی۔ بر
عین وقت آمدن و بر وقت آمدن فک اضافت
است در (سر وقت)، دیگر ہیچ (صائب ؎)
چرا ہرگز بسر وقت من بیدل نمی آئی ٭ چنین
کز دیدہ غافل میروی غافل نمی آئی ٭ (ولہ ؎)
در بساطم نگہی بازپسینی ماند است ٭ گر بسر وقت من
ای سست وفا می آئی ٭ (اردو) وقت پر آنا۔

(الف) **بسر وقت افتادن** مصادر اصطلاحی۔
(ب) **بسر وقت رسیدن** خان آرزو در
(ج) **بسر وقت کسی آمدن** چراغ ہدایت
(د) **بسر وقت کسی افتادن** ذکر الف و ب
(ہ) **بسر وقت کسی رسیدن** کردہ بر معروف

قانع بہار ذکر ج و (د) و (ہ) کردہ گوید کہ کنایہ از رسیدن
در وقت سختی و مصیبت بر کسی و بقول صاحب بحر پرسش
حال کردن در وقت مصیبت (سعید اشرف ؎) درین غربت نشیم
غلطین وہ غمخواری نمی آید ٭ بسر وقتم ز یاران وطن کار
نمی آید ٭ (صائب ؎) بسر وقت دل من گر چنین
مستانہ می آئی ٭ نخواہد ماند ای بیرحم دودی از کباب
من (محسن تاثیر ؎) افتادی اگر دیر بسر وقت
ہلاکش ٭ تاثیر ولی گشت فدای تو بزودی ٭ موٴلف
عرض کند کہ ذکر (الف و ب) ضرورت نداشت
کہ مقصود ما از (ج) و (د) و (ہ) حاصل می شود و حق

آنست که هرسه مصدر آخرالذکر را بالفظ کسی آوردن درست است وبحذف آن درست نیست واین هر مرادف یکدیگر کنایه باشد از رسیدن وخبر گرفتن کسی در عین وقت احتیاج وبروقت رسیدن (اردو) وقت پر پہنچنا۔ بقول آصفیہ ضرورت پر پہنچنا اور (۲) وقت پر کام آنا) بقولہ ضرورت پر کام نکالنا چاہیے۔" جو وقت پر کام آئے وہی اپنا

بسره بقول ناصری بمعنی (۱) بسیار راه یعنی کثیر الطرق وآن شهری بوده که از اطراف عرب وعجم مردمان جمع می شده اند وآخر اعراب غلبه کردند ونام آن را معرّب کرده بصره کردند والآن بتعریب مشهور شده منسوب بدان انجار البصری خوانند۔ صاحب شمس گوید که بکسر لغت فارسی است بمعنی (۲) از این سو وصاحب انند نقل نگار ناصری **مؤلّف** عرض کند که بمعنی اوّل مخفف بس راه است ونام حقیقی شهر بصره که حالا بر زبان عجم متروک ومعرّبش مستعمل ومعنی دوم را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم که خلاف قیاس است ومعاصرین عجم بر زبان ندارند ومحققین فارسی زبان ساکت (اردو) (۱) بصره ملک شام کا ایک مشہور شہر مذکّر۔ (۲) اس طرف

بسریا بقول برہان وناصری وہفت بکسر اوّل وثالث وتحتانی بالف کشیده بلغت زند وپازند گوشت را گویند که بعربی لحم خوانند صاحب ناصری هم در ملحقات ذکر این کرده **مؤلّف** عرض کند که ماخذ این هیچ متحقق نمی شود اسم جامد فارسی قدیم گوئیم وبس وباشد که فارسیان از لغت بسر که بالضم بزبان عرب بمعنی خرمای خام وتازه از هر چیز است این لغت را بزیادت تحتانی والف واختلاف اعراب اوّل تقریباً وضع کرده باشند واین قیاس بعید است صاحب محیط بر گوشت فرماید که اسم فارسی است وبه دری گریا وبعربی لحم وبهندی ماس گویند منعقد است از خون۔ افضل از سائر اغذیه وکثیر التغذیه۔ قریب الاستحاله وبهترین آن در مواشی بز وگوسفند که عمرش کمتر از شش ماه وزیاده از یک سال نباشد وبعد از آن گوساله ویک ساله گاو وگاومیش وشتر جوان وافضل لحوم طائر تدرج وماکیان الطف ازان و فرماید که بره لے

صاحبان محنت شاقه و ریاضت قوی المزاج حار - گوشتهای قوی غلیظ بهتر از گوشت های لطیف و جمیع گوشت گرم و تر - و مولد خون متین الا گوشت ماهی و منافع بیشمار دارد (اردو) گوشت بقول آصفیه فارسی - اسم مذکر - لحم - ماس -

پسر بچه | بقول شمس بالکسر و با با و جیم فارسی (۱) بدکار و سفله و (۲) هزله گو که عرب آنرا فحش گویند و بالفتح (۳) کشادگی و (۴) دست آس و (۵) فراخی و (۶) سازواری و بالضم و رای مکسور و یای مجهول (۷) پسران بدکار - هم او به بای فارسی و فوقانی سوم (پستر بچه) را بمعنی اول نوشته **مؤلف عرض** کند که همین لغت بیای فارسی اول بمعنی اول و هفتم در بای فارسی می آید - تحریف صاحب شمس است که بای فارسی را موحده کرده و معنی متعدد - بدون سند پیدا کرده اعتبار را نشاید در ینجا همین قدر کافی است که اگر سند استعمال با موحده بدست آید بمعنی اول و هفتم فقط - این را مبدل (پسر بچه) توانیم گفت که موحده به بای فارسی بدل می شود چنانکه تب و تپ و اسپ و اسب و ماخذ (پسر بچه) به بای فارسی به جایش مذکور شود (اردو) دیکھو پسر بچہ -

بس سرو روان که زیر چادر باشد
چون بازی مادر با در باشد

مثل - صاحب ... الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف عرض** کند که فارسیان این مثل را بطور موعظت برای تحقیق و تدقیق استعمال کنند مقصود آنست که اعتبار بر ظاهر هر چیز پرده دار نباید کرد بلکه حقیقت را دریافت باید کرد تا غلطی واقع نشود - مخفی مباد که اکثر محققین امثال در این مثل بجای (سرو روان) (قامت خوش) نقل کرده اند و معاصرین عجم هم همین بر زبان دارند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "پردہ ہٹا حقیقت کو پاؤ" مقصد یہ ہے کہ کوئی غلطی نہ ہونے پائے -

بسط بقول منتخب لغت عرب است بالفتح بمعنی فراخی و بالکسر دست کشادہ و در اصطلاح جمل۔ نام عملی است کہ از یک حرف حرف دیگر پیدا کنند۔ صاحبان مطلع العلوم و مجمع الفنون و معدن الجواہر و ملخص تسلیم ذکر این کردہ اند و گفتہ اند کہ اقسام صنعت بسط در جمل سہ صد و شصت است و از بیان تفصیلی ہر یک صنعت کنارہ کشیدہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بتحقیق ما چنانکہ در تالیف خود (غرائب الجمل) ذکرش کردہ ایم از اقسام این (۱) بسط عددی حرفی و (۲) بسط عددی ترکیبی و (۳) بسط المربّی و (۴) بسط عزیزی و (۵) بسط ترفع عددی و (۶) بسط ترفع حرفی و (۷) بسط ترفع طبعی و (۸) بسط ترفع بالطبع و (۹) بسط ترفع اوتار و (۱۰) بسط ترفع ازواج و (۱۱) بسط تنزّل و (۱۲) بسط تنزّل حرفی و (۱۳) بسط تنزّل طبعی و (۱۴) بسط تنزّل بالطبع و (۱۵) بسط تنزّل اوتار و (۱۶) بسط تنزّل ازواج و (۱۷) بسط تواخی و (۱۸) بسط تجمّع و (۱۹) بسط تضاعف و (۲۰) بسط تناصف و (۲۱) بسط تنصیف و (۲۲) بسط تضارب و (۲۳) بسط تکسّر و (۲۴) بسط تضارب باطن و (۲۵) بسط تضارب ظاہر در ظاہر و (۲۶) بسط تضارب باطن در ظاہر و این ہر سہ را بسط مقوّی نام است و (۲۷) بسط تداخل مداخل و (۲۸) بسط مداخل اربعہ (انتہیٰ) تعریف ہر یکی در غرائب الجمل مذکور است و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ این را در فارسی زبان اسمی خاص نیست و اسمای ہمہ اقسام متذکرۂ بالا بترکیب فارسی است از ینجاست کہ ما ذکر این را داخل موضوع خود دانستیم و بیانش بر ترک تفوّق داشت۔ شک نیست کہ لفظ بسط لغت عرب است ولیکن در ہیچ کتاب صنائع و بدائع جمل این را نیافتیم (اردو) بسط ایک صنعت ہے فن جمل کی جس کی اٹھائیس اقسام ہیں اور ہر ایک قسم کی تعریف معہ تمثیل ہماری تالیف غرائب الجمل کے باب دوم اور صنائع و بدائع تاریخ کے چوتھے بیان میں نشان ۲۶ پر ہے۔

بسط دادن استعمال - بقول انند و بحر و بهار بمعنی کشاده دادن است و صاحب منتخب گوید که بسط بالفتح لغت عرب باشد بمعنی فراخی و کشادگی (خواجه جمال الدین سلمان ؎) در شرح فراق تو سخن را چه دهم بسط ٭ شرط ادب آنست که این نامه کنم طی **مؤلف** عرض کند که معنی بسط بجایش گذشت فارسیان لغت عرب را بترکیبش با مصدر فارسی استعمال کرده اند (اردو) کشاده کرنا وسیع کرنا -

بسغده بقول سروری بسین مهمله و غین معجمه بر وزن نسفته (۱) بمعنی بسنجیده و آماده ساخته شده بجهت کاری و شغلی (حکیم عنصری ؎) که من مقدمهٔ خویش را فرستادم ٭ بدانکه آمدنم را بسغده باشد کارها (ابوشکور ؎) تن و جان چو هر دو فرود آمدند ٭ به یک جای هر دو بسغده شدند ٭ صاحب رشیدی گوید که بسغدیدن مصدر این است و معنی لفظی این ساخته و آماده و گوید که آسغده هم گویند - صاحب برهان بذکر معنی بالای فرماید که (۲) شخصی که کارها را سامان کند و بسازد و فرماید که با بای فارسی هم درست است و صاحب جامع نسبت هر دو معنی همزبانش صاحب ناصری بحوالهٔ رشیدی و جهانگیری ذکر این کرده گوید که برای اینمعنی اشعار فرخی را شاهد دانسته اند (وهو هذا ؎) بدانکه چون بکند مهرگان بفرخ روز ٭ بجنگ دشمن داؤون کشد بسغده سپاه (وله ؎) خجسته بادت فرخنده جشن و فرخ باد ٭ بسغده رفتن و بیرون شدن ز خانه براه ٭ و بتحقیق خودش گوید که سغد سمرقند شهریست معروف و آنرا یکی از جنات اربعه شمارند و (بربط سغدی) منسوب بآن شهر است چنانکه (انوری ع) بکفی بربط سغدی بکفی جام عقار ٭ و همچنان منوچهری دامغانی گفته (؎) صلصل باغی بباغ اندر همی نالد بدرد ٭ بلبل راغی براغ اندر همی نالد بزار ٭ این زند بر چنگ های سغدیان پالیزبان ٭ وان زند بر نایهای رومیان آزادوار ٭ و بالآخر می فرماید که در قدیم الایام رسم کتاب بود

که چنانکه بر شین سه نقطه به بالا می نهادند برای رفع شبه فیما بین شین و سین سه نقطه در زیر سین می
گذاشته اند و هنوز این قاعده در کتب سابقه برقرار است - میر جمال الدین انجوی شیرازی - صاحب
جهانگیری سه نقطهٔ زیر سین (سغده) را بای پارسی تصور کرده (پسغده و بسغده) خوانده و از معنی سغد نما فا
مانده و بسغده را صفت سپاه خوانده و آراسته و ساخته معنی نوشته و دیگر باره تکرار کرده این بیت را که در
دعا گفته مؤید معنی دانسته و بر ختم کلام گوید که اگر چه بسغده (۳) بمعنی آراسته باشد و (سغدیدن) مصدر آن نیست
ولی درین مقام مقصود سغد سمرقند است (انتهی کلامه) مؤلف عرض کند که (سغدیدن) بر وزن
چسپیدن بمعنی ساخته و آماده شدن برای کاری می آید که سالم التصریف است (کذا فی البحر) و (اسغدیدن)
در مقصوره گذشت مزید علیه آن بزیادت الف اول و (بسغدیدن) که بزیادت موحده اول می آید
هم مزید علیهش و صراحت ماخذ بر (اسغده) کرده ایم و این مخفف (بسغدیده) باشد که اسم مفعول بسغدیدن
است و همین تخفیف در (اسغده) هم راه یافته که همدر انجا ذکرش کرده ایم - پس بی توجهی صاحبان
تحقیق است که پی بحقیقت نبردند و (بسغده) را اسم جامد دانستند و صاحب ناصری در بحثی که سطرها
سیاه کرده است بیکار محض است و هیچ تعلق از تحقیق این لفظ ندارد و خود هم (بسغده) را تسلیم کرده
ولیکن معنی بیان کرده اش را که آراسته باشد نیافتیم و صاحبان سروری و جامع که از اهل زبانند از بیان معنی
ساکت و در مصادر (سغدیدن و اسغدیدن و بسغدیدن) هم این معنی یافته نمی شود بالجمله او بی خبر است
از حقیقت و این مرادف (اسغده) باشد که گذشت و اسم مفعول مخفف (بسغدیدن) که می آید و معنی
دوم مجاز آن نظر به اتفاق صاحب جامع که از اهل زبانست و معنی سوم را نظر بر قول ناصری هم مجاز
توان گرفت و آنچه به بای فارسی می آید مبدل این است که موحده به بای فارسی بدل می شود چنانکه

اسپ واسپ (اردو) دیکھو اسغدہ جس پر اس کا تفصیلی بیان ہے۔

بسغدیدن بقول سروری بسین مهمله وغین معجمه و دال مهملتین بوزن بلرزیدن (۱) ساخته شدن و (۲) مهیا گشتن صاحب بحر بذکر هر دو معنی بالا گوید که بکسر اول و فتح ثانی وضم ثانی هم آمده۔ سالم التصریف است وهم او ذکر سغدیدن هم بجایش کرده صاحبان موارد و نوادر بذکر این گویند که بمعنی است که در (اسغدیدن) گذشت۔ صاحب برهان همزبان بحر و خان آرزو در سراج ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که سغدیدن که بهمین معنی می آید اصل است و اسغدیدن و بسغدیدن هر دو بزیادت الف و موحده مزید علیه آن و اسم مصدر این (سغد) که تعریفش به اسغده کرده ایم و بسغده که گذشت مخفف مفعول همین است وسند این مصدر همه اینجا گذشت (اردو) دیکھو اسغدیدن۔

بسغانج بقول برهان بفتح اول و یای حطی لفظیست معرب بسپایک و آن دارویست که بعربی اضراس الکلب و کثیر الارجل خوانند اگر قدری از آن در شیر اندازند شیر را ببندد و شیر بسته را حل کند **مؤلف** عرض کند که ما بر بسانج حقیقت این بیان کرده ایم (اردو) دیکھو بسانج۔

بسک بقول سروری و جهانگیری و جامع بفتح اول و دوم (۱) گیاهی است که بعربی آنرا اکلیل الملک گویند۔ صاحب رشیدی این را مرادف بسته گوید بهمین معنی۔ صاحب ناصری بذکر این فرماید که گویند زمینی که در آن اکلیل الملک کشته برداشته باشند پس از آن هرچه در آن بکارند نیکوتر باشد (خاقانی ؎) شهرت درین دیار وحش بهتر است از آنکه ز کشت از میان بسک برآید ببوستان ؎ خان آرزو در سراج ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت اکلیل الملک را برابر حقیقته نوشته ایم و در اینجا همین قدر کافی است این مخفف بسدک است که بهمین معنی گذشت مخفی مباد که در سند بالا

بفتح اوّل وسکون ثانی مستعمل است (اردو) دیکھو بسدک کے دوسرے معنے۔

(۲) بسک بالفتح بقول (سروری بحوالہ ادات) وجہانگیری ورشیدی وجامع وبرہان دستہ جو وگندم درودہ خان آرزو درسراج ذکراین کردہ مؤلف عرض کند کہ مخفف بسدک کہ بہ ہمین معنی گذشت (اردو) دیکھو بسدک کے پہلے معنے۔

(۳) بسک۔ بقول سروری وبرہان وجامع بضمتین فتیلہ کہ زنان از پنبہ پیچند برای رسیدن صاحب ناصری بحوالہ برہان ذکراین کردہ گوید کہ واللہ اعلم۔ خان آرزو درسراج ذکراین کردہ مؤلف عرض کند کہ عجبی نیست کہ این مخفف بستک باشد کہ بحذف فوقانی بسک شد و بستک بمعنی پستۂ خوردو کنایہ از فتیلۂ مذکور (اردو) پونی۔ دیکھو باغندہ۔

(۴) بسک۔ بقول جہانگیری وبرہان وجامع بفتح اوّل وثانی زدہ بمعنی فاژہ وآنرا باسک نیز خوانند۔ صاحب رشیدی این را مرادف (باسک) بمعنی خمیازہ آوردہ۔ صاحب ناصری بحوالہ برہان گوید واللہ اعلم۔ خان آرزو درسراج ذکراین کردہ مؤلف عرض کند کہ مخفف باسک است بحذف الف کہ بہ ہمین معنی گذشت وصراحت ماخذش ہم در آنجا کردہ ایم۔ (اردو) دیکھو باسک۔

بس کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحرو انند (۱) بمعنی کم کردن صاحب آصفی بذیل لفظ بس ذکراین کردہ گوید کہ بمعنی کم کردن و (۲) باز ماندن است (باقر کاشی ؎) پریشان چند گوئی بس کن این دیوانگی باقر ٭ چو بوی گل شدی بازآ فسانہ جنون کردی ٭ (ظہوری ؎) اعجاز شوق دانکہ رگ وریشۂ جگر ٭ گردید خشک گریہ تر گریہ بس نکرد ٭ (ولہ ؎) بچشم دعوی ابست

بیجا ہا کہ دیدم چشمہ چشمش گر پیس کردہا (ولہ)
سبوکشان اگرش بس کنند وای بروہا خدا اے شیخ
دہر زود از زود واسیری ہا مؤلف عرض کند
کہ موافق قیاس است و بس بہمہ معانیش کہ
گذشت و این متعلق بہ معنی دومش کہ
کافی است و معنی لفظی این (۳) اکتفا
کردن است و مجازا بہر دو معنی اوّل الذکر
(اردو) (۱) کم کرنا۔ (۲) باز رہنا۔ (۳)
اکتفا کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (بس کرو)
پر فرمایا ہے ختم کرو۔ قانع ہو۔

بسکلہ بقول برہان و ناصری و انند بفتح اوّل بروزن مشغلہ چوب پس درخانہ و سرا صاحب
جامع فرماید کہ چوبی کہ در پس درنہند۔ صاحب انند صراحت کردہ کہ لغت فارسی زبان است
مؤلف عرض کند کہ اصل این (پسکلہ) بہ بای فارسی باشد۔ پس بمعنی او و کلہ بالکسر و تشدید
لام در عربی زبان بقول منتخب بمعنی پردہ باریک آمدہ۔ عجبی نیست کہ فارسیان این را بتخفیف
مرکب کردند باکلمہ پس و (پس کلہ) نام نہادند چوب پس درخانہ و سرا را۔ بای فارسی بدل شد بموحدہ
چنانکہ تپ و تب واللہ اعلم۔ اسم جامد فارسی است (اردو) دروازے کے پیچھے کی لکڑی۔ مؤنث
جسکو دکن میں اڑ ڈنڈا کہتے ہیں۔ دروازے کے دونوں پٹوں کے بند کرنے کے بعد اندر سے لگا دیتے
ہیں تاکہ دونوں پٹ کھلنے نہ پائیں۔ محاورۂ اردو میں اسی کو بلّی کہتے ہیں۔

بسکلیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل و ثالث و لام (۱) مدغدغ ساختن
(۲) بچنگال نواختن و (۳) در آغوش گرفتن مؤلف عرض کند کہ این مصدر یست
عجیب کہ ہمہ محققین مصادر یعنی صاحبان بحر و موارد و نوادر و دیگر محققین اہل زبان و
صاحبان اصطلاحات ازان ساکت و بعد دور کردن علامت مصدر چنانکہ از اسم مصدر

تلاش کردیم بسکل را نیافتیم وسند استعمال ہم پیش نہ شد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند۔ اعتبار را نشاید (اردو) (۱) کسی کے نسب میں عیب لگانا (۲) انگلیوں سے بجانا (۳) آغوش میں لینا۔

بسکہ بمعنی ازبسکہ وچونکہ۔ مرکب است از کلمۂ بس وکاف بیان وصراحتی بر (از بس) گذشت رضا (ﮯ) بسکہ در بقعۂ من سنگ نہفت است فلک ہ بی تامل نگذارم بجگر دندان را (اردو) ازبسکہ بقول امیر چونکہ (گلزار نسیم ﮯ) ازبسکہ وہ شاہ تھا بد اختر ہ کرتا تھا حسد سے قتل دختر (مومن ﮯ) بے اعتبار ہو گئے ہم ترک عشق سے ہ ازبسکہ پاس وعدہ و پیماں نہیں رہا ہ

بسکیدن بقول مؤید بمعنی بستن از رسن و مانند آن مؤلف عرض کند کہ این تحریف مطبع نولکشور باشد در دیگر ہمہ نسخ قلمی (بشکلیدن) است کہ می آید۔ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو بشکلیدن۔

(الف) **بس گرفتن** مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت باز ماندن وبس کردن (وحید ﮯ) مگو کام دل خود را ز حیرت کس نمی گیرد ہ چہ می گوئی ترا دیدم زبانم بس نمی گیرد ہ صاحبان بحر و آصفی ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ازین سند مصدر . . . . پیدا می شود از (الف) و معنی آن (اردو) (الف) دیکھو بس کردن (ب) زبان کا بند ہونا۔

(ب) **بس گرفتن زبان** پیدا است بمعنی بند شدن زبان ہیچ شک نیست کہ این مصدر خاص

بس گوی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) بسیار گو و (۲) پرگو مؤلف عرض کند کہ محاورہ زبان نیست معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ساکت اگرچہ معنی لفظی دارد (اردو) (۱) بہت کہنے والا (۲) مفصل کہنے والا۔ دکن میں پرگو اس

شخص کو کہتے ہیں جو قوت طاقت زیادہ رکھتا ہو اور ہر بات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرے

بسل بقول سروری بحوالہ تحفہ و بقول جہانگیری و سروری بر وزن عمل (۱) کاورس باشد صاحب برہان صراحت مزید کند کہ نام غلہ ایست کہ کاورس نام دارد و (۲) بمعنی پاشنہ ہم کہ بزبان عربی عقب خوانند و (۳) امر از بدر آویختن یعنی در آویز۔ صاحب ناصری بر معنی اول قانع صاحب جامع ہمزبان برہان خان آرزو در سراج بہ نقل قول برہان می فرماید کہ بمعنی سوم مخفف بکسل باشد صاحب محیط بہ گاورس گوید کہ ہمان جاورس و بر جاورس فرماید کہ اسم عربی است یا معرب گاورس فارسی و بفارسی ارزن گویند و بترکی تو تاق و بروی کیجرس و بقول شمس الدین فرماید کہ بیونانی کیجرس و بہ ہندی باجرہ و بفارسی شیر ازی ارزن و آنچہ در ہندی کنگنی نام دارد نوعی ازان است بالجملہ جاورس سرد در اول و خشک در آخر دوم۔ مولد خون ردی و غذا کمتر۔ دیر ہضم و بطی الانحدار مگر آنکہ پوست آن جدا کنند و با شیر و با آب سبوس گندم بپزند غذای آن جید گردد **مؤلف عرض کند** کہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است و آنچہ بر ارزن گذشت ہمان کنگنی ہندی کہ نوعی ازمن گفتہ اند و حقیقت آن است کہ ارزن یا کنگنی ورای این است و بمعنی دوم ہم اسم جامد فارسی است حالا عرض می شود نسبت معنی سوم کہ (بسلیدن) بمعنی در آویختن بجانش می آید و این امر حاضر آنست صاحب برہان خوب نکرد کہ اشارہ امر کرد و از معنی مصدری خبر داد و مصدر اصلی را گذاشت خان آرزو سکندری خورد کہ بسوی مصدر (بگسلانیدن) رفت و این را مخفف امرش بکسل خیال کرد ارد و (۱) باجرا بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا غلہ جو خریف میں پیدا ہوتا ہے (۲) پاشنہ بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر ایڑی۔ ٹھڑی۔ عقب۔ (۳) بسلیدن کا امر حاضر۔ لپٹ جا۔

(۴۳۴۹)

بسلامت بردن مصدر اصطلاحی۔ گذشتن و طی کردن بخیریت و سلامتی و بخیر و عافیت (انوری سہ) آنچنان جلد را ہم بسلامت می برد کو ز وران طبع سلامت ز وران طبع آگاہ کو (اردو) خیریت سے گزارنا۔ خیریت سے طے کرنا۔ خیر و عافیت سے گزارنا۔

(۴۳۵۰)

بسلامت گذشتن مصدر اصطلاحی بمعنی گذشتن بخیر و عافیت و این لازم مصدر گذشتہ با (انوری سہ) آخر الامر چو کشتی بسلامت بگذشت کو جسم از کشتی و آمد بلب کشتی گاہ (اردو) خیریت سے گزرنا۔

بسالان بقول شمس بکسر مخفف بگسلاند و فرماید کہ برین قیاس است بسلانیدن مؤلف عرض کند کہ از مصدر (بسلانیدن) کہ می آید امر حاضر است و بس و ضرورت نداشت کہ مثل اسم جامد ذکر کند و این غلطی محقق بی تحقیق است کہ این را مخفف بگسلاند گفتہ نمی داند کہ بگسلانیدن مصدریست و مضارع آن بگسلاند پس بگسلاند را ازین ہیچ تعلق نیست (اردو) دیکھو بسلانیدن پہ اسکا امر حاضر ہے۔

(الف) **بسلاند** بقول سروری بکسر با و فتح نون مخفف بگسلاند (مولوی معنوی سہ) ہر کس فریباند مرا کو عشق بسلاند مرا کو آنکس کہ فہماند مرا گوید کہ پیش من بیا کو صاحب رشیدی ہم ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ مضارع مصدر بسلانیدن است کہ می آید پیش از این محققین بالا چرا در بیان این وقت عزیز را ضائع کردند ....

مرادف گسلانیدن و از ہم جدا کردن و ہم او گوید کہ لغتی است در گسلانیدن بر قیاس گستاخ و بستاخ و گریون و بریون و گنجشک و بنجشک و گرنج و برنج صاحب بحر گوید کہ این مخفف بگسلانیدن است کہ می آید و فرماید کہ متروک التصریف۔ صاحب نوادر ہمزبان بہار و صاحب جہانگیری این شاہد بگسلانیدن گذشتہ ذکر مخفف نکردہ و صاحب ...

(ب) **بسلانیدن** بقول ... (الف) گوید کہ برین قیاس است بسلانیدن۔

(۴۳۵۱)

صاحبان ناصری وجامع و برہان وسراج ہمزبان
بحر۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ برین قیاس (بسلاندن)
ودیگر افعال مشتقہ مؤلف عرض کند کہ گسس
بضم اول وکسر ثانی بمعنی جدائی است وگسست
ہم بہ ہمین معنی وگسیل بزیادت تحتانی بمعنی وداع
پس مصدر گسلیدن وضع شد از گسل بزیادت
تحتانی وعلامت مصدر دن ومصدر گسستن وضع
شد از گسست بزیادت علامت مصدر تن بحذف
یک فوقانی از ہر دو ومصدر گسیختن وضع شد از
اسم مصدر گسیل بہ تبدیل لام بہ خای معجمہ وہمین
است سند اول این تبدیل وہر سہ مصدر بالا یعنی
گسلیدن وگسستن وگسیختن مرادف یکدیگر است

وگسلان مزید علیہ گسل است وگسلاندن وگسلانیدن کہ مرادف
ہمین ہر سہ مصدر است وضع شد از ہمین گسلان وبگسلاندن
و بگسلانیدن مزید علیہ آن بزیادت موحدہ در اولش
وبسلانیدن بہ حذف کاف فارسی مخفف آن پس
محققینیکہ بسلانیدن را مرادف گسلانیدن بر قیاس
بستاخ وگستاخ وامثال آن گفتہ اند مقصود شان
ہمین قدر ہست کہ مبدل گسلانیدن است بہ تبدیل
کاف فارسی بہ موحدہ چنانکہ گلغونہ وبلغونہ وگستاخ
وبستاخ ولیکن بخیال ما تخفیف بہتر از تبدیل
یافتہ می شود (اردو) (الف) مضارع ہے
(ب) بگسلانیدن کا۔ دیکھو بگسلانیدن۔ جسکا
بیان اسی ردیف میں آئندہ آئیگا۔

بسلہ بقول سروری بحوالۂ اختیارات بسین ولام بوزن بستہ دانہ ایست مانند ماش کہ در میان باقلا
باشد در حوالی لرستان مانند عدس وباقلا بپزند وخورندش وآنرا پلک خوانند وبعربی خُلّر صاحب رشیدی
ہم ذکر این کردہ صاحب برہان ہمزبان سروری وصاحب جامع ہم این را آوردہ وصاحب
سوار السبیل گوید کہ این معرب است از لغت ایطالیانی (پسِلّی) قسمی از حبوب خوردنی کہ ترجمۂ آن
در ہندی مٹر است۔ صاحب محیط ذکر این نکردہ بہ خُلّر می فرماید کہ بعضی بہ زای معجمہ نوشتہ اند وآنرا

جلبان ہم گویند و بفارسی مشو و مشنگ و یوانہ و بہندی مٹر کابلی و بتیانہ و بشیرازی طومشو و خلّر و خرقی نام است طبیعت ہمہ اقسامش سرد در اوّل سوم و خشک در آخر دوم دیر ہضم تر و در تجفیف قوی تر و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلّف** عرض کند کہ خلّر ہم لغت فارسی است کہ می آید و ہمان است کہ ذکرش بر برجاف گذشت و جلبان ہم کہ می آید ہمان برجاف است و خرقی ہم ہمان برجاف و ذکر طومشو ہم بر برجاف گذشت و اشارہ مشو و مشنگ ہم ہمدرانجا مذکور پس خیال ما نسبت این لغت ہمین قدر است کہ فارسیان معرّب را استعمال کردہ اند و تعریب این از سوار السبیل متحقق (**اردو**) دیکھو برجاف ۔

بسلیدن | بقول بحر بفتحتین درآویختن ۔ کامل التّصریف و مضارع این بسلد **مؤلّف** عرض کند کہ محقّقین مصادر یعنی صاحبان موارد و نوادر ازین ساکت و محقّقین زبان فارسی ہم ذکر این نکردہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد ظاہر اقیاس متقاضی آنست کہ این را مخفّف بگسلیدن گیریم چنانکہ بسلانیدن مخفّف بگسلانیدن گذشت و ماخذش بر بسلانیدن مذکور اندرینصورت معنیٔ مرادف بسلانیدن باشد ولیکن صاحب بحر این را بمعنی درآویختن آوردہ پس جزین نباشد کہ فارسیان از لغت عرب بسق این را وضع کردہ اند کہ بقول منتخب بمعنی تعجیل کردن آمدہ ۔ پس بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر دن بسلیدن کردند و مجاز بمعنی درآویختن مستعمل شد ولیکن بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم ۔ معاصرین عجم برزبان ندارند (**اردو**) دیکھو آویختن ۔

بسم | بقول بہار بالکسر مخفّف بسم اللہ (حیاتی گیلانی ؎) ورق چو کار فروبستہ باز بکشائی

بہر کتاب کہ نامش چو بسم عنوان نیست ۞ **مؤلف** عرض کند کہ تصرف فارسیان است و بزبان عرب استعمال این مخفف یافتہ نمی شود (اردو) بسم ۔ بسم اللہ کا مخفف فارسی میں مستعمل ہے مؤنث

بسم اللہ | اصطلاح ۔ بقول بہار تیمناً و تبرکاً بجای مبارکباد گویند چنانکہ (ملا اوری ــہ) ترا کشتن من گر رضا است بسم اللہ ۞ بیا بیا کہ قضا تابع رضای تو باد (میرزا عبد الغنی قبول ــہ) بسم اللہ ای کہ منکر شعری بگو جواب ۞ موزون چرا است آنچہ بقرآن مقدم است ۞ **مؤلف** عرض کند کہ تعریفی خوش نکرد فارسیان استعمال این در جاہا کنند (۱) چون کسی در وقت طعام وارد می شود صاحب سفرہ گوید بسم اللہ آغا یعنی شریک طعام شو و (۲) چون اشارت برای آغاز کاری کنند استعمال این کنند سند اول و دوم متعلق بہ ہمین معنی است و (۳) بادی کار در آغاز ہر کار تیمناً و تبرکاً بسم اللہ می گوید و ظاہر است کہ مرکب عربی زبان است معنی لفظی این آغاز می کنم بنام خدا نسید انیم بہار چگونہ این را مبارکباد قرار داد و سندش بکار او نمی خورد (اردو) بسم اللہ بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مؤنث مخفف ہے ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا جس کے معنے ہیں ۔ میں خدا ئے مہربان اور بخشنے والے کے نام کے ساتھ یہ کام شروع کرتا ہوں ۔ دکن میں (۱) جب کوئی کھانے کے وقت آجاتا ہے تو صاحب دسترخوان کہتا ہے بسم اللہ یعنی آئیے اور شریک ہو جائیے (۲) جب کسی کام کے لئے اجازت دیجاتی تو کہتے ہیں بسم اللہ کیجئے یعنی کام شروع کیجئے اور صرف بسم اللہ بھی اس موقع پر مستعمل ہے ۔ (۳) ہر شخص کسی کام کے شروع کرتے وقت تیمناً تبرکاً بسم اللہ کہتا ہے

بسمل | بقول سروری بمعنی (۱) مذبوح و فرماید کہ بہ تیغ کشتہ شدہ ہم (مولانا قطب الدین عقیقی ــہ) بسمل خنجر اخلاص شو ار میخواہی ۞ کہ بہ تیغ ملک الموت نہ گردی مردار ۞ صاحب

برہان بکسر اوّل و میم و سکون ثانی و لام ہمزبان سروری و نسبت وجہ تسمیہ گوید کہ در وقت ذبح کردن بسم اللہ می گویند و فرماید کہ (۲) مردم صاحب حلم و بردبار را ہم گفتہ اند صاحب جامع مؤیدش در ہر دو معنی۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ بسم اللہ محلل ذبح است ازان مذبوح یا ذبح ارادہ کردن نوعی از مجاز است (ملائی تبریزی ؎) لرزد ز جفای تو دل و دست جہانی چون مرغ ستم دیدۂ عاجز دم بسمل ۔ بہار بذکر معنی اوّل گوید کہ لفظ مستحدثست فارسی الاصل نیست و فرماید کہ چراغ بسمل استعارہ ایست (باقر کاشی ؎) دامن او گر بدست آید دم بسمل مرا ۔ آنچنان میرم کہ نبود حسرتی در دل مرا ۔ (خواجہ آصفی ؎) قاتل من چشم می بندد دم بسمل مرا ۔ تا بماند حسرت دیدار او در دل مرا ۔ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بسملہ را کہ مخفف (بسم اللہ) است استعمال کردہ اند کہ می آید و بسمل بہ تخفیف ہای ہوز مخفف بسملہ و مفرس است برای جانوری کہ بر و بسم اللہ اللہ اکبر خواندہ ذبحش کردہ باشند و این لفظ مخصوص است برای نیمجانی کہ بعد ذبح بہ طپید و چون بمیرد آنرا بسمل نہ گویند و در استعمال فارسیان استعمال این بہ دو معنی دیدہ شد یکی مذبوح کہ ذکرش بالا گذشت و دیگرے (۳) بمعنی ذبح چنانکہ در کلام باقر کاشی و خواجہ آصفی (دم بسمل) بترکیب اضافی گذشت ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات ہم ذکر این کردہ بمعنی دوم نظر بر قول جامع کہ صاحب زبانست اعتبار را شاید و چیزی نیست کہ مجاز معنی اوّل باشد کہ در بیان حلم و بردباری شان بحدی مبالغہ کردہ اند کہ مماثل مذبوح قرار دادہ اند کہ از حلم و بردباری دم نمی زنند (اردو) (۱) بسمل ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ وہ جانور جسے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا ہو (۲) حلیم بردبار (۳) ذبح ۔ مذکر ۔ بقول آصفیہ حلال کرنا ۔ (حاصل بالمصدر)

بسمل گاہ اصطلاح۔ بقول بہار رواناند بمعنی جای ذبح کردن حیوانات **مؤلف** عرض کند که بسمل درین اصطلاح بمعنی سوم اوست که ذکرش بر لفظ بسمل گذشت (میرزا رضی دانش ؎) بردن از حلقه بزم طرب غمناک می آیم ٭ ز بسملگاه بینا با دل صد چاک می آیم ٭ (اردو) کمیلا۔ بقول آصفیه۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ مذبح۔ گھاٹ استھان۔ مسلخ۔ بکریوں وغیرہ کے ذبح کرنیکی جگه (نکہت ؎) تڑپتا خاک و خوں میں طائر بسمل نظر آتا ہے ٭ رواں ہے جوے موج خوں کمیلا کوے قاتل ہے ٭

بسمله بقول بہار مخفف بسم الله الرحمن الرحیم و فرماید که برین قیاس سجله و حمدله (علی خراسانی ؎) از مصحف روی تو به پیشانی پر خون ٭ بسمل شدۂ تیغ تو صد بسمله دارد ٭ **مؤلف** عرض کند که مفرس است و بس (اردو) بسمله۔ فارسی میں مخفف ہے۔ بسم الله الرحمن الرحیم کا۔ مؤنث۔

(الف) بسمه (الف) بقول خان آرزو

(ب) بسمه چی در چراغ ہدایت و بقول بہار بفتح۔ مخفف باسمه که گذشت بہار نسبت (ب) فرماید که آنکه بر جامہا بسمه کند۔ صاحب بحر ہم ذکر (ب) کرده **مؤلف** عرض کند که حقیقت این ہر دو (باسمه) بیان کرده ایم و سند این ہم ہمانجا گذشت و بتحقیق ما این اصل است و باسمه چیزی نیست و صراحتش ہمدرانجا مذکور (اردو) (الف) دیکھو باسمه۔ (ب) وہ شخص جو طلائی اور نقرئی ورق سے ٹھپّہ کے ذریعه سے کپڑوں پر نقش و نگار چھاپے۔ دکن میں اسکو ٹنگٹ گر کہتے ہیں۔

بسناس بقول سروری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع بوزن نسناس نام استاد دہریان صاحب برہان گوید که او بوجود واجب قائل نیست گویند طب و نجوم و ہیئیات و طلسمات و علوم غریبه را خوب میدانست **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیه متحقق نشد و متحقق نشد که لغت کدام

زبان است بعض محققین فارسی زبان این را لغت فارسی دانند اندرینصورت بس بمعنی بسیار و ناس
در فارسی زبان بہیچ معنی نیامدہ قیاس ما این است کہ مرکب فارسی است با لغت دیگر زبان و ناس و غیرہ
بقول انند انچہ بآسمان خانہ آویزان باشد و اسم جنس یعنی یک آدم و بمعنی آدمیان بالجملہ ما این را
علَم دانیم و بہ تحقیق وجہ تسمیہ وقت رایگان نکنیم (اردو) دہریوں کے ایک پیشوا کا نام بسناس تھا۔

بسنت بقول تحقیق الاصطلاحات بفتحتین و سین مہملہ بزبان ہند عبارت از تحویل آفتاب در
برج دلو باشد و در ہندوستان درین موسم ہوا بکمال اعتدال می شود و گل سرخ برمی آید و اصناف
درختان ثمرہ دار مثل انبہ وغیرہ گل می کنند میرزا صائب قصیدۂ در مدح ظفر خان گفتہ کہ ردیفش بسنت
است (ص) تدروبال فشان گرد داز غبار بسنت ؎ رود بہار بگرد از گل بہار بسنت ؎ مؤلف
عرض کند کہ بزبان سنسکرت بقول ساطع بفتح اوّل و دوم و سکون نون بہار کہ بعربی ربیع باشد فارسیان
استعمال این در فارسی زبان کردہ اند یعنی مفرس است (اردو) بسنت بقول آصفیہ ہندی۔ اسم
مؤنث۔ سنسکرت میں وسنت۔ موسم بہار وسط مارچ سے آخر مئی تک کا موسم۔ آپ فرماتے ہیں کہ چھ
رتوں میں سے پہلی رت کا نام ہے جو چیت سے بیساگھ تک رہتی ہے اور اس میلے کو بھی کہتے ہیں جو
موسم بہار میں بزرگوں کے مزار اور دیبی اور دیوتاؤں کے استھانوں پر سرسوں کے پھول چڑھا کر کرتے
ہیں۔ اگرچہ اصل رت بیساگھ کے مہینے میں آتی ہے مگر اس کا میلہ بہار میں سرسوں کے پھولتے ہی ماگھ
کے مہینے سے شروع ہوجاتا ہے چونکہ موسم سرما میں سردی کے باعث طبیعت کو انقباض ہوتا ہے اور
آمد بہار میں سیلان خون کے باعث طبیعت میں شگفتگی۔ امنگ۔ ولولہ۔ اور ایک قسم کی خاص خوشی اور
صفرا کی پیدائش پائی جاتی ہے۔ اس سبب سے اہل ہند اس موسم کو مبارک اور اچھا سمجھ کر نیک شگون

کے واسطے اپنے اپنے دیوی اور دیوتاؤں اور اوتاروں کے استھانوں میں مندروں پر ان کے چڑھانے
کیلئے بمقتضاے موسم سرسون کے پھولوں کے گڑوے بناکر گاتے بجاتے لیجاتے اور اس میلے کو بسنت کہتے
ہیں بلکہ یہی وجہ ہے کہ زرد رنگ کو اس سے مناسبت دینے لگے چنانچہ اکثر شعرا نے بھی اس معنے میں اس
لفظ کا استعمال کیا ہے (ظفر) جو دیکھے تیرے عرق چین زعفرانی کو کہ عرق عرق ہی رہے روے شہر بسنا
بسنت بھی فرماتے ہیں کہ جسوقت اس میلے میں سیلانی زرد زرد پوشاکیں پہنکر جاتے ہیں تو عجب بہار
اور کیفیت نظر آتی ہے۔ پادشاہی زمانے میں تو ملازموں اور سواری کی رتھوں گھوڑوں اور ہاتھیوں
تک کا بھی عالم ہوتا تھا۔ پہلے اس مسئلہ کا مسلمانوں میں دستور تھا حضرت امیر خسرو دہلوی نے اس
میلہ کا رواج دیا جسکی وجہ یہ ہوئی تھی کہ آپکے پیر و مرشد سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا
قدس سرہ العزیز کو اپنے پیارے اور خوبصورت بھانجے مولانا تقی الدین نوح سے جو درحقیقت حسن
صورت میں یکتاے زمانہ و خلق و سیرت میں بی ہمتا و یگانہ تھے کمال الفت اور نہایت ہی محبت
تھی ساتھ ہی آپکے بھانجے کو بھی آپسے اس قدر انس تھا کہ پانچوں وقت کی نماز پڑھکر یہ دعا مانگتے
تھے کہ الٰہی میری عمر بھی محبوب الٰہی کو دیدے تاکہ ان کا روحانی فیض عرصۂ دراز تک جاری رہے
ادھر حضرت کی کیفیت تھی کہ دم بھر ان کے بغیر چین نہیں پڑتا تھا یہاں تک کہ آپ نماز میں اپنی
داہنی جانب کھڑا کرتے تاکہ اوّل ان کے چہرہ مبارک پر نظر پڑے اور بعد میں دوسرا سلام پھیرا جا
قضاے کار بھانجے صاحب کی دعا قبول ہوئی اور وہ اٹھتی جوانی ہی میں اس جہان سے اٹھ گئے
اس دفعۃً کی دائمی مفارقت نے حضرت کو عجب عالم اور غضب کے ماتم سے پالا ڈالا غرض آپ کو
یہاں تک صدمہ اور رنج و الم ہوا کہ آپنے یک لخت جس راگ کے بغیر دم بھر نہیں رہتے تھے ا

بھی ترک کر دیا جب اس بات کو چار پانچ مہینے کا عرصہ گزر گیا تو آپ تالاب کی سیر کو جہاں اب باؤلی
بنی ہوئی ہے مع یاران جلسہ تشریف لائے ان دنوں میں بھی بسنت کا موقع اور بسنت پنچمی کا میلہ
تھا۔ امیر خسرو کسی سبب سے ان سب کے پیچھے رہ گئے۔ دیکھا کہ کھیتوں میں سرسوں پھول رہی ہے ہندو
اپنے بزرگوں کے استھان پر گڑوے بنا بنا کر لئے چلے جاتے ہیں۔ انہیں بھی یہ خیال آیا کہ میں بھی اپنے
پیر کو خوش کر دوں۔ چنانچہ اُسوقت ایک خوشی و انبساط کی کیفیت پیدا ہوئی اسی وقت دستار مبارک
کو کھول کر کچھ پیچ ادھر اور کچھ اُدھر لٹکا لئے ان میں سرسوں کے پھول اُلجھا کر یہ مصرع الاپتے ہوئے
اسی تالاب کی طرف چلے جدھر آپکے پیر و مرشد تشریف لے گئے تھے (ع) اشک ریز آمدہ است ابر
بہار ہو جہاں تک اس الاپ کی آواز پہنچتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک زمانہ گونج رہا ہے ایک تو حضرت
فن موسیقی کے نائک اور عدیم المثل سرود خوان تھے دوسرے اس ذوق شوق نے اور بھی آگ بھڑکا دی
کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ محبوب الٰہی کو خیال آیا کہ آج ہمارا ترک یعنی خسرو کہاں رہ گیا عجب نہیں
جو کچھ سریلی بھنک بھی کان میں پہنچی ہو آپنے پے در پے دو چار جلیسوں کو ان کے لینے کو بھیجا وہ جو
تلاش کرتے ہوئے آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ عجب رنگ سے آپ گاتے ہوئے مستانہ چال و معشوقانہ انداز سے
خراماں خراماں جھومتے ہوئے چلے آتے ہیں وہ بھی کچھ ایسے مدہوش ہو گئے کہ اسی رنگ میں مل گئے
ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد۔ غرض ایک شخص واپس آیا (ب) قاصد ما دیدہ می آید بگو
دیدہ باید چہ دیدہ می آید بگو اور آتے ہی کہا کہ حضرت خسرو کے پاس جا کر آنا کٹھن ہے رنگ میں رنگ
ملجاتا ہے (ب) یاران رفتگان کا کسی سے کھلا نہ حال بگو وہ بھی ہوا وہیں کا جو لینے خبر گیا بگو آپ
اُن کی کیفیت سنتے ہی کھڑے ہو گئے اور اپنے مونس و ہمدم ترک کو لینے چلے خسرو نے دور سے

دیکھتے ہی اشکوں کے موتی نثار کرنے شروع کر دئے جسوقت حضرت قریب آئے بیتاب ہو کر یہ شعر پڑھا (ب) اشک ریز آمد است ابر بہار ٭ ساقیا گل بریز بادہ بیار ٭ دوسرے مصرع کا سننا تھا کہ حضرت کا بیتاب ہو کر اپنے دامان و گریبان کا چاک کر ڈالنا اور گلے میں باہیں ڈالے ہوے چلا آنا ہے کہتے ہیں کہ ایک عرصہ تک رقّت کا بازار گرم رہا اور اہل ذوق بسمل کی طرح تڑپتے اور پھڑکتے رہے (مصحف) بود آن سر کہ بسودای تو باشد ٭ کعبہ بود آں دل کہ در وجاے تو باشد ٭ غرض اوسوقت سے مسلمانوں میں بھی یہی میلا شروع ہو گیا اور حضرت سلطان المشائخ نے بھی راگ پھر شروع کر دیا رفتہ رفتہ ہر ایک بزرگ کے مزار پر بسنت چڑھنے لگی۔ اوّل پہاڑوں پر امیر میاں کی بسنت چاند رات کو چڑھتی ہے پھر پہلی تاریخ کو قدم شریف میں غرض اسی طرح خواجہ صاحب چراغ دہلی حضرت نظام الدین وغیرہ وغیرہ بزرگوں کے مزاروں پر باری باری سے چڑھتی ہے۔ کہتے ہیں حضرت محبوب الٰہی کو اس قدر رنج ہوا تھا کہ چھ مہینے تک ہنسنا تو درکنار تبسّم تک نہیں فرمایا تھا بسنت کی اسی رعایت سے اب بسنت کے روز قوّال اوّل حضرت کی قدیم خانقاہ میں جاکر پھول چڑھاتے ہیں۔ اسکے بعد مولانا تقی الدین نوح کے مزار پر اور اخیر میں حضور کے روضۂ اقدس پر چڑھاتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصّواب۔

بسنج بقول برہان و ناصری و جامع وانند بکسر اوّل بر وزن شکنج (۱) خشکی و داغی باشد کہ بر روی و اندام مردم پدید آید و آنرا بعربی کلف خوانند و (۲) امر بر سنجیدن ہم صاحب موارد این را بمعنی (۲) کلف مرادف بشنج بہ شین معجمہ گفتہ مؤلّف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بس و موحدۂ اوّل بمعنی اوّل زائد نباشد کہ سنج بدون موحدہ بدینمعنی نیامدہ وانچہ بہ شین معجمہ عوض سین مہملہ می آید مبدّل این یا این مبدّل آن کہ تبدیل این ہر دو باہم موافق قیاس است

چنانکہ کستی وکشتی وجاموس وجاموش وبمعنی دوم بای زائد بر سنج باشد کہ امر حاضر بسنجیدن است
نسبت معنی سوم عرض میشود کہ معاصرین عجم برزبان ندارند ومحققین فارسی زبان از ین ساکت
اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت کہ مجاز معنی اول است وبہ تحقیق ما (۴) اسم مصدر بسنجیدن ہم
بہ بای زائد کہ سنج بالفتح بمعنی وزن وکیل می آید (کذا فی البرھان) (اردو) (۱) چھائیان۔
ہندی اسم مؤنث۔ کلف وہ سیاہ داغ جو آدمی کے چہرے پر پڑ جاتے اور جن کو (چھائیار ؟)
بھی کہتے ہیں (۲) تول۔ وزن کر (امر حاضر) (۳) کلفت مؤنث۔ (۴) وزن۔ مذکر۔

(الف) **بسند** | بقول سروری بر وزن کمند بمعنی (۱) کافی و (۲) تمام (امیر خسرو ہ) بسند است
آنکہ زلف اندر بناگوشت علم گیرد ؎ مفزا غمزۂ خونریز راکز خط حشم گیرد ؎ صاحب رشیدی بر بسند
گوید کہ مرادف بسندہ بمعنی کافی است صاحبان برہان وجامع می فرمایند کہ (۳) سزاوار وکافی
وکفاف وکفایت وتمام صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ۔ خان آرزو بذکر بسند وبسندہ گوید کہ
بمعنی کافی وسزاوار وتمام است ولیکن صحیح اول است بہار گوید کہ ہر دو مزید علیہ بس باشد وبس
صاحب سفرنگ (بشرح صدوسی وہمی فقرۂ دساتیر آسمانی بفرزآباد وخشوران وخشور) گوید
کہ بسند بمعنی کافی است و ....

(ب) **بسند کردن** | بمعنی کفایت کردن **مؤلف** عرض کند کہ ما بر معنی دوم بس اشارۂ این
کردہ ایم (نظامی ؎) چو دیدم ترا زیرک وہوشمند ؎ بیک سالہ دخل از تو کردم بسند ؎ حق آنست
کہ اصل این ہمان بس است کہ بمعنی کافی بر معنی دوم مش گذشت در فارسی زبان در آخر کلمات
نون زائد می آید چنانکہ گذارش وگذارشن ودال مہملہ ہم چنانکہ شفتالو وشفتالود ودر (الف) ہر دو

تراز است وجاوارد که فارسیان پسند را به تبدیل بای فارسی به موحده بسند کردند به برای معنی کافی استعمال کردند و توانیم قیاس کرد که درہمین بسند تبدیل موحده به بای فارسی راه یافته پسند بمعنی او مستعمل شد که بجایش می آید اندرین صورت (بسنده مزید علیه بسن) اصل است و پسند به بای فارسی مبدل او بہر حال از ہر دو اسناد بالا معنی اول متحقق که موافق اصل است و برای معنی دوم و سوم قول محققین صاحب زبان یعنی سروری و جامع بدون سند ہم اعتماد را شاید و آنچه ....

(ج) **بسنده** | بزیادت های ہوز در آخرش آمده چنانکه خوشخوار و خوشخواره مزید علیه بسند است که صاحبان سروری و برہان و رشیدی و فدائی و سراج و بہار عجم ہم ذکر این کرده اند..................

(د) **بسنده کردن** | بمعنی کفایت کردن ہم آمده (حکیم فردوسی ع) بسنده کنم زین جہان مرز خو بدانم نگہ پایه و ارز خویش را بالجمله آنچه خان آرزو در سراج الف را بمعنی اول صحیح دانسته خیال مجرد او است حق ہمین قدر است که معنی اول اصل است و دیگر معانی مجاز آن (اردو) (الف) (۱) کافی (۲) تمام (۳) سزاوار (ب) کافی ہونا۔ کفایت کرنا (ج) کافی۔ کفایت (د) کفایت کرنا۔

بسنگ | بقول برہان بروزن خدنگ داروئیست که او را اکلیل الملک و آنچه خرما برو باشد صاحب جہانگیری فرماید که با اول و ثانی مفتوح ہمان بسک است که گذشت صاحب جامع اینقدر صراحت مزید کند که تخمیست شبیه بناخن گربه صاحب ناصری ہمزبان جہانگیری مؤلف عرض کند که ما بر بسک عرض کرده ایم که آن مخفف بسدک است و درینجا عرض کنیم که مبدل بسدک باشد که دال مہمله بدل شده به نون چنانکه نموده و نمونه و تعریف کامل این برار حقیقته مرقوم (اردو) دیکھو ارحقیقته۔

بسنگ آمدن پا | مصدر اصطلاحی۔ بقول

خان آرزو در چراغ هدایت رسیدن پا به سنگ آورده شاعر (**سه**) دوشنبه یکی دوست از رشک گشت پا نالیده پای دل بسنگ آمده تا هم او فرماید که یکدست مستانی (رسنگ آمدن پا) هم بجایش می آید به همین معنی دلیل بر دارش (بهار) بذکر این از معنی ساکت و ذکر سند بالا کرده صاحب بحر فرماید که واقع شدن محنت و سختی در کاری **مؤلف** عرض کند که (آمدن پا برسنگ) در ممدوده گذشت و (برسنگ آمدن پا) هم بجایش مذکور این مرادف آنست وبس (اردو) دیکهو (آمدن پا برسنگ)۔

بسنگ آمدن تیر | مصادر اصطلاحی۔ مرادف

بسنگ آمدن ناخن | مرادف (برسنگ آمدن تیر و ناخن) است که گذشت و سند این همدر انجا مذکور (اردو) دیکهو۔ برسنگ آمدن تیر و برسنگ آمدن ناخن۔

(۱) **بسنگ تیز ساختن شمشیر** | مصادر اصطلاحی

(۲) **بسنگ تیز کردن** | بهار و انند ذکر (۲) کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که از اسنادش ....

(۳) **بسنگ تیز کردن خنجر و شمشیر** | بمعنی حقیقی او ست یعنی مراد ف بار بر فسان زدن تیغ و مانند آن) (محمد اسحق شوکت **سه**) بسنگ سر شمشیر نگه را تیز می سازد ز خونریز کن از سیه چشمی که گرم سر سائی شد (حاجی صادق سامت **سه**) در کشتنم که آن مژه به هیچ می کند خنجر بسنگ سر چرا تیز می کند ما می گوییم که بدون اضافت بسی شمشیر یا خنجر و امثال آن بی معنی است همین وجه سکوت محققین باشد که نتوانستند که طریق پیدا کردن معنی پیدا کنند (اردو) (۱) پتھر پر تلوار تیز کرنا (۲) پتھر پر تیز کرنا (۳) دیکهو بر فسان زدن تیغ۔

بسنگ خوردن مینا | مصدر اصطلاحی کنایه باشد از شکستن مینا۔ **مؤلف** عرض کند که چیزی نازک که بسنگ می خورد شکسته می شود از

همین عادت این اصطلاح قائم شد (صائب ؎) شکستگی دل از دیدهٔ ترم پیداست ٭ بسنگ خوردن مینا ز ساغرم پیداست ٭ (اردو) شیشہ کا ٹوٹنا۔

بسنگ دادن شیشه و امثال آن — مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از شکستن آن متعدی مصدر گذشته (صائب ؎) چندین هزار شیشهٔ دل را بسنگ زد ٭ افسانه ایست اینکه دل یار نازکست ٭ (اردو) شیشہ کو پتھر پر مارنا۔ توڑنا۔

(الف) **بسنگ فسان خوردن تیغ** — مصادر
(ب) **بسنگ فسان نشستن** — اصطلاحی
(ج) **بسنگ فسان نشستن تیغ و مانند آن** — صاحب
(د) **بسنگ کشیدن** . — بحر ذکر
(ه) **بسنگ کشیدن خنجر و مانند آن** — الف

و ج کرده می فرماید که تیز شدن شمشیر و مانند آن و نسبت ه گوید که تیز کردن آن بهار ذکر (ب) و ه کرده (حسین ثنائی ؎) با این نا سپهر مصلحتی داشت زانکه تیغ ٭ زنده تر شود چو بسنگ فسان نشست ٭ (خان عالی ؎) بسنگ سرمه خنجرهای مژگان را کشید امشب ٭ از این جان سختی من بس ندارد تیغ ابرو را ٭ صاحب آنند ذکر (د) کرده گوید که تیغ و مانند آن را تیز کردن **مؤلف** عرض کند که تسامح محققین ب و د است که باید دانست بسوی تیغ و امثال آن قائم کردند الف و ب و ج لازم و د و ه متعدی آن (اردو) الف۔ ب۔ ج تیز ہونا۔ تلوار یا اوسکی مماثل کا۔ د۔ ه تیز کرنا تلوار یا خنجر وغیرہ کو

بسوته — بقول سروری بسین مهمله و تای قرشت بر وزن کبوده (۱) بمعنی زلف و بقول جهانگیری با اوّل مفتوح و ثانی مضموم و واو مجهول و تای فوقانی مفتوح و های مختفی بمعنی زلف باشد صاحبان جامع و موارد و برهان هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که بپارسی دری (۲) بمعنی بسوخته که آنرا سوخته نیز گویند و فرماید که سوته هم مخفف سوخته (شاعر ؎) بنوشت برات

بسوتہ ہا آنجاکہ برات با بسوتہ ہا و بقولش (۳) نام دیہی است در مازندران صاحب برہان
مزید کند کہ بکسر اوّل ہم آمدہ و خان آرزو در سراج ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل
ظاہرا اسم جامد فارسی زبان است و لیکن خیال ما اینست کہ فارسیان این لغت را کہ
بقول ساطع بروزن حوت بمعنی رشتہ و تار است بزیادت ہای نسبت در آخرش وضع کردند
برای زلف واللہ اعلم بحقیقۃ الحال و موحدہ در اوّل زائد باشد (اردو) (۱)
زلف بقول آصفیہ عربی - اسم مؤنث دیکھو بارہ کے آٹھویں معنے (۲) سوختہ - جلا ہوا (۳)
کے ایک موضع کا نام بسوتہ ہے -

بسودن | بقول بحر بکسر اوّل (۱) دست زدن (۲) و دست مالیدن و (۳) لمس و لامسہ
کردن و (۴) سودہ و ریزہ کردن و (۵) سوراخ کردن (کامل التصریف) و مضارع این
بساید - صاحب موارد معنی چہارم را ترک کردہ و صاحب ملحقات برہان بر ذکر معنی اوّل و دوم
و چہارم قانع صاحب نوادر می فرماید کہ ظاہرا مخفف (برسودن) است و مزید علیہ (سودن)
و بہای فارسی ہم آمدہ و بپسودن بہ بای فارسی نیز گذشت مؤلف عرض کند کہ صاحب
بحر معانی کہ برسودن نوشتہ با معانی بالا اختلاف خفیفی دارد و ہمچنین بہ مصدر بپسودن
کہ گذشت محققین فرس معنی چہارم این را ترک کردہ اند حقیقت این مصدر بر بپسودن
کردہ ایم و از ماخذ ہم در آنجا بحثی و خیال ما این است کہ معانی بالا محتاج سند استعمال است
و خود این مصدر ہم بزبان معاصرین عجم متروک و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ
سودن است و بس کہ بجای خودش می آید و موحدہ اوّل زائد خفی مباد کہ آنچہ صاحب

این سائد نوشته است خلاف قیاس است که سائد مضارع سائیدن است و مضارع سودن
سُوَد به ضم اوّل و فتح واو و مضارع بسودن بسود۔ فتأمّل۔ اگر سند استعمال سائد پیش شود توانیم
قیاس کرد که واو بدل شد با الف چنانکه ورج و آرج (اردو) دیکھو بسودن و سودن۔ اور بلحاظ
معنی چہارم گھسنا اور ریزہ ریزہ کرنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

بسووه بقول سروری بحواله تحفه بفتح با و
دال و ضم سین بمعنی (۱) دست زده و (۲)
لمس کرده و (۳) سوراخ کرده و (۴) مالیده۔
(خلاق المعانی ۵) لعل تراشیده به بسودم
من و هنوز دهنم از حلاوت آن گریه دارد و ست
و گوید که در نسخهٔ وفائی بجای فارسی آمده
صاحبان برهان و ناصری و جامع و مؤید
هم ذکر این کرده اند بچند معانی مؤلف
عرض کند که وای بر نیان که طرز بیان همه
مثل اسم جامد است نمی دانند که مصدر
(بسودن) گذشت و کامل التصریف است
پس جز این نیست که این مفعول آنست
و بس و شامل بر همه معانی مفعولی بسودن
چنانکه از مصدر سودن مفعولش سووده همین
سووده را به موحدهٔ زائد بسووده کرده اند دیگر
هیچ۔ مخفی مبادا که صاحب سروری سندی که
برای این پیش کرده است خلاف اوست
باید که این سند را متعلق به مصدر (بسودن)
دانیم که بجایش گذشت (اردو) بسودن کا
اسم مفعول اسکے تمام معنوں پر شامل۔

بسور بقول سروری بسین مهمله بوزن سمور (۱) دعای بد و (۲) نفرین باشد صاحب جهانگیری
بسور و بسول را مرادف یکدیگر نوشته ذکر هر دو معنی کند و فرماید که با اوّل و ثانی مضموم است و صاحبان
رشیدی و برهان و ناصری و جامع ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که بسور با ضم لغت

عرب است بقول منتخب بمعنی روی ترش کردن صاحب انند فرماید که بسور بضمتین است بمعنی ترش و گردیدن (الخ) پس فارسیان استعمال این بهر دو معانی بالا کردند و این مفرس باشد و اسم مصدر بسوریدن است که می آید و آنچه به لام عوض رای مهمله می آید مبدل این چنانکه چنار و چنال (اردو) (۱) بددعا - مؤنث (۲) نفرین بقول آصفیه فارسی اسم مؤنث - ملامت پھٹکار - لعنت - دعای بد -

بسوریدن بقول شمس بضم با و سین مهمله و واو فارسی - نفرین کردن و کنانیدن و قصد و آهنگ کردن و آراستن و فرماید که لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند که خدایش بیامرزد که خون زبان فارسی می کند و بی تحقیقی خود و محققین جویان را گمراه کند شمس را امتیاز مصدر ندارد تا این را مصدر می انگارد - اگر صراحت واو فارسی نمی کرد غلطی کتابت خیال می کردیم - همان بسوریدن است که می آید (اردو) دیکھو بسوریدن -

کردیم او بحواله ادات بر (ب) گوید که نفرین کردن است و نسبت (ج) می فرماید که بمعنی نفرین کرده صاحب بحر بر (ب) فرماید که (۱) نفرین و دعای بد کردن و (۲) کنانیدن (سالم التصریف) که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب سراج این را بهر دو معنی بالا (کامل التصریف) داند و فرماید که مضارع این بسورد و صراحت مزید کند که به بای فارسی اول و نیز بشین معجمه عوض سین مهمله یعنی پشوریدن و لام

(الف) بسورید **(ب) بسوریدن** **(ج) بسوریده** صاحب سروری بر الف گوید که بر وزن نکوهید یعنی دعای بد و نفرین

عوض رای مهمله بسولیدن هم آمده و معنی دوم را ترک می کند صاحب فرهنگ بر (ب) گوید و صاحب برهان فرماید که بر وزن فروشیدن است بمعنی

اوّل مؤلّف عرض کند که اسم مصدر این
بسور بجایش گذشت که مفرّس است سنافارسیان
بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر دن
مصدری وضع کرده اند که جعلی است و ازینکه
اسم مصدر را مفرّس کرده اند مصدر اصلی هم
توانیم گفت و تعریف اصلی و جعلی بر لغت (اسم
مصدر) گذشت بالجمله معنی اوّل موافق قیاس
است و برای معنی دوم بروے قواعد فارسی
بسوراندن درست بود و لیکن محققین مصادر ترکش
کرده اند پس برای این معنی طالب سندی باشیم
که محققین اہل زبان ذکرش نکرده اند و آنچه به پا
فارسی و به شین معجمه و لام می آید مبدّل این است
که صراحت تبدیل بجایش کنیم ۔ بالجمله (الف)
ماضی مطلق این است و (ج) اسم مفعولش
با اسم باتّفاق صاحب موارد این را
(کامل التصریف) دانیم ۔ صاحب سروری که
باوجود ذکر (ب) (الف و ج) را مثل اسم جامد
نوشت و اشاره از ماضی و اسم مفعول نکرد تسامح
او بیش نیست ۔ فتأمّل ۔ (اردو) (ب) (۱) بددعا دینا
نفرین کرنا (۲) بددعا دلانا ۔ نفرین کرانا (الف)
اس کا ماضی اور ج اس کا اسم مفعول ۔

(الف) بسول	(الف) بقول برہان و
(ب) بسولید	سروری و رشیدی و جامع
(ج) بسولیدن	و جہانگیری و سراج و مرادف
(د) بسولیده	بسور و (ب) بقول سروری

مرادف بسورید و (ج) بقولش و بقول بحر و برہان
و موارد و مرادف بسوریدن و (د) بقول سروری
بذیل بسوریده) و رشیدی مرادف بسوریده صاحب
بحر (ج) را سالم التصریف) گوید و بقول صاحب
موارد کامل التصریف مؤلّف عرض کند
که (الف) اسم مصدر است مبدّل بسور و (ب)
ماضی مطلق ج و (ج) مصدر کامل التصریف
که مضارع این بسولد باشد و (د) اسم مفعولش
را اشاره این تبدیل بر بسوریدن کرده ایم و به ہم

معاینش مبدل آنست که رای مہملہ به لام بدل شود
چنانکه چنار و چنال و صراحت ماخذ اسم مصدر
بربسور مذکور (اردو) (الف) دیکھو بسور و (ب)
دیکھو بسوریدن و (ج) دیکھو بسوریدن و (د) دیکھو بپژمُرد

بسوی خوردن | مصدر اصطلاحی - بقول انند
بحوالہ فرہنگ فرنگ حرص و طمع نمودن بچیزی
مؤلف عرض کند که محققین فارسی زبان و معاصرین
عجم ساکت و خلاف قیاس هم پس بدون سند
استعمال قول مجرد فرہنگ فرنگ اعتبار را
نشاید (اردو) حرص و طمع کرنا۔

بسہ | بقول سروری بسین مہملہ بوزن شبہ (۱) گیاہی است که آنرا بسک خوانند و بعربی
اکلیل الملک صاحب رشیدی بذکر معنی بالای فرماید که (۲) دستہ جو وگندم درو کردہ و (۳) بمعنی خمیازہ
صاحب برہان بمعنی اول قانع صاحب جامع گوید که ہمان بسنگ **مؤلف** عرض کند که حقیقت
این بمعنی اول برار حقیقہ گذشت و این مبدل بسک بمعنی اول است که کاف به ہای ہوز بدل
میشود چنانکه تارک و تارہ و نسبت معنی دوم عرض می شود که مبدل ہمان بسک بمعنی دوش و بمعنی سوم
مبدل بسک بمعنی چارمش ولیکن برای معنی دوم و سوم مشتاق سندی باشیم که غیراز رشیدی دیگر کسی
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (اردو) دیکھو بسک کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے معنے۔

بسی | بقول برہان بروزن وصی (۱) بمعنی
بسیاری و زیادتی صاحب ناصری فرماید که (۲)
مرادف بسا بمعنی بسیاری (سعدی) بسی تیر و دیماہ و
اردی بہشت بیاید که ما خاک باشیم و خشت (صاحب)
فدائی که از معاصرین علمای عجم بود در فرہنگ خود
می فرماید که بسیاری از ہر چیز۔ بہار گوید که مرادف بسیار و فرماید که
از شان اوست که چنانچه در اول کلام آید در آخر و اوسط
کلام نیز در آید (شیخ شیرازؒ) بسی بر نیاید
که بنیاد خود بکند آنکه بنہاد بنیاد بد (ولہؒ)
در اقصای عالم بگشتم بسی بسر بردم ایام با ہر

در قدست اثنا ام ؎ دین خیالیست کہ اندر سر بسیاان
است ؎ **مؤلف** عرض کند کہ شک نیست کہ
فارسیان در (ب) الف و نون جمع بر لفظ بسیار
آوردہ بمعنی (بسی از کسان) استعمال کردہ اند و
از محاورہ شان است ولیکن (الف) بمعنی بسیار
نیست و دو استعمالش بمعنی از نظر ما نگذشت و معاصرین
عجم ہم بیان ندارند اصل این (بسی آر) منسوب بہ بسیار
یا اسم مفعول ترکیبی است بمعنی زیادتی آوردہ و کثرت
دارندہ و مراد از زیادہ و کلمہ بسی در (بسی آر) بمعنی
اول اوست پس ولب و لہجہ عجم فتح اول با اشد
بکسرہ و ممدودہ بہ مقصورہ و بسیار مستعمل شد بمعنی
زیادہ و بس و فرق در بس و بسی از ملاحظہ تعریف
و استعمال ہر دو ظاہر کہ بس بمعنی بسیار است و بسی
بمعنی بسیاری پس بسیار را بمعنی بسیاری گرفتن خطا
(اردو) الف ۔ بہت (ب) بہت سے لوگ ۔

مفتوح مرادف (شا و بہر) (خواجہ نظامی ؎)
انوشہ منش باد دارا ے دہر ؎ ز نوش جہان باد بسیار
بہر ؎ **مؤلف** عرض کند کہ بہر بالفتح بمعنی حصہ
و نصیب می آید (کذا فی البرہان) پس معنی
لفظی این قسمت و طالع وافر دارندہ و مراد از کامل
نصیب کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) وہ شخص
جسکی قسمت یاور ہو ۔

| بسیار پردو شدن | اصطلاح ۔ مبالغہ

نیست در دویدن اگرچہ پردو کسی را توان گفت
کہ بسیار دود ولیکن معاصرین عجم استعمال (بسیار
پردو) کردہ اند صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ
قاچار ذکر این کردہ (بسیار پردو می شود) را بسند
این آوردہ پس این مصدریست بمعنی عادت
بسیار دویدن داشتن و بسیار دویدن (اردو)
بہت دوڑنے کا عادی ہونا ۔ بہت دوڑنا ۔

| بسیار بہر | اصطلاح ۔ بقول بحر آنکہ نصیب
کامل داشتہ باشد بیار ہر دو ان گوید کہ بہ و تحدہ

| بسیار خسپ | اصطلاح ۔ بقول نسخہ بحوالہ
فرہنگ فرنگ (۱) آنکہ بسیار خسپد و (۲) ...

مؤلّف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی اوّل حقیقی و بمعنی دوم کنایه که بسیار خواب کردن علامت سستی است (**اردو**) (۱) بہت سونیوالا (۲) سست۔ کاہل۔

بسیار خوار | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی پرخوار۔ سفره پرداز و فرماید که شکم پرور۔ شکم بنده۔ کاسه پرداز۔ گرانخوار۔ لتنبار۔ لتنبان۔ معده انبار۔ از مترادفات آنست و بعربی اکّال گویند و بقولش (۲) بسیار ذلیل و خوار (شیخ شیراز ع) که بسیار خوار است بسیار خوار ۔ **مؤلّف** عرض کند که بمعنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است و معنی دوم حقیقی و دیگر هیچ تحقیق مرادفات بجایش شود (**اردو**) (۱) بہت کھانے والا۔ (۲) بہت ذلیل۔

بسیار دان | اصطلاح۔ بقول بہار (۱) آنکه بسیار چیزها داند (شیخ شیراز ؒ) زبان درکش ای مرد بسیار دان که فردا قلم نیست بر بی زبان۔ صاحب شمس بذکر معنی اوّل گوید که (۲) بمعنی است از انار دشتی۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ نسبت معنی دوم می فرماید که دان مخفّف دانه باشد **مؤلّف** عرض کند که دان مخفّف دانه بجای خودش می آید پس بمعنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی دوم خلاف قیاس نیست ولیکن صاحب محیط ذکر این نکرده و بذیل انار هم این را نیاورده والله اعلم بحقیقة الحال ما در انار دشتی این قسم را دیده ایم که نسبت انار شیرین دانه هایش بکثرت و ترش می باشد و حقیقت انار در مقصوره گذشت۔ مخفی مباد که بمعنی اوّل استعمال این اکثر طنزاً می شود (**اردو**) (۱) بہت جاننے دانا۔ وکن میں (بڑا جاننے والا) بطور طنز کہتے ہیں (۲) جنگلی انار کی ایک قسم جس میں بیج بکثرت ہوتے ہیں۔ مذکر۔

بسیار دانه | اصطلاح۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید که معرّب این (بسیار دانج) (۱) ہمان (بسیار دان) بمعنی دوش صاحب شمس گوید که (۲) جنسی است از ناش وحشی **مؤلّف** عرض کند که و بجز یکی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرده ما صراحت

این بر معنی دوم بسیاردان کرده ایم آنچه صاحب شمس معنی دوم را قائم کرده است بدون سند استعمال اعتبار را نشاید که صاحب محیط بر ماشه هم ذکر این نکرد وحقیقت ماش بر بنو سیاه در همین ردیف می آید (اردو) (۱) دیکھو بسیاردان کے دوسرے معنے (۲)

ماش بقول آصفیہ سنسکرت۔ اسم مؤنث۔ اڑد حب القلت ایک قسم کا غلہ جو نہایت لیسدار اور مونگ سے بڑا ہوتا ہے۔ اسکی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک سیاہ اور ایک سبز۔ فارسی میں اسکو بنو ماش اور بنو سیاہ کہتے ہیں۔

بسیار دور افتادن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و اننددفکر و دراز کار و طلب متعذر نمودن (سلطان ابراہیم ؎) کرده ام روے چو خورشید ترا نسبت بماه ہم مہ کجا رویت کجا بسیار دور افتاده ام (ظہوری رازی ؎) فکر سامان دارم و از یار دور افتاده ام ہم من کجا سامان کجا بسیار دور افتاده ام (فارغی استرابادی ؎) مانده ام از یار دور و نا صبور افتاده ام ہم من کجا و از کجا بسیار دور افتاده ام ہم مؤلف عرض کند که طرز بیان محققین را نمی پسندیم معنی این بسیار بعید است و قریب به محال و بس فارسیان استعمال این بجائی کنند که در دو چیز فرق بیّن باشد گویند که که بہین تفاوت ره از کجاست تا به کجا ہم این مثلی است که بجایش گذشت۔ الحاصل معنی این فرق بیّن داشتن و خیلی بعید و محال بودن (اردو) بہت بعید ہونا بہت دور ہونا۔ محال ہونا۔

بسیار دوست اصطلاح۔ بقول بہار و اننددآنکه او را بسیار دوست دارند یا آنکه دوستان بسیار داشته باشد فرماید که این لفظ در دفتر دوم مکاتبات علامی جابجا مذکور مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و اسم مفعول ترکیبی ہم و دیگر ہیچ معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (اردو) بہتوں کا دوست بہت دوست رکھنے والا۔

بسیار سر دلپود مقوله۔ صاحب روزنامه بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاه قاچار ذکر این

کردہ گوید کہ معاصرین عجم بمعنی (موسم پر وبسیار بود) استعمال کنند **مؤلّف** عرض کند کہ در ترکیب (بسیار سرد) بمعنی موسم برد مستعمل دیگر ہا ہیچ ولیکن استعمال مجرّد (بسیار سرد) بمعنی سرما۔ نیست (اردو) جاڑا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی اسم مذکّر۔ سردی دیکھا سیزا موسم۔ سرما۔ زمستان ہیں اس کا ترجمہ سردی کا موسم تھا۔ سرما تھا۔

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی مثل۔ صاحب امثال فارسی بذکر این از محلّ استعمال ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق کسی استعمال کنند کہ بہ ناتجربہ کاری کارکند (اردو) دکن میں اسی فارسی مثل کا استعمال ناتجربہ کاروں کے حق میں ہوتا ہے۔ نیز کہتے ہیں کہ "کل کے بچّے ہو ابھی تو تجربہ چاہیئے" ناتجربہ کار ہے۔

بسیار ظریف اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچار گوید کہ معاصرین عجم (۱) بمعنی بسیار نازک استعمال کنند صاحب بول چال بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی خوش مزاج ہم **مؤلّف** عرض کند کہ معنی دوم حقیقی است ولیکن معنی اوّل خلاف قیاس و محاورۂ زبان است کہ محلّ دم زدن نیست ولیکن اینقدر توانیم گفت کہ زبان متاخرین و متقدّمین نیست و معاصرین برعکس متقدّمین و متاخرین در بعض محاورات برخلاف قیاس رفتہ اند و این دلیل کساد بازاری علم است مخفی مبادکہ ظریف لغت عرب است بفتح اوّل وکسر دوم بقول منتخب بمعنی زیرک و خوش مزاج (اردو) (۱) بہت نازک (۲) بڑا ظریف۔ بڑا خوش مزاج۔

بسیار فقیر اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچار گوید کہ (۱) بمعنی بسیار مفلوک وصاحب روزنامہ بحوالۂ ہمان سفرنامہ فرماید کہ (۲) بمعنی بسیار مانوس **مؤلّف** عرض کند کہ فقیر بقول منتخب لغت عرب است بمعنی درویش کہ قوت یک روزہ ندارد و مسکین کہ ہیچ نداشتہ باشد یا آنکہ فی الجملہ محتاج باشد (الخ) پس معنی اوّل

موافق قیاس وحقیقی است ومعنی دوم را مجاز دانیم
(اردو) (۱) بڑا محتاج (۲) بہت مانوس - بہت ہلا ہوا-

بسیار فن | اصطلاح - بقول بہار بمعنی ذو فنون
(میر طاہر وحید ۵) چگویم من از حسن ثعلب فروش
که چون دیگ دارد هر اگر مجوش ؎ زبیداد آن شوخ
بسیار فن ؎ بود عقدہ ها در دلم جوش زن ؎ مؤلف
عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی مکّار (اردو)
بڑا فنی یعنی بڑا مکّار-

بسیار گو | اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بمعنی (۱) پرگو و (۲) آنکه بسیار گوید مؤلف
عرض کند که در معنی اوّل کلام است ومشتاق سند
استعمال می باشیم معاصرین عجم معنی دوم را برزبان
دارند برای کسی که سلسلهٔ سخنش قطع نشود ومحققین
فارسی زبان از بهر دوساکت - اسم فاعل ترکیبی است
ومعنی دوم موافق قیاس وحقیقی امّا پرگو چیز دیگر
است که بجایش می آید وکنایه از مقرری که تقریر
بدلائل کند وبسیار گو برعکس آن که عادت بسیار گفتن
دارد وبس که از معقولیت تقریر سروکاری ندارد -
(اردو) (۱) پُرگو دکن میں اس مقرر کو کہتے ہیں
جسکی تقریر جا بے ہو (۲) بکّر اسی بقول آصفیہ -
ہندی - اسم مذکر - بکّی - نہایت بکنے والا - اسی کو
دکن میں بکّو کہتے ہیں - صاحب آصفیہ نے باتونی
پر فرمایا ہے - ہندی - اسم مذکر - بہت باتیں
بنانے والا - بسیار گو - یاوہ گو -

بسیار نیست | مقولہ - این ہمان است
که حقیقت این به (از و تا این بسیار نیست) بیان
کردہ ایم وسند این ہم ہمدر انجا مذکور واز ہمین
قبیل است (بسی نیست) که ہمدر انجا مذکور (اردو)
دیکھو (از و تا این بسیار نیست)

بسیاری | بقول بہار (۱) حاصل بالمصدر بسیار
(۲) بمعنی درازی مجاز است (نظامی ۵) ز
بسیاری راہ و گنج چنان ؎ سخن راند با کار سنج
چنان ؎ مؤلف عرض کند که بسیاریدن
مصدری نیست که این را بمعنی اوّل حاصل بالمصدر

دہم۔ یای مصدری معروف برلفظ بسیار زیادہ شدہ معنی مصدری پیدا کردیعنی زیادتی واگر بیای مجہول گیریم (۳) مرادف بسی است کہ گذشت (صائب ملہ) دل من تیرہ زبسیاری گفتار شد است ہا زبس پریشان نفس آئینہ من تار شدہ است ہا مخفی مباد کہ استعمال این بمعنی سوم بدون کلمہ از نمی شود کہ بعد این می آید برخلاف بسی کہ محتاج آن نیست چنانکہ بسیاری از مردم خبر ندارند" (اردو) (۱) زیادتی مؤنث (۲) درازی۔ طوالت۔ مؤنث (۳) بہت سے

بسیار یخ بکار خواہد رفت | مقولہ۔ صاحب بحر گوید کہ بمعنی بسیار سعی مشقت بجا باید آورد۔ بہار بذکر ہمین معنی گوید کہ۔ چہ یخ بکار رفتن صرف شدن آنست و یخ جائی صرف شود کہ گرمی و حرارت بسیار حادث شود چون حرکت و سعی موجب احداث حرارت است از ین جہت این تمثیل کنایۃً استعمال می شود صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ ہر سہ پی بہ حقیقت نبردہ اند و سکندری خوردہ اند یخ را بکار آوردن دقت طلب است یعنی ہمچو آب ازو کار گرفتن آسان نیست بعد از انکہ آنرا بسی بشکنند و زیرہ ہایش آب شود بکار آب می آید پس فارسیان از ہمین دقت این مقولہ را قائم کردند معنی لفظی این (بسیار یخ صرف خواہد شد) و کنایہ از (بسیار زحمت و دقت پیش خواہد شد) و (بسیار سعی صرف خواہد شد) فارسیان چون کاری را دقت طلب می بینند گویند کہ "آغا درین کار بسیار یخ بکار خواہد رفت" یعنی سعی ہا بسیار صرف خواہد شد۔ نمی دانیم کہ ہر سہ محققین نازک خیال معنی متعدی چطور پیدا کردند و غور نکردند کہ لازم است فتأمل (اردو) بہت کوشش صرف ہوگی بہت دقت پیش ہوگی۔

(الف) بسیچ بقول جهانگیری با اوّل وثانی مکسور و یای مجهول بمعنی (۱) ساختگی و (۲) آماده شدن و قصد (حکیم فردوسی ؒ) نباید درنگ اندرین کار بسیچ ٭ کجا آمد آسانی اندر بسیچ ٭ (شرف شفروه ؒ) گرکند عزم جهانگیر بسیچ تاختن ٭ هفتمین چرخ بلندش اوّلین منزل بود ٭ صاحب برهان نسبت معنی اوّل گوید که کارساز بود و فرماید که ساخته شدن وخصوصاً کارسازی سفر و ذکر معنی دوم هم کرده گوید که (۳) کارسازی کننده را گویند و (۴) امر بمعنی هم یعنی کارسازی کن و آماده شو و گوید که بمعنی قصد و اراده هم فرماید که بفتح اوّل و ثانی نیز آمده۔ صاحب جامع همزبانش صاحب ناصری هم ذکر معنی اوّل و دوم و چارم کرده معنی سوم را گذاشت (نظامی ؒ) راه رو را بسیچ ره شرط است ٭ ناقه راندن زبیگه شرط است ٭ (انوری ؒ) نماز شام چو کردم بسیچ راه سفر ٭ ز در درآمدم آن ماه روی سیمین بر ٭ (مسعود سعد ؒ) بگشاد خون ز چشم من آن یار سیمبر ٭ چون بر بسیچ رفتن بستم همین کمر ٭ بهار گوید که بمعنی قصد و آهنگ مزید علیه بیچ است یا بیچ مخفف این و فرماید که بالفظ آوردن و کردن مستعمل (شیخ شیرازی ؒ) بیچ سخن گفتن آنگاه کن ٭ که دانی که در کار گیرد سخن ٭ استادش (خان آرزو) این سالغت را گذاشت و از درسی تحقیق محفوظ ماند صاحب فرهنگ فدائی که از علمای معاصر عجم است می فرماید که رخت بربستن و فراهمی سامان است برای کوچ مؤلف عرض کند که بیچارگان قاصر اند از عرض حقیقت حقیقت همان بداند که بیچ و مزید علیه آن بسیچ فارسی زبان است بمعنی (۱) ساز و سامان و (۲) قصد معنی مجازی که ساختگی حاصل بالمصدر است ساز و سامان اسم مصدر حقیقت است که محققین نازک خیال بر نزاکت معانی هر دو غور نکرده اند مصدر و بسیچیدن که می آید از همین اسم جامد وضع شده و معنی سوم بیان کرده برهان بدون سند است مدخور اعتبار نیست و اکثر سکندری می خورد درین و غور بینی فرماید که بسیچ که امر حاضر است

بائی افادهٔ معنی فاعل چگونه میکند. باشد که از سند انوری این معنی پیدا کرده تسامح اوست. انوری
بسیج را با بای معیت آورده است یعنی بمعنی (بقصد) و مدعی معنی سوم اوبا بمعنی قصد کننده گرفته حالا
عرض میشود نسبت معنی چهارم ضرورت بیانش نداشت که از مشتقات بسیجیدن است که می آید پس قدر
است تحقیقت این لغت و بیان مزید ماخذ به بسیچ می آید که با جیم فارسی است مخفی مباد که
سند فردوسی باعتبار قافیه متعلق به (بسیچ با جیم فارسی) است و. . . . .

(ب) **بسیج آوردن** | بمعنی (۱) ساز و سامان کردن از مستق است و از کلام شیخ شیراز (۲) بمعنی قصد کردن و از کلام فردوسی (بسیج کردن) (۱) بمعنی ساز و سامان کردن و (۲) قصد کردن هم. دیگر بسیچ (اردو) الف (۱) ساز و سامان مذکر (۲) قصد. مذکر (ب) (۱) ساز و سامان کرنا (۲) قصد کرنا.

(الف) **بسیجد** (الف) بقول برهان و هفت بروزن شکیبد یعنی کار سازی کند و آماده و مهیا
(ب) **بسیجنده** و قصد و اراده کند (ب) بقول برهان بروزن نویسنده شخصی را گویند که آماده
(ج) **بسیجیدن** و سامان کار سازی کند و آماده و مهیا ساز و قصد و اراده کننده هم و (ج) بقول برهان بروزن
(د) **بسیجیده** شکیبیدن یعنی سامان کردن و ساز سفر نمودن و کارها را آراسته و مهیا و آماده
کردن بمعنی قصد و اراده و آهنگ نمودن هم صاحب سروری گوید که ساز گار کردن است
(شیخ نظامی) بباید بسیجیدن این کار را نه چیره شدن تیغ پیکار را صاحب بحر عجم زبان برهان
در فرماید که کامل التصریف است مضارع این بسیجد و (د) بقول برهان و هفت بروزن شکیبیده
بمعنی سامان و کار سازی کرده شده و ساخته و آماده گردیده و قصد و اراده نموده مولف عرض کند
که (ج) مصدر جعلی مرکب از بسیج که گذشت و یای معروف و علامت مصدر (دن) اهل لسان

مصدر جعلی و با صول ما که بر لغت (اسم مصدر) بیان کرده ایم مصدر اصلی است که اسم مصدرش ... از فارسی زبان است و معنی حقیقی این (۱) ساز و سامان کردن و (۲) قصد و اراده نمودن که باین دو معنی اسمی در اسم مصدر هم گذشت پس (الف) مضارع و (ب) اسم فاعل و (د) اسم مفعول این است صاحب برهان اگر از مشتقات این خبر دار می بود ذکرش نمی کرد و در معنی الف و ب و د اشاره مصدر می نمود ورنه چه ضرورت داشت که با وجود بیان مصدر ذکر مشتقات هم کند و اگر ضرورت بود چرا ماضی و مستقبل وغیره را گذاشت ـ صراحت ماخذ این بر بسیج می آید (اردو) (ج) (۱) سامان کرنا (۲) قصد و اراده کرنا (الف) اسی کا مضارع اور (ب) اسی کا اسم فاعل اور (د) اسم مفعول ہے۔

بسیج بقول سروری بوزن پسیچ بمعنی ساز کار ها (سعدی ـه) بسیج سفر کردم اندر نفس ٭ بیابان گرفتم چو مرغ قفس ٭ و بمعنی اراده ساز گار (فردوسی ـه) بدو گفت روز و شب اندیشه بسیج ٭ اگر هوشیاری تو رفتن بسیج ٭ و فرماید که بمعنی فاعل نیز یعنی سازنده کننده (نظامی ـه) ترازوی گردون گردش بسیج ٭ نه ارزد نماند بسنجیده هیچ ٭ صاحب رشیدی بر ساختگی و آمادگی قانع ـ خان آرزو در سراج معنی با رشیدی متفق و بقول فرسی گویا که سه هده جزو کلمه ظاهر می شود و لیکن به نسبت آن هم مستقل و تحقیق خود را پیش می کند که بای زائد است و عجب می کند از رشیدی که در باب با و سین هر دو جا آورده می فرماید که شاید در لغت پنداشت والا اشعاری بدان می کرد (انتهی) **مولف عرض کند** که بسیج با جیم عربی در آخرش گذشت و ما نهایت سعی خان آرزو را تلاش کردیم تا می دیدیم که تلاش طبیعت چه می فرماید حالا می نویسیم او که اگر بیچاره رشیدی بسیج و بسیچ هر دو را بجای خودش نوشت چه خطا کرد محققین زبان دان هم تکمیل هر دو کرده اند و ... سراکثر تحقیقش را معتبر می دانی بسیچ را اصل ...

اندرینصورت بسیج مخفّفش باشد و بعض محقّقین
بسیج را اصل دانند و بسیج را مزید علیهش و ما هم با
ایشان اتّفاق داریم اندرینصورت اگر رشیدی ذکر
هردو در ردیف با و سین کرد چه خطا کرد تو خود نمی
دانی که این مبدّل بسیج است که به جیم عربی گذشت
چنانکه پچپچه و پچوچه و آن مزید علیه بسیج به جیم
عربی که بجایش می آید و اینهم ندانی که بسیج در اصل
بسیز بود به زای هوّز در آخر که بر سبیل تبدیل بسیج
شد چنانکه سوز و سوج و خبر نداری ازین که
اصل بسیز ساز بود بمعنی سامان - الفش بدل شد
به تحتانی چنانکه آکدش و یکدش و ارمغان و یرمغان
و فرق نمی کنی در اسم مصدر و حاصل بالمصدر ازینجاست
که درینی این سکندری خورده که ساختگی و آمادگی
نوشته چرا که این اسم مصدر است بمعنی (۱)
مطلق ساز و سامان موافق ماخذ و بمجاز (۲) بمعنی
قصد و اراده هم مستعمل و مصدر بسیجیدن که می آید
وضع شده ازهمین و امر حاضر آن هم بر وزنش اسم

مصدر است بقاعده فارسی زبان و همین را صاحب
سروری بمعنی (۲) قرار داده است تسامح صاحب
سروری است که بمعنی فاعل نوشت و خبر ندارد
از قواعد زبان خود که اینمعنی بدون ترکیب امر حاضر
با اسمی حاصل نمی شود که اسم فاعل ترکیبی نام دارد و در
سند نظامی (گردش بسیج) همان اسم فاعل ترکیبی است
وارسته مذکور در مجرّد بسیج معنی فاعلی اصلا نیست
این است حقیقت - و تحقیق محقّقین زباندان و
هندیان (اردو) دیکهو بسیج -

بسیج آوردن | استعمال بمعنی (۱) ساز و سامان
کردن و (۲) قصد و آهنگ نمودن - آصفی بذیل
بسیج سند این از کلام نظامی نقل کرده (سه)
مخزن آوردم اوّل بسیج * کسی نکردم در انکار
هیچ * مؤلّف عرض کند که همین مصدر با جیم
عربی هم گذشت (اردو) دیکهو بسیج کردن -

(الف) **بسیچان** | بقول سروری به جیم فارسی
بوزن خطیبان بمعنی سازکارکنان (حکیم فردوسی (سه)

زشرم گنہ پاک بیچان شدند ٭ سبک بر بہانہ بسیچان شدند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ آغا این اسم جامد نیست بلکہ اسم حال است از بسیچیدن کہ می آید و ذکر اسم حال ضرورت نداشت کہ مشتقات مصادر را بیان کردن تحصیل حاصل وانچہ قابل بیان است بوثیقہ ہمین یک سند ....

(ب) **بسیچان شدن** | است واین مصدریست مرکب کہ فارسیان اسم حال مصدر بسیچیدن را با مصدر شدن مرکب کردہ اند و بمعنی آمادہ شدن استعمال کردہ اند - ہمین مقصدشان از مصدر بسیچیدن حاصل می شد ولیکن محاورۂ زبان متقاضی آنست کہ (ب) را ذکر کنیم (اردو) (الف) سازوسامان کرنے والا (ب) دیکھو بسیچیدن -

بسیچد | بقول سروری بہ جیم فارسی بوزن بکشید یعنی ساز کار می کند (استاد دقیقی ـــ) کنون زم کردان بسیچد ہمی ٭ سر از رامی و تدبیر پیچد ہمی ٭ مؤلف عرض کند کہ چرا نمی فرمائی کہ مضارع بسیچیدن است بہمہ معانی او (اردو) دیکھو بسیچیدن یہ اسکا مضارع ہے

بسیچ کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندش می گوید کہ بمعنی (۱) ساختہ سامان کردن و (۲) قصد کردن ہم سند این از کلام شیخ شیراز بر (بسیچ کردن) بہ جیم عربی گذشت اگر بعض محققین در کلام سعدی این را بہ جیم فارسی ملاحظہ کردہ باشند عیبی ندارد کہ ہر دو یکی است چنانچہ بر (بسیچ) نوشتہ ایم ٭ (اردو) دیکھو بسیچ کردن

بسیچندہ | بقول سروری - اسم فاعل است **مؤلف** عرض کند کہ مقصود آغا جز این نباشد کہ اسم فاعل مصدر بسیچیدن کہ می آید پس می پرسیم ازو کہ ضرورت بیان مشتقات چہ بود (اردو) دیکھو بسیچیدن یہ اسکا اسم فاعل ہے جملہ معانی کے ساتھ -

بسیچیدن | بقول بحرہان بسیجیدن کہ بہ جیم عربی گذشت (سالم التصریف) صاحب موارد ہم ذکر این کردہ و بشش معانی آوردہ (۱) میل کردن (نظامی ـــ) نظامی بخاموشکاری بسیچ ٭ بگفتار

بیان کردہ صاحب سوار و بامعنی چہارمش استشہاد دارد
پس ضرورت نبود که علیحده قائمش کند این است
حقیقت این مصدر و تحقیق محققین (اردو) بسپیدن

بسپیده | بقول سروری بجیم فارسی بوزن
شکیبیده بمعنی ساز کار کرده (شاعر) بسپیده ام
که آمدم ز دنبال تو من بهندوستان مؤلف
عرض کند که آغا چه می فرمائی بسپیده اسم مفعول
بسپیدن است بمعنی ساز و سامان و قصد کرده
شده و (بسپیده بود) ماضی بعید بسپیدن مصدر
و این سند آنست معلوم می شود که بسپیده را اسم
جامد دانسته ورنه چرا اشاره اسم مفعول نه کردی
و چرا سند ماضی بعید را برای اسم مفعول آوردی
این است طرز تحقیق محققین با نام و نشان و الحال
که از مشتقات مصادر مثل اسم جامد گرفته می شود
بسند غیر متعلق استشهاد (اردو) بسپیدن کا اسم
مفعول اور مثال دونوں معنوں پر۔

بسیر آمدن | از چیزی — مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر (۱) بمعنی ملول شدن و (۲) بتنگ
آمدن و (۳) بے نیاز شدن و آسوده شدن از
چیزی مؤلف عرض کند که خلاف قیاس
نیست ولیکن نظر بسکوت دیگر محققین و مآثر
عجم از معنی دوم و سوم طالب سند استعمال
می باشیم و بمعنی دوم از زبان معاصرین عجم شنیده
ایم (اردو) (۱) ملول ہونا (۲) تنگ ہونا۔ بیزار
ہونا (۳) بے نیاز ہونا۔ سیر ہونا۔ کسی چیز سے۔

بسیط | بقول انند بالفتح و کسر ثانی و طای
حطی لغت عرب است بمعنی گسترده و زمین فراخ
و مرد فراخ زبان و بحر سوم از عروض که وزن
آن مستفعلن فاعلن است بهشت مرتبه
و در اصطلاح حکما هر شئی که غیر مرکب و بقول
بعضی هر چیزی که جزو آن مشابه کل باشد چنانکه
آب و خاک و آتش و باد علیحده مؤلف
عرض کند که فارسیان بترکیب فارسی استعمال
این (۱) بمعنی بسیط فراخ و فراخی کرده آنچنانکه بسیط

باغ وبسیط خاک وبسیط زمین (انوری ؎)
آن بر بسیط باغ گذاران خوش خرام ٭ چون
برزمین آینه گون ناقه وجمل ٭ (وله ؎) آمدم که
رخم ویوکتی بر بسیط خاک ٭ از ترکش گهر کش خود
یک شهاب خواه ٭ (وله ؎) بر استقامت حال
تو بر بسیط زمین ٭ بر آسمان کف کف غضب
کرده دعا گو (۳) برای بحر عروض که تعریفش
بالا گذشت در فارسی زبان همین اسم عربی مستعمل است
ازینجاست که ما این را داخل موضوع خود نمودیم
وعروضیان این بحر را نظر به وسعت او بدین اسم
موسوم کرده اند وفارسیان ....

(ب) **بسیط شدن** | بمعنی وسیع شدن
استعمال کرده اند (انوری ؎) تو ای که سایه عدل
چنان بسیط شده ٭ که رخنه کردن آن مشکل است
بر خورشید ٭ (اردو) (الف) (۱) فراخ -
کشاده - (فراخی - کشادگی - مؤنث (۲) بسیط
بقول آصفیہ عروض کی تیسری بحر جسکے وزن
وزن میں مستفعلن فاعلن - آٹھ بار کہتے ہیں
(ب) وسیع ہونا -

بسیط مسبّع | اصطلاح - بقول بحر زمین
باعتبار هفت اقلیم واین کنایه باشد ولبس صاحب
غیاث هم ذکر این کرده همزبان بحر **مؤلف**
عرض کند که طرز بیان بحر و محققین خوش نمی نماید
این کنایه است از برای هفت اقلیم دنیا وضرورت
ذکر زمین ندارد - اگرچه درین مرکب بحر ولغت
عرب است ولیکن بترکیب توصیفی فارسی واقع
شده (اردو) هفت اقلیم - مؤنث - دیکھو (این هفت جزیره)

بسیلاب دادن | مصدر اصطلاحی - بقول
بحر در آب فرو بردن بهار گوید که یعنی غرق کردن
(میرزا صائب ؎) گرد برخی آرد از رنگین لباسان
چشم شور ٭ داد شبنم دفتر گل را بسیلاب نظر ٭
مؤلف عرض کند که موافق قیاس است
و آصفیہ بهار بهره از بحر (اردو) غرق کرنا
بہا دینا -

بسیل خوردن | مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی سرکلہ زدن بہ سیل (ظہوری ے) سبزد کہ پردۂ دیدن بسیل گرچہ خوردہ چراکہ نائرہ دیدہای سرشکست (اردو) سیل سے ٹکرانا ۔ ٹکر کھانا ۔ لڑجانا ۔

بسیلہ | بقول برہان بفتح اوّل بروزن وسیلہ نوعی از باقلای صحرائی کہ کوچک تر از باقلای خوردنی باشد اگر زنان بپزند و بخورند شیر ایشان زیادہ شود صاحبان ناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب محیط بر بسیلا گوید کہ لغت مصری است نوعی از جلبان بزرگ دانہ ۔ سبز رنگ و نزد اہل مصر افضل از جلبان و گویند کہ آن ترمس است وگویند کہ خلّر بری است و بر ترمس می فرماید کہ بفارسی باقلای مصری یا شامی یا رومی نامند و بیونانی امارس و بہ ہندی جھاکر و بقول شیخ گرم در اوّل و خشک در دوم ۔ جالی و محلل بلا لذع ۔ عسر الہضم ۔ مولد خلط خام در عروق و منافع دارد ۔ (الخ) و بر خلّر گوید کہ ہمان مٹر کابلی و جلبان **مؤلف** عرض کند کہ ہمان بسیلہ کہ بجایش گذشت ولفظاً لغت مصری است و عجمی نیست کہ آن مخفف این باشد بائی حا صراحت کامل بر بسلہ مذکور شد (اردو) دیکھو بسلہ ۔

بسیم | بقول برہان بروزن نسیم بزبان زند و پازند خوش مزہ و خوش لذت را گویند صاحب جہانگیری ہم در ملحقات ذکر این کردہ وصاحب ناصری ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ عجمی نیست کہ فارسیان قدیم از لغت عرب بسیس کہ طعامی را نام است بزیادت میم تخصیص بمعنی مفرس کردہ باشند واللہ اعلم صاحبان انند و غیاث و ہفت ہم ذکر این کردہ اند (اردو) خوش مزہ ۔ خوش ذائقہ ۔

بسینہ زدن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار قائم کردن

بر سینہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است از قبیل گل بر ستار زدن (اردو) سینہ پر گلگانا

بسی نیست | اصطلاح بقول دہند بمعنی بسیار نیست یعنی راہ بسیار نیست **مؤلف** عرض کند کہ این معنی را خلاف محاورہ و خلاف قیاس دانیم (اردو) راہ بہت نہیں ہے۔

باے موحدہ باشین معجمہ

بش | بالفتح بقول وارستہ و رشیدی و ناصری و جامع و سراج (۱) بند ہر چیز مطلقاً و بند ہای آہن و نقرہ و برنج کہ بر مفاصل صندوق و امثال آن نصب کنند خصوصاً (ظفر در حقیقت پالکی ممدوح گوید فقرہ) بش سیمین ہلال اگر قابل میخ آن بودی مہرہ بہ پیدا شعاع طرفینش را سوراخ نمودی"۔ (فردوسی ع) مرا گفت بگرفتمش زیر کش ز ماہی بر کمر ساختم پنجہ بش و (نظامی ع) نہ منع دید و نہ رد و نہ قفل دید و نہ بش **مؤلف** عرض کند کہ اصل این بہ بای فارسی پش است و آن مخفف پشم بمعنی مطلق موے و کاکل مستعمل کہ بہ معنی سوم می آید و بند مطلقاً و بند آہن وغیرہ خصوصاً مجازش بالای صندوق یا پشت در برای استواری می زنند۔ مشابہ کاکل است (اردو) بندھن بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بند مطلقاً (پتّی۔ لوہے یا پیتل وغیرہ کی) آہنی پتّی جو صندوق یا دروازوں کے جوڑ پہ استواری اور مضبوطی کیلئے لگاتے ہیں۔

(۲) بش۔ بفتح اوّل و سکون ثانی بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج زراعتی کہ بآب باران حاصل دہد و فرماید کہ آنرا نخس ہم گویند۔ صاحب ناصری می فرماید کہ نخس لغت عربی است بہ ہمین معنی **مؤلف** عرض کند کہ بدین معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم کہ آنرا در اصطلاح دکن خریف نامند کہ مخفف (کاشت خریف) است و قیاس می خواہد کہ این مخفف کاشت باشد

کہ بتخفیف لفظ اوّل کاشتہ و بتخفیف الف و رای مہملہ از بارش اسم جامد قرار دادند (اردو) وہ زراعت جو صرف بارش کے پانی سے ہو یعنی بوئی جسکو دکن میں خریف کہتے ہیں اور یہ (کاشت خریف) کا مخفف ہے۔

(۳) بش۔ بقول برہان و جامع بضمّ اوّل کاکل آدمی خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی و برہان ذکر این کردہ گوید کہ تحقیق بدین معنی بفتح بای فارسی پش است کہ فش مبدّل آنست مؤلّف عرض کند کہ ما صاحب جامع را کہ از اہل زبانست معتبر تر از خان آرزو دانیم و تصدیقش برای این معنی سند دانیم و بہ تحقیق ما مبدّل پش است چنانکہ تپ و تب و پش کہ بجا بش می آید مخفف پشم و استعمالش بجاز برای کاکل است و بس و آنچہ بچ بہ ہمین معنی بمعنی دوم گذشت مبدّل این باشد اگرچہ ذکر این ماخذ در انجا نکردہ ایم کہ شین معجمہ با جیم فارسی بدل میشود چنانکہ کاشی و کاچی (اردو) کاکل دیکھو بچ کے دوسرے معنے۔

(۴) بش۔ بقول برہان و جامع بضمّ اوّل موی گردن و دنبال اسپ و فرماید کہ باین معنی بفتح بای فارسی ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج با بای فارسی صحیح داند و گوید کہ مبدّل آن فش است مؤلّف عرض کند ما حقیقت ماخذ این بر معنی سوم بیان کردہ ایم و این مجاز آن است (اردو) ایال بقول امیر۔ اردو (یال فارسی) گھوڑے کی گردن کے بڑے بڑے بال۔

(۵) بش۔ بقول برہان و جامع بالضمّ بمعنی ناقص و ناتمام مؤلّف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبانست اسم جامد فارسی قدیم دانیم۔ حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است۔ (اردو) ناقص۔ ناتمام۔

(۶) بش۔ بقول برہان بکسر اوّل امر بر دادن یعنی بدہ بش مؤلّف عرض کند کہ وای برین طرح

تحقیق حاشا که امر مصدر ردادن باشد اگر سند استعمال اینمعنی پیش شود توانیم گفت که مخفف بدهش به حذف دال مهمله و های هوز باشد. معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان گستا (اردو) اسکو دے (۲) بش. بقول جامع بکسر اوّل بمعنی باد و مثلاً "بش بگو" یعنی باد بگو **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و صاحب جامع از صاحبان زبانست معاصرین عجم اگرچه استعمال این نمی کنند و بر زبان ندارند لیکن موافق قیاس است که مرادف باد و مخفف (بهش) باشد (اردو) اُسکو۔

بشاخ چادر افگندن | اصطلاح بقول بهار یکسو کردن زنان رعنای خود نما چادر را تا عرض حسن ترکیب و تناسب اعضا و تقطیع خود دهند (میر صیدی ...) از شگوفه هر طرف گشته نهالی جلوه گر // چون پریزادان چادر ها بشاخ انداخته **مؤلف** عرض کند که مقصود بهار همین قدر می نماید که زنان رعنا چادر خود را بر شاخ درخت انداخته بی برقعه می شوند تا عرض حسن کنند ولیکن فارسیان این مصدر اصطلاحی را بدین معنی استعمال نکرده اند مقصود شان از عرض عادت پریزادان است که چون بسیر باغ روند چادر ها بر شاخ های درختان آویزند و داخل آن محلی بالطبع و بی نقاب می شوند و چادر از هوا حرکت کند و جلوهٔ حسن - زیر چادر از هر سو ظاهر می شود. پس این مصدر کنایه ایست از عرض حسن کردن دیگر هیچ (اردو) عرض حسن کرنا۔ کسی آڑسے اپنا حسن دکھانا۔ دکن میں (پردے کی آڑسے جھانکا جھونکی کرنا) کہتے ہیں۔ "پردے سے جھانک بازی"

بشار | بقول سروری و جامع بوزن بهار (۱) بمعنی نیم کوفت و صاحب جهانگیری بمعنی زرکوب و سیم کوب هم گفته و صاحب رشیدی همزبانش. صاحب برهان گوید که هر چیز طلا کوب و نقره کوب

وفرماید که بجمل معانی بکسر و فتح اوّل آمده وصاحب جامع هم تائید هر دو اعراب می کند۔ صاحب ناصری
بذکر همین معنی گوید که مبدّل فشار باشد چه سیم وزر را در آهن یا پولادی افشرد و چیز زرکوب وسیم کوب بطور
مفعولیت است نه فاعلیت یعنی زرکوب شده۔ آن نیز با افشردن مناسب است که بزور و قوت سیم و
زر را در آهن فرو می کنند و فشردن بمعنی فرو کردن است و باز گوید که گاهی زرکوب بمعنی فاعل یعنی کوبندهٔ
زر اطلاق می شود۔ خان آرزو در سراج می فرماید که آنچه صاحبان رشیدی و جهانگیری و برهان بمعنی زرکوب
وسیمکوب نوشته اند که صاحب صنعت باشد در هیچ فرهنگ معتبره دیده نشد۔ پس صحیح همان است که توسی
گفته یعنی (سیم کوفت) **مؤلف** عرض کند که فشار اسم مصدر فشاردن است که می آید و معنی این
اسم جامد ضغطه واز همین است (فشار قبر) صاحب برهان این را بجای خودش بمعنی فشردن آورده
(قوت بیان ندارد) که برای اسم جامد معنی مصدری نگارد و فارسیان مبدّل همین فشار یعنی پشار زر را
برائی نیم کوفت سیم وزر استعمال کردند که من وجه فشار آهن برای سیم وزر است که سیم وزر را در خلائیست
آهن می نشانند تا آنکه خلا لبخشی پر شود تا فرو نریزد صاحب ناصری قاعدهٔ فارسی زبان نداند ازینجا
که ذکر مفعولیت وفاعلیت کرده۔ چرا نمی گوید که (زرکوب) اسم مفعول ترکیبی است و هر چه او نوشت
مقصودش همانست که ما صراحتش کرده ایم ولیکن او از پریشان بیانی خود راه به ترکستان می برد
وخان آرزو اسم مفعول ترکیبی را فراموش کرد ازینجاست که بر صاحبان رشیدی و جهانگیری و برهان
اعتراض می کند و نمی داند که اگر این هر سه محققین زرکوب وسیمکوب بمعنی مفعولی نوشته اند چه خطا کرده اند
که مقصود محققین از زر کوفته وسیم کوفته (اسم مفعول) ترکیبی است اگر از همین دو لفظ معنی اسم فاعل
ترکیبی پیدا کنیم البته بمعنی صاحب صنعت باشد ولیکن هیچ ضرورت ندارد که درینجا بمعنی اسم فاعل

ترکیبی گیرسیم و نہ محققین بالا گرفتہ اند وای بر وکہ (سیم کوفت) رابقول توسی صحیح داند می پرسیم از وکہ در (سیم کوب) و (سیم کوفت) چہ فرق است کوفتن و کوبیدن ہر دو آمدہ قاعدۂ فارسی می گوید کہ (سیم کوب) اسم فاعل و معقول ترکیبی است پس آنچہ محققین بالا (سیم کوب) را در معنی بشار اسم مفعول ترکیبی آوردہ اند اصلا غلط نیست (اردو) کوفت بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث لوہے پر سونا چاندی چڑھانے کا کام جیسا گجرات اور جالندھر میں ہوتا ہے۔

(۴) بشار بقول سروری و جامع بحوالہ النسخۂ وفائی بمعنی لمس (فرخی ع) ہنوز پیشتر ور و سیان بطوع نکردہ رکاب او را نیکو بدست خویش بشار۔ صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ صاحب برہان فرماید کہ لمس و لامسہ و سودن دست یا عضوی بر عضو دیگر۔ و بقول ناصری دست سودن بچیزی و فرماید کہ مبدل فشار باشد کہ بمعنی زور آوردن و فشردن است و گوید کہ در شعر فرخی ہمین معنی درست می شود چہ رسم بود کہ چاکران باستقبال موالی خود از سلاطین و امرای رفتہ اند و رکاب او را می بوسیدہ اند و با دست می سودہ اند و می افشردہ اند و در رکاب او می رفتہ اند و بجای رکابدار خود را جلوہ می دادہ اند خان آرزو بذکر این گوید کہ این بسین مہملہ گذشت و بحوالہ شمس فخری فرماید کہ بیت فرخی نہ برای معنی لمس است و نہ برای معنی سیم کوفت و خیال خود ظاہر می کند کہ بمعنی لمس واضح تر است مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ در کلام فرخی (بشار کردن) بمعنی لمس کردن و دست بچیزی نہادن است و رسم است کہ خدام در سواری امرا دست بر رکابش دارند و ہمچنین امرا در سواری شاہان ولیکن عجب است از ناصری کہ برای متعلق کردن این لفظ با فشار (چنانکہ دعای اوست) رسم افشردن رکاب بیان می کند و نمی داند کہ افشردن رکاب اصلا

محاوره عجم نیست پس ما چرا نمی گوییم که مجاز معنی حقیقی فشار است که صراحتش بر معنی اوّل گذشت که در افشردن و فشردن چیزی وجود لمس موجود است پس اگر لفظ فشار و مبدّلش بشار را بر سبیل مجاز بمعنی لمس گیریم و (بشار کردن رکاب) را بمعنی مس کردن رکاب و دست بر رکاب داشتن عیبی نیست کلام فرخی سند این استعمال و قول سروری و جامع که از اهل زبانند اعتبار را شاید آنچه خان آرزو (بسار) را به سین مهمله درست داند ما همدر انجا حقیقتش بیان کرده ایم که ادعای او غلط است و همانجا گفته ایم که اگر سند استعمالش پیش شود توانیم گفت که آن مبدّل همین بشار باشد (اردو) چھونا۔ مس کرنا۔ کا حاصل بالمصدر۔ مس۔ مذکّر۔

(۳) بشار۔ بقول جامع و سروری) بمعنی گرفتار و پابند (مقصود سعد) امروز بت پرستان هستند بیگیان بود در بشها خریده و در غاره ابشار بود (امیر خسرو) هر ضعیفی کی جهد از پای بند آید شود گل بود پیل بیچاره شود چون در وحل گردد بشار بود صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده (وله) بشر مباد که گردد بدست حرص اسیر بگس مباد که ماند میان شهد بشار بود صاحب رشیدی هم این را آورده و بقول ناصری عاجز و گرفتار و فرماید که تبدیل فشار باشد و گوید که استخلاص مگس که در شهد فروشد و پیل که در وحل فرو شد صعب خواهد بود خان آرزو در سراج گوید که بمعنی پابند و درمانده مرکّب از بش بمعنی بند و آر که کلمه نسبت است پس بفتح اوّل باید مؤلف عرض کند که اسم مفعول ترکیبی هم توان گرفت بمعنی بند آورده شده و کنایه از گرفتار مرکّب از بش و آر و آر امر حاضر است از مصدر آوردن و مخفّف آور و این بهتر است از ماخذ بیان کردهٔ ناصری که بالا مذکور شد مخفی مباد که از سند امیر خسرو (بشار گردیدن) بمعنی گرفتار شدن و مقیّد گردیدن پیدا است

وہمچنین از کلام ثانیش (بشار ماندن) بمعنی مقید ماندن (اردو) گرفتار۔
(۴) بشار بقول سروری بحوالۂ صاحب تحفہ و شمس فخری و بقول جہانگیری و ناصری و جامع بمعنی نثار (شمس فخری ؎) بشیر باد صبا مژدۂ گل آورد دست ها همی فشاند در پالیش ابر و شاخ بشارها (تاج الدین بخاری ؎) صاحبا هر نکته تو به زگنج و سیم و زرها لعل و مروارید بر لعل گهر بارت بشارها صاحب رشیدی بذکر این گوید که در شعر تاج الدین بخاری شاید که نثار را به تصحیف بشار خوانده باشد و فرماید که در فرهنگها بدین معنی بکسر با گفته و در سروری بفتح با صاحب ناصری بذکر این معنی تائید خیال رشیدی نسبت کلام تاج الدین بخاری می کند و می فرماید که نثار با وجود درستی قافیه و معنی و مشابهت لفظ غریب است که نثار نگوید و بشار گوید که لغتے است غیر معروف و فرماید که حق اینست که بشار تصحیف و تبدیل فشار است چه پشار بابای فارسی با فا زود تبدیل می یابد و فشار بمعنی زور آوردن و فشردن۔ خان آرزو در سراج بذکر این نقل خیال رشیدی کرده که نثار باشد مؤلف عرض کند که شان محققین نیست که از سهل انگاری اصلاحی در کلام قدما کنند هرگاه محققین اهل زبان این را بمعنی نثار آورده اند۔ وجهی نیست که ما قیاس خود قائم کنیم که در کلام تاج الدین نثار باشد و بشار نباشد۔ اگر نثار اسم جامد است بشار هم مرادف اوست۔ تاج الدین اهل زبان۔ مجبور نیست که بشار را گذارد و نثار را نگارد آنانکه در تحقیق لغات جگر کاوی نمی کنند همین قسم دفع الوقتی می کنند چنانکه رشیدی و ناصری و خان آرزو کرده اند۔ ما می گوئیم که این اسم جامد فارسی زبان است و مرادف نثار و عجبی نیست که اصل این به بای فارسی (پشار) باشد و این مبدل آن چنانکه تپ و تب و پیش بقول برهان

مخفّفش پیش است و آر مخفّف آور که امر حاضر آوردن است پس پیشار اسم مفعول ترکیبی است بمعنی پیش آورده شده و کنایه از نثار که چیزی که نثار کنند یعنی تصدّق نمایند بعد ازانکه بر سر و پای ممدوح وور دهند پیش می اندازند همین است رسم و آئین نثار و تصدّق نمی دانیم که اراده واضعین لغت چه بود این قیاسی است که دلش قبول می کند وَاللهُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ الْحَالِ بِاَیِّ حَالٍ فشار را ازین هیچ تعلّقی نیست (اردو) نثار۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکّر۔ نچھاور بکھیر وہ چیز جو بطور صدقہ کسی شخص کے سر پر سے بکھیری جائے۔

(۵) بشار۔ بقول سروری وامانده وبقول جامع و برهان مانده وکوفته **مؤلّف** عرض کند که مجاز معنی سوم است که گرفتار هم مانده وکوفته باشد۔ اینمعنی را صاحب جامع جدا کرده است از معنی سوم (اردو) ماندہ۔ عاجز۔

بشارت | بقول بهار بالکسر و بالضّم مژده و بالفتح شاد شدن و فرماید که بالفظ دادن و زدن و نمودن و دگانی مستعمل **مؤلّف** عرض کند که لغت عرب است وبقول منتخب بالکسر مژده دادن و مژده بهر دو معنی و فرماید که بضمّ نیز آمده پس فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر بترکیب فارسی استعمال این کرده اند که در ملحقات می آید (اردو) بشارت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنّث۔ نوید۔ خوشخبری۔ مژده۔

بشارت آوردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که بمعنی حقیقی مژده آوردن است (رہائی آملی ؎)
مبشر از پی آن کین بشارت آرد زود ٭ روا بود که دو منزل یکی کند در راه ٭ (اردو) خوشخبری لانا۔

بشارت بردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که بمعنی حقیقی بردن نوید باشد (حافظ شیراز ؎)

بشارت بہ بکوی میفروشان ؎ کہ حافظ توبہ از زہد ریا کرد ؎ (اردو) خوشخبری لیجانا۔

بشارت بودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی رسیدن نوید است (سالک یزدی ؎) از دعا بہ اسیران قفس باد بشارت ؎ کہ بیضہ بیک منزلی دام رسیدیم ؎ (اردو) خوشخبری ہونا۔ خوشخبری پہنچنا۔

بشارت دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی بشارت رساندن است (حافظ شیرازی ؎) خوبان پارسی گو بخشندگان عمرند ؎ ساقی بدہ بشارت پیران پارسا را ؎ (اردو) خوشخبری پہنچانا۔

بشارت رساندن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است مرادف بشارت دادن (عالی شیرازی ؎) بشنو آن کنطبند مرتبہ این مرتبہ فرمود حالا زو دبیا شو و بشارت برسان ؎ (اردو) دیکھو بشارت دادن۔

بشارت زدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بشارت رساندن است (انوری ؎) رو بشارت بزن کہ گشت یکی ؎ با غلام خود آن امیر امروز ؎ (اردو) دیکھو بشارت رساندن۔

بشارت شنیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی شنیدن مژدہ و نوید (ناظم ہراتی ؎) چو شنید این بشارت رفت از ہوش ؎ ولی در دل کہ شورش بود در جوش ؎ (اردو) خوشخبری سننا۔

بشارت طلبیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی خواستن بشارت است (ملا برجا چی ؎) گر بشارت طلبد نور حقش پیش آید ؎ در دلایت ... ملک سکندر گیرد (اردو) خوشخبری چاہنا۔

(الف) **بشارت کشان** | مصدر اصطلاحی۔

بقول بہار بفتح کاف تازی مبشران (مژدہ رسانان (نظامی ع) خبر گرم شد در خراسان و روم ، کہ گشتند بیگانہ بوم و بر ، بہر شہری از شادی فتح شاہ ، بشارت کشان کشادند راہ ، صاحب آصفی باستناد ہمین شعر .....

(ب) **بشارت کشیدن** | را قائم کردہ از معنی رسانیدن بشارت مؤلف عرض کند کہ مرادف بشارت بردن است (اردو) الف خوشخبری پہنچانے والے (ب) دیکھو بشارت بردن ۔

بشارت گر | اصطلاح بمعنی آرندہ نوید و نوید دہندہ مژدہ (انوری ع) نامہ فتح تو سیارہ بآفاق سپرد ، کہ بشارت گر فتح تو نشاید بشری ، (اردو) خوشخبری لانے والا ۔ دینے والا ۔

بشارت نمودن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف بشارت رساندن است (حمید رازی ع) یعقوب را نشاط زیوسف فزودہ اند ، داؤد را بشارتی از جم نمودہ اند ، (اردو) دیکھو بشارت رساندن ۔

بشارود | بقول صاحب شمس (در فارسی) بای بالضم و واو مفتوح و رای ساکن زمین پشتہ پشتہ مؤلف عرض کند کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند محققین فارسی زبان ترک کردہ اند مجرد قول محقق بی تحقیق اعتبار را نشاید خیال می کنیم کہ لغت (بشاورد) را کہ ہمین معنی می آید بتصحیف قائم کردہ است اگر سند استعمال پیش می شد بر لبعض می توانیم گفت (اردو) وہ ناہموار زمین جس میں ٹیلے ہوں ۔ مؤنث ۔

بشاسب | بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بضم با و سکون شین بمعنی خواب باشد (اسدی ع) ہمی لختی بیآرامید بر بشاسب ، کہ بکوشد بآتش درخت گشاسب ، ... سروری فرماید کہ ... گشتاسب ہمان گشتاسب ... ہان گوید کہ ...

(بوشاسب) که ترجمهٔ آن بعربی نوم است - صاحب شمس این را به بای فارسی نوشته **مؤلف** عرض کند که این مرکب است از بوش و اسپ بوش بقول برهان بمعنی قدرت می آید که اسم جامد فارسی زبان است و اسپ بمعنی خورش و معنی لفظی این مرکب - قدرت اسپ و کنایه از نوم گویند که در جانوران چارپایه اسپ قدرت دارد بر خواب یعنی اگر اتفاق و موقع یابد اصلا بی خواب نیاید و ماه ها بدون خواب چاق و مصروف خدمت می باشد و چون موقع دست دهد هر وقت که خواهد بخسپد از ینجاست که فارسیان قدیم نوم را قدرت اسپ نام نهادند و درین اصطلاح بای فارسی بدل شده است بموحده چنانکه اسپ و اسب هر دو آمده و حالا استعمال این لغت متروک معاصرین عجم بزبان ندارند (اردو) نیند - دیکھو اروں -

بشام وبال اصطلاح - صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار گوید که بمعنی طعام شام با رقص چنانکه "بشام وبال موعودیم" **مؤلف** عرض کند که شام بمعنی طعام شام محاوره فرس است و بال لغت انگلیسی است یعنی رقص - کساد بازاری فارسی زبان است که معاصرین عجم لغت خود را با الفاظ السنهٔ غیر مخلوط کرده برباد می کنند - مخفی مباد که (پاکوبی) از برای رقص محاورهٔ زبان فارسی است اگر این مرکب بر خاطر عاطر گران کند لفظ مختصر رقص از ان شما است اگرچه عربی است اگر (شام و پاکوبی) پسند خاطر نبود (بشام ورقص) خوب بود پس آنانکه عوض این بر (شام وبال) تفاخر کنند وای بر ایشان که درد تباهی زبان خود ندارند واضح باد که ما ذکر این درینجا باتباع صاحب رهنما کرده ایم ورنه (شام وبال) در خور آن بود که در ردیف شین نقطه دار جایش دهیم - موحده درینجا بمعنی برائے باشد (اردو) ڈنر اور بال کے لئے یعنی رات کے کھانے اور ناچ کے لئے -

(الف) بشام وعده خواستن
(ب) بشام وعده خواسته ام

صاحب روزنامه بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر (ب) کرده گوید که معاصرین عجم بمعنی (دعوت شام داده ام) استعمال کنند **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست محاورهٔ لطیف است از اینکه درین روزها داعیان از مدعوان جواب قبول دعوت یا انکار تحریراً می گیرند این مقوله برای همین لطفی خاص دارد حق آنست که این مقوله نباشد بلکه باید که (بشام وعده خواستن) بمعنی دعوت شام دادن استعمال توانیم کرد ازینجاست که ما بر (الف) قائم کرده ایم (اردو) (الف) رات کے کھانے کی دعوت دینا شام کی دعوت دینا (ب) میں نے شام کی دعوت دی ہے

(الف) بشاور
(ب) بشاورد

الف ـ بقول جامع بضمّ اوّل بروزن مشاور زمین پشته پشته صاحبان برهان و هفت و رشیدی ذکر (ب) را بضمّ اوّل و فتح واو و سکون را و دال بی نقطه بهمین معنی کرده اند صاحب ناصری گوید که همان بشاوند که گذشت یکی ازین دو مصحّف است خان آرزو در سراج بذکر بشاوند کنایةً با ناصری متّفق **مؤلف** عرض کند که (الف) را مخفّف (ب) دانیم و (ب) بمعنی مخفّف (پشته آورد) که اصل این است بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه تپ و تب و فوقانی و های هوّز حذف شد بر سبیل تخفیف در محاوره معنی لفظی این زمینی که پشته آورده است یعنی پشته پشته مخفی مباد که آورد مخفّف آورده متحقّق و عجبی نیست که فارسیان این را مرکّب کرده باشند با لغت بشی بمعنی دوش یعنی زراعتی که آب باران حاصل دهد و آورد مخفّف آورده بمعنی حقیقیش و معنی لفظی این چیزی که (زراعت خریف حاصل می کند) کنایه باشد از زمین ناهموار و مشاهده کرده ایم که زمین خریف اکثر ناهموار می باشد و مثل زمین تری مسطح نمی باشد و آب دران قرار نمی گیرد هر قدر رطوبت از بارش گیرد بحق فصل خریف کفایت می کند والله اعلم که خیال واضعین لغت چه بود آنچه

ناصری و آمین گوئیش اشاره به بیتا دند کند و یکی را ازین هردو تصحیف داند چنین نیست که زحمت تحقیق نبرداشت ما بر هر دو لغت ماخذ را بیان کرده ایم هر دو لغت فارسی و مرادف یکدیگر است و بس (اردو) دیکهو بیتا وند۔

بشپاسپ بقول صاحب سراج بضم اوّل وفتح دوم بالف کشیده وسکون سین مهمله وبای ابجد مخفف بوشاسپ بمعنی خواب که بعربی نوم خوانند **مؤلف** گوید که از حلیه بیان کرده اش پیداست که موحدهٔ سوم از مقصودش خارج وکاتب تحقیق **مؤلف** را در معرض ملامت آورده و خود بالاتر است مطبع نولکشور است که برادرانش آشنا نامور کرده اند بطبع غلط این همان بشاسپ است که بجایش گذشت وصراحت ماخذش هم درینجا مذکور (اردو) دیکهو بشاسپ۔

بشبش بقول برهان بضم هر دو با وسکون هر دو شین (۱) برگ حنظل را گویند که خربزه روباه است و در عربی علقم خوانند و فرماید که بفتح اوّل وثالث هم آمده صاحب جامع گوید که درخت حنظل است که خربزه تلخ نام دارد و بقول محیط بعربی برگ حنظل و حنظل گوید که اسم عربی است و علقم و کسب نیز و بیونانی قولوا غریوس و قاقا و بسریانی قطلس و بشیرازی گوشت و بکرمانی خرزهره و بفارسی کبست و کبستو و بفارسی عامه تلخ هندوانه و خربزه تلخ و خربزه روباه و هندوانهٔ ابوجهل و بهندی اندراین کا پهل و مهاکال و در انگلیسی کالوسنته ثمر نباتی است و تخم و طعم این ثمر و آنچه اندر آنست و برگ نبات و شاخهای آن تلخ در نهایت تلخی۔ نر و ماده می باشد۔ گرم در سوم و بقولے در چهارم خشک در دوم۔ محلل۔ مقطع جذاب اخلاط از اعماق بدن و مسهل سودا و بلغم غلیظ خصوصاً از مفاصل و عصب (الخ) **مؤلف** عرض کند که اشاره این بر بشند و انجیر بغدادی گذشت و ما در اینجا صراحت

کامل نکردیم بوجہ اختلاف املّا ازینجاست کہ درینجا تلافی مافات کردہ ایم نسبت ماخذ این جزء این متحقق نشد کہ بمعنی اوّل لغت عرب است یکی از معاصرین عجم گفت کہ چیزے را کہ فارسیان ازان نفرت کنند بشبش بالکسر گویند عجبی نیست کہ نظر بر تنفر عوام الناس از تلخی ہر یک جزو این درخت سوم شد بدین نام و تصرف در اعراب تصرف زبان باشد معاصرین عجم این اسم را بر زبان ندارند شاید این اسم ہم تلخی باشد انچہ صاحب برہان برگ حنظل را بدین اسم مخصوص کردہ لغت فارسی نیست قول جامع معتبر تر از وست (اردو) (۱) اندراین کا پتّا۔ مذکر (۲) اندراین۔ دیکھو انجیر بغدادی۔

(الف) **بشبق** بقول سروری (۱) نام قریہ از قرای مرو (۲) گاہی است کہ آنرا بشبہ نیز گویند صاحبان برہان و ہفت واشند بمعنی اوّل قانع صاحب برہان بذکر..........

(ب) **بشبہ** گوید کہ بروزن چشمہ (۱) ہمان بشبق بمعنی اولش کہ (الف) معرب (ب) باشد وہمین معرب اشتہار دارد و صاحب رشیدی نسبت (ب) بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) پوست دباغت نکردہ و (۳) دانہ ایست کہ دوای چشم است و آنرا چشمک و چاکسو نیز گویند و نسبت الف بدیل (ب) گوید کہ الف معرب (ب) باشد و فرماید کہ در قاموس نیز بشبہ آوردہ و ظاہرا سہو کردہ چہ ہمہ جا عربی می آردنہ فارسی و فرماید کہ صاحب نصاب بشبق آوردہ نہ بشبہ۔ صاحب ناصری بمعنی اوّل فرماید کہ معرب این بشبب است خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم بنقل قول رشیدی می گوید کہ بہ میم عوض موحدہ بشمہ و بحوالہ قاموس فرماید کہ (۴) نام شہرے از یزد۔ صاحب محیط ذکر الف بمعنی دوم و (ب) بمعنی سوم نکردہ و بر بشمہ گوید کہ اسم حبۃ السودا و بر حبۃ السودا می فرماید کہ شونیز و چشنام را نیز نامند و بہ چشنام می طرازد کہ بفارسی چشمیز و چشمیزک و بیونانی قاقالس و بعربی حبۃ السودا

۔ درکحل ہا افتند واہل حجاز بشمہ وبہندی چاکسو نام است وآن دانہ ایست بقدر بہدانہ مثلث شکل وسیاہ رنگ گرم وخشک در دوم وگویند درسوم وآن جالی ومحلل وباندک حدت و نہایت قبض ومقوی باصرہ ونافع دمعہ ومدر آن ومنافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف عرض** کند کہ بشمہ بجابش می آید ومعنی اول (الف) شبہی نیست کہ محققین را بدان اتفاق است ووجہ تسمیہ این غیر متحقق ومعنی دوم (الف) بقول سروری ہمان معنی سوم (ب) باشد مگر صاحب سروری بر (الف) کاہ گوید وصاحب رشیدی بر نشان سوم (ب) دانہ می فرماید وبدینوجہ کہ محقق مفردات طب اعنی صاحب محیط ہر دو را ترک کرد چارۂ نیست جز این کہ بشمہ را لغت اصل دانیم کہ می آید واگر سند استعمال بشبہ بمعنی بشمہ بدست آید توانیم گفت کہ بشبہ مبدل بشمہ باشد چنانکہ ذکر این قسم تبدیل بر (بہ سوم) کردہ ایم ۔ حالا عرض می شود نسبت معنی دوم ب کہ غیر از رشیدی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد وبدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم کہ معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) الف (۱) قریہ ہای مرو سے ایک قریہ کا نام بشبق ہے ۔ مذکر ۔ (۲) ایک گھانس کا نام بھی فارسی مین بشبق ہے جسکو بشبہ کہتے ہیں ۔ افسوس ہے کہ اسکی کامل حقیقت اور تعریف معلوم نہ ہو سکی ۔ (ب) (۱) دیکھو الف کے پہلے معنے (۲) دباغت نہیں کی ہوئی کھال ۔ مؤنث ۔ (۳) چاکسو بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ ایک قسم کے کالے بیج جو پیکر آنکھوں میں لگائے جاتے ہیں ۔ چونکہ چاکشش اور چکشو سنسکرت میں آنکھ کو کہتے ہیں ۔ اس سبب سے یہ نام رکھا گیا (۴) یزد کے ایک شہر کا نام بشبہ ہے ۔ مذکر ۔

بشبیون | بقول سروری بحوالہ شرفنامہ بشین معجمہ وبای دوم نیز تازی وبای حطی

بوزن فرفیون بمعنی فربه و فرماید که در مؤید الفضلا بشیون آمده بروزن افیون (کذا فی الادات) صاحب جهانگیری این هر دو را بشیون نوشته مرادف یکدیگر داند و گوید که هر دو لغت بمعنی فربه صاحب رشیدی هم ذکر هر دو کرده صاحب برهان گوید که بروزن اندرون بمعنی فربه نقیض لاغر و فرماید که بکسر ثالث هم آمده صاحب ناصری و خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ترکیب این لفظ متحقق نمی شود جز این نیست که اسم جامد فارسی قدیم دانیم که حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است (اردو) فربه - دیکھو ارنب

(الف) **بشپول** | بقول جهانگیری با اوّل مکسور و بثانی زده و بای عجمی و واو مجهول (۱) پریشان و پراگنده کن (شرف شفروه) آن گیسوی مشکبار خویش بشپول ٭ وان چرغ گهرفشان چو دریا کن ٭ صاحب برهان هم زبانش - صاحب ناصری گوید که (۲) بمعنی پریشان و پراگنده و امر به پراگنده کردن نیز صاحب جامع بذکر معنی دوم گوید که (۳) اسم فاعل و امر هم باینمعنی - خان آرزو در سراج بذکر قول جهانگیری و نقل سندش می فرماید که دیگر افعال ازین باب دیده نشد و فرماید که ظاهرا مصرع اوّل چنین است (ع) آن گیسو مشکبار خود را بشول ٭ و گوید که شول مشتق از شولیدن که مبدّل ژولیدن است باشد درینصورت جمیع باب آن پیدا می شود و گوید که ظاهرا صاحب رشیدی برای اشتباه و عدم ثبوت این لفظ را نیاورده (انتهی) **مؤلف** عرض کند اگر ترک رشیدی را همین وجه است که خان آرزو خیال کرده فعلش مرجح بر خان آرزوست که سکوتش بهتر از بیانی است که حق تحقیق ادا نشود و پیرا در ..... نمیدانی که ....

(ب) **بشپولیدن** | بقول بحر مصدریست کامل التصریف که بشپولد مضارع اوست و بمعنی پریشان و پراگنده کردن مستعمل پس (الف) بمعنی دومش اسم همین مصدر است و معنی اوّلش امر حاضر و آنانکه بمعنی سومش فاعل را ذکر کرده اند قواعد زبان فرس را فراموش کرده اند و نمیدانند که امر حاضر بدون ترکیب

باہمی افادہ معنی فاعل نمیکند وای برہان آرزو کہ در کلام شرف شفردہ اصلاح میکند برای اینکہ مصدر (ب) را ندیدہ است و خیال میکند کہ اگر ہند نژادی از مصدر فرس واقف نباشد و استعمالش در کلام اہل زبان بہ بیند اعتراف وجود آن مصدر را کلام اہل زبان نسیدانیم کہ این چہ شعار است کہ در سند استاد صاحب زبان تحریف کردہ می خواہد کہ برای کمی معلومات خود سند پیدا کند (اردو) (الف) پریشان اور پراگندہ کر (۲) پریشان اور پراگندہ (۳) پریشان اور پراگندہ کرنے والا (ب) پریشان اور پراگندہ کرنا۔

بشپیون بقول جامع ہمان بشیون کہ بہ ہر دو موحدہ گذشت مؤلف عرض کند کہ نظر بہ اعتبار محققین اہل زبان این را مستقل آن دانیم ہمچون اسپ و اسپ و دیگر محققین ازین ساکت (اردو) دیکھو بشپیون

بشت بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است (۱) بمعنی قسمت فرود این آب در نہر و آبریزہا و بالضم (۲) نام دہی است نزد نیشاپور مؤلف عرض کند کہ تحریر در بیان محققین بالا برای معنی اوّل بدون سند استعمال اعتبار را نشاید اگر سند پیش شود توانیم عرض کرد کہ مبدل بخش باشد کہ سین مہملہ عوض شین معجمہ بر معنی بخشش گذشت۔ چنانکہ کشتی و کستی و ماخذش ہم را شاید تدبر (اردو) (۱) دیکھو بست کے آٹھویں معنے (۲) بشت نیشاپور کے قریب ایک موضع کا نام ہے۔ مذکر۔

(الف) **بشتالم** صاحب سروری بالف گوید کہ بشین معجمہ و تای قرشت و لام بوزن بشتاہم

(ب) **بشتاہم** طفیلی را گویند صاحب جہانگیری ذکر ہر دو بمعنی مذکور کردہ و صاحب برہان بشہادت شیبری نام ہر دو را آوردہ اند صاحب ناصری نسبت ہر دو صراحت می دید کہ ہر دو ناخواندہ بعروسی با و ضیافتہا میرفتہ صاحب جامع وجہ تسمیہ طفیلی را بضمن این ہر دو لغت ذکر کند کہ شخصی طفیل نام در کوفہ ہمیشہ ناخواندہ بمہمانی میرفت لہذا این صفت با ونسبت شد صاحبان آنند و

سراج بہ حذف والف قانع و(ب) راترک کرد و در وجہ تسمیۂ طفیلی ہمزبان جامع مؤلف عرض کند کہ ہر دو محققین ہند ہیچ خیال نکردند کہ محل بیان وجہ تسمیۂ طفیلی در ردیف طاے حطی بجایش بود و الف و ب را بلفظ ازان ہیچ تعلق نبود حالا باتباع شان حقیقتش را عرض می کنیم کہ فارسیان طفیلی کسی را گویند کہ بی دعوت در مہمانی با یکی از مدعوات شریک شود حکایتی مشہور است کہ در یکی از بلاد خراسان طفیلی را گرفتند و پرسیدند کہ تو کیستی کہ بے دعوت آمدی او اشارہ کرد بسوی مہمانی و گفت کہ بطفیل ایشان بدین سفرہ رسیدم واللہ اعلم بالصواب - بالجملہ موحدہ در ہر دو بظاہر اصلی است کہ بدون آن بشتا لم وشتام نیامدہ و ب اصل می نماید والف مخفف آن و بظاہر اسم جامد فارسی قدیم معلوم می شود ولیکن قیاس می خواہد کہ مرکب باشد از لفظ بشتا کہ در فارسی بقول برہان بمعنی ناشتا وناہار می آید ولم ہم لغت فارسی است کہ بقولش بمعنی بخشا کش است پس معنی لفظی این بخشا کش ناہار و مجاز مہمان ناخواندہ کہ بطفیل مہمان بر سفرہ بخشا کش دار و مخفی مباد کہ حقیقت این بر لفظ ایرمان گذشت (اردو) طفیلی - دیکھو ایرمان -

بشتر بقول سروری بحوالہ شامہ بشین معجمہ و تای قرشت بوزن جعفر (۱) نام حضرت میکائیل است (شاعر ؎) گرچہ بشتر را عطا باران بود ؛ مر ترا در و گہر باشد عطا ؛ و فرہنگ ابوحفص سغدی (۲) بمعنی ابر آوردہ و ہمین یک بیت را باستشہاد گرفتہ صاحب جہانگیری بذکر معنی اول گوید کہ رسانیدن روزی خلق حوالہ میکائیل است (شمس فخری ؎) میرساند بخلق دست تو رزق ؛ بی تقاضا و منت بشتر ؛ و فرماید کہ (۳) نام فرشتہ ایست کہ باران و نبات حوالہ بدست وی (۴) با اول مضموم جوشش کہ بواسطۂ حرارت و فساد خون بر اندام مردم

برا باید که بتازی ششرامی خوانند صاحب رشیدی
بر معنی اوّل و سوم و چهارم قانع صاحب ناصری
معنی اوّل و سوم را یکے داند و فرماید که همان میکائیل
که باران و روزی بدو متعلّق است و ذکر معنی چهارم هم
کرده و از معنی دوم ساکت و نسبت معنی چهارم
می فرماید که آنرا بشترم هم خوانند صاحب برهان
بذکر معنی اوّل گوید که بدینمعنی عوض حرف اوّل تای
قرشت هم آمده و ذکر معنی سوم و چهارم هم کرده
صاحب جامع هر چهار معنی بالا را درست داند خان
آرزو در سراج ذکر معنی اوّل و دوم کرده می
فرماید که صحیح اوّل است و بذکر معنی چهارم گوید
که این مخفّف بشترم باشد (که می آید) مؤلف
عرض کند که ما هم معنی اوّل و سوم را واحد دانیم که
تعریف میکائیل علیه السّلام متقاضی همین قیاس است
و معنی دوم را باعتبار بیان سروری و جامع صحیح
می پنداریم و کلام شاعر سند آنست و جا دارد که آنرا
متعلّق به معنی اوّل کنیم ـ مخفی مباد که این لفظ
بظاهر اسم جامد فارسی می نماید ولیکن از کلمه تر که
داخل این است معلوم می شود که بالفظ بش مرکّب
است و بش بمعنی زراعت بارش آمده چنانکه اشاره
این بر معنی دوم ش کرده ایم پس میکائیل را فارسیان
بدین مرکّب موسوم کرده اند و برای معنی دوم کلمه بارش
را مخفّف بارش دانیم پس چیزے که بوجه بارش
تر است ابر را گفتند و جا دارد که برای اینمعنی بش
را مبدّل بس گیریم چنانکه کستی و کشتی و برای معنی
چهارم در ینجا همین قدر کافی است که مخفّف بشترم
است و صراحت ماخذش همدر انجا کنیم ـ آنچه خان آرزو
معنی اوّل را صحیح داند مقصودش جز این نباشد که معنی
دوم غلط است می پرسیم از و که بچه حجّت می گوئی اگر
از الفا معلوم کرده چنان که در بعض لغات اشاره
آن کرده تسلیمش نمی کنیم از ینکه الفا برای محقّقین
لغات نباشد و قول سروری و جامع که از اهل زبانند
برای فارسی زبان معتبر تر از نست و آنچه بقول بعض
به فوقانی عوض موحّده می آید صراحت ماخذش

همدرا نجا کنیم (اردو) (۱) میکائیل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چار بڑے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا نام جو خلق کے رزق رسانی پر مامور ہے (۲) دیکھو ابر (۳) وہ فرشتہ جسکی تحویل میں نباتات اور بارش ہے (۴) دیکھو بشتم۔

بشترغ بقول سروری بفتح با و سکون شین معجمہ و ضم تای قرشت اسپرک باشد صاحبان برہان و جامع و سراج ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر بسترغ بیان کردہ ایم کہ بہ سین مہلہ عوض شین معجمہ گذشت و باعتبار سروری و جامع این را مفرس دانیم بہ تبدیل عین مہلہ با غین معجمہ و ہمین یک سند این تبدیل است کہ از نظر ما اوّل گذشت فارسیان از السنہ غیر لفظی را گرفتہ با این تبدیل مفرس کردہ اند کہ صراحتش بر بسترغ مذکور (اردو) دیکھو بسترغ۔

بشترم بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بشین معجمہ و تای قرشت و رای مہلہ بوزن اشتلم دمیدگی اندام باشد یعنی جوشش اعضا و فرماید کہ در سامی بضم با و فتح تا و رای مہلہ آوردہ و گفتہ کہ بعربی شری گویند صاحب رشیدی گوید کہ خوباست کہ پہن شود و بسیار خارش کند و شترو دلم نیز خوانند صاحب برہان ہم ذکر این کردہ گوید کہ بروزن اشتلم و محتشم ہم آمدہ صاحب جامع ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ مبدل بسترم است کہ بہ سین مہلہ عوض شین معجمہ بجایش گذشت و صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ و بشتر کہ بمعنی چہارمش گذشت مخفف این است (اردو) داد۔ دیکھو ادرفن۔

بشترہ بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بفتح با و رای مہلہ و سکون شین معجمہ و کسر تای قرشت (۱) چنگالی باشد کہ می خورند و فرماید کہ بجای تا و رای مہلہ نون و زای معجمہ تیز بنظر رسیدہ یعنی (بشنزہ) و بقول بسحاق اطعمہ گوید کہ (۲) اردہ کنجد و خرماست کہ در یکدیگر بمالند (ولہ) گر نیز بلا بارد در کوچہ ما ہیچ ۔ از نان سپری سازم و ز بشترہ آماجی ۔ و گوید کہ بضم با نیز آمدہ و (بشنیزہ) باضافہ یا نیز بنظر

رسیده صاحب رشیدی ذکر این بحواله سروری بر بشنزه کند و گوید که چنگالی که از نان تنک
سحرما و روغن سازند و بقول بعض ذکر معنی دوم هم کرده صاحب انند نسبت معنی اوّل گوید که حلوائی
است از آرد کنجد و خرما یا از نان باریک کرده مثل چنگال بجای مالند و صاحب مؤیّد همزبانش
صاحب برهان این را به نون عوض فوقانی و زای فارسی عوض رای مهمله بجایش آورده **مؤلّف**
عرض کند که همان اسم جامد فارسی زبان می نماید که به زای فارسی و نون است و آنچه به زای هوّز
می آید مبدّلش چنانکه ژند و زند و این مبدّل بشنزه که نون به تای فوقانی و زای معجمه به مهمله
بدل می شود چنانکه بخنو و بختو و بزغ و برغ (اردو) دیکھو بشنزه۔

بشتری | بقول برهان بضمّ اوّل بر وزن مشتری شخصی را گویند که علّت شرا داشته باشد
و آن نوعی از ورم و آماس و دمیدگی و جوششی باشد که در بدن آدمی بهم رسد صاحب جامع هم ذکر
این کرده **مؤلّف** عرض کند که یای نسبت به بشتر زیاده کرده اند و بس و تعریف بشتر به
معنی چهارمش گذشت که مخفّف بشترم است دیگر هیچ (اردو) وہ شخص جو مرض قوبا میں مبتلا ہو
یعنی جس کے بدن پر داد ہوے ہوں۔

بشتک | بقول سروری بفتح با و تای قرشت و سکون شین معجمه بمعنی خمره دفرماید که بضمّ با نیز
آمده (کذا فی المؤیّد والادات) و بقول صاحب جهانگیری مرتبان و بقول برهان بفتح
اوّل و ضمّ ثالث و سکون ثانی و کاف خمرهٔ کوچک و مرتبان و گوید که بر وزن چشتک و جفتک بهر دو
آمده صاحب جامع ذکر معنی بالا صراحت مزید کند که خنبره و کوزهٔ دهن تنگ۔ خان آرزو در سراج
بحوالهٔ قوسی ذکر این کرده **مؤلّف** عرض کند که این مبدّل همان بستک است که به سین مهمله بجایش

گذشت چنانکه کستی وکشتی وصراحت ماخذ ہم درانجا کرده ایم (اردو) دیکھو بستاک -

(الف) **بشجر** | بقول رشیدی بضمّ با وسکون شین وکسر جیم تازی نام درختی است که در قلّه کوه روید واز چوب آن کمان سازند- خان آرزو وسراج ذکر این کرده می فرماید که از برهان معلوم می شود که یای تحتانی نیز دارد یعنی بشجیر صاحب برهان نسبت ....

(ب) **بشجیر** | بذکر معنی بالا گوید که آنرا بعربی نبع بروزن طبع گویند وصاحبان سروری وناصری وجامع هم ذکر این کرده اند صاحب محیط ذکر این نکرد واز نبع هم ساکت امّا صاحبان منتخب ومحیط المحیط که محقق لغات عرب اند نبع را آورده گویند که از چوب همین درخت وتیر وکمان ساخته میشود (الخ) حیف است که صاحبان مفردات طب ذکر این نکرده اند بنا بر علیه از تعریف مزید قاصریم واسم این در السنهٔ غیر هم متحقق نه شد وخواص وطبیعت این هم معلوم نه شد- بظاهر معلوم می شود که فارسیان این اسم جامد را بزیادت موحّده در اوّل وتحتانی بر لفظ شجر بطور تفریس وضع کرده اند والف مخفّف (ب) باشد بحذف تحتانی واتّفاق محقّقین متعدده بر (ب) یا فتیم از ینجاست که آنرا اصل دانیم وذکر (الف) غیر از رشیدی دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان نکرد واز برای آن طالب سند استعمال می باشیم که مجرّد قول محقق هند نژاد کفایت نمی کند (اردو) ایک درخت کو فارسیوں نے بشجیر کہا ہے جسکی لکڑی سے تیر اور کمان بناتے ہیں افسوس ہے کہ اس کا ہندی نام معلوم نہو سکا عربی میں اسکو نبع کہتے ہیں

(الف) **بشخانیدن** | (الف) بقول صاحب ہفت بالکسر بمعنی خراشیدن بناخن وغیر آن هر

(ب) **بشخائیدن** | (ب) بقول برهان بروزن احسانیدن به خای شخّذ و بای تحتانی بمعنی مذکوره بالا صاحب نوادر گوید که (ب) وبشخودن هر کدام لغتی است در شخودن- صاحب بحر فرماید که (کذا فی التصریف)

و مضارع این بشخاید صاحب شمس بذکر معنی بالا از کلام ناصر خسرو سند آورده (ع) که نی کس را بگوید
سر نه کس را روی بشخاید ٭ صاحب رشیدی گوید که مرادف شخودن و فرماید که بای زائد از کثرت استعمال
جزو کلمه شد بنا بران در باب با آورده شد صاحب جهانگیری بذکر این فرماید که این را شخودن نیز گفته اند
صاحب ناصری همزبانش صاحب جامع هم ذکر این کرده صاحب موارد بذکر این با شخودن می نویسد
که هر کدام لغتے در شخودن می آید خان آرزو در سراج ارشاد می کند که بشخودن مزید شخودن است و نسبت
(ب) می فرماید که همان شخودن که با از کثرت استعمال کالجزو شده و بر شخودن می طرازد که شخانیدن ماخوذ
از همین **مؤلف** عرض کند که این است نقد معلومات همه محققین که بذر حقیقت جویان کرده ایم حالا
عرض میکنیم که همه از حقیقت خبر ندارند محقق اول الذکر که الف را قائم کرد مجرد بیان اوست و سند استعمال
با خود ندارد و هند نژاد است - اعتبار را نشاید و آنانکه در تحقیق (ب) طبع آزمائیها کرده اند از ماخذ این
گریز کرده اند و اسم این مصدر نمیدانند که شخال است که بجائش می آید و بقول برهان بفتح اول بر
وزن محال بمعنی شخا که خراش را گویند و مصدر شخالیدن بمعنی خراشیدن که بجائش می آید و وضع شد
از همین اسم مصدر پس لام بدل شد به تحتانی چنانکه نال و نای - شخائیدن شد و جا دارد که شخائیدن
را متعلق کنیم به شخا که ذکرش بالا گذشت و تحتانی بر و زیاده کردند چنانکه بجا و بجای و پس ازان
بقاعدهٔ فارسی بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن مصدری وضع کردند شخائیدن شد و
شخودن که به همین معنی می آید مرکب است از شخا که ذکرش بالا گذشت و علامت مصدر دن الف بدل
شد به واو چنانکه تاغ و توغ و شخولیدن که به همین می آید مبدل شخالیدن است به همین قاعده
تبدیل الف با واو پس آنانکه موحدهٔ اول را زائد تسلیم کنند غلط کردند که این را در باب موحده جا

داوند و ہیچ شک نیست کہ بای اوّل زائد است و ہیچ ضرورت نداشت کہ درین باب قائم شود- آنانکہ
بای زائدہ را بکثرت استعمال جزو کلمہ دانند چنانکہ رشیدی و خان آرزو نوشتہ حیف از ہر دو کہ
خبر ندارند کہ بای زائد زنہار جزو کلمہ نمی شود (اردو) کھُجلانا بقول آصفیہ ناخن سے کھرچنا چُل مٹانا کھجانا

بشخشم | بقول برہان و جامع بکسر اوّل و فتح ثانی و سکون ثالث و شین نقطہ دار مفتوح
بمیم زدہ بمعنی لغزیدن صاحب رشیدی گوید کہ مرادف شخشم است بمعنی مذکور (سنائی در مذمت
دنیا ے) آن خوش از نفس و شہوت و شرہ است ٭ ورنہ جای بشخشم و تبہ است ٭ ہم او گوید کہ
درین تامّل است چہ ظاہر آنست کہ با از اصل کلمہ نباشد چنانکہ در لغت شخش بیاید۔ خان آرزو
در سراج می فرماید کہ شخشیدن بمعنی لغزیدن آمدہ ولیکن بخیال مؤلف فقیر ہر چند اشتقاق
این از ہمان مادّہ ظاہر می شود امّا معلوم چنان می شود کہ لفظ جدا است زیرا کہ زیادت میم در صورت
اشتقاق ہیچ معنی ندارد مگر آنکہ زائدہ محض بود از عالم از بر و از برم (انتہی کلامہ) مؤلف حقیر
گوید کہ مؤلف فقیر پی بحقیقت نبردہ از ینجاست کہ سکندری خوردہ است نمی داند کہ شخش بفتح
اوّل و سکون ثانی بروزن رخش بمعنی لغزش اسم جامد فارسی قدیم است کہ بجایش می آید و مصدر
شخشیدن بمعنی لغزیدن از ہمین اسم جامد وضع شد و بشخشم مزید علیہ شخش است بزیادت موحدہ
زائد در اوّل و میم زائد در آخرش و مؤلف فقیر برای میم زائدہ تمثیلی کہ پیش کردہ است
صحیح است پس بشخشم را اسم جامد فارسی زبان و مزید علیہ شخش و شخشم چرا نگوییم انچہ او را بغلط
انداخت معنی لغزیدن است و با لغزی او مبنی بر تسامح برہان و جامع کہ معنی لغزش را
لغزیدن نوشتہ اند و در اسم و مصدر فرق نکردہ اند- بالجملہ می پرسیم از مؤلف فقیر انچہ اجالا

نوشت کہ (زیادت میم در صورت اشتقاق ہیچ معنی ندارد) مقصودش چیست و اشتقاق در بشخشم کجاست اگر این را مشتق میدانی از مصدر بشخشیدن بشخش خیال تست بدانکہ اگر بشخشم را مشتق گیریم صیغۂ واحد متکلم مضارع باشد و آن خارج از بحث است۔ و اندرینصورت میم معنی دارد و زائد نیست۔ فتامل۔ یا ایھا المؤلف الفقیر۔ (اردو) لغزش۔ دیکھو اشکوخ۔

(الف) **بشخودن** (ب) **بشخوده** صاحبان برہان و شمس و ہفت ذکر ہر دو کردہ اند و صاحبان رشیدی و جہانگیری و جامع و بحر الف را آوردہ اند و صاحبان سروری و مؤید (ب) را مؤلف عرض کند کہ الف مرادف بشتائیدن است کہ گذشت و ماخذ این مصدر انجا مذکور و (ب) اسم مفعولش دیگر ہیچ۔ بیچارہ سروری (ب) را اسم جامد فارسی زبان می انگارد و تعلق این با الف نمی نگارد و گوید کہ بمعنی (۱) (ہنا خن کندہ) و از بہرامی سند دہد (ب) کردہ بشخودہ رخ خود آن نگار گشت گلزارش بشکل لالہ زار۔ صاحب برہان فرماید کہ بمعنی (۲) بہن گشتہ و (۳) پائمال گردیدہ ہم مؤلف عرض می دہد کہ آغا۔ معنی دوم و سوم را از کجا پیدا کردی و خلاف مصدر در اشتقاق ش چگونہ جا دادی اگر سند استعمال پیش شود مجاز معنی اول دانیم و ہر چہ نسبت (ب) قابل بیان است.............

(ج) **بشخودہ کردن** کہ فارسیان اسم مفعول الف را با مصدر کردن مرکب کردہ مصدری مرکب وضع کردند کہ بمعنی خراشیدہ کردن است و بس و سند بہرامی متعلق (ب) ہمین دارد (اردو) (الف) دیکھو بشتائیدن (ب) (۱) خراش کیا ہوا (الف) کا اسم مفعول

(۲) پھیلا ہوا۔ (۳) پائمال (ج) دیکھو بشخائیدن۔

بشخور | بقول سروری بحوالہ (صاحی فی الاسامی) بضمّ ا وخای معجمہ وسکون شین معجمہ آبیکہ از دواب باقی ماند در وقت خوردن وبعربی سور گویند صاحب برہان صراحت مزید فرماید کہ نیم خوردہ و باز ماندۂ آب دواب۔ صاحب ناصری بذکر قول برہان می فرماید کہ بظنّ مؤلّف باز ماندہ ارہ وعلف دواب است کہ پیش خوردہ باشد وآن در اصل پیشخور بودہ صاحب جامع متفق با برہان مؤلّف عرض کند کہ بیچارہ ناصری می خواست کہ پی بحقیقت برو ولیکن فائز المرام نہ شد اصل این (پیش از خور) است بموحّدہ نہ پیشخور بہ بای فارسی یعنی چیزیکہ بعد خوردن باقی ماند وخور بمعنی خورش آمدہ پس تحتانی دوم وکلمہ از حذف شدہ بشخور باقی ماند و در محاورۂ زبان کسرۂ اوّل بہ ضمّہ بدل شد وانچہ صاحب ناصری قیاس خود را بسوی علف بردتسامح اوست کہ لفظ خور را از (آب وخور) قیاس کردہ وفارسیان دریںجا مخصوص کردہ اند برای آب وخور شامل است بہ آب وعلف ہر دو بمعنی مطلق خورش وازینکہ مصدر خوردن برای آب ہم در محاورہ مستعمل است عیبی ندارد کہ دریںجا از خور مجھّز آب گیریم۔ قول سروری وجامع کہ از اہل زبانند معتبر تر از قیاس ناصری است (اردو) چارپایوں کے پینے سے بچا ہوا پانی۔ مذکّر۔

بشخیدہ | بقول شمس بکسر یعنی پاشیدہ شدہ واز فردوسی سندی آرد (ے) بشخیزہمہ تنش انجیدہ انگ بران خاک وخونش پشخیدہ اند۔ مؤلّف عرض کند کہ مثالش بیامرزد کہ بشخیدہ را کہ بہ نون سوم قبل جیم اسم مفعول مصدر بشخیدن و بشخیدن است بحذف نون بہ یاد ست موحّدہ دوم ورا ولش نوشتہ

و در کلام فردوسی ہم بمقصود خود تحریف کرد و خیال نکرد کہ قافیۂ شعر از این تحریف بر باد می رود پناہ بخدا کہ لغات نویس پرست ہیچمدان محققینے افتادہ کہ بہ پیرایۂ تحقیق بر باد ش می کنند و حقیقت جویان را در قعر مغالطہ می اندازند (اردو) دیکھو شنجیدن یہ اس کا اسم مفعول ہے۔

(الف) بشدّ و مد

(ب) بشدّ و مد رفتن

(ب) بقول بحر بناز و غرور خرامیدن ـ بہار بکر معنی بالا گوید کہ نیز می گویند کہ فلان بشدّ و مد می آید ۔ بخود چپیدہ است (محسن تاثیر ؎) لالہ زجان و دل شود بندہ برنگ آل تو ؍ خامہ بشدّ و مد رود گرد سر نہال تو ؍ مؤلف عرض کند کہ قول ہر دو محققین بالا باستناد ہمین یک شعر است مخفی مباد کہ (گرد سر رفتن) مصدریست متعلّق بردیف کاف فارسی کہ بجایش می آید بمعنی قربان شدن و سند بالا متعلّق بہ دوست و محض (بشدّ و مد) استعمالی است قابل ذکر کہ بر الفش قائم کردہ ایم کہ مرکّب است از دو لغات عرب کہ شدّ بقول منتخب بالفتح و تشدید دال بمعنی دویدن است و مدّ بالفتح بقولش بمعنی کشش فارسیان (بشدّ و مد) را بمعنی شان و شوکت و تکلّف و شوق و جوش و اصرار استعمال کنند کہ بجایش می آید معاصرین عجم این را بمعنی جوش و اصرار استعمال می کنند و تصفیۂ آخرش بجایش کنیم درینجا ہمین قدر کافی است کہ الف با بای معیّت بمعنی (بہ شان و شوکت و باصرار و جوش) است و (ب) بلحاظ سند بالا (بشدّ و مد گرد سر رفتن) است یعنی بجوش و اصرار تصدّق شدن و اگر (ب) را بلا لحاظ سند بحال خود قائم داریم معنی آن جز این نیست کہ بہ جوش و اصرار و شان و شوکت رفتن است نمیدانیم کہ ہر دو محققین بانام و نشان از سند محسن تاثیر چگونہ این مصدر اصطلاحی یعنی (ب) را پیدا کردند و خرامیدن بناز و غرور را از کجا آوردند ذوق سخن اجازت اینمعنی در کلام تاثیر اصلا نمی دہد و تحقیق بالا تصفیۂ این می کند کہ

از تحقیق کار نگرفتہ اند (اردو) الف شدّ و مدّ کیساتھ
بقول آصفیہ زور دیکر۔ جوش اور زور ثابت کرکے
(داغ ؎) تعریف جورا اور پھر اس شدّ و مدّ کیساتھ کہ
میری زبان نے مجھے جھوٹا بنادیا۔ (ب) ناز و غرور
کے ساتھ خراماں ہونا اور ہمارے معنوں کے لحاظ
سے جوش و خروش اور اصرار کے ساتھ تصدّق
ہونا۔ قربان ہونا۔

بشرط کارد خریدن مصدر اصطلاحی۔

وارستہ گوید کہ (۱) رسمی است کہ خربزہ و تربز از جہت
علم خامی و پختگی بشرط کارد میخرند و (۲) بمجاز کسی
را بعد امتحان آشنا گرفتن (ظہوری ؎) بشرط
کارد یوسف را زلیخا می خرید اوّل پی ترنج و تیغ
را نازم کہ رنگین کرد سودا را کہ صاحب نقلش بہر دشت
و بہار نقلش را ازان خود نگاشت سند ہر سہ معانی
یک شعر ظہوری است مؤلف عرض کند
کہ محقق اوّل الذکر بوارستگی خود قوّت بیان از
دست داد معنی اوّل این لفظی است یعنی خربزہ
را خریدن بعد ازانکہ سوراخے دران کنند و بمبالغہ
کیفیت اندرونش امتحان حسن و قبحش نمایند و معنی
دوم کنایہ باشد از خریدن ہر چیز بعد امتحان
خوبیش و بعد غور و تعمّق و وقوف از خوبی
آن نمیدانیم کہ محققین بالا آشنائی را از کجا پیدا
کردند۔ سند شان ازین معنی ناآشناست تا آنکہ
سندی دیگر پیش نشود معنی دوم بیان کردہ
شان را تسلیم نہ کنیم۔ معاصرین عجم با ما اتّفاق
دارند و می فرمایند کہ این اصطلاح خاص برای
خریداری خربزہ و امثال آنست کہ از کارد
امتحانش کنند و بمجاز برای ہر سود استعمل شد
دیگر ہیچ (اردو) (۱) ٹانکی لگاکر خرید کرنا جیسے
خربزہ اور تربز کو ٹانکی لگاکر خرید کرتے ہیں۔
(۲) امتحان کے بعد آشنائی کرنا یعنی سوچ سمجھ کر
دوستی کرنا۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے کسی
چیز احتیاط کیساتھ یعنی حسن و قبح سے واقف ہوکر مول لینا خرید کرنا

بشرم رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و

بهار شرمنده شدن (خواجهٔ شیرازه) بشرم	ارغوان ازان عارض ٭ مؤلف عرض کند که موافق قیاس
رفته تن یاسمین ازان اندام ٭ بخون نشسته دل	است (اردو) شرمنده ہونا ۔ شرمانا ۔

بشرونتن بقول برہان وناصری با رای بی نقطه ونون وتای قرشت بروزن پہلوشکن بلغت زند وپازند بمعنی پرستش کردن صاحب جہانگیری در ملحقات گوید که با اوّل مضموم وضمّه را واو معروف بمعنی پرستش **مؤلف** عرض کند که یکی از معاصرین آتش پرستان ما که دستور قوم شان ومحقق لغات زند وپاژند از مغتنمات روزگار ماست فرماید که صاحب جہانگیری غلط کرد که معنی این پرستش نوشت مجرّد ۔ بشرون بمعنی پرستش است وبعد ازانکه تن علامت مصدر با او مرکب شد (بشرونتن) بمعنی پرستش کردن است هم او گوید که بشرون مرکب است از بشر در کلمه (ون) بفتح واو در فارسی قدیم افادهٔ معنی فاعلی کند چون بعد اسمی مرکبش کنند ومعنی لفظی این بشر کننده وکنار او پیدا کننده بشر وخالق ـ پس معنی لفظی این مصدر خالق کردن وکنایه از پرستیدن تحقیقش موافق قیاس وقابل تسلیم ـ حالا این مصدر متروک وعوض این پرستیدن بر زبان است (اردو) پوجنا ۔ پرستش کرنا ۔

(الف) **بشری** الف ـ بقول بہار بالضّم والف مقصوره مثل بشارت (میر معزی ع)

(ب) **بشری دادن** با وجود بر زلف او بزید جہان را ٭ داد بپیروزی وسعادت بشری ٭ صاحب غیاث گوید که بالضّم مصدر عربی است بمعنی مژده وبشارت وصاحب منتخب هم این را آورده **مؤلف** عرض کند که فارسیان این را با مصدر دادن مرکب کرده بمعنی بشارت دادن استعمالش کرده اند وهمین استعمال داخل موضوع ماست که بر (ب) ذکرش کرده ایم مخفی مباد که بہار تحقیق

فارسی زبان است چرا بر ذکر بشری قناعت کرد و چرا صراحت نکرد که لغت عرب است و برخلاف آئین خود چرا استعمال این را با مصدر فارسی زبان ظاهر نکرد و شک نیست که بیچاره این را لغت فارسی دانست و حقیقت این را بیان کردن نتوانست از اینجاست که بر مثل بشارت قناعت کرد

(اردو) (الف) بشارت - خوشخبری - مؤنث (ب) بشارت دینا بقول آصفیہ فعل متعدی - مژدہ سنانا

(الف) بشست | صاحب مؤید نسبت (الف) فرماید که (۱) لفظ ماضی است (۲) بمعنی امر
(ب) بشستن | یعنی بشوی (کذا فی القنیہ) و فرماید که (۳) بمعنی مصدر بیا

آمده (ہمین قدر در نسخہ مطبوعہ نولکشور است) و در دیگر نسخ قلمی بضم شین یعنی بشوی (کذا فی القنیہ) ولیکن ماضی بمعنی امر یافته نشد اما بمعنی مصدر آمده (۴) و بکسرتین ماضی شستن مختصر خاستن صاحب هفت به نقل قول مؤید قلمی در آخرش اینقدر تصرف کند که ماضی نشستن است صاحب ملحقات برهان نسبت (ب) می فرماید که (۱) بکسر اول و ضم ثانی بمعنی شستن و پاکیزه کردن و بکسر ثانی (۲) بمعنی نشستن کہ نقیض برخاستن است صاحب نوادر گوید که لغتی است در شستن مؤلف عرض کند که الف ماضی مطلق (ب) با سین بمعنی آلائش و (ب) مزید علیه مصدر شستن که بضم اول بمعنی پاک و پاکیزه کردن بآب می آید و بالکسر مخفف نشستن است که بجایش مذکور شود و بهر دو معنی کامل التصریف پس معنی اول الف پاکیزه بآب کرد و معنی دوم تسامح و بی غوری صاحب قنیه که امر بشو آمده نه بشست و نسبت معنی سوم عرض می شود که بزیادت موحده اصلا معنی مصدری ندارد - بلکه بدون موحده شست بالضم حاصل بالمصدر آمده مصدر و بمعنی چهارم مخفف نشست بزیادت موحده در اول صاحب هفت سکندری خورده که این را ماضی نشستن گفته و تصرف نولکشور در طبع مؤید

ستمی است بر فارسی زبان کہ در اکثر لغات زائد از ین یافتہ ایم بالجملہ صراحت ماخذ (ب) بہر دو معانیش در ردیف شین معجمہ بر اصل مصدر کنیم و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ (ب) مزید علیہ شستن است (ارد و) (الف) (ب) کا ماضی مطلق اور (ب) (۱) دھونا (۲) بیٹھنا۔

بشغرہ بقول جہانگیری با اول مفتوح بثانی زدہ و غین و را۔ ہر دو مفتوح بمعنی ساختہ شدہ صاحب رشیدی بذکر معنی بالا گوید کہ ظاہرا ہمان بشخدہ است کہ در سین گذشت و بہ تصحیف خواندہ اند صاحب برہان می فرماید کہ بر وزن مسخرہ بمعنی ساختہ و پرداختہ شدہ صاحب جامع ہمز بانش صاحب ناصری می طرازد کہ این مصحف ہمان بسخدہ سین آن شین شد و دال آن بہ گاف گردید و درینصورت اعتماد در تصحیفات و تبدیلات استوار نباشد (انتہی) **مؤلف** عرض کند کہ آغاز تصحیف و تبدیل فرق است قاعدۂ فارسی اجازت می دہد کہ سین مہلہ بہ شین معجمہ بدل شود چنانکہ کستی و کشتی و دال مہلہ بہ رای مہلہ تبدیل یابد چنانکہ باودان و باردان پس این را مصحف چرا می گوئی و مبدل چرا نمی فرمائی بحث درین است کہ استعمال این در فارسی زبان ہست یا نیست ۔ حیف است کہ سکوت ورزیدہ ما باعتبار صاحب جامع کہ عجمی الاصل است این را تسلیم می کنیم و مبدل بسخدہ دانیم و صراحت ماخذ و تحقیق معانیش ہمدر انجا کردہ ایم در ینجا ہمین قدر کافی است کہ حالا بر زبان معاصرین عجم نیست و بجای این آمادہ و سامان کردہ شدہ را استعمال می کنند (ارد و) دیکھو بسغدہ و اسغدہ و آسغدہ۔

بشقاب بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی (۱) رکابی صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ و صاحب روزنامہ بحوالۂ ہمان سفرنامہ بمعنی (۲) خوان آوردہ صاحب غیاث نسبت معنی اول رکابی بزرگ گفتہ می فرماید کہ لغت ترکی است صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است

ساکت و صاحب لغات ترکی ہم ذکر این نکرد ولیکن از معاصرین ترک تحقیق میرسد کہ مشقاب در ترکی زبان طبق بزرگ را گویند و قاب ہم بمعنی مشقاب و خوان است ولیکن عجب است کہ ہر دو محققین ترکی زبان از مشقاب ہم ساکت صاحب لغات ترکی البتہ قاب را بمعنی خوان آوردہ عجبی نیست کہ فارسیان بش بالکسر مخففت بیش را با قاب مرکب کردہ بر سبیل تفریس استعمال این ہر دو معنی بالا کردہ باشند یا از مشقاب بہ تبدیل میم با موحدہ چنانکہ عزم و غزب بشقاب کردند کہ مفرس باشد واللہ اعلم پس لغت ترکی نیست بل مفرس است و باید کہ بالکسر خوانیم (اردو) قاب بقول آصفیہ۔ ترکی اسم مؤنث۔ چینی کا بڑا طباق۔ صحنک۔ بڑی رکابی۔ خوان تہال (مصحفی ؎) بادام کو اکسے ہوا عجب یہ روشن ٭ نعمت سے بھری ہیں یہ سب افلاک کی قابیں ٭ (مشقاب) بقولہ۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ بڑی قاب۔ بڑا طباق۔ چاول کھانے کا بڑا برتن۔

بشک بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع با اوّل مفتوح و ثانی زدہ (۱) عشوہ و غمزہ (حکیم نزاری ؎) کرشمہ کن و بشکے بزن چہ باشد اگر ٭ بگوشہ لب ہمچوں شکر فروخندی ٭ بہار ذکر این کردہ گوید کہ با لفظ زدن مستعمل و خان آرزو در سراج این را با کاف فارسی آوردہ مولف عرض کند کہ ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ ہمہ محققین با کاف عربی اتفاق دارند و ماخذ این جز این نباشد کہ پشک بہ فتح اوّل و ثانی اسم جامد فارسی زبان است بمعنی عشق و عاشقی فارسیان بہ تبدیل بای فارسی با موحدہ چنانکہ تپ و تب این را بمعنی عشوہ و غمزہ استعمال کردند کہ متعلق بعاشقی است و اختلاف حرکت حرف دوم تصرف محاورہ زبان است و بس۔ مخفی مباد کہ از سند حکیم نزاری (بشک زدن) بمعنی عشوہ و غمزہ کردن متحقق (اردو) عشوہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر ناز۔ فریب

حرکت دلفریب - غمزه - ناز و ادا - دیکھو بجس -

(۲) بشک - بقول جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج با اوّل مفتوح و ثانی زده (۲) بمعنی شبنم صاحب رشیدی گوید که مرادف بشم است (خسروانی ؎) از نسیم ریاض دولت تو ژ بر رخ گل درشین شده بشک ژ مؤلف عرض کند که اپشک به الف وصلی بهمین معنی گذشت و پشک به بای فارسی هم بهمین معنی می آید و افشک و افشنگ هم و خان آرزو برافشنگ ماخذی که بیان کرده است ما آن را همدرانجا ستوده ایم که فارسیان بر لغت افشان کاف نسبت زیاده کرده افشانک کردند و افشک مخفف آن است و افشک مخفف مخفف پس به تخفیف الف اوّل و تبدیل فا به موحده بشک شد چنانکه افروزیدن و بروزیدن (ار و ۹) دیکھو اپشک - و افشک -

(۳) بشک - بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج با اوّل مضموم بمعنی موی پیش سر و بقول بعض بمعنی زلف (عنصری ؎) بشک معشوق چون سپید شود ژ دل عاشق از و شود بستوه ژ مؤلف عرض کند که فش در فارسی زبان بالفتح بمعنی کاکل اسپ می آید و بش هم بمعنی کاکل گذشت و پش به بای فارسی هم بجایش می آید - پس بخیال ما فارسیان فش را بر سبیل تبدیل پش کردند که بمعنی موی گردن و کاکل اسپ بجایش می آید - چنانکه سفید و سپید و پس ازان کاف تصغیر بر و زیاده کردند و بای فارسی بدل شد به موحده چنانکه تپ و تب و اسپ و اسب و بشک برای کاکل و زلف مستعمل شد دیگر هیچ اندرینصورت باید که بالفتح خوانیم و ضمهٔ اوّل را تصرف محاورهٔ زبان دانیم (ار و ۹) دیکھو بچ کے دوسرے معنے -

(۴) بشک - بقول برہان و ناصری و جامع بالفتح بمعنی برق مؤلف عرض کند که باعتماد

ہر دو محققین اہل زبان توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان است وجا دارد کہ مبدّل برق گیر ہم کہ رای مہملہ بدل شدہ بہ شین معجمہ چنانکہ انگاردن وانگاشتن وتا وشین بدل شدہ بہ کاف عربی چنانکہ باق ترکی را فارسیان باک کردند واللہ اعلم (اردو) دیکھو برخ کے تیسرے معنے۔

(۵) بشک۔ بقول برہان وناصری وجامع بالفتح بمعنی تگرگ **مؤلف** عرض کند کہ باعتماد ہر دو محققین آخر الذکر کہ از اہل زبانند این را مجاز معنی دوم دانیم (اردو) اولا۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر۔ ژالہ۔ تگرگ۔

(۶) بشک۔ بقول برہان وناصری وجامع وسراج بالفتح پردہ کہ بر در خانہ آویزند **مؤلف** عرض کند کہ براعتماد ناصری وجامع کہ از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان دانیم ومجاز معنی سوم کہ پردۂ درِ خانہ ہم کاکل یا زلف مکانی را ماند (اردو) وہ پردہ جو دروازے پر لٹکائیں۔ دروازے کا پردہ۔ مذکر۔

(۷) بشک۔ بقول برہان وناصری وجامع نام درختی ہم خان آرزو در سراج فرماید کہ برای درخت صنوبر نشک بہ نون عوض موحدہ آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ برادر در قواعد فارسی دیدہ باشی کہ نون بموحدہ بدل میشود چنانکہ نرسک وبرسک پس باعتبار صاحبان زبان یعنی ناصری وجامع وبرہان چرا این را مبدّل نشک نگوئیم۔ کم اتفاقی ہر سہ محققین اوّل الذکر است کہ بر تعریف بہم اتفاق کردہ کہ ترکش برائیچو بیان تفوّق داشت صاحب محیط بر فشک گوید کہ اسم عدس است وبر نرسک ہم ہمین معنی نوشتہ کہ بجایش می آید ومخفف آن نسک ومبدّل آن نشک چنانکہ کستی وکشتی پس می پرسیم از خان آرزو کہ برای درخت صنوبر این ہم از کجا پیدا کردی میدانیم کہ در ردیف

نولن برائت نشاک درخت صنوبر نوشته ومیگوئی که آنرا کاج هم نام است وحقیقت کاج برلغت
ارس درمقصوره گذشت واسمای آن در السنهٔ متعدده همدرانجا مذکور ولیکن درانجا هم نشاک را
نیافتیم مخفی مباد که حقیقت عدس بمراستر آرد در مقصوره گذشت (اردو) دیکھو استر اور بیسک
(۸) بشا - بقول برهان وسراج بالفتح مخفف (باشد که) چنانکه (بوکه) مخفف (بود که) مولف
عرض کند که قرین قیاس است ولیکن بر زبان سوقیان) بوده باشد معاصرین عجم درین روزها بهم
زبان ندارند (اردو) بشک (باشد که) کا مخفف ہے۔
(۹) بشک - بقول خان آرزو در سراج بحوالهٔ قوسی بالکسر بمعنی) سرگین گوسپند و فرماید که این
محل نظر است چراکه بدینمعنی پشک بباء فارسی است مخفف پشکل وخصوصیت باگوسپند ندارد
که پشک بز و گوسفند وآهو ومیش وامثال آن آمده مولف عرض کند که حقیقت پشک
به بای فارسی بجایش عرض کنیم ودرینجا همین قدر کافی است که قوسی صاحب زبان است و
باعتبارش میتوانیم که این را مبدل آن دانیم چنانکه تپ وتب (اردو) دیکھو پشک -
بشکاری بقول سروری وجهانگیری وبرهان وناصری وجامع - بمعنی کشت وزرع باشد
(شیخ آذری ؎) چون شود وقت زرع وبشکاری کو آب آن چشمه میشود جاری کو صاحب رشیدی
گوید که ظاهرا بمعنی بشکالی است یعنی زراعت برشکال چه بشکار وبشکال بمعنی برشکال آمده
صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید که بشن بالفتح بمعنی زراعتی گذشت که بآب باران حاصل شود - خان آرزو
در سراج بذکر معنی بالا باشاره پنهانی بسوی رشیدی گوید که بعضی گویند بشکار در اصل بشکال بوده
یعنی برشکال اندرینصورت لفظ هندی خواهد بود وفرماید که زراعت خریف باشد که در هندوستان

بآب آسمانی می شود و این لفظ از عالم توافق هر دو زبان نباشد چراکه مرکب است از برش بمعنی بارش و کال بمعنی زمانه ولیکن کال بمعنی وقت در فارسی نیامده **مؤلف** عرض میکند که برادر- چرا در تحقیق لغت برشکال گریز کردی که بجایش گذشت و محقق است که برشکال لغت مفرس است پس چه عجب است که بشکار را مخفف و مبدل برشکال دانیم که رای مهمله دوم حذف شد بقاعدهٔ فارسی چنانکه بارو ماها و لام بدل شد به رای مهمله چنانکه چنال و چنار و بترکیبش بیای نسبت بشکاری کردند که معنی لفظی این چیزی که منسوب به موسم باران است و کنایه از کشت و زرع و چرا بازراعت خریف مخصوص می کنی و دخل محاوره و معنی مروجهٔ فارسی زبان برخلاف زباندانان می دهی حیف است که (برشکال) را مرکب از بارش و کال خیال می کنی نمیدانی که کال لغت سنسکرت است و بارش لغت فارسی اصل این است که برشا در لغت سنسکرت بارش را گویند و (برشاکال) مرکب سنسکرت است بمعنی موسم بارش فارسیان بحذف الف (برشکال) کردند که مفرس است این است حقیقت این لغت و نقد معلومات محققین با نام و نشان **دارد و** زراعت مؤنث

(الف) بشکال **(ب) بشکالی** (الف) بقول غیاث موسم بارش است و (ب) بقول رشیدی که بدیل لغت (بشکاری) ذکرش کرده زراعت برشکال **مؤلف** عرض کند که مقصودش از زراعتی که آنرا در دکن خریف نامند که از آب باران می شود و احتیاج بذرائع آبرسانی مثل نهر و تالاب ندارد ولیکن این محض قیاس محقق هندنژاد است و نمیداند که فارسیان (بشکاری) را بمعنی مجرد زراعت استعمال کرده اند و ما از روی ماخذش صحت استعمال را بجایش عرض کرده ایم پس جز این نیست که الف مخفف برشکال است که بجای خودش گذشت و (ب) مرادف (بشکاری) بلکه

اصلش و بشکاری مبدّل این چنانکه صراحت این بجایش | گذشت دارد (و) الف۔ دیکھو بشکال (ب) و (ب) دیکھو بشکاری

(الف) **بشکر** (ب) **بشکرد**

الف۔ بقول جامع بروزن دلبر مرادف (ب و (ب) بوزن بهمرد بمعنی (۱) شکاره (۲) شکارگاه و (۳) شکاری۔ صاحب جهانگیری نسبت (ب) گوید که بای اوّل مکسور بثانی زده و کاف عجمی مفتوح در اصل شکرد بود که مشتق از شکار باشد و چون باز ائد است معنی آن در ذیل لغت شکار مرقوم خواهد شد صاحب رشیدی نسبت (ب) فرماید که بمعنی (۴) شکارکننده و از معانی اوّل تا سوم ساکت صاحب ناصری بذکر هر چهار معنی (ب) فرماید که (۵) ماضی شکارکردن یعنی شکار کرد و فرماید که شکر بدین بمعنی شکارکردن آمده صاحب مؤیّد بر معنی اوّل و دوم (ب) قانع۔ خان آرزو در سراج نسبت (ب) می فرماید که در اصل شکرد داشته الخ یعنی شکارکننده بوده بامولّف عرض کند که برادر۔ حق تحقیق اداکردی آری موحّدهٔ اوّل زائد است اگر قناعت بر مشتقات بشکردن می کنی ماضی را چرا گذاشتی که ذکرش بر معنی پنجم گذشت و اگر تحقیق لغت بلاتخصیص اشتقاق می خواهی چرا نمی گوئی که الف بمعنی اوّل مخفّف شکار است بزیادت موحّدهٔ و بمعنی دوم مجازش یعنی مخفّف (شکرگاه) به تخفیف لفظ گاه و بمعنی سوم مخفّف شکاری بحذف تحتانی آخره۔ ما این هر سه معنی را باعتماد صاحبان جامع و ناصری تسلیم کنیم که از اهل زبانند و بمعنی چهارم بفتح کاف و رای مهمله مضارع مصدر. . . . .

(ج) **بشکردن** | که صاحب نوادر ذکر این کرده و به تحقیق ما مزید علیه شکردن است که در ردیف شین معجمه می آید۔ موحّدهٔ اوّل زائد است و اسم این مصدر همان شکر زمخفّف شکار است و بمعنی پنجم بفتح کاف و سکون رای مهمله ماضی مطلق (ج) صاحب ناصری این را ماضی شکارکردن

نوشته می پرسیم از وکه چون خیال تو به (شکریدن) رسیده است چرا بشکر ورا به شکار کردن متعلق
کردی و چرا مصدر شکردن را فراموش کردی از ینجاست که نتوانستی بشکر ورا ماضی (بشکردن) گوئی
مخفی مباد که انچه (ب) بمعنی اوّل و دوم مستعمل است دران دال مهمله زائد باشد چنانکه شفتالو و شفتالود
و پید او پیداد - همین قدر است حقیقت این لغات و تحقیق محققین اللهم اغفر لهم
ولنا اجمعین (اردو) الف و ب (۱) شکار - مذکر - دیکھو اشکار (۲) شکارگاہ -
بقوله - اسم مؤنث - شکار کھیلنے کا مقام - رمنا - نخچیر گاہ - (۳) شکاری - دیکھو اشکاری (ب) (۴) شکار کرے - (مضارع) (۵) شکار کیا (ماضی) (ج) شکار کرنا -

بشکّرش | بقول هفت بفتح اوّل و شین منقوطه و کاف مشدّد و مفتوح و فتح راے مهمله و شین منقوطه زده (۱) سوگند لب و سخن شیرین او (۲) بکسر اوّل و سکون شین منقوطه اوّل و فتح کاف راے مهمله ای شکار کن او را و بشکن او را و (۳) بضم شین و سکون کاف بمعنی سپاس او - صاحب شمس می فرماید که (۴) بلب او سخن شیرین و نازکرسی دوم می طرازد که (۵) بمعنی سپاس موٴلف عرض کند که در معنی اوّل بای قسم است و شکّر به تشدید کاف استعاره از لب و سخن شیرین معشوق و در آخرش شین ضمیر غائب و در معنی دوم موحّده اوّل زائد و لفظ شکر امر حاضر مصدر شکردن و شین معجمه آخره همان ضمیر غائب و در معنی سوم موحّده بمعنی در و لفظ شکر بالضم بمعنی سپاس و تشکّر و شین آخرش همان ضمیر غائب حالا عرض می شود نسبت معنی چهارم و پنجم که بی تحقیقی صاحب شمس اظهر من الشمس که در نقل عبارت بعض حروف را حذف کرد و بعض را تحریف هر دو معنی آخر الذکر لغو صریح و ناهیچ است و صحیح که سخن ناشناس لفظ سپاس را ناشناس نوشت کلمهٔ او را حذف

کرد. فتامّل. بالجمله صاحب مؤیّد الفضلا بر ذکر معنی اوّل قانع. عرض می کنیم که آری برای تائید فضلا

لابدمن ذکرہ که فضلا خیال معشوق را گناه دانند و بای قسم را نخوانده اند و شین ضمیر

غائب را فراموش کرده اند و معنی لفظ بشکر را هم اگر نمی دانند کفران نعمت است خبر گذشت که صاحب

مؤیّد هادی ایشان شد، همانا تائیدی است که بشکرش فضلا ترزبانند (اردو) (۱) قسم ہے اسکے لب

اور میٹھی باتوں کی (۲) اسکو شکار کر (۳) اسکے شکریہ ہیں۔

بشکل بقول جهانگیری مرادف بشکله و بشکنه که می آید با اوّل مکسور بثانی زده و کاف مفتوح

کزک کلیدانرا گویند صاحب رشیدی همزبانش صاحب برهان فرماید که کجکل کلید یعنی چوب کجے

که کلیدانرا بدان کشایند. صاحب جامع همزبانش صاحب ناصری فرماید که کلید کلیدان باشد (پہلوان

محمود قتّالی خوارزمی گوید ۵) دهان تو کلید انیست دشوار ؏ زبان تو کلید آن نگهدار ؏ بشکل ری

کر بجنبانی جحیم است ؏ بخیری گر بگردانی نعیم است ؏ بهشت و دوزخت را یک کلید است ؏

کلیدی اینچنین هرگز که دید است ؏ صاحب سروری فرماید که کزک کلیدان یعنی آن چوبکی که در سوراخهای

کلیدان افتد و بآن در بسته شود و فرماید که بفتح با و کاف نیز بنظر رسیده و در تحفة السّعادت بضم

با و فتح شین آورده و بشکیل هم بهمین معنے آمده. خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده **مؤلّف عرض**

کند که کلیدان غلق است یعنی چیزے که بدان در را به بندند و آنرا مغلاق هم خوانند و زنجیرے را

ماند که بعد از آنکه در بسته شود آنرا بالای آن قائم کنند و اندر آن قفل اندازند و بعوض قفل چوب

کجی هم تا زنجیر نگشاید و همین چوب کجی را فارسیان بشکل گفته اند پس تعریف سروری بهتر از همه

و موافق حقیقت که از بشکل کلیدان بند شود نه کشاده صاحب ناصری در بحث بشکل سندی را

آوردہ کہ برای کلیدان است حیف است کہ از موضوع خود بی خبر است صاحب برہان از حقیقت
این اگر خبر داری بود ذکر کشاد کلیدان نمی کرد شک نیست کہ آلہ بشکل چون از کلیدان برارند کلیدان
از جای خود می براید و در کشادہ می شود و لیکن ۂ جودش بشکل برای بند کردن کلید انست (اردو) وہ
لکڑی جو دروازہ بند کرنے اور زنجیر لگانے کے بعد زنجیر کے کُنڈے میں بجائے قفل لگا دیتے ہیں
تاکہ زنجیر نہ کُھلنے پائے۔ مؤنث۔

بشکلم | بقول ہفت بکسر اوّل و سکون شین معجمہ و فتح کاف و لام و میم زدہ (۱) خانہ کہ اطراف آن
شبکہ و بادگیر داشتہ باشد و (۲) خانہ تابستانی و (۳) صفہ و ایوان و بارگاہ را ہم گویند و فرماید
کہ بفتح اوّل ہم بدین آمد **مؤلّف** عرض کند کہ دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد
و پشکم بہ بای فارسی بمعنی سوم در ردیف بای فارسی می آید و بجکم بموحّدہ و بچکم بہ جیم فارسی بہ ہمین
معنی بجایش گذشت و بشکم بموحدہ بہ ہر ۳ معنی اوّل الذکر می آید و صراحت ماخذ بر بجکم بموحّدہ و جیم
عربی کردہ ایم و تکمیل آن بر بشکم کنیم دریجا ہمین قدر کافی است کہ صاحب ہفت بشکم را ترک کردہ
و بجایش ہمین لغت را آوردہ قیاس ما نظر برین کہ ہمہ محقّقین فارسی زبان بشکلم را ترک کردہ اند و
صاحب ہفت بشکم را ترک کردہ ہمین است کہ سہو کتابت محقّق باعث قیام لغت است و از ینکہ
پابند تحقیق ماخذ نبود بر تصحیح آن قادر نہ شد لام زائد در قواعد فارسی نیست تا این را مزید علیہ
بشکم می گفتیم **واللہ اعلم بالصّواب** مجرّد قولش در خور اعتبار نیست (اردو) دیکھو بشکم

بشکل مخروطی | اصطلاح - صاحب روزنامہ
بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی
گاؤدم مستعمل است **مؤلّف** عرض کند کہ
موافق قیاس و بمعنی حقیقی است موخذہ بمعنی

نسبت وبشکل بمعنی اوست وتحتانی آخره برای نسبت - مخفی مباد که حقیقت لغت (گاودم) بجای پیش می آید درینجا همین قدر کافی است که فارسیان گاودم را بدین معنی استعمال نکرده اند البته مجرد (مخروطی) هم افاده همین معنی می کند وضرورت ندارد که با لفظ (بشکل) مرکب کنند (اردو) گاودم بقول آصفیه فارسی - مخروطی - گاجر کی وضع کا لمبوترا - ایک سرے پر سے موٹا دوسرے پر سے پتلا -

بشکله بقول جهانگیری همان بشکل که بجای پیش گذشت - صاحبان سروری ورشیدی وبرهان وجامع وسراج هم ذکر این کرده اند صاحب سروری بشکنه را هم مرادف این گفته که می آید **مؤلف** عرض کند که حقیقت این را بر بشکل عرض کرده ایم وآن مخفف همین است بحذف های هوز آخره واین مرکب است از پش که مخفف پیش است وکله بضم اول وثانی غیر مشدد وخفای ها بقول برهان بمعنی حرکات ورجاع از فرو بردن وبرآوردن پس معنی لفظی این چیزی پیش است که در کلپیدن فرجی رود و بیرون می آید و کنایه از آله که تعریفش بر بشکل مذکور - بای فارسی پش بدل شده به موحده چنانکه اسپ واسب ومبدل همین است بشکنه که بعد این می آید چنانکه بتخاله وبتخانه که خان آرزو آنرا لقب تصحیف داده از بس که از تبدیلات فارسی زبان خبر ندارد وقول صاحبان زبان را نسبت زبان شان بیکاری شمارد - لله العجب (اردو) دیکهو بشکل -

(الف) **بشکلید** صاحب سروری نسبت (الف) بحواله تحفه گوید که بکسر با ولام وسکون شین معجمه

(ب) **بشکلیدن** (۱) بمعنی رخنه باشد که از سر انگشت وناخن بهم رسد (استاد کسائی ؎) بابنان لعل پوش سوسن گوهر فروش ؛ بر زنخ پیل گوش نقطه زد و بشکلید ؛ و بحواله نسخه حسین وفائی فرماید که (۲) بمعنی نشان ورخنه در افگنده آمده بسر ناخن یا بانگشت و فرماید که به بیت مذکور بمعنی

دوم مناسب است چنانکه شمس فخری نیز آورده (ب) خسرو رستم جدال حاتم در بانوال ۞ آنکه
به پیکان تیر روے قمر بشکلید ۞ صاحب برهان می فرماید که ماضی رخنه کردن یعنی بانگشت و بناخن
رخنه و نشان کرد و ذکر معنی اوّل هم کرده صاحب ناصری بر معنی دوم قانع و بقول مؤیّد مطبوعه
مطبع نولکشور رخنه و نشان کردن بسر انگشت یا ناخن در افگندن و در دیگر نسخ قلمی بمعنی رخنه کرده
نشان کرده و سر ناخن بانگشت در افگند مؤلّف عرض کند که الف ماضی مطلق (ب) باشد
بهمه معانیش و بس و معنی اوّل خلاف قیاس و خلاف محاورهٔ فارسی زبان و بدون سند اهلِ زبان
را نشاید و آنچه صاحب برهان این را ماضی رخنه کردن گوید خلاف اصل است بلکه ماضی مطلق
بشکلیدن است بهمه معانیش که بر (ب) می آید و آنچه بمعنی اوّل زبان کشاد اغلب که به پیروی
صاحب تحفه در غلط افتاد و (ب) بقول سروری بکسر با و لام و سکون شین معجمه و کاف تازی
(۱) نشان کردن و بقول جهانگیری (۲) رخنه کردن بناخن یا بسر کارد و فرماید که (۳) رخنه شدن
هم بسر تیر و خار چنانچه اگر جامه کسی بخار در آویزد و بدرد گویند بشکلید) و (۴) چیزے را که
پهن کرده باشد صاحب رشیدی همزبانش در معنی دوم و سوم و از معنی چهارم ساکت صاحب
برهان بذکر معنی دوم و سوم و چهارم نسبت چهارم صراحت کند که پهن کردن چیزے را ـ صاحب
ناصری بذکر معنی دوم و سوم و چهارم می فرماید که مقلوب بگسلیدن می نماید صاحب جامع همزبان
برهان و صاحب بحر بذکر هر سه معانی آخر الذّکر گوید که کامل التصریف است و مضارع این بشکلد
و صاحب موارد بذکر هر سه معنی آخره فرماید که به بای فارسی هم آمده و کلام کسائی را که بالا
گذشت سند معنی چهارم قرار می دهد ـ لاله ٹیکچند بهار در نوادر بذکر معنی دوم و سوم نسبت معنی

چہارم بحوالۂ کسائی فرماید کہ ہمین کردن است و فرماید کہ الاوّل ہو الصحیح یعنی مقصودش ہمین قدر می نماید کہ معنی آخر الذکر را صحیح ندانند و خان آرزو قفل بر دہان قلم کرد یا بشکل خاموشی را در کلیدان دہن ـ تا زبان نگشاید و بعرض اعتراض نیاید مؤلف حقیر عرض کند کہ ہمہ محققین از ماخذ این بی خبر اند و نمیدانند کہ اسم این مصدر ہمان بشکل است کہ بر زبان سراج المحققین است فارسیان بقاعدہ خود یای معروف و علامت مصدر ــ دن ــ او ر آخرش آوردہ مصدر وضع کردند کہ باصول ما قیاسی و اصلی است و بقاعدہ مقننین ہند نژاد مصدر جعلی کہ فرق ہر دو بر (اسم مصدر) گذشت بالجملہ معنی حقیقی این بشکل در کلیدان اندا ختن ولیکن بدین معنی مستعمل نیست و کنایہ باشد از نشان کردن بچیزے کہ بر معنی اوّل بقول سروری گذشت و این مجاز معنی حقیقی است و معنی دوم و سوم مجاز مجاز و معنی چہارم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ ہمہ مدعیانش از کلام کسائی استناد کردہ اند و آن را متعلق بمعنی اوّل می دانیم صاحب جہانگیری بہ تعریف معنی چہارم معذور است و بخیال ما ہمان معنی اوّل است کہ ورای سروری دیگری قوت بیان نداشت و ہمہ با آئینے و طرزے نوشتند کہ معنی چہارم قائم شد ـ مقصود از ان ہمین قدر است کہ انگشت بر چیزے نہادن و نشان بر چیزے کردن است و بس ـ انچہ صاحب ناصری این را مقلوب بگسلیدن خیال می فرماید ـ شایان اوست سبحان اللّٰہ چہ خوش بیان ماخذ است کہ از مطابقت لفظی و معنوی ہر دو مبترا است ـ بیچارہ نمیداند کہ مقلوب بگسلیدن بسکلیدن بہ سین مہملہ می شود و بر معنی بگسلیدن ہم غور نمی فرماید کہ چہ نسبت دارد با بشکلیدن این است طبع آزمائی محققین با نام و نشان و صاحب زبان (اردو) الف (۱) رخنہ ـ بقول آصفیہ

فارسی اسم مذکر۔ سوراخ۔ چھید (۲) ب کا ماضی مطلق اس کے تمام معنوں پر شامل (ب) (۱) نشان کرنا (۲) سوراخ کرنا (۳) سوراخ ہونا (۴) کسی چیز کو پھیلانا۔

بشکم بقول سروری بکسر با و سکون شین معجمہ و فتح کاف تازی (۱) صفہ (شہاب الدین ب) خانہ چون سرای جہان خرم ؎ بشکمش غیرت فضای ارم ؎ صاحب برہان گوید کہ بارگاہ و ایوان و صفہ و (۲) خانہ تابستانی و خانہ را گویند کہ اطراف آن شبکہ باشد و بادگیر ہم داشتہ باشد و فرماید کہ بالفتح ہم آمدہ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر ہر دو معنی کردہ اند۔ خان آرزو در سراج ذکر این با بچکم کردہ گوید کہ بعضے پتکم بباى فارسی و تای قرشت خواندہ اند و این تصحیف بشکم است و بای فارسی خطاست نیز فرماید کہ صاحب رشیدی بکسر اول و بای فارسی آوردہ و لیکن صحیح ہمان بشکم بہ موحدہ و فتح است کہ قول طوسی ہم موافق ہمین است (انتہی) مؤلف عرض کند کہ بچکم بہ موحدہ و جیم عربی ہم آمدہ کہ ذکرش گذشت و بصراحت ماخذش ہمدر انجا گفتہ ایم کہ بشکم اصل است بمعنی دوم و بچکم و پچکم و پتکم ہر سہ مبدلش بمعنی اول این مجاز معنی دوم انچہ خان آرزو پتکم بہ بای فارسی و فوقانی تصحیف خیال می کند ما تصفیہ آن بر بچکم بہ جیم عربی کردہ ایم (اردو) (۱) دیکھو ایوان (۲) دیکھو بچکم۔

بشکن بشکن اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ (۱) ہنگامہ جوش و خروش و بقول بعض گوید کہ (۲) در اصل بمعنی انگشتک زدن است کہ ارباب رقص را باشد صاحب غیاث نقلش برداشت و صاحب بحر لفظ بلفظش نگاشت (سلیم ب) یکی نالد چو بلبل دیگری رقصد چو شاخ گل ؎ بہ بین ای توبہ میخواران چہ بشکن بشکنے دارند ؎ (ثابت ب) شکستی توبہ شیخ و خماری پرستان ہم ؎ برقص ای جام اشنادی

کہ بشکن بشکن است امشب بگو (عالی ہے) ز زلف
پرشکن سررشتۂ عیشے بدستم دہ بگو دلم را شکن از
حسرت کہ بشکن بشکن است امشب بگو زلّہ بردارش
بہار گوید کہ بمعنی (۳) جشن بزرگ است کہ جمیع سامان
واسباب رقص وراگ ورنگ دراں باشد وی
فرماید کہ این از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ و ملا
وارستہ چکنی امام قلی بیک نام ہے) سرود رقص
است وتمری مست ودست افشاں چنار بگو وقت
بشکن بشکن توبہ است ساقی می بیار بگو **مؤلّف**
عرض کند کہ معنی اوّل اصلا درست نیست و نہ
معنی دوم را تخصیص باین اصطلاح است
تلمیذ حقیر مؤلّف فقیر اعنی بہار زلّہ بردار خان آرزو
نامدار ہرچہ بر معنی سوم نوشتہ است درست است
یعنی فارسیان جشن بزرگ را بدین نام موسوم کردند
وحقیقت این جز این نیست کہ تکرار بشکن مبالغہ ایست
واشارہ بسوی توبہ بشکن یکی از خوش طبعان این مجلس
ہم گفت کہ چون بزم طرب مہیا و دور می آغاز می شود
بعض از شرکا جام نمی گیرند و معذرت کنند کہ ما توبہ
کردہ ایم و در جواب شان از ہر طرف صدای
بشکن بشکن بلند می شود تا اصرار شان معذرت چہ
را مجبور می کند و او توبہ را می شکند و شریک دور جام
می شود و ازینجاست کہ اہل سرور در محفل
رقص و سرود و نشاط را در اصطلاح فرس
بشکن بشکن نام کردند دیگر ہیچ (اردو)
محفل سرور جس میں دورے اور رقص سرود
سب کچھ ہو۔ مؤنث۔

بشکنج بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث دست ودست چپ و فرماید کہ بجای
فارسی ہم آمدہ **مؤلّف** عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت اگر سند استعمال
این بدست آید توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان است کہ از لفظ پیش مخفف پش و کنج بمعنی بیرون
کشیدہ وضع شد و معنی لفظی پشکنج چیزی کہ از پیش آستین بیرون آمدہ است کنایہ از دست و آنانکہ

بتخصیص دست چپ استعمال کرده باشند بر سبیل مجاز باشد پس بروی ماخذ بالکسر باشد و بر زبان عوام بالفتح که تصرف زبان است و بس یای فارسی بدل شد بموحده چنانکه تپ و تب - (اردو) ہاتھ اور بایاں ہاتھ - مذکر -

بشکنه صاحبان جهانگیری و سروری و رشیدی و برهان و ناصری و جامع و مؤید ذکر این کرده اند مرادف بشکله که بجایش گذشت خان آرزو در سراج می فرماید که گمان تصحیف است از بشکله از هیچ کسی مثال این نیاورده **مؤلف** گوید که برای قول محققین اهل زبان بهتر است از مثال صاحب سروری و ناصری و جامع راسی شناسی که فارسی مال ایشان است مجرد قول این هر سه بهتر از شاعری و نثاری است که یک مصرع آن و یک فقره این را سند خود میدانی و همین سند را مثال می خوانی و نمیدانی که قواعد فارسی ذکر تبدیل لام با نون کرده است چنانکه بتخاله و بتخانه پس این را مبدل بشکله می خوانیم و باعتبار هر سه محققین فوق الذکر اسم جامد فارسی زبان می دانیم (اردو) دیکھو بشکله -

بشکوفه بقول جهانگیری با اول مکسور و بثانی زده و کاف مضموم و واو مجهول (۱) شکوفه را گویند (حکیم فردوسی ؎) بهنگام بشکوفه گلستان ٭ برون بر دشکر بزابلستان ٭ و (۲) استفراغ نمودن وقی کردن بود که آنرا اشکوفه و شکوفه نیز خوانند صاحب رشیدی ذکر هر دو معنی اشکوفه و نقل سند فردوسی می فرماید که درین شعر اشگوفه هم میتوان خواند **مؤلف** حضرتی پرسد از وکه چرا و چه حجت سند لغت زیر تحقیق را از سند محروم می کنی و این چه آئین تحقیق است که در کلام قدما اصلاح می دهی - ولے بر تو که حقیقت طلبان را گمراه می کنی و در لغتی که صحتش مسلم است شکی و شبهی پیدا کنی بالجمله صاحب برهان هم ذکر هر دو معنی کرده و تسامح جهانگیری را که در معنی دوم واقع شد درست کرد

یعنی عوض (قی کردن) بر مجرّد قی و استفراغ قانع کہ مقصودش غیر از حاصل بالمصدر نباشد صاحب
ناصری بذکر ہر دو معنی بالا از کلام خودش و ظہیر فاریابی سند ہا پیش کردہ کہ استعمال اشکوفہ و شکوفہ
درانست حیف است از وکہ موضوع خود را نگہ ندارد و صاحب جامع ہم ذکر ہر دو معنی فرمودہ سراج المحققین
و زلّہ بردارش بہار ہر دو ازین لغت ساکت۔ صاحب انند نقل نگار ناصری **مؤلف** عرض کند کہ
ما بر اشکوفہ بیان کردہ ایم کہ اصل این و آن شکوفہ بہ کاف فارسی است و از ماخذ ہم اشارہ در بر
اشگفت صراحتی کامل کردہ ایم و این مزید علیہ اصل است بزیادت موحّدہ در اوّلش چنانکہ اشکوفہ
بزیادت الف وصلی پس آنانکہ این را بکاف عربی دانستہ اند پی بماخذ نبردہ اند و باعتبار
صاحبان زبان اعنی جامع و ناصری وغیر آن توانیم گفت کہ این مبدّل آنست کہ می آید کہ کاف
فارسی بعربی بدل شود چنانکہ گنّد و کنّد (اردو) دیکھو اشکوفہ۔

(الف) **بشکول**
(ب) **بشکولی**

(الف) بقول سروری بشین معجمہ و کاف تازی بوزن معقول (۱) قوی ہیکل و (۲) رنج کش و (۳) جلد در کار و (۴) حریص باشد و فرماید کہ بہ ہمین
معنی بشکول ہم آمدہ (شمس فخری ؎) چون در ارزاق بیش و کم نشود ٭ فارغ البال مردم بشکول ٭
صاحب جہانگیری فرماید کہ مرد قوی و حریص و جلد و (۵) ہشیار و چست در کارہا۔ حکیم اسدی
؎) بہر کار بیدار و بشکول باش ٭ بدل دشمن خواب فرغول باش ٭ صاحب رشیدی ہم ذکر این
کردہ و صاحب برہان باتّفاق جہانگیری فرماید کہ بفتح و کسر اوّل ہر دو آمدہ و (۶) بمعنی وسمہ نیز و
آن رستنی باشد کہ زنان ابرو را بدان رنگ کنند صاحب ناصری باتّفاق برہان گوید کہ بشکولیدن
مصدر اینست صاحب جامع باتّفاق ناصری فرماید کہ بمعنی ششم بالفتح و باقی معانی بالکسر است

صاحب مؤیدی فرماید که بمعنی جلد بالضم و (۷) امر حاضر بشکولیدن ـ خان آرزو در سراج ارشاد کند که بکسر
اول بمعنی چهارم و بحوالهٔ برهان ذکر معنی ششم کرده بحوالهٔ توسی بالفتح معنی دوم را بخلافش نوشته و (ب)
بقول مؤید اگر یای مصدری باشد (۱) بمعنی جلدی و سختی کشتی و حریصی و اگر یای خطاب باشد
(۲) بمعنی بشکول هستی و اگر یای تنکیر بود (۳) بمعنی یک مرد بشکول و بحوالهٔ دستور گوید که (۴) بمعنی
شور ـ صاحب هفت نسبت معنی اول فرماید که قوی هیکلی و سختی کشتی و چستی و چابکی و حریصی
و هوشیاری و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب شمس فرماید که آنچه در بشکول گذشت **مؤلف**
عرض کند که خدایش بیامرزد که فرقی در الف و ب نکرد تحقیق مباد که الف اسم جامد فارسی زبان است
مزید علیه شکول که بمعنی جلدی و چابکی بجایش می آید و آن مبدل ژکول است که زای فارسی بشین
بدل شده شکول شد چنانکه باژگونه و باشگونه پس بنیاد و اصل این لغت همان ژکول است مگر
محققین فارسی زبان این را ترک کرده اند و مبدلش شکول را قائم داشته اند و شاهد وجود ژکول
مزید علیه آن بژکول است که گذشت و ما ماخذی که بر بژکول عرض کرده ایم بهتر از آنست این ماخذ
که بژکول را مزید علیه ژکول دانیم و ژکول را اسم جامد فارسی زبان و شکول را که می آید مبدلش خوانیم
و بشکول یعنی لغت زیر تحقیق جز این نیست که مزید علیه شکول است بزیادت موحده در اولش حالا
عرض میشود نسبت معنی که قوی هیکل بمعنی اصل و دیگر هر چهار معانیش مجاز آن که معاصرین عجم تصدیق
این می کنند البته معنی ششم خلاف قیاس است که وسمه یعنی برگ نیل را هم بعض محققین بشکول
گفته اند و چاره نیست جز این که بدین معنی هم اسم جامد دانیم و حقیقت طبیعت و خاصیت این هم
(برگ نیل) گذشت نسبت معنی هفتم همین قدر بس است که یکی از مشتقات بشکولیدن است که

می آید شامل برهمه معانیش بسبیل امر مخفی مبادکه (ب) اسم مصدر بشکولیدن است بزیادت یای
مصدری در آخر الف و شامل برهمه معانی مصدری که صاحب هفت خوب صراحتی کرده است
که نقلش بالا گذشت ونسبت معنی چهارم این عرض می شود که اگر باعتماد صاحب دستور این را تسلیم
کنیم باید که عوض شور ـ شورش گوئیم و شور را معنی هشتم الف قرار دهیم که در معنی مصدر بشکولیدن
که می آید این را دخل وتعلق است و آنچه صاحب مؤید برای تائید فضلا صراحت معنی دوم
وسوم (ب) کرده است حسن لیاقت اوست که فضلا را کودک نادان خیال می کند تا پای مخاطب
ووحدت را نشان می دهد وای بر صد عشق و حیف است که تالیف خود را مؤید الجهلا چرا نام ننهاد که
فضلا محتاج اینقسم تائید شرمناکش نبوده اند (اردو) الف (۱) قوی ہیکل ـ بقول آصفیہ
عربی ـ قوی جثہ ـ زور آور (۲) جفاکش کہ سکتے ہیں ـ محنتی محنت کے ساتھ کام کرنے والا
(۳) پھرتیلا ـ بقول آصفیہ چست ـ تیز ـ ہوشیار ـ جلدی سے کام کرنے والا ـ چالاک (۴)
حریص ـ دیکھو ازغندہ ـ (۵) ہوشیار (۶) وسمہ بقول آصفیہ نیل کے پتے جن سے خضاب کیا جاتا
ہے (دیکھو برگ نیل) (۷) بشکولیدن کا امر حاضر (۸) شور بقول آصفیہ فارسی ـ اسم مذکر ـ غل غپاڑا
آشوب فتنہ (ب) (۱) قوی ہیکلی مؤنث ـ جفاکشی مؤنث ـ پھرتیلا پن مذکر ـ حرص مؤنث ـ ہوشیاری
چستی ـ مؤنث (۲) بشکلیدن کا واحد امر حاضر (۳) ایک بشکول (۴) شورش ـ بقول آصفیہ
کھلبلی ـ ابتری ـ پریشانی ـ مؤنث ـ

بشکولیدن بقول سروری بفتح با و دال مهمله و سکون شین معجمه و ضم کاف و کسر لام (۱) جلدی نمودن و (۲) در کار حریص بودن صاحب
برهان نیز بکسر هر دو معنی گوید که بکسر اول هم درست

باشد۔ صاحب غیاث بر چالاکی نمودن قانع
که متعلق بمعنی اوّل است و حوالهٔ برهان می دهد
و نمی دانیم که چرا معنی دوم را نمی گذارد که ذکرش
در برهان موجود است۔ صاحب بحری فرماید
که بهر دو معنی بالا کامل التّصریف و مضارع
این بشکولد و صاحب نوادر گوید که مرادف
شکولیدن و وشکوریدن و (وشکریدن)
و (وشکرویدن) و (وشکولیدن) بمعنی چابکی
نمودن در کارها صاحب موارد هم با نشش و
(وشکلیدن) را هم مرادف این گفته و
نقل قول برهان هم کرده و بشکول را حاصل
بالمصدر این آورده و در نسخهٔ مسوّده
(مطبوعهٔ مطبع نولکشور) بمعنی رخنه انداختن
است معلوم می شود که مصحّحان مطبع رخنه
در معنی انداخته اند و معنی بشکلیدن را بر بشکو
لیدن نقل کرده اند و در دیگر نسخ قلمی ذکر
معنی اوّل است و بس مؤلف عرض کند

که ما صراحت ماخذ این بر لغت بشکول کرده ایم
و اسم این مصدر همان بشکول است و
این مزید علیه بشکولیدن که می آید بزیادت
موحّده و (وشکولیدن) هم مبدّل این که
موحّدهٔ اوّل بدل شد به واو چنانکه آب
و آو و (وشکوریدن) مبدّلش به تبدیل
لام به رای مهمله چنانکه الوند و اروند و
(وشکلیدن) و (وشکریدن) مخفّفش که واو
حذف شد چنانکه مقول و مقل و وشکریدن
بزیادت دال مزید علیه آن چنانکه سپیدن
و سپیدن شد و ناردن و ناروند و صراحت
کافی حقیقت هر یکی بجایش کنیم۔ مخفی مباد که
قیاس متقاضی آنست که به همه معانی مصدری
بشکول این را گیریم که بجایش مذکور شد
ولیکن تصرّف زبان پیش نیست که استعمال
این بهمین دو معنی یافته شد و بر شکولیدن
که اصل این مزید علیه است معنی شورانیدن

هم می آید که ذکرش بر بشکول گذشت و درینجا ترک (اردو)	(۱) کام جلد کرنا ـ چستی اور چالاکی کرنا (۲) حریص ہونا ـ حرص کرنا

بشکوه بقول سروری ـ بوزن بهبود بمعنی صاحب حشمت و هیبت داشته بلیبی ۵) زبس بود بشکوه و با فرهی که جهان دیدا ورا خورای شهی که صاحبان برهان و جامع هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری گوید که از قبیل سنجر دکه اصلش با خرد بود پس اصل این (با شکوه) است **مؤلف** عرض کند که بهتر ازان است که موحّده را بمعنی معیت گیریم و تصرف محاوره در اعراب دانیم که حرکت شین را ساکن کرده اند (اردو) صاحب شکوه و حشمت ـ

بشگ بقول سروری بر وزن رشک (۱) شبنم و (۲) برق و (۳) خمره و بالضّم (۴) بمعنی جعد و زلف و (۵) غمزه و عشوه **مؤلف** عرض کند که این همان است که بکاف عربی در آخر گذشت و بتحقیق ما هم کاف عربی متحقق و صراحت ماخذ همه را انجا کرده ایم و همه معانی بالا همه را انجا مذکور الّا معنی سوم که صاحب برهان خمره را بالضّم بمعنی خم کوچک و خمچه آورده و صاحب منتخب در عربی زبان ظرفی را گفته که دران خمیر و غیر آن کنند اگر باعتماد صاحب سروری که از اهل زبانست این را بمعنی خمره گیریم اسم جامد باشد و مخفف بشتک و بمبدلش که کاف عربی بفارسی بدل شد چنانکه کند و گند (اردو) (۱) و (۲) دیکھو بشک کے دوسرے اور چوتھے معنے (۳) دیکھو بشنک (۴) دیکھو بشک کے تیسرے معنے (۵) دیکھو بشک کے پہلے معنے ـ

بشگرد بقول برهان بکسر اوّل و فتح کاف فارسی بر وزن بهرود (۱) شکار (۲) شکارگاه (۳) شکاری را گویند و فرماید که بحذف دال هم آمده صاحبان انند و هفت هم همزبانش **مؤلف** عرض کند که تسامح دلی خبری هر سه محققین از ماخذ است و این همان لغت است که بکاف عربی

گذشت و صراحت ماخذکه مصدر انجا کرده ایم تردید کاف فارسی می کند و محققین اہل زبان که در اینجا با کاف عربی ذکر این کرده اند معتبر تر از ین ہر سه (اردو) دیکھو بشکرد۔

(الف) **بشگفته** (ب) **بشگفد** (ج) **بشگوفه**

صاحب شمس نسبت (الف) گوید که بالفتح یعنی (۱) کشاده و (۲) افراخته و (ب) بکسر یکم و ضمّ سوم کشاده و پہن کرده و (ج) بالکسر ہمان اشگوفه (قدسی) ع بہنگام اشگوفه گلستان گر برون برد لشکر بزابستان گو صاحب انند تبرک (الف و ب) ذکر (ج) کرده و بمعنی (۱) شگوفه و (۲) قی آورده **مؤلف** عرض کند که الف ہم بالکسر و ماضی مطلق مصدر بشگفتن بزیادت ہای ہوز در آخر که افاده معنی مفعولی کند بمعنی کشاده و گل شده و اصلاً بمعنی افراخته نیامده و (ب) بکسر موحده و ضمّ کاف فارسی و فتح موحده مضارع بشگفتن و اصلاً بمعنی کشاده و پہن کرده نیست بی خبری محقق از قواعد فارسی است پس معنی (ب) کشاده شود و گل شود و ج ہمان که ذکرش بر (بشگوفه) کرده ایم که بکاف عربی گذشت مزید علیه شگوفه بزیادت موحده در اوّلش و مرادف اشگوفه (اردو) الف (۱) کھلا ہوا۔ پھولا ہوا (ب) کھلے۔ پھولے (ج) شگوفه۔ دیکھو اشگفته۔

بشگیر بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) رومال و دست مال را گویند صاحب سوار السبیل این را بمعنی دره حال عرب معرب نوشته گوید که (۲) اصل این پیشگیر بہ بای فارسی و تحتانی چہارم است چادری را نام است که دراز باشد و بوقت خوردن طعام بجانب پیشین بر زانوہا کشند تا لباس از شوربا و غیره محفوظ و مصئون ماند **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است استعمال این معرب در فارسی زبان بنظر نیامده و قول محققین ہند نژاد بدون سند

استعمال تسلیم نہ کنیم کہ معاصرین عجم و محققین صاحب زبان ازین ساکت اند و حقیقت پیشگیر بجایش
مذکور شود و اگر استعمال این بنظر آید مبدل و مخفف پیشگیر دانیم کہ بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ
تپ و تب و تحتانی حذف شد (اردو) (۱) رومال۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ منہ پونچھنے
کا کپڑا۔ تولیا۔ بینی پاک۔ دست مال۔ دست پاک (۲) وہ رومال یا تولیا جو کھانے کے وقت
حفاظت لباس کے لیے زانو پر ڈالتے ہیں۔ مذکر۔

(الف) **بشل** | بقول سروری بحوالہ نسخہ وفائی بشین معجمہ بوزن عمل (۱) بمعنی بچسپ و در آویز
(شمس فخری ؎) گرت باید کہ بگذری ز سہا ؛ دست خود در رکاب شاہ بشل ؛ و فرماید کہ نشل بنون
ہم بنظر رسیدہ و گوید کہ (۲) بمعنی دو چیز ہم کہ برہم گیرند صاحب برہان فرماید کہ بمعنی گرفت
و گیر یعنی دو چیزے کہ بہ یکدگر چسپند و درہم آویزند و بذکر معنی اوّل گوید کہ امر است از بدیہ
آویختن و چسپیدن و بذکر ....

(ب) **بشلد** | فرماید کہ یعنی بچسپد صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (ناصر خسرو ؎) آتش
بیشک بجانت در بشلد ؛ چون تو بچیز حرام در بشلی ؛ صاحب ناصری نسبت (الف) ہمزبان برہان
و ناقل آن ذکر (ب) ہم کردہ خان آرزو ازین لغت گریز کرد و در ردیف نون نشل را نوشتہ می
گوید کہ بمعنی لخشتین دو چیز برہم دوختن و چسپاندن و فرماید کہ برینقیاس نشلیدن و نشلیدہ و گوید
کہ در سروری بجای نون موحدہ آوردہ و خیال خود ظاہر می کند کہ ہمین صحیح است و فرماید کہ
طوسی ہم بہای موحدہ آوردہ و بالآخر اعتراض کند بر صاحب برہان کہ بہ ہمین معنی نشبل بہ نون
اوّل و بای سوم نیز آوردہ خطا در خطا ست و نسبت معنی نشل می طرازد کہ یعنی در آویزد و در آویزندہ

ودرآویختن است وبرینقیاس جمیع باب (انتهیٰ قوله) **مؤلّف** عرض کند که این چه آئین تحقیق
است که لغتی را از مقام حقیقیش ترک کردن وبجای مابعد ش ذکرش کردن جزین نیست که حقیقت جویان را
بغلط اندازد می پرسیم ازو که هرگاه در ردیف نون نَشَل را به موحده صحیح میدانی پس نَشَل را به نون
چه میدانی طرز بیانت جزین نیست که نَشَل غلط است انچه صاحب برهان نَشَل را به نون وبا
مرادف این گفته که آنرا خطا در خطا میدانی نسبت آن عرض کنیم که خطای تست که حقیقت را
دریافتن نمی توانی وازین اعتراض بی محل تو ما برخوردیم وبه حقیقت رسیدیم که اصل بَشَل و نَشَل
(هردو) نَشَب است به نون اوّل وموحّدهٔ سوّم که فارسیان این اسم جامد را وضع کردند از
لغت عرب نَشَب که بقول منتخب بمعنی درآویختن از چیزی است ومعنی اسمی این آویزش و
درآویختگی - فارسیان بزیادت لام درآخرش مفرّس کردند وبه همین معنی استعمالش نمودند
ولیکن محقّقین بالا درعرض معنی از احتیاط کار نگرفتند چنانکه صاحب برهان معنی (الف) را گرفت و
گیر نوشت وانچه نسبت معنی ب می فرمائی که بمعنی درآویز است خبر می دهیم بتو که این معنی امر حاضر
بشلیدن است که قابل ذکر نبود وانچه بمعنی درآویزنده می گوئی خطای تست که این معنی بدون
ترکیب امر حاضر با اسمی از مجرّد امر حاضر حاصل نمی شود وانچه بمعنی درآویختن میدانی غلط است
که لفظ آویزش برای عرض اسمی در فارسی زبان موجود است و بَشَل اصلا بمعنی درآویختن نیست
بلکه بشلیدن بمعنی درآویختن می آید بانجمله نَشَل که در ردیف نون می آید مخفّف نَشَبل است که
تعریفش بصراحت ماخذش بالا گذشت و بَشَل به موحّده مبدّلش که نون به موحده بدل شد چنانکه
نرسک وبرسک واین اسم مصدر بشلیدن است ونَشَل اسم مصدر نشلیدن که هر دو معنی مرادف یکدیگر

است پس حقیقت معنی دوم همین قدر باشد که اسم مصدر و حاصل بالمصدر بشلیدن هر دو آمده یعنی
آویزش و آنچه صاحب برہان بذکر معنی اوّل آنرا امر حاضر بدر آویختن و چسپیدن گفته خطای
اوست که امر حاضر بشلیدن باشد بجائے که موضوع مالفظ است و از معنی کارگرفتن صحیح نباشد و
(ب) مضارع همان بشلیدن که می آید (اردو) الف (۱) دیکھو بشلیدن یہ اس کا امر حاضر
ہے (۲) آویزش - دیکھو آویزش (ب) مضارع ہے مصدر بشلیدن کا - اسکے تمام معنوں پر شامل

بشلشکہ بقول برہان بکسر اوّل و ثانی و فتح شین نقطه دار و کاف بلغت یونانی بیخیست
سرخ رنگ از انگشت دست گنده تر که هم بیونانی جنطیانا گویندش بول و حیض راند صاحب
محیط ذکر این کرده گوید که اسم رومی جنطیاناست و بقول بعض اندلسی و بر جنطیانا فرماید که
بکسر جیم و کسر طاء مهمله اسم یونانی شنبلی رومی است و اهل روم اسیاسیقان و اهل مغرب بشلشک
و قثاء الحیه و بسریانی قیسا ار دین و بفارسی کوشاد و بعربی دواء الحیه و کف الارنب
و کف الذئب و بانگلیسی جنشین روٹ و بهندی پکهان بید نامند و فرماید که پکهان بید شاید
جنطیانای هندی باشد و وجه تسمیه این همین که اوّل کسی که این را یافته جنطین پادشاه روم
بود گرم و خشک در اوّل سوم و گویند گرم در سوم و خشک در دوم - قوت آن سه سال باقی ماند
مفتّح و در ان قبض اندک و بیخ آن در تفطیح و تلطیف و جلا بالغ و محلّل و منقّی و مسکّن اوجاع
و منافع بسیار دارد - صاحب برہان بر کوشاد فارسی گوید که بر وزن فولاد گیاهی است خوش
رنگ که آنرا جنطیانا گویند تریاق جمیع زهرهاست **مؤلّف** عرض کند که فارسیان با وجودی
که اسم این در فارسی زبان موجود همین لغت یونانی یا رومی را اکثر استعمال کنند از ینجاست که

صاحب برهان این را جا داده است (اردو) پٹھان بید۔ مذکر۔

بشلنگ | بقول سروری بشین معجمه و لام بوزن نیرنگ نام قلعه ایست در هند (حکیم عنصری ؎) بکوه و ساده ز تو مرگ بر نخواهد گشت ٭ همی در آید در روی توازان آهنگ ٭ اگر بخواهی بر دشت ساده شو نشیمن ٭ و گر بخواهی در شو بقلعهٔ بشلنگ ٭ (استاد فرخی ؎) آنکه زبیم اسپان سپه خورد بسود ٭ بزبانی در و دیوار حصار بشلنگ ٭ صاحبان برهان و ناصری هم ذکر این کرده اند و آخر الذکر صراحت مزید کند که بر کوهی بلند واقع بوده و سلطان محمود آنرا فتح نموده و بحواله جهانگیری گوید که باوّل مضموم و بثانی زده (۲) بمعنی ناقص و معیوب و هرزه و بی معنی است **مؤلف** عرض کند که آغا صاحب جهانگیری نوشته است پشتلنگ است به بای فارسی و تای فوقانی سوم و سندش از حکیم سوزنی که نقلش در ینجا هم کرده پشتلنگ ظاهر است نه بشلنگ و هو هذا (ع) نمرود پشّه خورده و فرعون پشتلنگ ٭ پس اگر درین مصرع پشتلنگ را بشلنگ خوانده باشی خطائیست که وزن شعر اجازت آن نمی دهد و در آخر بحث میفرمائی که بنا برین شعر لغت دیگر است و بایستی که پیش ازین نوشته شود ما می گوئیم که غور نمی کنی که به بای فارسی است پس باید که پس ازین بجایش نوشته شود نه پیش ازین و خود تو در ردیف بای فارسی ذکر آن کرده و همدر آنجا میفرمائی که پشتلنگ بمعنی ناقص و معیوب به حذف فوقانی هم آمده یعنی پشلنگ پس ضرورت تداخلش با لغت زیر بحث چه بود و عجب از تو که در ردیف بای فارسی پشلنگ را به بای فارسی بمعنی همین قلعه گفتهٔ و همین سند (استاد فرخی) را در آنجا نقل کرده که بالا مذکور شد بید العجب کالعجب چه آئین تحقیق است بیچاره فرخی بدست اختیار تست که در کلام واحدش در ینجا نقل بشلنگ

به موحده می کنی و در انجا بیای فارسی، نمی دانیم که این چه پریشان بیانیست که در ینجا بذیل پشلنگ پشتلنگ را داخل کردی و در انجا به تحت پشتلنگ. پشانگ را بمعنی قلعه جا دادی حق آنست که پشانگ به بای فارسی اصل است بمعنی قلعه که ذکرش باالگذشت و صراحت ماخذش همدرانجا کنیم و فارسیان بر سبیل تبدیل آنرا به موحده هم خوانده اند چنانکه تپ و تب و اسپ، و اسب برخلاف آن پشتانه بمعنی ناقص و معیوب به بای فارسی است که بجایش می آید و مخففش پشلنگ هم که همدرانجا بجایش مذکور شود و مبدلش بمعنی ناقص و معیوب ببای عربی بی نیاده محقق اهل زبان بی وجه و بی محل ذکرش با این لغت کرد و حقیقت جو بیان را پریشان فرمود از ینجاست که ما صراحت کامل را همدرینجا پسند یدیم اسحاصل معنی دوم درینجا [illegible] است و تحقیق بنیادی ندارد (اردو) پشلنگ ایک قلعه کا نام ہے جسکو سلطان محمود نے ہندوستان میں فتح کیا تھا جس کی کامل تعریف اور تاریخی کیفیت معلوم نہ ہوسکی کہ وہ کس مقام پر واقع ہے۔ فارسیوں نے اسکو بای عربی سے بھی استعمال کیا ہے۔ مذکر۔

بشلواررپدن

مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (برپاچه ریدن) که گذشت **مؤلف** عرض کند که محققین فارسی زبان ذکر این نکرده اند و شک نیست که موافق قیاس است و ما حقیقت این بر (برپاچه ریدن) نوشته ایم حیف است که سند استعمال پیش نشد ما این را با وجود مطابقت قیاس مرادف (برپاچه ریدن) در همان وقت تسلیم کنیم که سند استعمال پیش شود۔ صاحب بحر استاد فارسی زبان ما و واجب التعظیم است ولیکن تحقیق این لغت مجرد قولش را بدون سند استعمال معتبر ندانیم که محققین زباندان و اهل زبان

و معاصرین عجم ازین مصدر اصطلاحی سکوت ورزیده اند و عرض این	(بر باچه ریدن) را استعمال می کنند (اردو) دیکھو بر باچه ریدن

(الف) **بشلی** بقول سروری بشین معجمه بر وزن و غلی یعنی بچسپی و در آویزی (ناصر خسرو ؎) هیچ نیابی فرازو پند و قران ٭ بر غزل و می بطبع در بشلی ٭ صاحب برهان هم زبانش خبر گذشت که صاحب ناصری ذکر این با بشلیدن کرد و دانست که واحد امر حاضر بشلیدن است یا یای خطاب از بشل که امر است و . . . .

(ب) **بشلیدن** مصدریست بقول برهان و ناصری بر وزن چسپیدن بمعنی (۱) در آویختن صاحب جامع ذکر معنی اوّل گوید که (۲) گرفت و گیر کردن هم صاحب سروری فرماید که بمعنی (۳) دوسانیدن و بر چسپانیدن (استاد آغاجی ؎) در گل غربت بپا بشلیده ام ٭ نیست ممکن روی یاران دیدنم ٭ صاحب موارد نسبت معنی اوّل گوید که (۴) چنگ زدن هم و ذکر معنی اوّل هم کرده چسپیدن را معنی جداگانه قرار می دهد بحالیکه داخل معنی اوّل است و فرماید که (۵) بمعنی فرو رفتن در چیزی و بند شدن و بسند اینمعنی نقل همان کلام آغاجی کند که بالا مذکور شد بهار در نوادر بذکر معنی اوّل و پنجم فرماید که بشلیدن بزیادت نون هم آمده و ظاهراً تصحیف این است صاحب بحر بر معنی اوّل پیچیدن را اضافه کند و (۶) معنی خوابیدن را بیفزاید و فرماید که کامل التّصریف و مضارع این بشلد **مؤلّف** عرض کند که اسم این مصدر همان بشل که گذشت و اشارهٔ این هم در آنجا کرده ایم. فارسیان بقاعدهٔ خود یای معروف و علامت مصدر دن را با بشل مرکّب کرده مصدری وضع کردند که قیاسی است و باصول شان جعلی و باصول ما اصلی است که تعریف هر دو بر لغت را هم مصدر گذشت بالجمله معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم غیر از اوّل نباشد که طرز بیان صاحب جامع

معنی دیگر قائم کرد قیاس ما همین قدر است که محقق اہل زبان از گرفت و گیر (در آویزش) خیال کرده و محاورۀ زبان در ہر دو فرق دارد فتامّل واگر باعتبار محقق اہل زبان معنی دوم را جدا داریم چنانکه عمل کرده ایم جز این نیست که مجاز معنی اوّل باشد و معنی سوم بیان کرده که سروری تعجب خیز است آغا خیال نکرد کلاز سند آغاجی ....

(ج) **بشلیدن بپا** مقصد مرکبی پیدا می شود که معنی لفظی این در آویختن بوسعۀ پای و بشلیدن دریجا ہم بمعنی اوّل است و این مرکب کنایه ایست از پابگل شدن خصوصاً بقرینه که در مصرع اوّل ذکر گل آمده آغاجی گوید که درگل غربت بشلیدن من به پا یعنی پابگل غربت شدم مشاہدۀ روی یاران را خارج از امکان کرد پس آنکه معنی سوم باستناد ہمین یک شعر قائم کرد سکندری خورد و نمیدانیم که معنی متعدی چسان ازین شعر پیدا فرمود۔ عجب است از محقق اہل زبان که در تحقیق لغات زبان خود از غور کار نگرفت حالا عرض می شود نسبت معنی چہارم که چنگ زدن است۔ اصلا اینمعنی را در کلام فارسیان نیافتیم و مجرد قول ہند نژادی بدون سند استعمال اعتماد را نشاید و معنی پنجم بیان کردۀ موارد ہم نتیجۀ بی غوری اوست که بسند ہمان شعر آغاجی معنی فرورفتن در چیزی و بندشدن قائم کرده و بر لفظ (بپا) خیال نکرد اگر (بشلیدن درگل) می بود البته معنی مذکور پیدا می شد حیف است که صاحب موارد حلّ معنی شعر نکرد و بخیال سطحی کار گرفت و معنی ششم را ہم تسلیم نکنیم که استاد ما (صاحب بحر) بدون سند استعمال ذکرش کرده و ما استعمال این بدینمعنی در کلام فارسی ندیدیم۔ استاد ما در کلام فارسیان دیده باشد تا از کلکش چکیده مگر بشاگرد تلمیذ حقیرش نرسیده و معاصرین عجم قیاس تلمیذش را پسندیده اند والله اعلم بحقیقة الحال

(اردو) (الف) بشلیدن کے امر حاضر کا واحد (ب) (۱) لپٹ جانا (۲) گرفت وگیر کرنا۔ پکڑنا۔ پھانسنا (۳) لپٹانا۔ (۴) پنجہ مارنا (۵) پھنس جانا (۶) سوجانا۔ (ج) پھنس جانا۔ کیچڑ وغیرہ میں۔

بشم بقول سروری بروزن چشم سفیدی را گویند کہ بامداد بر سبزہ نشیند مانند شبنم استاد فرلادی ۵) چون مور سبز بود کہن موی من ہمہ کہ درد اکہ برنشست بران موی سبز بشم کو صاحب جہانگیری فرماید کہ شبنم ریزہ کہ سحرگاہان بر سبزہ زار نشیند وسپید نماید صاحب رشیدی گوید کہ ہمان بشک است کہ گذشت۔ صاحبان برہان وناصری وجامع وسراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این مبدّل بژم است کہ بجائیش گذشت وصراحت ماخذش ہم در انجا کردہ ایم زای فارسی بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ باژگونہ وباشگونہ دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بژم۔

(۲) بشم۔ بقول سروری بروزن چشم قماشی است سیاہ کہ در عربستان پوشیدن آن متعارف **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ اصل این پشم بہ بای فارسی باشد وتعریبش بہ موحّدہ کہ بر زبان فارسیان ہم مستعمل شد وجا دارد کہ این قماش را از پشم ساختہ باشند وموسوم شد بہ پشم وباشد کہ تعریب نباشد وفارسیان بای فارسی را بموحدہ بدل کردہ باشند چنانکہ تپ وتب (اردو) بشم ایک کپڑے کا نام ہے سیاہ رنگ کا جو عربستان میں زیر استعمال ہے کچھ عجب نہیں کہ پشمی ہو اسکی حقیقت مزید معلوم نہو سکی۔ مذکر۔

(۳) بشم۔ بروزن چشم بقول سروری نام موضعی است درمیان ری وطبرستان کہ بغایت سرد سیر است۔ صاحبان رشیدی وبرہان وناصری وجامع وسراج وجہانگیری ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ فارسیان نظر بر سردسیری این موضع بدین اسم موسومش

کرده باشند پس بر سبیل مجاز متعلّق بمعنی اوّل باشد (اردو) ایک موضع کا نام بَشم ہے جو رے اور طبرستان کے درمیان واقع ہے۔ مذکّر

(۴) بشم - بقول سروری بحوالۂ جہانگیری بفتح شین ملول صاحبان جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و جامع ہم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج می فرماید که لغت عرب است بمعنی ملول شدن مؤلّف عرض کند که چنان است بلکه صاحب منتخب گوید که بفتحتین در عربی زبان بمعنی ستوه آمدن از چیزی است یعنی عاجز آمدن پس خیال ما بر خلاف خان آرزو ست که این را مفرس دانیم بمعنی فوق الذکر من وجه با معنی ستوه تعلّق دارد و قول سروری و ناصری و جامع که از اہل زبانند معتبر تر از وست (اردو) ملول بقول آصفیہ عربی - رنجیده - غمگین - اُداس - اندوہگین -

(۵) بشم - بقول سروری بحوالۂ جہانگیری بفتح شین معجمه بمعنی ناگوار صاحبان جہانگیری و برہان و ناصری و جامع ہم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج فرماید که لغت عرب است بمعنی ناگوار شدن مؤلّف عرض کند که بقول منتخب در عربی زبان بمعنی ناگوار شدن طعام است پس استعمال فارسیان بمعنی مطلق حاصل بالمصدر که ناگواری است بر سبیل تفریس میتوان گرفت و قول محقّقین اہل زبان اعتماد را شاید (اردو) ناگوار بقول آصفیہ اجیرن - خلاف طبع - مکروه - ناپسند خاطر (زکی ۵) مرگ تری ناگوار زیست تری تجھ پہ بار ہو تیرے لئے زکی دوست دعا کیا کریں ہو -

(۶) بشم - بقول جہانگیری با اوّل مفتوح و بثانی زده ملحد و بی دین را نامند (حکیم سوزنی ۵) بشمے که بر رسول خدا افترا کند ہو با آل او ندیم سگالے مر اکند ہو صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و سراج ہم ذکر این کرده اند مؤلّف عرض کند که مجاز معنی پنجم باشد که ملحدی و بی دینی ناگوار

غاطر پندار انست (اردو) ملحد دیکھو (بددین)۔

بشماق | بقول برہان در ملحقات پای افزار صاحب اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ این را بمعنی لغت فارسی زبان گفته **مؤلف** عرض کند که در پیروی ملحقات برہان سکندری خورده بشمق بمعنی نعل لغت ترکی است و باشماق ہم که صاحب کنز ذکر ہر دو کرده و صاحب لغات ترکی بشمق را آورده باتی حال فارسیان بتصرف تخفیف بطور تفریس استعمال این کرده باشند و تصرف جزین نباشد که در رسم الخط تبدیل کنند (اردو) دیکھو افزارپا۔

بشمخ | بقول ملحقات برہان بروزن برزخ (۱) نام دعائے است صاحب ہفت بمعنی مطلق دعا گوید و صاحب اند ہمی فرماید که لغت فارسی است بفتح اوّل و ثالث نام دعائے بزبان سریانی انجیل و توریت و عام آنست که (۲) بمعنی بزرگوار است و بکسر اوّل به تنوین مکسوره حرف چہارم (۳) بمعنی ای پروردگار صاحب اند نقل عبارت (مؤید الفضلا) مطبوعه مطبع نولکشور برداشته و صاحب مؤید این را ذیل لغات فرس نگاشته ولیکن در دیگر نسخ قلمی مؤید ذکر معنی اوّل است و بس بخیال **مؤلف** که تصدیقش ر رشتان معاصر می کند لغت سریانیست بمعنی سوم که در آغاز ہر یک دعا می گویند و فارسی زبان نیست از ینجاست که محققین اہل زبان اعنی جامع و ناصری و سروری این را ترک کرده اند (اردو) (۱) انجیل و توریت کی دعا کا نام ہے جو سریانی زبان میں ہے اور مطلق دعا کو بھی کہتے ہیں (۲) بزرگوار (۳) اے پروردگار۔

بشمشیر در آمدن | مصدر اصطلاحی بقول بحر بمعنی کشته شدن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است معاصرین عجم اگرچه بر زبان ندارند لیکن غلط نمی دانند از قبیل (بقلم در آمدن) که بمعنی

نوشتہ شدن مستعمل است (اردو) قتل ہونا۔ مارا جانا۔ تہ تیغ ہونا۔

بشمہ بقول سروری بحوالۂ شرفنامہ بوزن چشمہ پوست خام کہ آنرا سرم نیز گویند صاحب جہانگیری فرماید کہ بااوّل مفتوح بثانی زدہ (۱) پوستے کہ دباغت نکردہ باشند و (۲) دانۂ کہ بہیئات عدس سیاہ رنگ و براق باشد و در دواہای چشم بکار برند و آنرا چشمک و چاکسو ہم نام است صاحب برہان بذکر ہر دو معانی بالا فرماید کہ بعض این را لغت عرب گویند صاحبان جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بر بشبہ صراحت کافی با بیان ماخذ کردہ ایم کہ این اصل است و بشبہ کہ گذشت مبدل این (اردو) دیکھو بشبہ کے دوسرے اور تیسرے معنے۔

بشن بقول سروری بروزن جشن (۱) بدن را گویند (انوری ؎) وہ کہ برغی زپای تا سر او کہ بشن و بالای چون صنوبر او کہ صاحب جہانگیری باستناد ہمین شعر انوری بمعنی (۲) قدّ و بالا گوید صاحب برہان بفتح اوّل و ثانی بذکر ہر دو معنی بالا می فرماید کہ (۳) سر و تن و اطراف ہر چیز را ہم گویند صاحب ناصری گوید کہ بمعنی قد و بالا و اندام و بدن آدمی و فرماید کہ بمعنی بر و سینہ اصح است کہ از شیرازیان مکرر شنیدہ شد کہ در مقام برہنگی و گرسنگی گفتہ اند ؎ نہ بشنم پوشیدہ و نہ شکمم سیر است ؎ صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بودی فرماید کہ بالا و تن و اندام مردم تا جائیکہ جامہ پوشیدہ می شود و بشن و بر ہمہ اندام است۔ خان آرزو در سراج بذکر معانی بالا گوید کہ از (بشن و بالا) کہ داخل سند است موی کاکل مراد است پس بدون نون باشد۔ و بہ بای فارسی بود **مؤلف** عرض کند کہ سبحان اللہ از پارسی زبان ذوق خوشی داری و بسخن سنجی شہرتی از ینجاست کہ (بشن و بالای) را کہ در سند واقع است بمعنی موی کاکل گرفتہ و معنی شعر را خوب فہمیدہ۔ در لغت فارسی زبان

در برابر سروری وناصری وفدائی (صاحبان زبان) بحذف نون خوب اصلاحی کرده آیسے گا۔ این کار را ز تو آید و مردان چنین کنند" **مؤلف** حقیر به بر مجرّد اعتبار محققین اہل زبان این را بمعنی اوّل و دوم تسلیم می کند بلکه در معنی شعر انوری ہم بَشْن و بالا را به تمثیل صنوبر مطابق می داند و نون را حذف نمی کند که این تقسیم پیراستگی کار محققین نیست و بای فارسی را ہم درین لغت جا نمی دہد که این قسم تصرف از موضوع ما خارج است۔ اعلم یا ایہا المحقق که بَرْشَن به زای فارسی گل سیاه را نام است فارسیان به تبدیل زای فارسی با شین معجمه چنانکه بازگونه و باشگونه بَشْن کردند و اسم جامد قرار دادند برای جسم خاکی که معنی اوّل است و معنی دوم مجاز آن و حقیقت معنی سوم جز این نباشد که صاحب برہان تعریف خوشی نکرد از سر تا پا ہمه بدن و اعضا را بَشْن گویند و این داخل معنی اوّل است و معنی سوم را به مجرّد قول برہان بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم و اگر پیش شود آنرا ہم مجاز معنی اوّل دانیم و ای بر ناصری که صاحب زبانست و این را مخصوص کند با بر و سینه و پسندی که از مقوله گدایان پیش می کند در معنی آن تن بهتر از بر و سینه می نماید (فتاملوا یا ایہا النّاظرون) **(اردو)** (۱) بدن مذکر (۲) قد مذکر (۳) ہر چیز کی شکل۔ مؤنث۔

بَشْنَپَه | بقول غیاث بکسر اوّل و فتح شین معجمه و سکون نون و فتح بای پارسی نوعی از سرود ہندی است مثل (دھرپد) و صاحب اننده ہمنوای اوست و این قدر اضافه بر دکند و اجمال صاحب غیاث را بصراحت می فرماید که لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند که ہمین است را ابہا دہنده اگرچه گنبده) و ہمین است حق تحقیق که حقیقت جویان را در غلط می اندازد۔ ہمانا این لغت سنسکرت است بقول ساطع ترانه که برای وشنو می سرایند۔ بَشْن بلغت سنسکرت خدائی را نام است که خود را بصورت نگہبانان جلوه گر کرده و به پَه بمعنی جلال و شان و جاه و منزلت و سرود پس آہنگی را که به حمد خدا می سرایند آن را به ہمنا

شپہ گویند و فارسیان استعمال این نکرده اند و محققین اہل زبان این را نیاوردہ (اردو) بشنپ بقول صفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ حمد کا گیت۔ بشن کی تعریف کا گیت ایک قسم کا ہندی راگ جیسے دہرپد آپ ہی نے ہپ کی نسبت فرمایا ہے کہ سنسکرت میں گیت کو کہتے ہیں۔

بشنج | بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بوزن شکنج (۱) تابش روی و بحوالہ نسخہ سامی فی الاسامی گوید کہ (۲) خشکی کہ بر روی افتد کہ بعربی کلف خوانندش و فرماید کہ این بصحت اقرب است از قول میرزا صاحب جہانگیری می فرماید کہ طراوت رخسار و آبرو ست صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل نقل معنی دوم بحوالہ سروری کردہ گوید کہ سیاہی روے صاحب برہان معنی دوم را بکسر اوّل گوید و معنی اوّل را تحقیق صاحب ناصری نقل نگارہر دو معنی بحوالہ برہان وگوید کہ در فرہنگ ہا ہمچنین است و در ... کن اصاحب جامع و خان آرزو در سراج می طرازد کہ تحقیق اینست کہ بمعنی دوم بکسر و بمعنی اوّل بفتح باشد مؤلف عرض کند کہ چرا نباشد کہ این تحقیق حصہ تست اگرچہ نقل برہان کردہ و بہ حقیقت پی نبردہ حق اینست کہ بشنج اسم جامد فارسی زبان است بالفتح بمعنی شکستگی و ناہمواری و بالضم نوعی از صدف و کلف و در عربی زبان بقول منتخب گنجدہ روی یعنی سیاہی و سرخی کہ بروی ظاہر شود پس معنی لفظی بشنج باہای نسبت چیزی کہ بشنج دارد و کنایہ از روی کلف دار و خشک دار و این درحقیقت مرضی است کہ از حدت سودا بر جلد ظاہر میشود و اکثر بر روی کہ قطع نظر از سرخی سیاہی مائل) ناہمواری جلد و تابشی ہم از آن سرزند از ہمجاست کہ صاحب سروری معنی دوم را اصل قرار می دہد و معنی اوّل اعجاز آن و جادارد کہ پیدایش معنی اوّل از معنی دوم بشنج ماخذ گیریم اندرین صورت باید کہ بضم شین خوانیم و بہر دو معنی فتح اوّل مسلم است کہ بای بشنج ہمیشہ مفتوح باشد کہ آن درحقیقت مخفف کلمہ باست بای حالی فتح و کسرہ اوّل متعلق

به محاوره و زبان است که از اهل زبان سروری این را بالکسر گفته و صاحبان ناصری و جامع در معنی اوّل
فتح اوّل گرفته اند و این اختلاف چیزی نیست جز این که تصرف لب و لهجه متفاوت است (اردو) (۱) مُنہ کی چمک دمک
آب ـ مؤنث (۲) کلف بقول آصفیہ ـ عربی ـ اسم مذکر ـ چہرہ کی چھائیاں یعنی سیاہ دھبّے جو خون کی بگاڑ کی وجہ سے مُنہ پر ہوتے ہیں

بشنجه بقول جهانگیری (۱) دست افزاری مر جلاهگان را که بدان آهار را بر تان بکشند و بقول
بعض گوید که (۲) آهاری باشد که بر تان بمالند و آنرا صلب خوانند (نظامی ۵۲) بشنجه روی وارزق
چشم و اشقر ٭ سزاوار خم گل نی خم زر ٭ (قریع الدهر ۵۲) تار و پود مراد من نشود ٭ بافته بی بشنجه
سلطنت ٭ صاحب رشیدی نقل نگارش صاحب برهان گوید که بر وزن شکنجه و نسبت معنی اوّل صراحت
مزید کند که آن دسته گیاهی باشد مانند جاروب بر هم بسته و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب ناصری
همزبانش و بهر دو معنی بکسر تین گفته و صاحب جامع بفتح و کسر دوم خان آرزو در سراج می طرازد
که بکسر تین و نون است **مؤلف** عرض کند که بی صراحت ماخذ این دعوی مجرد را بی دلیل دانیم
حقیقة این لغت مرکب است از لغت گذشته یعنی بشنج و های نسبت یعنی چیزی که نسبت دارد با بشنج
بمعنی دوش و کنایه از آشتی و آهاری که جلاهگان بر تان مالند تا سخت شود و جلا دهد و پیدا شود چنانکه
آب رو مردم و طراوت آن پیدا بمعنی دوم اصل است و معنی اوّل مجاز آن که آله را هم به همین نام موسوم
کردند که بواسطه آن آهار بر تان می ریزند محققین بالا نسبت آن تعریف خوشی نکرده اند که دسته گیاه ما
جاروب گفته معلوم نمی شود که این آله را مشاهده نکرده باشند در این روزها از موهای سخت و کلفت
ساخته می شود و شاید در زمانه سلطنت همین کار از خس و گیاه می گرفته باشند با الجمله موهای سخت را نیم گز
یک سر او را در چوب یا عاج مستحکم کنند و آن دسته را مانند تا مجموعه آن پریشان نشود و از طرف دیگر

کارگیرند مثلاً رنگ سازی کنند تا اهار یا روغن بچیزی رسانند که تار تار باشد تا بوسیلهٔ این موها در تهیهٔ
تار اهار یا روغن می رسد و جولاهگان هم همین قسم آله درست کنند که بواسطهٔ آن آهار در تان داخل
می کنند تا هر رشتهٔ تان بواسطهٔ دستهٔ موها اهار گیرد و همین آله را در اردو کونچی و در انگلیسی زبان برش
نامند. پس ماخذ متقاضی آنست که این را بکسر اوّل و فتح دوم خوانیم و اختلاف اعراب بیان کردهٔ
محققین بالا تصرف لب ولهجهٔ مقامی دانیم. مخفی مباد که از هر دو سند بالا کلام نظامی را متعلق به لغت
گذشته یعنی بَتَنج دانیم بزیادت های نسبت و کلام شریح الدهر را متعلّق به معنی دوم این فتامّل
(اردو) (۱) وہ کونچی (مؤنث) یا بڑا برش (مذکّر) جسکے ذریعہ سے جُلاہے تانے میں اہار لگاتے یا
چھڑکتے ہیں (۲) دیکھو اہار۔

(الف) **بشنجیدن**	(الف) بقول موارد
(ب) **بشنجین**	بمعنی پاشیدن و ریختن

و فرماید که مضارع این بشنجد استاد لبیبی (ع)
بشنجید همه تنش انجیده اندر بر خاک خونش بشنجیده
اندر صاحب بوادر گوید که بالکسر و فتح دوم و کسر
جیم تازی است و به بای فارسی نیز آمده. و هر دو
محقق بالا می فرمایند که در مصرع ثانی سند لبیبی
کلمهٔ بر بمعنی علی را ناچار بسکون باید خواند در صورت
اگرچه سکته می شود ولیکن این قسم سکته در کلام قدما
بسیار واقع شده صاحب ناصری بر ذکر (ب) قانع
و فرماید که بالکسر بمعنی پاشیده و فرماید که بر این قیاس
بشنجد بمعنی بپاشد و بشنج امر است بپاشیدن و (الف)
مصدر است و می طرازد که این لغت در دری
مستعمل و اهل تبرستان بسیار استعمال کنند و بحذف
جیم هم آمده که مخفّف است چنانکه گویند "آب
کاسه را بشن" یعنی بپاش و بریز. صاحب انند
بنقل نگارش صاحب رشیدی نسبت (ب) می طرازد
که بمعنی پاشیده شده و (بشنجیده شید) یعنی پاشیده

شد و (بشخیده شود) یعنی پاشیده شود وخان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید که بدون با بمعنی پژمرده شده وافتاده ولغزیده ودرین صورت لازم خواهد بود نه متعدی بمعنی ازهم پاشیده لیکن اغلب که شخشیده است بدو شین. **مؤلف** عرض کند که ما چه می گوئیم وطنبوره چه می سراید. نمیدانیم که خان آرزو از موضوع خود چرا پای بیرون می نهد ونمیداند که تحقیق مصدر شخبیدن درپیش است و(ب) اسم مفعول اوست وشخشیدن بدو شین بمعنی لغزیدن مصدری است جداگانه که بجایش می آید هیچ نفهمیدیم که مقصودش از ارشاد (اغلب که شخشیده است بدوشین) چیست وحاصلش جزین نباشد که شخبیدن یعنی (الف) اصلا مصدری نیست (اعلم یا اخی) که شخبیدن وشخبیده بدون موحده نیامده ومعنی لغزیدن را که متعلق بمصدر شخشیدن است بدون موحده به دو شین معجمه می آید ازین مصدر زیر تحقیق هیچ تعلق نیست وانچه همین مصدر به بای فارسی می آید مبدل این است به تبدیل موحده با بای فارسی چنانکه تب وتپ واسم مصدر این همان لشنجه که بمعنی آش وافراز جلاهگان گذشت نیکه پس فارسیان های هوز را به تحتانی بدل کردند چنانکه شاهگان وشایگان وعلامت مصدر دن درآخرش مرکب کرده مصدری وضع کردند که معنی لفظی این همان افراز جولاهگان را بکار بردن که بواسطهٔ آن آش درتان پاشیده می شود وبمجاز بمعنی پاشیدن مستعمل شد واگر تحقیق راه خواهی است همین قدر بس است) وانچه این را لازم قرار می دهی غور بر معنی نکردهٔ وازسند استاد لبیبی بر نخوردهٔ وانچه صاحبان موار ووفوا در بیان سکتهٔ مصرع دوم سند لبیبی سخن سرائی کرده اند نسبت آن عرض می شود که ما اکثر کتب لغات مصرع دومش را چنین یافته ایم وصاحب ناصری هم همین طور نقل کرده (علی ع) بران خاک خونش بشخبیده اند پس نقل سند به هردو محققین بالا بحذف الف

و نون بدست آمده باشد تحریف خطاط بیش نباشد و کمی تلاش حقیقت جویان خنده برشش که (بر آن خاک) را کاتبش (بر خاک) نوشت و بهر دو پیچارگان را ضرورت سکته لاحق شد که مرضی است مهلک خدا ایشان را بیامرزد - بالجمله حالا سکته باقی نماند و آنچه صاحب ناصری لشنج را امر بیاشیدن نوشته عرض می کنیم باو که حاشا بلکه امر حاضر لشنجیدن است و آنچه می فرماید که بحذف جیم هم آمده نسبت

آن عرض می داهیم " لا والله " بلکه حذف جیم مخصوص است بدای لشنج که سو قیان عجم در اکثر الفاظ حرف آخر حذف کرده بیگویند و صاحبان ادب در نوشت و خواند از اتباع شان بپرهیزند این تخفیف صحت است مگر لشنج که لشنج را لشن گویند و ایشان را لیشا و ازین لب و لهجه لازم نمی آید که لشنجیدن و لشنجیده را لشنیدن و لشنیده هم خوانیم (اردو) چهٹکنا -

بشند بقول جامع با دو کسره بوزن ترنگ (۱) آلتی مانند کلنگ که بدان دیوار سوراخ کنند و کلنگ و (۲) اسکنه و تیشه نجاری و بنائی را گفته اند **مؤلف** عرض کند که اگرچه همه محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت اند ولیکن باعتماد قول صاحب جامع که صاحب زبان است این را معتبر دانیم و اسم جامد فارسی زبان خوانیم معاصرین عجم تصدیق وجود این لغت کنند و این آهنین میرم مختصری است که نقب زنان بکار می برند و به زبان شان آلهٔ نقب است و تیشه بنائی هم همان است که بنایان هم ازهمین آله برای سوراخ دیوارها کار گیرند و بمعنی دوم استعمالش بر سبیل مجاز باشد که بر به هم سوراخ کند در چوب چنانکه بشند در دیوار که تعریفش بر اسکنه کرده ایم پس در تعریف بالا تیشه نجاری متعلق است به اسکنه و تیشه بنائی متعلق به بشند (اردو) (۱) آلهٔ نقب - نقب کا آله - وه مختصر سا ابّل جسکی ایک جانب تیز نوک هوتی هے اور دوسری جانب

پھیلا ہوا سر جسکو نقب زن سینہ پر جھکا کر دوسری جانب سے دیوار میں سوراخ کرتے ہیں صاحب آصفیہ نے سبّل پر فرمایا ہے مذکر آلۂ نقب زنی ہماری رائے میں یہ تعریف قابل غور ہے (۲) بر مہ دیکھو سکنہ۔

بشنزه بقول جہانگیری با اوّل مضموم بثانی زدہ و نون مکسور و زای منقوطہ مفتوح چنگالی را

بشنژه گویند کہ از نان تنک و خرما سازند (بسحق اطعمہ) من بعالم بہای بشنزہ ندہم گویم از دست زخم بریان واد[illegible] صاحب ناصری این را بہ زای فارسی آوردہ و فرماید کہ با نان تنک و خرما روغن ہم شریک کنند و بیک دیگر بمالند و بخورند وہمان کلام بسحق اطعمہ را بسند خود آوردہ کہ در ان نقل بشنژہ بہ زای فارسی است۔ صاحب برہان بہ زای فارسی آوردہ می فرماید کہ بر وزن مضمضہ ہم آمدہ صاحب رشیدی ہم این را بہ زای ہوّز آوردہ فرماید کہ بشنزہ بہ تحتانی چہارم ہم بہ ہمین معنی می آید و صاحب جامع متفق با برہان و خان آرزو در سراج بذکر اقوال محققین بالا فیصلۂ تحقیق برین کرد کہ این بحذف تحتانی مخفف بشنیزہ است کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ اصل لغت یعنی اسم جامد فارسی زبان بشنژہ بہ زای فارسی است کہ تصدیق این از معاصرین عجم میشود و این مبدّل آن کہ زای فارسی بہ زای ہوّز بدل میشود چنانکہ ژند و زند وانچہ بزیادت تحتانی می آید مزید علیہ این چنانکہ بست و بیست کہ در وسط کلمہ یای زاید می آید ہمین قدر است حقیقت این اسم جامد فارسی قدیم وانچہ بہ تای فوقانی بعوض نون و رای مہملہ بعوض زای ہوّز گذشت مبدّل نیست و ما ہمانجا اشارہ این کردہ ایم خان آرزو کہ بالعکس این بشنیزہ را اصل و این را مخففش داند خلاف حقیقت است و تصدیق دعوی ما از لغت اصلی بشنژہ می شود و بشنیزہ بہ زای فارسی با تحتانی نیامدہ (اردو) ایک شیرینی جسکا نام فارسی زبان میں بشنزہ ہے جسکو روٹی اور

کھجور اور مگی سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث۔

بشنگ | بقول برہان بکسر اوّل وثانی وسکون نون وکاف الفی کہ سرش مانند کلنک وبازکہ بنایان بدان دیوار را سوراخ کنند واسکنہ را ہم گویند صاحبان انند وناصری ومؤیّد ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مبدّل ہمان بشند است کہ گذشت دال مہملہ بدل شدہ بہ کاف فارسی چنانکہ دروغ وگروغ وپرند وپرنگ ودیگر ہیچ ہمین لغت بہ بای فارسی ہم می آید کہ آن مبدّل این است **(اردو)** دیکھو بشند کے دونوں معنے۔

بشنو | بقول مؤیّد (مطبوعہ مطبع نولکشور) ای بوکن ودر دیگر نسخ قلمی بجای این لبوی شنو را بہ ہمین معنی نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ قطع نظر ازین اختلاف کہ نتیجہ ہر دو یکی است عرض می شود کہ ما از مصدر شنودن کہ بمعنی بوئیدن ہم می آید خبر داریم وا ز موحّدہ زائدہ ہم واقف کہ در اوّل افعال می آید ولیکن علما وفضلا شاید بی خبر اند ازینجاست کہ صاحب (مؤیّد الفضلا) از برای تائید شان امر حاضرش را بیان کردہ است شکر اللہ او ندتکرا وشان است وانچہ معنی (سماعت کن) و(ہجوم کن) را ترک کردہ است نسبت آن خیال بندہ ہمین است کہ خود او از دوم خبر ندارد واز اوّل فضلا را خبر دار می پندارد البتہ یک چیز نازکی است کہ ہمدر ینجا قابل عرضہا می دانیم یعنی متقنین فارسی زبان شنو را امر حاضر و(شنود) را مضارع شنیدن میدانند وما عرض می کنیم کہ (شنیدن) کامل التصریف نیست ومضارع وامر حاضر این نیامدہ وانچہ شنو وشنود بر زبان است مضارع شنودن است کہ کامل التصریف آمدہ تسامح متقنین است کہ از حقیقت خبر ندارند وحقیقت جویان را بہ مؤیّد الفضلا می سپارند حاصل این است کہ این امر حاضر مصدر شنودن

است بہمہ معانیش کہ متصل این می آید باموحدۂ زائدہ (اردو) سونگھ۔ دیکھو بشنودن۔

بشنودن | بقول بحر بکسر اول و واو معروف
بمعنی شنیدن و فرماید کہ کامل التصریف است
و مضارع این بشنود **مؤلف** عرض کند کہ موحدۂ
اول جزو کلمہ نیست بلکہ زائد است و اصل این
مصدر شنودن است کہ بجای خودش می آید بمعنی
(۱) شنیدن یعنی گوش کردن و (۲) بوئیدن و
(۳) ہجوم نمودن و جمعیت کردن و (۴) شناوری
کردن۔ پس استاد واجب التکریم ما را بہ بخشد کہ
تسامح او ست و ذکر این باہای زائدہ دریجا
کردن و دیگر معانی را گذاشتن نقصان حقیقت جویان
کند (عفی اللہ عنہ) ولیکن ذکر این باتصال لغت
گذشتہ لطفی دارد تا حقیقت جویان (بشنو) انتظار
ردیف شین معجمہ نکشند (اردو) (۱) سُننا (۲)
سونگھنا (۳) ہجوم کرنا۔ جمع ہونا۔ (۴) تیرنا۔

بشنو یا نشنود من گفتگوئی می کنم | مثل۔
صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مثل
نیست بلکہ مقولہ ایست و لفظ کس از اصل مقولہ
ترک شدہ بزبان فارسیان الی الان است
(کس بشنود یا نشنود من گفتگوئی می کنم) ہمانا این
مصرعی است بر وزن (چہار مستفعلن) فارسیان
چون کسی را سخن شنو نبینند و خواہند کہ بحق او
موعظت و پند و نصیحت باز نیایند اول این
مصرع را می خوانند و آخر پندی و نصیحتی (اردو)
میاں کوئی سُنے یا نہ سُنے ہم تو کہے جائینگے۔ یہ مقولہ
ہے اہل دکن کا جو بالکل ترجمہ ہے فارسی مثل کا۔

بشنو صدای توپ را | مثل۔ صاحب
خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ برادر این مثل نیست
بلکہ مقولہ ایست کہ فارسیان بحق کسی گویند کہ از
بد اعمالی خود خبر ندارد و شہرتی کہ از آن گرفتہ پیش
کند مقصود آن ہمین قدر است کہ شہرت بد اعمالی

های تو مانند صدای توپ بلند است اگر می خواهی بشنو وخبردار شو واصلاح اعمال خود کن (اردو) لوگ

میں کہتے ہیں کہ آپکے بداعمالیوں کا ڈنکا بج رہا ہے یعنی اگر ہمارا کہنے کا تم کو اعتبار نہیں ہے تو خود سُن لو۔

بشنیز بقول سروری بشین معجمه ونون بروزن به خیز - بوی مادران باشد که آنرا برنجاسف نیز گویند صاحبان برهان وناصری وجامع هم ذکر این کرده وهر دو آخرالذکر می فرمایند که به های هوز آخره هم آمده **مؤلف** عرض کند که حقیقت این برارطیبسا گذشت و آسان تر است که اسم جامد فارسی زبان دانیم مگر ماخذ این انچه بقیاس ما قریب است این است که مخفف بشنیزه که به همین معنی می آید به حذف های هوز باشد صراحت ماخذش همدر انجا کنیم (اردو) دیکھو بشنیزه۔

بشنیزه بقول برهان ورشیدی بذیل بشنیزه) وهفت وسروری (۱) همان بوی مادران مرادف بشنیز که گذشت **مؤلف** عرض کند که بخیال ما موحده اول زائد می نماید وشنیزه به های نسبت در آخرش بمعنی منسوب به شنیز وشنیز مخفف شونیز وشونیز لغت فارسی است بمعنی سیاه دانه وحبة السودا که بهندی کلونجی نام دارد

شنیز بود که بحث کاملش بجایش می آید یعنی فارسیان بوی بادر های نسبت در آخرش (بوی مادران) یعنی ارطیبسا را نام نهادند نظر به تندی بویش وصراحت کافی برارطیبسا مذکور شد والله اعلم بحقیقة الحال وانچه همین لغت (۲) بمعنی بشنیزه آمده حقیقتش را همدر انجا بیان کرده ایم وصراحت ماخذش هم (اردو) (۱) دیکھو ارطیبسا (۲) دیکھو بشنیز۔

بشنین بقول برهان وناصری بضم اول بروزن گلچین گلیست در مصر وآن مانند نیلوفر پیوسته در میان آب می باشد گویند هر صباح سر از آب بر می آورد وشام تا آب فرو می رود وساقی دارد بی برگ وبزرگی غوره خشخاش می شود وتخم آن سفید ودر عطریات بکار برند واز آن

روغنی سازند بجهت علت سرسام و بیخ آن مقوّی باه است۔ صاحبان جامع و اننده هم ذکر این کرده اند صاحب سوار السبیل گوید که عربان همین را بکسر موحّده و نون معرب کرده اند صاحب محیط باعراب معرب ذکر کرده فرماید که بیونانی لوطوس نامند و اهل مصر عرائس النیل۔ در دیار مصر کثیر الوجود و آن نباتیست شبیه به نیلوفر که در جوف آب می روید و هر قدر که آب بلند می شود سر آن از آب بر می آید و سر آن مانند کوزهٔ خشخاش و بزرگتر از آن۔ اهل مصر دانهای آن را خشک و آرد کرده نان می پزند و بیخ آن مانند شلجم و سیب و به و آن را بیارون نامند و خام و پخته آنرا می خورند بالجمله سرد در دوم و تر در اوّل سوم و در جمیع افعال مانند نیلوفر و بقول گیلانی در ان قوّت محلّله باشد و تحلیل ریاح و رطوبات مرخیه معده کند و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلّف** عرض کند که صاحب مخزن این را بصورت لغت عرب نوشته اند درین صورت استعمال فارسیان به تصرّف در اعراب مفرسی را مانند ولیکن قیاس ما قول صاحب سوار السبیل را می پسندد و انچه صاحبان پابند لغات فرس این را شامل لغات فارسی جا داده اند با صراحت صاحب اننده که لغت فارسی گوید متقاضی آنست که ما این را مرکّب دانیم بالفتح بشن که بمعنی سراپا و بدن است و یا و نون نسبت و کنایه از گلی که سراپا درخت است یعنی برگ ندارد و بشکل نبات است (اردو) نیلوفر سے شبیه ایک پھول جس کا وطن مصر ہے جسکو فارسیوں نے بشنین کہا ہے بالضم اور عربوں نے بالکسر اس کی تعریب کی ہے افسوس ہے کہ اسکا متعارف نام معلوم نہ ہو سکا۔ مذکر۔

بشو | بقول مواید بمعنی ترجمه کن دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و ادّعای صاحب مواردید و ن سند تعجّب خیز است وضع لغت متقاضی آنست که موحّده را زائد گیریم و شو را امر حاضر

شودن دانیم که بمعنی شدن می آید و متقنین فارسی زبان آنرا امر حاضر شدن خیال می کنند و نمی دانند که شدن مخفف شودن است و شود هم مضارع همین شودن نه شدن - مخفی مباد که با خذ مصدر شودن را همین جا ذکر می کنیم تا حقیقت جویان در انتظار ردیف شین معجمه نباشند اسم مصدر این شود بضمّ اوّل وسکون واو و دال است و مخفف آن شد بالضم و هر دو در فارسی زبان بمعنی رفت وگذشت (هکذا فی البرهان) پس فارسیان علامت مصدر دن را بر هر دو زیاده کردند واز دو دال مهمله یکی را حذف کرده دو مصدر وضع کردند یکی شودن و دیگرے شدن که معنی حقیقی این رفتن وگذشتن و بمجاز واقع شدن هم تکمیل بحث این بجای خودش کنیم و دریجا همین قدر کافی است که این هر دو مصادر اصلا بمعنی ترجمه کردن نیا ده پس اگر با زائد ورا اوّل امر حاضر شودن زیاده کنیم معنی (ترجمه کن) نیست و نباشد صاحب موارد سکندری خورد و نسیدانیم که مقصودش چیست و غیر از انکار قولش چاره نیست و بار ثبوت بر ذمّه مدّعی است

(اردو) دیکھو شدن اور شودن یہ اُس کا امر حاضر ہے۔

بشوتن بقول سروری بشین معجمه و تا بوزن نشودن (۱) نام برادر اسفندیار و بحواله نسخهٔ وفائی گوید که (۲) بمعنی بوزنه - صاحب برهان بذکر هر دو معنی می فرماید که بفتح و کسرهٔ اوّل هر دو آمده صاحب ناصری بذکر معنی اوّل می طرازد که همان برادر اسفندیار و پسر گشتاسب شاه در عقل و دانش و اخلاق پسندیده مشهور و معروف بود و بالمعنی بوزارت اسفندیار می نمود ز فردوسی ؎ بشه گفت یزدان گوای من است ؛ بشوتن در بن رهنمای من است ؛ و می فرماید که معنی لفظی این (تن خود را بشوی) و ذکر معنی دوم نکرده صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده - خان آرزو در سراج

ذکر این بکسر اول و واو مجهول و فوقانی مفتوح کرده بنقل
هر دو معنی بالا گوید که غالب که بمناسبت نام برادر اسفندیار
کرده باشند. **مؤلف** عرض کند که برادر- این قیاس سهی
است بسیار آسان ولیکن از ماخذ این چه می فرمائی
بنده عرض می کنم که معنی اول اصل است و مرکب
از بش که بمعنی ناقص و ناتمام بر معنی پنجمش گذشت و
تن بمعنی بدن و واو زائد در میان دو کلمه چنانچه
قاعدهٔ فارسی است چنانچه تنومند و برومند که بمعنی
تن مند و برمند آمده پس بشوتن بمعنی حقیقی ناتمام
و ناقص در خلقت کنایه باشد از بوزینه که آنرا انسان
ناقص الخلقت گویند که مغز کامل ندارد و با وجود این
نقص خلقی بوزینه خیلی چالاک و هوشیار و این صفت
مسلم پس برادر اسفندیار و پسر گشتاسپ را عجبی نیست
که از همین صفت چالاکی او بدین لقب موسوم کرده
باشند و جا دارد که نظر به استواری اعضائش بدین
اسم موسوم شده باشد که بش بند آهنی وغیر ذلک
را هم نام است که بر مفاصل صندوق و امثال آن
برای استواریش نصب کنند چنانکه بر معنی اولش گذشت
و واو زائد در میان دو کلمه همان که بالا مذکور شد لهذا
معنی لفظی این استوار تن و هر عضو او بند آهنی
دارنده و خیلی استوار و خیال ما این است که این لغت
مرکب در محاورهٔ فارسی مستعمل و علم است برای آسمای
فارسیان. لقب نباشد بلکه اسم است برای موسوم
انیست حقیقت این نازک خیالیهان بر ترجمه
دربیان کردهٔ ناصری) ریشخندی کنند اختلاف اعراب
نتیجه لب ولهجه مقامی است **(اردو)** (۱) بشوتن
اسفندیار کے بھائی اور گشتاسپ کے بیٹے کا نام
ہے (۲) بندر بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔
بوزنہ۔ میمون۔ ایک جانور جو آدمی سے بہت
مشابہ ہے۔

(الف) **بشور آمدن** | مصادر اصطلاح۔ (۱۶۵۶)
(ب) **بشور آوردن** | الف شور و غوغا کردن (۱۶۵۷)
و (ب) آمادہ و مجبور بر شور و غوغا کردن مخفی مباد
که الف متعدی بیک مفعول است و (ب) بدو مفعول

(ظهوری ؎) نمکین لبپنه ام بشور آمد ٭ تلخ کرد است
زهر باده ام ٭ (وله ؎) لذت شهدم بهم هرگز
نمی آرد بشور ٭ تلخ کام شکر کنج دهن افتاده ام ٭
(وله ؎) شکر شیرینی تلخم که بشور آورد است ٭ کام
از چاشنی زهر تو لذت خیز است ٭ (اردو) (الف)
شور و غوغا کرنا (ب) شور و غوغا پر آماده اور مجبور کرنا۔

بشوریدن بقول بحر بروزن نکوهیدن (۱)
نفرین کردن (۲) دعای بد کردن و (۳) جوشیدن
و در غضب شدن و فرماید که بضم اول هم آمده
(کامل التصریف) و بمضارع این بشورد صاحبان
سوارد و برهان هم ذکر این کرده صاحب ناصری
بذکر هر سه معانی بالا می فرماید که با پژولیده در معنی
متناسب است و فرماید که شوریده - پریشان گشته
و جذبه یافته را گویند چنانکه سعدی گوید ؎ چنین
دارم از پیر داننده یاد ٭ که شوریده سر بصحرا نهاد ٭
خان آرزو در سراج می فرماید که بهر دو معنی اول
بسین مهمله هم گذشت و بمعنی شوریدن ازین باب
نیست مؤلف عرض کند که فدای اجمال تو
چرا نمی فرمائی که بمعنی اول و دوم مبدل (بسوریدن)
است چنانکه کستی و کشتی و صراحت ماخذش همدرینجا
کرده ایم و بمعنی سوم مزید علیه شوریدن که در ردیف
شین معجمه می آید و اسم مصدرش شور و موحده در
اول این زائد باشد نیست صراحت اجمال سراج المحققین
و شرح زائد از مقصود و متن همین را نام است که کرده
ایم - صاحب ناصری غلط کند که این را با پژولیدن
در معنی متناسب داند زیرا چه این مصدر نیست
و پژولیده افاده معنی اسم مفعول کند و مصدر
پژولیدن من حیث اللفظ والمعنی با این
نسبتی ندارد و ذکر شوریده مثل اسم جامدی کند و نمی داند
که بر ماضی مطلق شوریدن های هوز زیاده کرده اند
که افاده معنی مفعولی کند و سند شوریده از شیخ شیراز
همدرینجا پیش می کند و حفظ موضوع خود نمی
فرماید - عرض می کنیم که آن از مشتقات شوریدن
است که با ردیف شین معجمه تعلق دارد و سندش برای

این مصدر چرا (اردو) (۱) نفرین کرنا (۲) بد دعا کرنا دیکھو لسوریدن) (۳) دیکھو شوریدن۔

بشنوش بقول ہفت بحوالۂ قنیہ بکسر اوّل و ضم شین منقوطہ بواو رسیدہ و شین منقوطہ زدہ مکاس کردن در بیع ای تاخیر کردن در فروختن تا بہا زیادہ شود۔ مؤلّف عرض کند کہ سکوت ہمۂ محقّقین فارسی زبان سیما سروری و ناصری و جامع و برہان ما را مجبور کند برین بیان کہ وضع لغت بلحاظ معنی تقاضای آن می کند کہ عربی دانیم یا ترکی ولیکن محقّقین عرب و ترک و معاصرین عجم ہم ازین ساکت و نظر برین کہ محقّق با نام و نشان پابند لغات فرس است می گوئیم کہ اگر سند استعمال این پیش کند بمعنی حاصل بالمصدر گیریم یعنی بی پروائی در بیع چیزی باُمید گران بہائی حیف است کہ صاحب ہفت غیر مصدر را بمعنی مصدر نگاشت و بدون سند استعمال و حوالۂ محقّق علم ادّعا برافراشت۔ اعتبار را نشاید (اردو) زیادتی قیمت کے لئے کسی چیز کی بیع میں تاخیر کرنا۔

بشول بقول سروری و برہان بشین معجمہ بر وزن رسول (۱) بمعنی گذارندۂ کارہا و صاحب برہان این را بکسر و ضمّ اوّل ہم صحیح داند و صاحب ناصری بر اعراب کسر اوّل قانع مؤلّف عرض کند کہ ماخذ این شور و رای مہملۂ آخر بدل شد بہ لام چنانکہ چنار و چنال و موحّدۂ اوّل زائد است و از ہمین اسم جامد مصدر (بشولیدن) وضع شد کہ می آید و معنی حقیقی آن (۱) پریشان کردن و برہم زدن و بمجاز (۲) درماندہ و متحیّر نشستن و (۳) کارسازی و کارگذاری نمودن و (۴) دیدن و (۵) دانستن پس امر حاضر ہمین مصدر بشول است و بترکیبش با اسمی اسم فاعل ترکیبی می شود و لیکن بدون ترکیب معنی فاعلی (متذکّرۂ بالا) را سند استعمال باید کہ خلاف قواعد فارسی است و برخلاف قواعد از برای تسلیم محاورہ۔ قول ہر سہ محقّقین را بہ توجیہ کافی ندانیم کہ این ہر سہ پروای

قواعد نمی کنند. و در عرض معانی لغات سکندر بہا می خورند و عادت ایشان است که اکثر اسم فاعل ترکیبی
را از مجرّد امر حاضر پیدا می کنند (اردو) بشولیدن کا امر حاضر اوس کے تمام معنوں پر شامل۔

(۳) بشول بقول سروری و برہان بروزن رسول بمعنی بیننده و داننده (ابوشکور ؎) کار
بشولیکه خود کیش شد ٭ از سر تدبیر و خرد پیش شد ٭ صاحب برہان این را بضمّ اوّل و کسر اوّل
ہم صحیح داند و صاحب ناصری باعراب آخر الذکر قانع و صاحب جامع فرماید که اسم فاعل از
بشولیدن مؤلف عرض کند که حیف است از اہل زبان که حقیقت این لغت بر معنی الیش
ظاہر کرده ایم و بی پروائی محققین اہل زبان را ہم ہمدر اینجا عرض کرده ایم و ہمین یک سند ابوشکور
نه سند ادعا بلکه سند بی غوری ایشان است که (کار بشول) درین شعر بمعنی (کاردان) است
و اینمعنی اسم فاعل ترکیبی از ترکیب لفظ بشول با لفظ کار پیدا شد بس باستنا د این مجرّد بشول
را بمعنی فاعلی گرفتن کار ایشان و بعید از کار بشولی است که از قواعد زبان خود خبری ندارند
(اردو) دیکھو بشولیدن اسی مصدر سے (کار بشول) اسم فاعل ترکیبی ہے۔

(۴) بشول۔ بقول سروری و برہان بروزن رسول بمعنی امر بگزاردن کار و دیدن و برہم زدن
(حکیم اسدی ؎) زیما بپدشا و گفتا مول ٭ ہمی کارہای دگر بر بشول ٭ (اثیر اخسیکتی ؎)
بر بند دست آسمان ببشول ہنگاه جہان ٭ بر زن زمین را بر زمان انداز در قعر سقر ٭ صاحب
برہان این را بضمّ و بکسر اوّل ہم صحیح داند و گوید که یعنی بدان و ببین و کارسازی کن و برہم زن
و پریشان کن و صاحب ناصری باعراب آخر الذکر قانع صاحب جہانگیری گوید که بای اوّل مکسور و
و ثانی مضموم بمعنی ببین و بدان (انوری در ہجو قاضی کیرنگ ؎) زر گشت از فراق لقمه بشول ٭

روی سرخ من ای سیاه و دل ۵۵ (اثیر الدین اخسیکتی ـــه) خشمش انجا که داد نامیه را گوشمال ۵۵ لقمه بشولی نکرد خاره ببزم رطب ۵۵ صاحب رشیدی هم زبانش ومی فرماید که درینمعنی تامّل است و فرماید که درین ابیات بشول بمعنی پریشان کننده مناسب تراست ـ صاحب جامع فرماید که امر از بشولیدن ـ خان آرزو در سراج گوید که در بیت اخسیکتی بهیچ وجه معنی ببین و بدان درست نمی شود و در بیت انوری معنی پریشان کننده اصلا راست نمی آید و فرماید که (لقمه بشول) لفظی مقرّر معلوم می شود و معنی آن ازین نسخها خوب بوضوح نمی پیوندد و فرماید که آنچه قوسی و صاحب برهان نوشته بمناسبت آن معنی دوّم میتوان گفت **مؤلّف** عرض کند که سراج المحققین این معنی را روشن نکرد و به بحث معنی شعر از اصل مقصد کناره فرمود شک نیست که این امر حاضر مصدر بشولیدن است شامل بر همه معانیش که می آید واز کلام حکیم اسدی تصدیق این معنی می شود و قاعدهٔ فارسی هم تائیدش می کند و در ماخذ این بای صفیکه موحدهٔ اوّل زائد است اثیر اخسیکتی در شعر اوّل بشول را ببشول گفته یعنی بای بشول را جزو کلمه دانسته موحدهٔ دیگر بر و زائد کرده عیبی ندارد که بی خبران ماخذ همچنین کارها کنند و شک نیست که این سند از برای امر حاضر بشولیدن است آنچه صاحب رشیدی در کلام انوری و شعر دوم اخسیکتی بشول را بمعنی پریشان کننده گیرد نسبت آن عرض می شود که اصل انوری در کلام خود (لقمه بشول) را که اسم فاعل ترکیبی است بصفت روی سرخ خود آورده می فرماید که روی سرخ من که (لقمه بشول) بود از فراق لقمه زرد شده است و مقصودش از (لقمه بشول) پریشان کنندهٔ لقمه از چاو یدنش اندیست بی غوری رشیدی است که مجرّد بشول را بمعنی (پریشان کننده) خیال کرده و این معنی بدون ترکیبش با کلمه لقمه حاصل نمی شود و در سند دوم اخسیکتی همان (لقمه بشول)

بزیادت یای مصدری (لقمه بشولی) است بمعنی چاویدگی لقمه که حاصل بالمصدر (لقمه بشولیدن) باشد و درین جا هم صاحب رشیدی از غور کار نگرفت که مجرد بشول در (لقمه بشولی) بمعنی پریشان کننده نیست و نباشد و بوجه یای مصدری - اسم فاعل ترکیبی هم باقی نماند - خان آرزو - اینقدر راست می گوید که در شعر دوم اخسیکتی - بشول بمعنی به بیش و بران مستعمل نیست و درست می فرماید که در بیت انوری بشول بمعنی پریشان کننده نباشد و لیکن خطای اوست که نخستین معنی اشعار را حل نکرد و از سیخ (لقمه بشول) را نمی داند و (لقمه بشولی) را بر زبان نمی راند و آنچه بمعنی دوری گیرد دور از عقل و بعید از تحقیق است - حقیقت جویان بدانند که این است طرز تحقیق محققین سلف و در تنها همین قدر کافی است که سند انوری و سند دوم اخسیکتی برای معنی امر حاضر نیست (ارد و) [illegible]

تمام معنوں پر شامل -

(۴) بشول - بقول سروری و برهان بر وزن رسول بمعنی پریشانی و برهم زدگی (ابن یمین ؎) بیان طرهٔ تو کردمی ولیک دلم ٭ ز بس بشول که دارد بگفته آن نرسید ٭ (فریدالدین عطار ؎) بدو گفتا که ای مرد فضولی ٭ من سرگشته را تا کی بشولی ٭ صاحب برهان اسناد الضم و کسر اوّل هم صحیح داند و صاحب ناصری همزبانش با اعراب آخر الذکر و صراحت مزید فرماید که بشولش بر وزن نکوهش مصدر آنست و بشولیدن و بشولیده یعنی برهم زدن و برهم زده و پریشان کردن و پریشان شده برین قیاس مؤلف عرض کند که سروری خطای فاش کرد که کلام فریدالدین عطار را برای این معنی آورد شک نیست که در کلام ابن یمین بشول بمعنی حاصل بالمصدر بشولیدن است و لیکن در کلام عطار صیغهٔ واحد حاضر امر است بیای خطاب و هیچ تعلق با معنی پریشانی و برهم زدگی ندارد و تا

ستم بالا تم می کند که بشولش را مصدر گوید اعلم یا اخی مصدر بشولیدن را حاصل بالمصدر یکی بشول است و دیگری بشولش - پس بشولش را مصدر بشول گفتن کار محققین اہل زبان نیست (اردو) پریشانی ہونا

(الف) **بشولش** بقول سروری بشین معجمہ و لام بوزن پژوہش یعنی برہمزدگی و پریشانی (رباعی) صبح ارشتنے نفس را در وہان توگی رسید ہی این بشولش در جہان تو و فرماید کہ بمعنی کارگذاری و بہندگی و دانندگی نیز صاحب برہان ہمزبانش و.......

(ب) **بشولیدن** بقول سروری بمعنی (۱) دیدن و (۲) دانستن و (۳) برہمزدن و پریشان کردن و (۴) گذاردن کار دبہرامی (شعر) فلک در بشولیدن کار دست تو تو بنشین بکار بستان ز دو دست تو صاحب موارد مذکر ہر چہار معنی بالا گوید که (۵) در ماندہ و متحیر نشستن نیز و بامعنی چہارم - کارسازی نمودن ہم نوشتہ - صاحب بحر ہر پنج معانی بالا این را کامل التصریف گوید و مضارع این بشولید صاحب برہان ہر پنج معانی بالا گوید کہ بکسر و فتح اوّل ہر دو آمدہ و صاحب .... حرکات اول آمدہ و صاحب نوادر مذکر معنی سوم می فرماید کہ لغتی است در شولیدن با جمیع مشتقات و بنا آن فارسی ہم آمدہ و صاحب مؤید می طراز و کہ بمعنی بشوریدن است کذا فی الشرفنامہ وہم بحوالہ آن گوید کہ شولیدن بمعنی متحیر و در ماندہ نشستن اصل است و موحدہ اوّل زائد و فرماید کہ مگر آنکہ با اصلی باشد آنوقت لغت مختلف باشد و نیز گوید در فصل لام بشول بمعنی دیدن و دانستن آوردہ است - پس باید کہ معنی این و آن متحد باشد زیرا چہ مشتق از این است و مذکر.........

(ج) **بشولیده** می گوید کہ شوریدہ و پریشان صاحب برہان نسبت این گوید کہ بر وزن نکوہیدہ بمعنی دیدہ و دانستہ و کارسازی کردہ و آشفتہ و پریشان و برہمزدہ و بشوریدہ مؤلف عرض کند کہ بشول کہ گذشت اسم مصدر (ب)

چنانکہ اشارۂ آن ہمدرانجا کردہ ایم و (الف) حاصل بالمصدر۔ و (ب) مصدر و (ج) اسم مفعولش و صراحت ہر پنج معنی (ب) ہم بشول کردہ ایم و حقیقت ماخذ ہم ہمدرانجا کہ اصل بشول شور است و موحدۂ اوّل زائد و شوریدن و شولیدن ہر دو بمعنی پریشانی آید و معنی سوم اصل است و دیگر ہمہ معانی مجاز آن صاحب مؤیّد کہ شولیدن را اصل داند خیال سطحی اوست کہ نظر بزیادت موحدہ در اوّل بشولیدن خیال کرد کہ شولیدن اصل است ولیکن غور نکرد کہ شولیدن ہم مبدل شوریدن است و شوریدن اصل باشد کہ از ماخذ شور وضع شد۔ پریشان بیانیش طبیعت را پیشورانند و محقق کم اللغات بشول را در ترادف دیدن و دانستن می نشاند اللہ العجب کہ معنی اصلی آن من حیث اسم مصدر یا حاصل بالمصدر مشاہدہ یا معائنہ و دانستگی و علم چیزی است۔ این است تائید فضلا کہ صاحب مؤیّد الفضلا موضوع لطیفہ خود قرار دادہ۔ وای بر ہیچو محققینی کہ موضوع خود را نگاہ ندارند و حقیقت طلبان را بہ گمراہی سپارند خدا بشیں بیامرزد (اردو) (الف) حاصل بالمصدر ہے (ب) کا (۱) مشاہدہ مذکّر (۲) علم۔ مذکّر۔ واقفیّت۔ مؤنّث۔ (۳) پریشان سازی۔ مؤنّث (۴) کارگزاری مؤنّث (۵) درماندگی مؤنّث اور تحیّر مذکّر (ب) (۱) مشاہدہ کرنا۔ دیکھنا (۲) جاننا۔ (۳) پریشان کرنا۔ (۴) کام کرنا۔ کارگزاری کرنا۔ (۵) درماندہ اور متحیّر ہونا۔ (ج) ب کا اسم مفعول (۱) دیکھا ہوا۔ (۲) جانا ہوا (۳) پریشان (۴) کام کیا ہوا (۵) درماندہ متحیّر۔

بشولیدن بقول برہان و انند بضمّ اوّل و کسر رابع و تحتانی بواو رسیدہ و بنون زدہ بلغت

یونانی بزرقطونا را گویند که سپیوش باشد **مؤلف** عرض کند که ذکر این بر اسبغول گذشت وصاحب محیط این را لغت سریانی گفته باین حال بیان این از موضوع محققین پابند فارسی زبان خارج نمید انیم که صاحب برهان باوصفیکه اسم متعارفهٔ فارسی زبان وارد چرا این لغت سریانی را می نگارد

(اردو) دیکھو اسبغول۔

بشوکهٔ ابراهیم | اصطلاح - بقول برهان بانحتانی وکاف وها و حرکت غیر معلوم وابراهیم که خود معلوم است بلغت اندلس نوعی از خار است که در زمین های سنگستان وخشن و درشت می روید و در صحراهای شیراز بسیار ومگس عسل از گل آن خورش سازد وآنرا قرصعنه خوانند منفعت بسیار دارد صاحب هفت گوید که بفتح اوّل وضم شین منقوطه بواو رسیده ومثناه تحتانی ساکن وفتح کاف وکسر همزهٔ مبدّله که آنرا قرصعنه نامند صاحب انند نقل نگار برهان وصاحب محیط بر قرصعنه به فتح قاف ورای مهمله وسکون صاد مهمله وفتح عین مهمله ونون وهای فرماید که لغت عربیست، حافظ نیز نامند واهل شام (شوکهٔ ابراهیم) و (شجرهٔ ابراهیم) گویند وبیونانی بولوقیمن وبفرنگی داربن جیم) نام دارد نباتی است خار دارد - برگ آن مفروش بر روی زمین واز میان برگها ساقی گره دار بقدر یک شبر وزیاده بران روئیده وبرگ بعضی مائل بسپیدی وخار بعضی سبز - منبت آن کوهستانی قدس وافریقه وبلاد عرب وفارس وگویند که هشت قسم است ویک قسم آنرا بفارسی پیوزه نام است وبزبان قومی که مگس عسل می پرورد خارخسک نام دارد وبشیرازی شوه - بالجمله بیخ آن گل مستعمل ومزاج مطلق آن گرم وخشک در آخر اوّل شرب آن مدر حیض ومحلّل و بیخ آن نافع درد جگر استلائی ومنافع بسیار دارد (الخ)، **مؤلف** عرض کند که لغت عرب (شوکهٔ ابراهیم) را ابزیادت

مستند۔ بہ ما لش و تحتانی بعد واو در فارسی زبان قائم کردن کار برہان و این عملش بی برہان سند استعمال پست نمی تواند چہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر کسی از محققین اہل زبان ذکر این نکرد و ما این تصرف لفظی را نمی پسندیم و بدون سند استعمال این را لغت صحیح ندانیم (اردو) ایک خاردار درخت کا نام ہے انوار السہیل اور سنگ کہ ابراہیم اور شجرۂ ابراہیم ہے۔ شہد کی مکھیاں اس کے پھول سے شیرہ حاصل کرتی ہیں۔ مذکر۔

(۱) بشہر خود دم و شہر یار خود باشم — امثال
(۲) بشہر خویش ہر کس شہریار است — صاحب

خزینہ و امثال فارسی ذکر ہر دو مثل کردہ اند واز معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم (۲) را بر زبان دارند و (۱) موافق محاورہ۔ فارسیان این امثال را بموقع بیان خوبی ہای وطن می زنند کہ آرام و راحتی کہ در وطن حاصل می باشد اصلا در غربت نباشد و مبالغۂ این بحدی کہ در وطن شہریاری حاصل است (اردو) دکن میں کہتے ہیں "وطن کی فقیری اور غربت میں امیری دونوں برابر ہیں" اس کا یہ مطلب ہے کہ وطن میں بحالت غربت و فقیری جو راحت و آرام حاصل ہو سکتا ہے وہ پردیس میں بحالت امیری نہیں نصیب ہوتا۔

بشیرازہ آوردن — مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از آئین انتظام و دفع برہمی کردن چنانکہ از شیرازہ بستن اوراق۔ کتاب پریشان درست و یکجا می شود (صائب ؎)
خطی کان رشتۂ تازہ می آورد کہ جہان را بشیرازہ می آورد (اردو) انتظام کرنا۔ مرتب کرنا۔ برہمی دفع کرنا۔

بشیر نشاندن — مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ بشیر نشاندن ... وای مہملہ (۱) در ولایت مقرر است کہ زہر خوردہ یا مار گزیدہ را در شیر می نشانند تا رفع سمیت کند

چرا لب کشاید - مخفی مباد که شعرای زمن از ہر دو
لب معشوق یکی را شیر گفته اند و دیگری را شکر و
به ثبوت بی دہانی معشوق می گویند که لب ہای او
شیر و شکر است که جدا شدن ہر دو محال و (برآمدن)
ہم بمعنی شہره شدن بر معنی دہش گذشت بعض
محققین ہند نژاد بمعنی نشفشش پرورش یافتن
را ذکر کرده ہمین شعر را باستنادش آورده اند و ما
ہمه را انجا خیال خود را خلاف شان ظاہر کرده ایم
و سند شان را متعلّق به معنی دہش قرار داده ایم
که شہره شدن است و ذوق سخن ہم اجازت
نمی دہد که درین سند معنی پرورش یافتن گیریم
زیرا که پرورش اطفال عموماً با شیر و شکر می شود یعنی
شیر مادر عموماً شکرین است آنانکه با شیر ماده
گاو و یا ماده بز پرورش اطفال می کنند شکر را
با او شریک دارند تا ذائقه شیرین طفل را رغبت
کنند پس پرورش یافتن در شیر و شکر ندرتی و
تخصیصی برائے معشوق شکر دہن لب نیست بخوراندن
تصفیه این کنند که ذوق شان کدام معنی را می
پسندد بالجمله (۲) بمعنی شہرت یافتن یا مخلوق شدن
با لب ہای شیرین و شیرین کلامی باشد (اردو)
(۱) شیر و شکر میں پرورش پانا (۲) شیریں لبی اور
شیریں کلامی سے شہرت پانا یا مخلوق ہونا -

(الف) **بشیز** (الف) بقول مؤیّد (۱) پول
(ب) **بشیزه** ریزهٔ نازک بسیار تنک
رائج - صاحب شمس فرماید که (۲) نام داروی که
بری ہا دران نام دارد و بحواله سنجری می گوید که به بای
پارسی چہارم حصّه از دانگ و بحواله ادات می فرماید
که درم کم که بجای خرید و فروخت رواج دارد
صاحب ہفت فرماید که معنی اوّل بکسر موحّده و
شین منقوطه بمثناة تحتانی مجہول رسیده و زای
ہوّز زده باشد و فرماید که بجای موحّدهٔ تحتانی - بای
فارسی ہم درست است و (ب) بقول صاحب شمس
بضمّ بای تازی و کسر نون حلوائی که از خرما و کنجد
سازند و بالفتح به بای فارسی چرمی که در دامن خیمه دوزند

و نیز چیزی که میان نیفه و دستهٔ کارد وصل کنندش **مؤلف** عرض کند که نسبت معنی اوّل الف همین قدر کافی است که مبدّل پشیز است که به بای فارسی می آید چنانکه تپ و تب و محققین فارسی زبان ذکرش کرده اند و این را ترک فرموده اند پس صراحت ماخذش همانجا کنیم و برای این مشتاق سند استعمال می باشیم و نسبت معنی دوم عرض می شود که محقق بی تحقیق همان بشنیز را که به نون سوم و زای هوّز پنجم بمعنی مذکور گذشت بحذف نون نقل کرد و اگر این را مخفف آن می داند سند استعمالش باید که مجرّد بیانش اعتبار را نشاید که معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین ساکت حالا عرض می شود نسبت معنی (ب) که بی تحقیق همان بی تحقیق است که (بشنزه) را که بنون سوم و زای هوّز چهارم و های پنجم بجایش گذشت در سلسلهٔ ردیف لغت بحذف نون نوشت و بضمن حلیهٔ لفظ نون مکسور را ذکر کرد - دیگر کسی از محققین با او نیست و معاصرین عجم هم بدزبان ندارند و آنچه نسبت دیگر معانیش خامه فرسائی کند بذیل آن خود او صراحت بای فارسی هم کند و تعریف آن درینجا از موضوع ما خارج پس تصفیهٔ آن در ردیف بای فارسی کنیم - پریشان خیالی بعض محققین بذیل موحده بای فارسی را داخل می کند اگر ادعایش با بای تازی هم می بود تصفیهٔ معانیش همین جا می کردیم **(اردو)** (الف) (۱) کم سے کم درجہ کا خُردہ جیسے سلطنت آصفیہ اور انگلیشیہ میں پائی کا سکّہ ہے - مذکر (۲) دیکھو بشنیز (ب) دیکھو بشنزہ -

بشیش بقول شمس لغت فارسی است بمعنی نیک روی و کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم ازین ساکت **مؤلف** عرض کند که اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد که با اله بشّاش و تخفیف تشدید شین معجمه مفرس باشد که بشّاش در عربی زبان بمعنی

خندہ رو است (اردو) نیک رو۔ جس کی صورت اچھی ہو۔

بشنگ بقول برہان در ملحقات ترجمہ خاصّہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ **مؤلف** عرض کند کہ مجرّد بیانش بدون سند استعمال بحالت سکوت دیگر محققین و معاصرین عجم اعتماد را نشاید اگر سند استعمال بدست آید اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) خاصّہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ عادت۔ خصلت۔ خو۔ بان۔

بشیل صاحب سروری بدیل بشکل ذکر این بحوالہ تحفۃ السعادت کردہ گوید کہ مرادف بشکل است کہ (بجایش گذشت) **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارہ این ہم آنجا کردہ ایم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدّل آنست کہ کاف بدل شدہ بہ تحتانی و صراحت ماخذ بر بشکلہ مذکور۔ بعضے از معاصرین گویند کہ کاف بہ تحتانی بدل نمی شود ما می گوئیم کہ ہمین است مثال این تبدیل کہ بدست آمد ہر گاہ کاف فارسی بہ یا تبدیل می یابد چنانکہ گلگون و گلیون وجہی نیست کہ تبدیل کاف عربی را بیا درست ندانیم و این متحقق است کہ بشکلہ نام آلہ ایست کہ تعریفش بجایش گذشت و بقول سروری کہ از اہل زبانست بشکل ہم آمدہ کہ مخفف اوست و بشیل ہم بقولش مرادف اوست۔ پس اگر این را مبدّلش نگوئیم باز چہ گوئیم و جا دارد کہ تبدیل در تبدیل راہ یافتہ باشد یعنی اوّل در بشکل کاف عربی بدل شدہ بہ فارسی چنانکہ کند و گند و باز کاف فارسی بدل شدہ بہ تحتانی چنانکہ آذرگون و آذریون (اردو) دیکھو بشکل۔

بشیمہ بقول ملحقات برہان بروزن حریمہ (۱) پوست خام دباغت نکردہ و (۲) تسمہ را گویند و در نسخہ مؤید الفضلا (مطبوعۂ مطبع نولکشور) نوشتہ کہ ہمان بشکلہ و بشکنہ و در دیگر نسخ بشیمہ مرادف بشیمہ

بمعنی اوّل مذکور۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ این را بمعنی اوّل لغت فارسی گوید مؤلّف
عرض کند که بشمه بدون تحتانی بمعنی اوّل بجایش گذشت و بشیبه بموحّدهٔ دوم عوض میم ہم و ما بر
بشمه تصفیه ما خذش نکرده ایم و بشبیه را معتبر ندانستیم دریںجا اینقدر متحقق شد که پشیمه به بای فارسی بدون
تحتانی اصل است (اگرچه محقّقین فارسی زبان آنرا در ردیف بای فارسی ترک کرده اند) وہای
ہوّزش در آخر برای نسبت و معنی لفظی آن منسوب به پشم وکنایه از پوست خام پس بای فارسی
بدل شد بعربی چنانکه اسپ و اسب و تحتانی دریں لغت زائد چنانکه بست وبیست و جادا ردد
که بشیبه ہم مبدّل باشد که میم بدل شد به موحّده چنانکه مدموں و بدموم که حقیقیش بر بدموم
بیان کرده ایم بای حالِ این مزید علیه بشمه باشد بمعنی اوّل که حقیقی است و معنی دوم مجاز آنست
وانچه در نسخهٔ مطبوعه مؤیّد این را مثل بشکله و بشکنه نوشته تصرّف مطبع بیش نیست که مصیبتی است
تازه بحق اہل تحقیق لغات و متحقّق شد که در مؤیّد الفضلا بعد لغات بشکله و بشکنه لغت بشمه بوده
خوشنویس مطبع ترکش کرد و مصحّحین را خواب غفلت برد و بعد بشمه لغت بشیمه بجایش باقی ماند که
تفریقش (مثله، تو شنیچیں ضمیر مثله راجع شد بسوی بشکله و بشکنه (اردو) (۱) دیکھو بشمه (۲) تسمه
بقول آصفیه فارسی۔ اسم مذکّر۔ دوال چرم۔ چمڑے کا عرض میں کم طول میں دراز ٹکڑا۔

بشین بقول برہان بکسر اوّل و ثانی و سکون تحتانی و نون (۱) بمعنی ذات باشد مطلقا
اعم از ذات واجب و ذات ممکن۔ صاحب ناصری فرماید که (۲) نام پسر کیقباد و اورا (کی بشین)
نیز گفته اند و آروند پسر او بود که پدر لہراسپ است و ذکر معنی اوّل ہم کرده می فرماید که این معنی
در فرہنگہا و برہان نیست از فرہنگ دساتیر ساسان پنجم بدست آمد صاحبان ہفت و جامع و

اند و سراج ذکر معنی اوّل کردہ اند و صاحب سفرنگ بذیل ششصت و ششهی فقرۂ (نامۂ شت جی افرام) این را آوردہ **مؤلّف** عرض کند کہ آفرین بر تلاش طبیعت ناصری کہ این لغت را در برہان نیافت ہمانا راست می گوید پیدا کردۂ اوست اگر چشم را بہ بندیم غیر ما غیری نباشد۔ جز این نیست کہ اسم جامد ژند و پاژند است (اردو) (۱) ذات۔ اسم مؤنّث اعم ازینکہ ذات واجب ہو یا ذات ممکن۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لفظ ذات پر فرمایا ہے۔ عربی۔ اسم مؤنّث۔ صاحب۔ مالک۔ خداوند۔ حقیقت شئے۔ جوہر۔ مادّہ۔ ماہیت۔ عین (۲) بشتین کیقباد کے فرزند کا نام ہے جس کو (کے بشتین) بھی کہتے ہیں۔

بشیون صاحب جہانگیری ذکر این با بشتبیون کردہ گوید کہ مرادف بشتبیون است و صاحب رشیدی این را مخفف بشتبیون بجذف موحدہ گفتہ صاحبان برہان و ناصری و جامع و موارد و انند و مؤیّد ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج می فرماید کہ چون سند این دو لفظ در میان نیست میتوان کہ پشتیبون بضمّ بای فارسی و سکون شین معجمہ و فوقانی و تحتانی بہ واو رسیدہ و نون بمعنی صاحب قوّت باشد و لفظ بشیون بہمان معنی چہ نون و ون ہر دو کلمۂ نسبت است چنانکہ آذریون و ہمایون و واژدون غایتش مجاز خواہد بود بمعنی فربہ **مؤلّف** عرض کند کہ پشتیبون یا پشتیون بہ بای فارسی بدینمعنی نیامدہ و ما بر بشتبیون آنرا اسم جامد فارسی قدیم گفتہ ایم و در ینجا این را بقول رشیدی مخففش توانیم گفت ولیکن ہرچہ خان آرزو می گوید قابل لحاظ است بیچارہ قوّت آن نداشت کہ قیاس خود را ثابت کند و ما بشتبیون را کہ گذشت مبدّل پشتیبون می گوئیم کہ بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ اسپ و اسب و تای فوقانی بدل شد بہ موحدہ

چنانکه بتکوت وبتکوب پس خیال خان آرزو را بقاعدهٔ
تبدل ثابت کرده ایم و این را مخفف بشبیون گوئیم
بحذف موحده یا مخفف پشتیون بحذف فوقانی
که در بعض لغات حذف فوقانی هم بنظر آمده چنانکه
راست وراس فالاخر اولی من الاول وشک
نیست که معنی قریب بسبیل مجاز باشد از قوتمند
مخفی مبادکه خان آرزو می خواهد که باشبیون را تصحیف
دانیم وفرق همین قدر است که ما این را مبدل ومخفف
می خواهیم ازینکه محققین صاحب زبان بشبیون
وبشبیون هر دو را تسلیم کرده اند وبوجود تصدیق شان
ضرورت سندی دیگر نیست (اردو) دیکھو بشبیون۔

بای موحده با صاد مهمله

بصحرا افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بهار (۱) رائگان از دست افتادن وصاحب انند
نقل نگارش صاحب بحر گوید که (۲) ظاهر شدن راز
مؤلف عرض کند که ما هر دو معنی را بدون سند
استعمال تسلیم نکنیم۔ دیگر محققین اهل زبان هم زبانِ ما ندان
ازین ساکت ومعاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو)
(۱) ہاتھ سے گر جانا۔ رائگاں جانا۔ بقول آصفیہ ضائع
ہونا۔ برباد ہونا۔ اکارت جانا۔ (۲) راز فاش ہونا۔

(الف) **بصحرا افگندن**
(ب) **بصحرا افگندن چیزی**
(ج) **بصحرا انداختن**
(د) **بصحرا انداختن چیزی**

مصادر اصطلاحی۔ بہار بذکر الف وج گوید که رائگان از دست انداختن است (طغرا
ے) بر سرم گر افسر شاهی گذارد روزگار ✿ چون کلاه
لاله بردارم بصحرا افگنم ✿ (حسن رفیع رباعی) شعر
فصل طرب نظر بمینا اندازد ✿ بر دل اگرت غمی است
در پا اندازد ✿ هر جام که بی باده بدست تو دهند ✿ چون
ساغر لاله اش بصحرا اندازد ✿ صاحب انندش نقل نگا
ر دوارسته و بحر ذکر (ب) و (د) کرده معنی هم زبان بهار
مؤلف عرض کند که این هر دو محققین آخر الذکر
راستاییم که مصدر مرکب را بزیادت لفظ (چیزی)
در آخرش کامل کردند وتسامح شان را نمایم که بعض معنی
پی نبردند یعنی بایدکه در معنی هم لفظ چیزی را داخل کنند

باجملہ کنایہ است ولیکن (رائگان) را بمعنی نمی پسندیم که از دست افگندن و انداختن چیزی کافی است
(اردو) الف تا د پھینک دینا۔

بصحرا بیرون رفتن مصدر اصطلاحی۔ بہار گوید که محاورۂ متقریبی است گو لفظ بیرون مستدرک باشد (شیخ سعدی ؎) مارا بہ رنگ غنچہ دل از گلستان گرفت ٭ چون لالہ سینہ چاک بصحرا بیرون رویم ٭ مؤلف عرض کند که ہر دو از تعریف این کنارہ کشیدند که ذوق معنی نیافتند و جز این چارہ ندیدند حق آنست که این مصدر قائم کردہ بہار است و صاحب انند ش نقل نگارندہ اوست که در قائم کردن این لفظ بیرون را داخل مصدر کردہ اند نست که از کلام سعدی مصدر (از گلستان بصحرا بیرون رفتن) پیدا میشود که بمعنی بیرون شدن از گلستان و رفتن بصحرا است وای بر محققینی که بتعریف غلط حقیقت جویان فارسی زبان را بترکستان میبرند
(اردو) ناقابل ترجمہ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے (باغ سے نکل کر جنگل کو جانا)۔

بصحرا نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر ظاہر کردن راز و صاحب انند بحوالۂ غوامض سخن بر بیرون ظاہر کردن قانع (امیر خسرو ؎) چون بصحرا نہی نہانی ہمہ ٭ شرمسارم مکن پنہان ہمہ ٭ مؤلف عرض کند که ما با صاحب انند اتفاق داریم و با اختلاف با استاد فارسی زبان خود شرمساریم که معنی بیان کردہ اش اقتضای آن نمی کند که (بصحرا نہادن راز) قائم کنیم و مصدر قائم کردہ اش مقتضی آنست که با تمہیم صاحب غوامض رویم (اردو) راز افشا کرنا۔ ظاہر کرنا۔

بصد رنگ آراستن چیزی مصدر اصطلاحی آرایش رنگا رنگ کردن است (ظہوری ؎) آراستہ خوان نعم بصد رنگ ٭ صد مصر یک دو یک شکر نیست باد
(اردو) کسی چیز کو نہایت آراستہ کرنا۔ مختلف طریقوں سے آراستہ کرنا۔

بصد رنگ شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) متغیر شدن بسبب خجالت و انفعال مرادف رنگ دادن و رنگ رفتن (سالک یزدی ؎)

تنہا نہ شد از لعل تو عناب بصد رنگ ﴿ در جام و سبو
گشت می ناب بصد رنگ ﴿ مؤلف عرض کند
کہ این مصدر مرکب باستناد ہمین یک شعر سالک قائم
کردۂ بہار است و صاحبان انند و بحر باعتبارش نقل نگا
حق آنست کہ ہمہ سکندری خوردہ اند و پی بحقیقت
نبردہ تغییر از انفعال اصلا معنی این نیست بلکہ بمعنی
زینت گرفتن و رنگ ہا پیدا کردن است شاعر گوید
کہ از لعل لب معشوق نہ صرف عناب زینت گرفتہ
و صد رنگ پیدا کردہ است بلکہ از عکس لب سرخ معشوق
می ناب ہم در جام و سبو رنگین می نماید و رنگا رنگ است
حیف از محققین نازک خیال کہ معنی لطیف موافق
قیاس را گذاشتہ بر خلاف قیاس رفتند تا بینیہ کہ معنی شان
خون لطف سخن کند ﴿ قال (اردو) (۱) خجلت
سے متغیر ہونا (۲) رنگین ہونا۔ رنگ پیدا کرنا
زینت حاصل کرنا۔

بصد عیب اصطلاح۔ بقول مؤید الفضلا
ای بصد عیب ترا۔ ہمہ محققین زبان دان و اہل زبان
و معاصرین عجم ازین اصطلاح ساکت مؤلف
عرض کند کہ چیزی نیست جز این کہ برای تائید فضلا بست
و ذوق تائیدش بجدی رساند کہ موضوعش در
ذہن نماند این است حاصل نسخۂ مطبوعہ مطبع
منشی نولکشور و در بعضے نسخ مؤید این را نیافتیم
و در بعض نسخ (بصد ست عیب) مرقوم است یا ی
حالی این اصطلاحی نباشد و بہ تعلیم ابجد خوانان
جگر فضلا را می خراشد طریقۂ استعمال این اصطلاح
عرضہ می دہیم (ف) بر خرافات تو کردم نظری کو
بصد ست عیب کنم درگذرے ﴿ (اردو) سو عیب
کے ساتھ۔ با وجود سو عیب کے۔

بصر نہادن در دیدہ استعمال۔ بینائی پیدا
کردن در چشم است (انوری ف) این در دہان
خامش سوسن نہد کلام ﴿ و آن در طباق دیدۂ عبہر
نہد بصر ﴿ (اردو) آنکھ میں بینائی پیدا کرنا۔

بصوت نسیم شبی اصطلاح۔ بقول مؤید ای
تا بہ نسیم شبی مصاحب بہشت سہی این بر خود آ [illegible]

(١٣٥٩)

قانع می پرسیم ازو کہ در لغت مرکب موحّدہ اوّل را قائم داشتن و در تعریفش معنی آن را گذاشتن چہ آئین تحقیق است اگر سند استعمال بدست آید (بصور نیم شبی) را کنایہ گیریم از آہ مظلومان و عاشقان۔ باشد کہ صاحب مؤید این را در کلام شعرای فرس دیدہ باشد مثلاً (عاشقانہ گوئیم ے) بصور نیم شبی کردہ ام جہان برباد تو زقافیہ توقیامت چرا عیان نشود تو محقق سادہ خیال نکرد کہ موحّدہ در اینجا بمعنی معیّت واقع شدہ وحقیقت (بصور نیم شبی) را ہم نفہمیدہ قلم برداشت (بصور نیم شبی) را انگاشت و محقق ثانی معنی موحّدہ را گذاشت این است آئین تحقیق محققین با نام ونشان (اردو) آدھی رات کی آہ کے ساتھ۔

بصیرت بقول انند بالفتح لغت عربی است بہ تای مدوّرہ (۱) بمعنی بینائی و (۲) زیرکی مؤلف عرض کند کہ فارسیان این را بقاعدہ خود بتای دراز نوشتہ بہر دو معنی استعمال و با مصادر فرس ہم مرکب کردہ اند چنانکہ بہ ملحقات می آید (اردو) بصیرت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث (۱) بینائی و (۲) دانائی۔ ہوشیاری۔

بصیرت پوشیدن استعمال۔ بمعنی پردہ بر چشم کردن و چشم بند کردن (سعدی ے) چو باطل سرایند مگمار گوش تو چو بی ستر بینی بصیرت بپوش تو مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی اوّل بصیرت است واستعمال اینمعنی در فارسی بسیار زبان کم آمدہ (اردو) آنکھ پر پردہ ڈالنا۔ آنکھ بند کر لینا۔

بصیرت دادن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی زیرکی و دانشمندی عطا کردن قضا و قدر (اسناد قزوینی ے) یافت در بی بصری گم شدہ خود یعقوب تا چشم از ہر کہ گرفتند بصیرت دادند (اردو) بصیرت عطا کرنا۔ دینا۔

بائی موحّدہ با ضاد معجمہ

بضاعت بقول منتخب و انند لغت عرب است بہ تای مدوّرہ بکسر اوّل و فتح عین مہملہ بمعنی پارۂ